سنن نسائی

مترجم

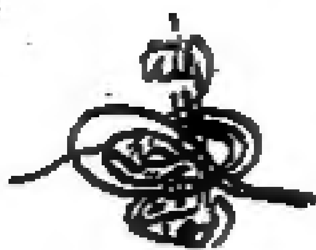
تالیف:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(م ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)

ترجمہ:

مولانا دوست محمد شاکر ۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری



كِتَابُ الطَّهَارَةِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الْمُسْنَدُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ: تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ.

1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

2 عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

بَابُ كَيْفَ يَسْتَاكُ

3 عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ عَأْ عَأْ.

کتاب پاکیزگی

شیخ، امام عالم ربانی، رہنما، حافظ، حجۃ اللہ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر النسائی نے فرمایا اللہ عزوجل کے اس فرمان کی تشریح و توضیح کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ رات بھر دوران نیند اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

رات کی نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرماتے۔

مسواک کرنے کا طریقہ

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور مسواک فرما رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا آپ اپنا گلا مبارک صاف فرما رہے تھے اعا اعا کی آواز آ رہی تھی۔

بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ

۴ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ إِنَّا لَا أَوْ لَنْ نَسْتَعِينَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

امام کا اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کرنا

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ہمراہ قبیلہ اشعر کے دو اور اشخاص میرے دائیں بائیں آ رہے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرما رہے تھے دونوں افراد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عہدے کے متعلق عرض کیا۔ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی حق مبعوث فرمایا ہے۔ ان دو حضرات نے اس سلسلہ میں مجھ سے کوئی بات نہیں بتائی اور نہ ہی مجھے علم تھا کہ وہ ملازمت طلب کرنے آ رہے ہیں گویا میں اس وقت آپ کی مسواک کو آپ کے ہونٹوں کے اندر دیکھ رہا تھا اور آپ کا اوپر کا ہونٹ مبارک اٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا ہم کبھی بھی اس شخص کو ملازمت نہیں دیتے جو خود اس کا طالب ہو یعنی جو کہ اس کی درخواست کرے لیکن اے ابوموسیٰ آپ جائیں اور آپ نے حضرت ابوموسیٰ کو یمن کا حاکم بنا کر ارسال فرمایا پھر آپ کے ہمراہ معاذ بن جبل کو ان کے نائب کی حیثیت سے ارسال فرمایا۔

(اس سے ثابت ہوا کہ امام رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے)

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

ترغیب مسواک

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کا سبب ہے۔

فوائد: حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مسواک کرنے سے منہ پاک صاف اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

اَلْإِكْثَارُ فِي السِّوَاكِ

۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

بہت زیادہ مسواک کرنا

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً مسواک کے متعلق میں نے تمہیں بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

صائم تیسرے پہر مسواک کر سکتا ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میری امت پر یہ بات تکلیف دہ نہ ہوتی تو میں ان پر ہر نماز سے قبل مسواک کرنا فرض قرار دیتا۔

اَلسِّوَاکُ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ۔

ہر وقت مسواک کرنا

۸ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَاُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ قَالَتْ بِالسِّوَاکِ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ کس کام سے ابتدا کرتے تھے۔ حضرت صدیقہؓ نے فرمایا سب سے پہلے آپ مسواک فرماتے۔

ذِکْرُ الْفِطْرَۃِ الْاِخْتِتَانُ

فطرتی خصائل (ختنہ کرانا ہے)

۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔ ختنہ کرانا۔ زیر ناف کے بالوں کو مونڈنا۔ مونچھوں کے بال کترنا۔ ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ یہ سب فطرتی خصائل اور پرانی سنتیں ہیں جو جملہ انبیاء کرام سے برابر اور مسلسل منقول ہیں۔

تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ

ناخن کاٹنا

۱۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ بغل کے بال ترشوانا۔ ناخن کاٹنا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

نَتْفُ الْاِبْطِ

بغل کے بال اتروانا

۱۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَۃِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ کام فطرتی خصائل میں سے ہیں ختنہ کرانا۔ زیر ناف بال مونڈنا بغل کے بال اتروانا۔ ناخن تراشنا۔ مونچھوں کے

بالوں کو لینا۔
اکثر سلف صالحین کے نزدیک مونچھوں کا کترنا بہتر ہے۔ بالکل منڈانا مکروہ ہے۔

حَلْقُ الْعَانَةِ

١٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔

زیر ناف بال مونڈنا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ناخن تراشنا مونچھیں کترنا زیر ناف بال منڈنا فطرتی سنت ہے۔

انہیں استرے سے مونڈنا چاہیے۔

قَصُّ الشَّارِبِ

١٣ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

مونچھیں کترنا

سیدنا حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھوں کے بال نہ کترواتے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اَلتَّوْقِيْتُ فِيْ ذٰلِكَ

١٤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

کتنے عرصے کے بعد حجامت کرائی جائے

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال اتارنے کے لیے مقرر فرمادیا یعنی کہ ہم انہیں چالیس دن یا چالیس رات سے زیادہ نہ چھوڑیں

(اگرچہ چالیس دن کی مقررہ مدت سے کم مدت میں حجامت کرائی جائے تو افضل ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے)

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحٰى

١٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى۔

مونچھوں کے بال کاٹنا اور داڑھی بڑھانا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

مونچھیں کاٹنے کا مطلب بالکل مونڈنا نہیں بلکہ صرف کتروانا ہے اتنا کہ لب سے کھانے پینے کے برتن میں کوئی بال نہ جائے۔ بالکل مونچھیں نکال دینا اہل سنت کے نزدیک درست نہیں۔

اَلْاِبْعَادُ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ

١٦ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ

رفع حاجت کے لیے دور جانا

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی قراد سے مروی ہے

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ۔

کہ میں حضور کے ہمراہ رفع حاجت کے لیے بستی کے باہر جنگل میں گیا چنانچہ جب آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو لوگوں سے ستر چھپانے کے لیے دور دراز تشریف لے جاتے۔

۱۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ کہ سرکار دوعالم رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے جاتے تھے ایک دن آپ کسی سفر میں رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے گئے تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں وضو کا پانی حاضر خدمت کروں میں نے وضو کا پانی پیش کیا آپ نے وضو فرمایا اور خفین پر مسح فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

رفع حاجت کے لیے دور نہ جانے کی رخصت

۱۸ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِيْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا یہاں تک کہ آپ قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر تشریف لائے۔ اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔
میں آپ سے پردہ اور الگ ہونے کے لئے دور چلا گیا آپ نے مجھے بلایا میں آپ کی پچھلی طرف تھا آپ نے فارغ ہو کر وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جنگل میں جائے تو آڑ اور پردہ نہ ہونے کی صورت میں دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی انسان کی نظر نہ پڑے اور اگر پردہ یا آڑ وغیرہ ہو تو نزدیک اور قریب ہونے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حیا بہر حال ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔

آپ نے کھڑے ہو کر اس لیے پیشاب فرمایا کہ اس وقت جو حالت تھی اور بیٹھنے کی جگہ نہ تھی تاکہ گندگی اور غلاظت نہ لگ جائے۔ نیز بعض دوسری روایات کے مطابق آپ کی پشت مبارک میں درد تھا۔

علماء فرماتے ہیں کہ آپ نے اس لیے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان اور تسلی ہو اور ایسا بیٹھنے سے نہیں ہوتا۔
ایک اور قول کے مطابق جو ابن منذری کا ہے۔ کہ وہاں نجاست ہوگی اور جگہ گیلی لہٰذا اور چھینٹے پڑنے کے خدشہ سے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

۱۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔

خبث اور خبائث دونوں شیطان کی اقسام ہیں۔

پاخانے جائیے تو کیا کہے

سیدنا حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ فرماتے: اے اللہ میں تجھ سے بھوتوں اور چڑیلوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔

اَلنَّهْیُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۰ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ وَهُوَ بِمِصْرَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ كَیْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِیْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا یَسْتَدْبِرْهَا۔

بیت الخلاء میں یا دوران پیشاب قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جب آپ مصر میں قیام پذیر تھے اور مصر کے بیت الخلاء کے منہ قبلہ کی طرف بنائے گئے تھے فرماتے واللہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان پاخانوں کے ساتھ کیا کروں کیونکہ رسول اکرم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب اور پاخانے کے لیے جائے تو وہ قبلہ رو نہ ہو اور نہ کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے

مذکورہ حکم شہر اور جنگل دونوں کے لیے یکساں ہے۔ علماء عظام کے اکثریتی گروہ جس میں تاجدار اقلیم فقہ حضرت ابو حنیفہ بھی شامل ہیں کا یہی خیال ہے۔

اَلنَّهْیُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۱ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پیشاب کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ۔ ہاں البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لو۔

سرکار کا یہ حکم مدینہ شریف کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے پاکستان سے قبلہ مغرب کی طرف ہے تو یہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

الأمر باستقبال المشرق والمغرب عند الحاجة

رفع حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

٢٢ عن أبي أيوب الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولكن ليشرق أو ليغرب.

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رفع حاجت کے لیے جائے تو قبلہ رو ہو کر نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف بیٹھے۔

یہ حکم اس لیے ہے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ مغرب کی طرف نہیں ہے۔ اور جہاں قبلہ مغرب کی طرف ہو وہاں مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا منع ہے

الرخصة في ذلك في البيوت

گھروں کے اندر پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کی رخصت

٢٣ عن عبد الله بن عمر قال لقد ارتقيت على ظهر بيتنا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبل بيت المقدس لحاجته.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضائے حاجت فرماتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة

رفع حاجت کے دوران شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

٢٤ عن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا بال أحدكم فلا يأخذ ذكره بيمينه.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

٢٥ عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل أحدكم الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرنے جائے تو وہ اپنے ذکر کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

اسلام میں دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ہر کام کی ابتداء کرنا اور دوسرے اہم کام کرنے کے احکام ہیں اور بائیں ہاتھ سے پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ اگر عضو کو داہنے ہاتھ سے چھوئے یا استعمال کرے تو یہ ناجائز ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ الشیخ فی شعیر مطلب کے تحت آتا ہے

اَلرُّخْصَةُ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

صحرا یا جنگل میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

۲۶ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

۲۷ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ایک قبیلے کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

۲۸ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلے کے کوڑے پر تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

اَلْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

مکان یا گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا جَالِسًا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص تم سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ روایت کرے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا تو تم اسے سچ اور درست نہ سمجھو کیونکہ آپ بیٹھے بغیر پیشاب نہ فرماتے تھے۔

اس روایت کو ترمذی نے روایت کیا اور آپ فرماتے ہیں کہ پیشاب کرنے کے باب میں اور تحقیق کے طریقہ میں یہ روایت بہترین اور اصح ہے ان کے زمانہ کے مطابق جو معلومات تھیں ان کی روایت پر درست ہے۔

اَلْبَوْلُ إِلَى سُتْرَةٍ يَسْتَتِرُ بِهَا

کسی چیز کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْظُرُوا يَبُولُ كَمَا

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ڈھال کی مانند ایک چیز تھی آپ نے اسے سامنے رکھا اور اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی طرف پیشاب فرمایا۔ تو قوم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ان

تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ فَقَالَ أَوَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ۔

کی طرف تو دیکھو یہ عورتوں کی مانند پیشاب کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تم اس چیز کو نہیں جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پیش آئی۔ بنی اسرائیل کا یہ طریقہ تھا کہ انہیں جہاں کہیں پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو وہ قینچی سے کتر ڈالتے۔ ان کے ساتھی نے انہیں منع کیا تو اس جرم کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

۱۔ عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں یعنی جیسے عورتیں بیٹھ جاتی ہیں پردہ کا اہتمام کرتی ہیں۔

۲۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو سزا ملی۔ یعنی اس نے بھلائی نیکی اور معروف کام کرنے سے روکا۔

۳۔ قینچی سے کتر ڈالتے یعنی اوپر سے چمڑا چھیل ڈالتے۔

بنی اسرائیل کی شریعت میں یہ سختی تھی کہ اگر ان کے بدن میں کہیں نجاست لگ جاتی تو وہ وہاں کا گوشت چھیل ڈالتے اگر کپڑے میں لگ جاتی تو وہ اپنے کپڑے کو نجاست و غلاظت والی جگہ کو کاٹ ڈالتے۔ اگرچہ یہ بات عقل سے بالا ہے تاہم ان کی شریعت میں یہ سختی تھی اور عقل کو شریعت کے تابع رہنا چاہیے۔ عقل سے بالا اس طرح کر لیا کرنے سے انہیں ضرر مالی و جانی اٹھانا پڑتا۔

جب ایک عقل سے عاری شخص نے انہیں ایسا نیکی اور پاکیزگی کا کام کرنے سے منع کیا تو اسے عذاب دیا گیا جب شارع کی جانب سے منع کرتے ہیں تو وہ بطریق اولیٰ مستحق عذاب ہیں۔ یہ کم بیا اسے شریعت و عقل ہر دو کے اعتبار سے قابل مذمت ہے۔

اَلتَّنَزُّهُ عَنِ الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنا

۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو۔

لفظ لعل کے معنی امید ہے جب نبی کریم کریں گے ایسے الفاظ فرمائیں تو آپ اندازہ فرمائیں اس کا یقینا ہونا لگتا ہے یہ آپ کا علم غیب ہے۔ سبز درخت کی ٹہنی سے عذاب میں کیوں تخفیف ہوتی ہے علماء حق نے اس کا جواب

یہ دیا ہے کہ چونکہ وہ سرسبز و شاداب جب تک رہے اللہ کی تسبیح کرتا ہے لہٰذا اس وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی۔ اسی لیے مزارات پر گل پاشی اور پھول چڑھانے کا جواز اسی حدیث سے پایا جاتا ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں پیشاب کرنا

۳۲ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ.

حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں پیشاب فرماتے اور اسے تخت کے نیچے رکھ لیتے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مجبوری اور معذوری کی صورت حال میں برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔

اَلْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ

طشت کے اندر پیشاب کرنا

۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى.

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ نے آخری وقت پیشاب کرنے کے لیے برتن منگوایا۔ آپ کا جسم مبارک ڈھیلا پڑ گیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی پھر کس کو وصیت فرمائی۔

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

بل میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ قَالُوا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی ایک سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ لوگوں نے جناب قتادہ سے عرض کیا کہ آپ نے بل میں پیشاب کرنے کو کیوں منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں سوراخ میں جن رہتے ہیں۔

سوراخ میں پیشاب کرنا اس لیے منع ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکل کر ایذا نہ پہنچائیں اور تکلیف نہ دیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بل اور سوراخ وغیرہ جنوں کے گھر ہیں۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا تھا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

۳۵ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

ایک جگہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی نہی

سیدنا حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

۳۶ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

یعنی دل میں وسوسہ آتا رہے گا اس بات کا کھٹکا رہے گا کہ کہیں پیشاب کی چھینٹیں اس جگہ غسل ... لہٰذا چھینٹیں پڑی ہوں گی۔ غسل کرنا چاہیے

اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ يَبُولُ

۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

پیشاب کرنے والے کو اسلام علیکم کہنا

سیدنا حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ آپ پیشاب فرما رہے تھے۔ اس شخص نے آپ کو سلام عرض کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ فرمایا۔

جب آپ استنجا کر کے وضو سے فارغ ہو گئے تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔

رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۸ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

سیدنا حضرت مہاجر بن قنفذ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم سے سلام عرض کیا جبکہ آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے سلام کا جواب نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ نے وضو کیا جب آپ وضو سے فارغ ہو گئے تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ

۳۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ

ہڈی سے استنجا کرنا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ

اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے کو ممنوع قرار دیا۔

تعلیم و نصیحت خیر خواہی رحم و کرم

آپ ﷺ اپنی امت کے لیے بمنزلہ باپ ہیں یعنی شفقت و رحم میں
حلال و حرام اور فلاح و بہبود کے لیے باپ سے بھی بڑھ کر اپنے غلاموں کے خیر خواہ اور خیر اندیش ہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

لید سے استنجا کرنا ممنوع

۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لیے باپ کی بمنزلہ ہوں۔ تم کو تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی ایک پیشاب کرنے جائے تو وہ اپنا منہ قبلہ کی جانب نہ کرے اور نہ ہی اس کی جانب پیٹھ کرے۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرماتے اور پرانی ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرماتے

(اس لیے کہ ہڈی جنوں کی غذا اور لید گوبر وغیرہ ان کے جانوروں کی خوراک ہے)

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

استنجا کرنے کے لیے تین پتھروں سے قلیل پتھر استعمال کرنا ممنوع

۴۱ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

سیدنا حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ ایک کافر شخص نے آپ سے از راہ مذاق کہا تمہارے نبی نے تمہیں سب چیزیں سکھائیں حتی کہ پیشاب کرنا بھی سکھایا۔ سیدنا حضرت سلمان نے جواب میں فرمایا ہاں بے شک ہمیں پاخانہ پھرنا بھی سکھایا ہے اور ہمیں منع کیا ہے کہ ہم پیشاب قبلہ رو ہو کر نہ کریں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

کافر نے از راہ تمسخر و مذاق سیدنا سلمان پر طنز کیا سیدنا حضرت سلمان نے بہت عمدہ جواب دیا۔ اور اس کے مذاق کو اڑا دیا۔
استنجا کرنے کے لیے ڈھیلا اگر صاف ہو تو ایک بھی کافی ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِي اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذِهِ رِكْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ۔

دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں تین پتھر پیش کروں۔ تلاش کرنے پر مجھے دو پتھر دستیاب ہوئے مگر تیسرا نہ ڈھونڈ سکا تو میں پورے کرنے کے لیے گوبر کا ایک ٹکڑا اپنے ساتھ لے گیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ نجس ہے۔

نیز امام نسائی کے بقول رکس سے مراد جنوں کا کھانا بھی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

استنجا ایک ہی پتھر سے کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت سلمہ بن قیس سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لینے چاہئیں۔

لہٰذا ایک سے بھی استنجا اس حدیث پاک سے جائز ہے ثابت ہوا کہ فقط ایک ہی ڈھیلا کافی ہے۔

اَلْاِجْتِزَاءُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا۔

۴۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تَجْزِيْ عَنْهُ۔

اگر صرف ڈھیلوں سے استنجا کرے تو کافی ہے پانی لینا ضروری نہیں

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے تو اسے استنجا کے لیے تین پتھر ساتھ لے جانے چاہئیں کیونکہ اسے استنجا کے لیے تین پتھر کافی ہیں۔

یہ اس وقت ہے جب نجاست مخرج سے تجاوز نہ کرے اگر تجاوز کرے تو پانی سے استنجا ضروری ہے۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنا

۴۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

سیدنا حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف

أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِي نَحْوِي إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔

سے جاتے تو میں اور مجھ جیسا ایک لڑکا پانی کا ایک لوٹا اٹھا کر چلتے۔ آپ پانی سے استنجا فرماتے۔

۴۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ مِنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے عورتوں سے فرمایا کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم پہنچا دیں کیونکہ مجھے ان سے بات کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا فرماتے۔

یعنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے بعد ڈھیلے استعمال فرماتے پھر اس کے بعد پانی استعمال فرماتے جو افضل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۴۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی پانی پیے تو اپنے برتن میں پھونک نہ لگائے (سانس نہ لے) اور جب کوئی بیت الخلا میں جائے تو اپنے ذکر کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے سونتے

نوٹ:۔ برتن میں پھونک مارنے سے کہ انسان کے جراثیم نکل کر پانی میں زہر بنتے ہیں۔
مس ذکر کے متعلق امام نووی فرماتے ہیں کہ نہی کا ہمارے نزدیک یہ مقصد ہے کہ جب بوقت استنجا بوجہ ضرورت دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے تو کسی اور وقت بھی بلا ضرورت منع ہے۔

۴۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکیں مارنے شرمگاہ کو چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۴۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

سیدنا حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ انہیں مشرکوں نے کہا کہ ہم تمہارے نبی کو پاخانہ پھرنے کے آداب سکھاتے دیکھتے ہیں۔ حضرت سلمان نے فرمایا ہاں بیشک آپ نے ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور پیشاب یا استنجا کے وقت قبلہ رو ہونے اور تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک میں بدون کو غیر کے معنی میں استعمال کرنا بالاجماع غلط ہے۔

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی پر رگڑ کر صاف کرنا۔

۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجَى دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا جب آپ نے استنجا فرمایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑا۔

نوٹ۔ اس لیے تاکہ وہ بخوبی صاف ہو جائیں اور نجاست وغلاظت کا اثر زائل ہو جائے۔

۵۱ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَدَلَكَ بِهَا الْأَرْضَ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے اور حاجت سے فارغ ہو کر مجھے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کروں۔ میں پانی لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پانی سے استنجا فرمایا اور ہاتھ زمین پر [illegible]

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

پانی کی تحدید کا بیان

۵۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ایسے پانی کا حکم پوچھا جس پر چوپائے اور درندے وغیرہ آیا کرتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلوں تک پہنچ جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا۔

نوٹ۔ یہی روایت ابوداؤد کی بھی ہے۔ اور حاکم کی روایت کے مطابق ایسے پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ [illegible] پھیر جائے گا۔ [illegible]

پانی پر درندے آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں آکر پیشاب وغیرہ کر جاتے ہیں اور وہ پانی پیتے ہیں۔

تَرْكُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

پانی میں کسی حد کا مقرر نہ ہونا

۵۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ (مدینہ منورہ کے

۱؎ حدیث نمبر ۲۲۱ میں تشریح کر دی گئی ہے۔

الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

ایک کنواں ہے وضو کرتے ہیں وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے مردہ جانور کتے اور دیگر بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا پانی پاک ہے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

نوٹ:۔ پانی اگر بہت زیادہ مقدار میں ہو۔ وہ قلے ہو یا اس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اس کا رنگ نہ بدلا ہو یا بالکل نہ بدل جائے۔

یہ حدیث مطلق ہے جس میں پانی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی دیگر احادیث کی بہ نسبت جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں عمل کے اعتبار سے یہ اولیٰ ہے۔

۵۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف (اسے مارنے) پہنچے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کا پیشاب نہ روکو۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا۔ اور اس پانی کو اس جگہ بہا دیا۔

نوٹ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔

۱۔ اس میں امت کے لیے تعلیم ہے شفقت اور محبت سے کہ وہ اگر کوئی خلاف شرع کام دیکھیں تو نرمی اور ملائمت سے منع کریں نہ کہ سختی اور درشتی اور ڈانٹ سے مار کر۔

۲۔ دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب اچانک روک لیتا تو اس بات کا احتمال تھا کہ اسے کوئی بیماری لاحق ہو جاتی۔

۳۔ تیسری حکمت یہ کہ جو نصیحت آپ نے اسے پیشاب کرنے کے بعد فرمائی وہ اس تک نہ پہنچتی اور وہ ڈر کے مارے بھاگ جاتا۔

۴۔ چوتھی یہ کہ اگر صحابہ کرامؓ اسے مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا دوڑتا اور اس طرح نہ صرف ساری مسجد پلید ہو جاتی بلکہ نمازیوں پر بھی پیشاب پڑتا۔

۵۔ پانچویں یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بد خلق سمجھ کر اس بات کا خطرہ تھا کہ اسلام سے پھر جاتا۔ واللہ ورسولہٗ اعلم۔

۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ بہا دیا گیا۔

٥٦ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے وہاں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے روکنے کو چیخے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ لوگوں نے اسے کچھ نہ کہا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کیا۔ پھر آپ کے حکم کے مطابق اس جگہ پانی کا ایک ڈول بہایا گیا۔

٥٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے پکڑ کر اسے زجر و توبیخ کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے معاف کر دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم نرمی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو دشواری پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ

کھڑا ہوا پانی

٥٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ پھر اس سے وضو کرے۔

٥٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اس کے بعد اس پانی سے غسل نہ کرے۔

نوٹ۔ بہتے ہوئے پانی میں نجاست نہیں ٹھہر سکتی لہٰذا کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کے بعد وضو اور غسل کرتے ہوئے پیشاب سے احتراز مشکل ہے۔

بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کا پانی

٦٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ہمراہ پینے کے لیے تھوڑا سا پانی لے لیتے ہیں پھر اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

نوٹ۔۔۔ اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کے متعلق عرض کیا تاہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بیان بھی فرما دیا کیونکہ جیسے بالعموم پانی کی کمی ہوتی ہے۔ ایسے ہی اکثر کھانے کی کمی اور ضرورت پیش آ جاتی ہے

بعض علماء کے نزدیک سمندر میں جتنے جانور رہتے ہیں۔ جن کی زندگی پانی کے بغیر ممکن نہ ہو وہ حلال ہیں خواہ وہ مچھلی کی شکل و صورت جیسے نہ ہوں۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث میں مردہ سے مراد مچھلی ہے اور سمندر کے دوسرے جانور نہیں۔

حضرت امام سیوطیؒ نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پانی میں سمندر کے متعلق سوال کیا گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بھی حال بیان فرما دیا جس کا حکم مخفی تھا۔ لوگوں نے سمندر کے پانی میں اس وجہ سے شک کیا کہ اس کا رنگ بدلا ہوا اور مزہ کھاری ہوتا ہے حالانکہ وضو ایسے پانی سے کرنا چاہیے جو تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی حالت پر قائم ہو۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سمندر میں سیکڑوں جانور مر جاتے ہیں اور مردہ نجس ہے۔ لہٰذا پانی بھی نجس ہو گا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا پانی بھی پاک ہے اور اس کا مردہ بھی پاک و حلال ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِالثَّلْجِ

برف کے پانی سے وضو کا جواز

٦١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو آپ تھوڑی دیر تک خاموشی اختیار فرماتے۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اس سکتہ میں کیا فرماتے ہیں جو تکبیر اور قراءت کے درمیان ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

ترجمہ: اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری فرمائی ہے، اے اللہ مجھے گناہوں سے صاف فرما جیسا کہ کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔

نوٹ: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے امام نسائی نے یہ استنباط کیا ہے کہ برف کے پانی سے وضو درست ہے اور آپ نے استدلال یہ لایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور ظاہر ہے کہ گناہ وضو سے دھوئے جاتے ہیں۔ لہٰذا برف کے پانی سے وضو جائز ہوا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہونے میں بطور مبالغہ یہ استعارہ ہے۔ ورنہ ٹھنڈے پانی کے مقابلے میں گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے۔ درحقیقت گناہ کی میل اور غلاظت دوسری کسی گندگی اور غلاظت کے برعکس ہے کیونکہ گناہوں کی میل میں ایک طرح کی عفونت اور حرارت و حدت ہوتی ہے جس کے لیے ٹھنڈا پانی نہایت موزوں ہے۔ مگر پھر بھی ٹھنڈا پانی اور برف مراد نہیں۔

خطابی فرماتے ہیں کہ یہ امثال ہیں اور ان سے حقیقی مراد نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس طہارت میں تاکید اور گناہوں کے مٹانے اور دور کرنے میں مبالغہ مقصود ہے۔ برف اور اولوں کا پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ بالکل پاک ہوتا ہے جو مستعمل ہوئے اور انہیں کبھی مردوں کے ہاتھ لگے۔ لہٰذا تاکید طہارت کے لیے اس کا مثل زیادہ تامہ رہے گی۔

بعض کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ فرمایا۔ کیونکہ گناہ جہنم کی آگ میں لے جاتے ہیں۔ پھر ان گناہوں کے مٹنے کو تعبیر فرمایا جیسے دھونے سے آگ کی حرارت بجھ جاتی ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ

برف سے وضو کرنا

۶۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ میرے دل کو گناہوں سے ایسا صاف فرما جیسے تو نے سفید کپڑا میل سے صاف فرمایا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ

اولوں کے پانی سے وضو کرنا

۶۳ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

سیدنا عوف بن مالک سے مروی ہے: میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازے پر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔
اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اس پر رحم فرما اسے عافیت سے رکھ اور اس سے درگزر فرما اس کی اچھی طرح مہمانی کر اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح دھو ڈال جیسے سفید کپڑا میل سے دھویا جاتا ہے۔

سُؤْرُ الْكَلْبِ

کتے کا جوٹھا

۶۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں سے کتا پانی پیئے تو وہ اسے سات بار دھوئے۔

نوٹ: شرح السندی میں ہے کہ اکثر محدثین کے مذہب کے مطابق جب کتا پانی میں منہ ڈال دے یا کسی اور چیز میں تو وہ چیز پلید ہو جاتی ہے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ ایک بار مٹی سے مل کر دھویا جائے یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دوسری نجاستوں کی طرح کتے کے چاٹے ہوئے کو بھی صرف تین مرتبہ دھویا جائے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

۶۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔

اَلْاَمْرُ بِاِرَاقَةِ مَا فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ

کتے کے چاٹے ہوئے برتن میں باقی ماندہ چیز کو بہا دیا جائے

۶۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہا دیا جائے۔ پھر سات مرتبہ اس برتن کو دھو ڈالے۔

۶۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

بَابُ تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

٦٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

جس برتن میں کتا منہ ڈال کر کوئی چیز پیئے اسے مٹی سے صاف کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم صادر فرمایا۔ مگر شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے لئے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چاٹ لے تو تم اس برتن کو سات بار دھو لو۔ اور آٹھویں بار اسے مٹی سے صاف کر کے مانجھ لو۔

سُؤْرُ الْهِرَّةِ

٦٩ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

بلی کا جوٹھا

حضرت کبشہ بنت کعب سے مروی ہے کہ جناب ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جس کے یہ معنی تھے میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا۔ اسی دوران بلی آ کر اس پانی سے پینے لگی۔ اللہ جناب ابو قتادہ نے اس کے پینے کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے سیر ہو کر پی لیا حضرت کبشہ فرماتی ہیں۔ پھر جناب قتادہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں آپ کی طرف دیکھ رہی تھی تو مجھے فرمایا۔ اے بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں تو آپ نے فرمایا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی پلید نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے گرد گھومنے والوں میں سے ہے (یعنی تم پر یا گھر کے والوں میں سے ہے یا گا دمی)

بَابُ سُؤْرِ الْحِمَارِ

٧٠ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمْ

گدھے کا جوٹھا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی تشریف لائے اور فرمایا کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں

عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں کیونکہ وہ پلید اور نجس ہے۔

نوٹ۔ جب گدھے کا گوشت حرام پلید اور نجس ٹھہرا تو اس کا جوٹھا بھی ناپاک ہوگا۔

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

۷۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حائضہ عورت کا جوٹھا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں ہڈی کو چوستی تھی اور حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن مبارک اسی جگہ رکھ کر ہڈی سے گوشت تناول فرماتے تھے۔ جہاں سے میں نے چوسا تھا۔ اس کے باوجود کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ میں برتن سے پانی پیتی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا حالانکہ میں حیض سے ہوتی۔

بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا

۷۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا۔

مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ وضو کرنا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْجُنُبِ

۷۲۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

جنبی کے غسل سے باقی ماندہ پانی

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں یعنی ایک ہی برتن سے دونوں پانی لیا کرتے۔ تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا۔

بَابُ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ

۷۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

وضو کے لیے کس قدر پانی کافی ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور پانچ مد پانی سے غسل فرماتے۔

نوٹ: سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مد کے ساتھ وضو فرماتے اور صاع کے ساتھ غسل۔ اہل حجاز کے نزدیک مد ایک رطل اور تہائی کا ہوتا ہے۔ اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا ہوتا ہے۔ اسی حساب سے صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی کا ہوگا۔ اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل ہوگا۔ لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا۔

۷۵ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَأَحْفَظُ أَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا۔

حضرت ام عمارہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پانی کا برتن پیش کیا گیا جس میں دو تہائی مد پانی تھا۔ شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ ان کو ملا اور کانوں کے اندر مسح فرمایا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کانوں کے اوپر کی طرف مسح فرمایا۔

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو کی نیت

۷۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ لہٰذا جس کی نیت ہجرت خدا اور اس کے رسول کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول کے واسطے ہوئی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی تاکہ اس کو پالے یا کسی عورت کے لیے تاکہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

نوٹ: کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک زبان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو ان کو اس کا بدلہ اس دنیا میں مل جائے گا مگر آخرت میں نہ ملے گا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور رسول اور آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ ایک مشہور حدیث ہے کہ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" یعنی اعمال کا ثواب اس وقت ملے گا جب کہ انسان ثواب کی نیت سے اس کام کو کرے۔ مثلاً ایک شخص نماز اہل محلہ کو دکھانے کے لیے پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص محض اس لیے کہ وہ اپنے معبود اللہ کی عبادت کرے۔ اب دونوں ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھیں گے۔ تمام حدود قرأت، تسبیح، تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گی۔ قیام، رکوع، سجود

بھی ویسا ہی ہو گا۔ لیکن پہلے نمازی کے لیے ندامت ہی ندامت ہے اور دوسرے کے لیے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضا کے مطابق نہیں پڑھ رہا۔ اور دوسرا ایمانی تقاضا کے مطابق پڑھ رہا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جو کام کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اس میں ثواب کا تصور رکھیں۔ اسی اصطلاح کو حدیث پاک میں ایماناً و احتساباً سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْاِنَاءِ

برتن سے وضو کرنے کا بیان

۷۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

سیدنا حضرت انس سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر کہیں نہ پایا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو وضو فرمانے کا حکم دیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی بہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہم میں سے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

نوٹ۔ ایک روایت کے مطابق آپ کے ساتھ شریک لوگوں کی تعداد تین سو سے زائد تھی اور ایک دوسری کے مطابق کل آدمی ایک مرتبہ پانچ سو تھے۔

اللہ اللہ! رسول معظم و مکرم کے اشارہ کی تاثیر اور انگلیوں کی تاب و توان اور ان مبارک انگلیوں کی برکت و طاقت، جسے اللہ رب العزت نے اپنے ہاتھ فرمایا ہے۔ اور اسے اپنے دست قدرت کا مظہر قرار دیا ہے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔

۲۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

پھر خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت اور قوت کیا ہے؟ حضرت حسان نعت خوان بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لہ ھمم لا منتھی لکبارھا وھمتہ الصغری اجل من الدھر

یعنی میرے محبوب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار ہمتیں اور قوتیں ہیں۔ جن میں بڑی بڑی ہمتوں کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ اور آپ کی قدرت و قوت کا ادنیٰ کرشمہ بھی دہر پر حاوی اور غالب ہے۔

٧٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَأُتِيَ بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ ہم حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ ملا اور آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس میں ڈال دیا۔ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے آؤ پانی اور اللہ عزّوجلّ کی برکت کی طرف۔ اعمش کہتے ہیں کہ انہیں سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے جناب جابر سے پوچھا آپ اس دن کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا۔ ایک ہزار پانچ سو۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کی ابتدا بسم اللہ سے کرنا

٧٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضورؐ کے بعض صحابہ کرام نے وضو کے لیے پانی طلب کیا حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں رکھا اور فرمایا اللہ کے نام کی ابتدا سے وضو کرو۔ میں نے آپ کی انگلیوں سے پانی نکلتے دیکھا۔ حتیٰ کہ ان لوگوں کے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

نوٹ:۔ حضرت انس سے مروی ایک روایت کے مطابق سب لوگوں کی تعداد ستر تھی۔

صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ

ملازم کا وضو کرانا

٨٠ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَكَبْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک میں حضورؐ نے جب وضو فرمایا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خادم اور لڑکے سے وضو کرانا درست ہے۔ اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

اَلْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً

وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونا

٨١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی

بوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ مرة مرة.

ہے۔ کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے آگاہ نہ کروں پھر آپ نے ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا۔

باب الوضوء ثلاثا ثلاثا

وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا

٨٢ عن المطلب بن عبد الله بن حنطب أن عبد الله بن عمر توضأ ثلاثا ثلاثا يسند ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ اور فرمایا حضورؐ بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

صفة الوضوء غسل الكفين

وضو کا طریقہ: دونوں پہنچوں کو دھونا

٨٣ عن المغيرة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقرع ظهري بعصا كانت معه فعدل وعدلت معه حتى أتى كذا وكذا من الأرض فأناخ ثم انطلق قال فذهبت حتى توارى عني ثم جاء فقال أمعك ماء ومعي سطيحة لي فأتيته بها فأفرغت عليه فغسل يديه ووجهه وذهب ليغسل ذراعيه وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فأخرج يده من تحت الجبة فغسل وجهه وذراعيه وذكر من ناصيته شيئا وعمامته شيئا قال ابن عون لا أحفظ كما أريد ثم مسح على خفيه ثم قال حاجتك قلت يا رسول الله ليست لي حاجة فجئنا وقد أم الناس عبد الرحمن بن عوف

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے میری پیٹھ میں لکڑی کو نچ لگائی پھر ہم راستہ سے مڑ گئے میں آپ کے ساتھ چلا پھر آپ ایسی زمین پر تشریف لائے جس کی حیثیت کچھ اس طرح تھی۔ وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میرے پاس پانی کی ایک چھاگل تھی میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ آپ نے دونوں پہنچے دھوئے اور منہ دھویا پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھونے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن آپ نے ایک شامی جبہ مبارک پہن رکھا تھا۔ جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ اسی وجہ سے آستینیں نہ چڑھ سکیں تو آپ نے اپنا دست مبارک جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر حضرت مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کے مسح کی کیفیت اور طریقہ بیان فرمایا۔
لیکن ابن عون نے فرمایا۔ مجھے اس طرح خوب یاد

وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِأُوذِنَهُ فَنَهَانِي فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا.

تھیں جیسے میں چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ اور مجھے فرمایا کہ اگر حاجت سے فارغ ہو لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں۔ بعد ازاں ہم نماز پڑھنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ جناب عبدالرحمٰن بن عوف امامت فرما رہے تھے بعد ایک رکعت نماز پڑھ چکے تھے۔ میں نے عبدالرحمٰن کو حضور کے تشریف لانے کے متعلق آگاہ کرنا چاہا لیکن آپ نے منع فرمایا۔ پھر ہمیں جماعت کے ساتھ جتنی نماز مل سکی اسے پڑھا اور جو رکعتیں قبل ازیں ہو چکی تھیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان کو پورا کیا۔

كَمْ يُغْسَلَانِ

۸۴ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا.

پہنچوں کو کتنی بار دھویا جائے

سیدنا حضرت ابن ابی اوس اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہنچوں پر تین بار پانی بہایا۔

الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ

۸۵ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

سیدنا حمران بن ابان راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا بعد ازاں اپنا منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دائیں اور بائیں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا پھر تین بار اپنا دایاں پاؤں دھویا۔ پھر ویسے ہی بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جیسے وضو فرمایا میں نے ایسے ہی وضو کیا۔ بعد میں فرمایا۔ جو شخص میرے وضو

ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

جیسا وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور دل و دماغ ادھر ادھر کے خیالات سے (خالی ہو) تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ۔ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ لہٰذا اگر وہ چاہے تو صغائر اور کبائر معاف ہو جائیں گے۔

بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ

کس ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے

۸۶ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت حمران سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کو دیکھا آپؓ نے وضو کا پانی منگایا اور برتن سے ہاتھ پر پانی ڈالا انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی فرمائی اور ناک صاف کی۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ پھر آپ نے سر کا مسح فرمایا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی وضو فرمایا۔ جیسے میں نے وضو کیا۔ اور آپ نے فرمایا جو شخص میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر حضور قلب سے وسوسوں اور پراگندہ خیالات سے خالی ہو کر نماز پڑھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔

اِتِّخَاذُ الْاِسْتِنْثَارِ

ایک ہی دفعہ ناک صاف کرنا

۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے۔

اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ

۸۸ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا

حضرت لقیط بن صبرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میں وضو کیسے کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اچھی طرح وضو کیا کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو مگر جب روزہ ہو تو آہستہ پانی ڈالو۔

اَلْأَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ

۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۹۰ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ۔

ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے۔

حضرت سلمہ بن قیس سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم وضو کرو تو اچھی طرح ناک صاف کرو اور جب تم ڈھیلے لو تو طاق لو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

سو کر اٹھے تو ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں تین بار پانی ڈالے کیونکہ شیطان رات ناک کی جڑ میں بسر کرتا ہے۔

نوٹ:- دوران نیند بلغم دماغ سے اتر کر ناک کی جڑ میں جمع ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آدمی سست ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تین بار چھینکنے کا حکم صادر فرمایا تاکہ سستی دور ہو جائے اور آپ نے بلغم و رطوبت کو شیطان فرمایا کیونکہ اس سے سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے جو شیطان کی جائے آمد ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ

٩٢ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کس ہاتھ سے ناک صاف کرنا چاہیے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف فرمائی تین دفعہ ایسے ہی کیا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو ہے۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیے۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ

٩٣ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

منہ دھونا

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے آپؓ نماز ادا فرما چکے تھے آپؓ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ ہم نے آپس میں کہا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں اب پانی کا کیا کریں گے لازماً ہمیں سکھانے کے لیے پانی منگوایا ہوگا۔

حضرت عبد خیر کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشت تھا۔ آپ نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ میں ڈالا اور اسے تین بار دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں تین دفعہ اسی ہاتھ سے پانی چڑھایا۔ جس سے پانی لیتے تھے پھر چہرے کو تین بار دھویا پھر دایاں ہاتھ تین بار بایاں ہاتھ تین بار پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار دھویا اور فرمایا جس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو معلوم کرنا ہو تو یہی ہے۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپؓ نے کلی فرمائی اور ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا۔

نوٹ: حنفیوں کے نزدیک ایک ایک چلو علیحدہ لینا افضل ہے۔

عَدَدُ غَسْلِ الْوَجْهِ؟

٩٤ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَأَ

چہرے کو کتنی دفعہ دھویا جائے

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی کے پاس ایک کرسی لائی گئی آپ اس کرسی پر رونق افروز

عَلٰی يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهٖ اِلٰی مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰی طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ۔

دھوئے۔ پھر آپؓ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور برتن جھکا کر اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا۔ پھر آپؓ نے کلی فرمائی اور تین بار ناک میں چلو سے پانی ڈالا تین دفعہ منہ دھویا۔ اور دونوں بانہوں کو تین تین بار دھویا اور پھر پانی لیا اور سر پر مسح فرمایا (شعبہ) فرماتے ہیں کہ آپ نے مسح اس طرح کیا کہ پیشانی سے شروع فرمایا اور گدّی تک لے گئے۔ فرمایا پھر مجھے معلوم نہیں کہ آپ دوسرے مسح میں ہاتھ گدّی سے پھر پیشانی پر لائے کہ نہیں۔ پھر آپ نے دونوں پاؤں تین تین دفعہ دھوئے اور پھر فرمایا جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنا چاہے تو آپ کا یہی وضو تھا۔

غَسْلُ الْيَدَيْنِ

دونوں ہاتھ دھونا

۹۵ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِیْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰی وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ۔

حضرت عبد خیرؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے ایک کرسی لانے کا حکم فرمایا۔ اور اس پر براجمان ہوئے پھر آپ نے ایک برتن میں پانی لانے کا حکم فرمایا۔ دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر کلی فرمائی ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالا پھر آپ نے چہرہ تین مرتبہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈبو کر سر پر مسح فرمایا پھر اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد فرمایا۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو تو دیکھ لے یہی آپ کا وضو تھا۔

بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

وضو کا طریقہ

۹۶ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِیْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد گرامی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں نے وضو کا پانی لا کر حاضر خدمت کیا۔ آپؓ نے وضو فرمانا شروع

ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوئِهِ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لِوُضُوئِهِ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا۔

کیا۔ آپ نے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک صاف فرمائی۔ بعدازاں آپ نے منہ کو تین دفعہ دھویا۔ بعدازاں آپ نے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ بعدازاں بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا۔ بعدازاں آپ نے اپنے سر مبارک کا ایک دفعہ مسح فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو۔ اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر پانی لانے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے وہ برتن جس میں وضو کا بچا ہوا پانی تھا حاضر خدمت کیا۔ آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا۔ میں متعجب ہوا جب مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ حیران نہ ہوں کیونکہ میں نے آپ کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو فرماتے تھے اور آپ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

٩٥- عَنْ أَبِي حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہاتھ کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

حضرت ابی حیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ نے سب سے پہلے اپنے پہنچے دھوئے اور انہیں خوب صاف فرمایا۔ پھر آپ نے تین بار کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ تین بار منہ دھویا اور بعدازاں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی نوش کیا اور فرمایا کہ تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے بتانا چاہتا تھا۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ

٩٦- عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ

ہاتھ کہاں تک دھوئے جائیں

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی سے روایت ہے۔ انہوں نے

أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

بَابُ صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ

٩٩ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

اپنے والد یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے سنا انہوں نے صحابی رسول عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہا جو کہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔

یہ غلطی چھاپہ کی ہے عبداللہ بن زید عمرو بن یحییٰ کے دادا نہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبداللہ بن زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو کہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔

کیا آپ مجھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں بتلا سکتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اور پانی طلب کیا اپنے ہاتھ پر ڈالا اور دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا دونوں ہاتھوں سے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور گدی تک لے گئے پھر واپس اسی جگہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھو ڈالے۔

سر پر مسح کرنے کی ترکیب

حضرت عمرو بن یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے جو کہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں کہا کیا تم مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں بتلا سکتے ہو کہ آپ کیسے وضو فرماتے تھے؟ عبداللہ بن زید نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے داہنے ہاتھ پر بہایا پھر دونوں ہاتھ کو دو مرتبہ دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے سامنے سے شروع کیا اور پیچھے تک لے گئے پھر پیچھے سے وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

عَدَدُ مَسْحِ الرَّأْسِ

۱۰۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِيْ أُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ۔

سر پر کتنی بار مسح کیا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی فرماتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا تو آپ نے منہ مبارک کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا۔ اور دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا۔

بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۱۰۱ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ فَأَرَتْنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِيْ مُقَدَّمِ رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلٰى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ آتِيْهَا مُكَاتَبًا مَا تَخْتَفِيْ مِنِّيْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيْ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِيْ لِيْ بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَعْتَقَنِيَ اللّٰهُ قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَأَرْخَتِ الْحِجَابَ دُوْنِيْ فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

سیدنا حضرت ابو عبداللہ جن کا اسم گرامی سالم ہے آپ سبلان کے مشہور ہیں راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ان کی کمال امانت داری پر حیران تھیں اور آپ سے اجرت پر کام کراتیں۔ ایک دفعہ حضرت صدیقہؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھایا۔ آپ نے کلی فرمائی۔ تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین دفعہ منہ دھویا۔ تین دفعہ دایاں ہاتھ اور تین دفعہ بایاں ہاتھ دھوئے۔ پھر ایک بار آپ نے اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھ کر پیچھے تک مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں پر پھیرا اور پھر دونوں گالوں پر۔

سیدنا سالم فرماتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں مکاتب غلام کی حیثیت سے حاضر ہوا کرتا تھا لہٰذا آپ مجھ سے پردہ نہ فرماتی تھیں۔ بلکہ میرے پاس تشریف لا کر بیٹھ جاتیں اور مجھ سے گفتگو فرماتیں۔ ایک دن میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ امّاں جی میرے لیے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپؓ نے دریافت فرمایا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے آزاد فرما دیا یعنی بدل کتابت ادا کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا اللہ آپ کو برکت دے اور اسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا لیا۔ پھر اس روز سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

نوٹ:۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولیٰ کچھ رقم بذریعہ آقا طے کرے یہ کہہ کر کہ جب تو اتنی رقم ادا کرے گا تو تُو آزاد ہے۔

مَسْحُ الْأُذُنَيْنِ

۱۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَّرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَأَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجْلَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

کانوں کا مسح

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا۔ تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا، کلی فرمائی ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا اور دونوں ہاتھ ایک ایک بار دھوئے سر اور کانوں کا ایک بار مسح فرمایا۔ دوسری روایت کے الفاظ زیادہ ہیں اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں بھی ایک بار دھوئے۔

بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلٰى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ

کانوں اور سر کا مسح ایک ساتھ کرنا اور کانوں کے سر ہی میں شامل ہونے کی دلیل

۱۰۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو ایک چلو لیا، کلی فرمائی۔ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر چلو لے کر

منہ دھویا پھر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور دایاں ہاتھ دھویا

دایاں ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا پھر آپ نے سر اور دونوں کانوں کا مسح فرمایا اور اندر کے بال کا مسح انگشت شہادت سے فرمایا اور باہر کا دونوں انگوٹھوں سے مسح فرمایا۔ پھر ایک چلو سے کر دایاں پاؤں دھویا اور دوسرے چلو کے ساتھ بایاں پاؤں دھویا۔

---

۱۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ

سیدنا حضرت عبداللہ صنابحی سے مروی ہے کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بندہ مومن جس وقت وضو کرتا ہے تو جب کلی کرتا ہے۔ تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں جب وہ منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پلکوں سے نکل جاتے ہیں جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ہاتھوں حتیٰ کہ ناخنوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ آنکھوں کے پپوٹوں کے نیچے سے بھی گناہ اس کے کانوں سے نکل جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے نکل جاتے ہیں پھر اس شخص کا گھر سے مسجد کی طرف چلنے کا ثواب اس کے لیے علیحدہ ہوگا۔

نوٹ۔ معافی گناہ سے مراد صغائر ہیں کبائر نہیں تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اس کے بالکل معاف ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبائر گناہ ہونے کی صورت میں ان گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر صغائر اور کبائر ہر دو قسم کے گناہ نہ ہوں تو اس شخص کی نیکیوں میں ترقی اور اضافہ ہوتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنا

۱۰۵ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

۱۰۶ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت بلال سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ سیدنا حضرت بلال سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور ۔ ۔ ۔ ۔ نے عمامے اور موزوں ہر دو پر مسح فرمایا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنا

۱۰۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو پیشانی، عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا۔

١٠٨ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَهُ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور منہ مبارک دھوئے پھر ہاتھ اپنے آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں (یعنی جبہ کی آستینیں تنگ تھیں لہٰذا آپ کے دست مبارک وہاں سے نہ نکلے) آپ نے جبہ کو اپنے کندھے پر ڈال کر اور اپنے دست مبارک اندر سے نکال لیے پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی پگڑی اور موزوں پر مسح فرمایا۔

١٠٩ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

حضرت بلال سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر کیسے مسح کیا جائے

١١٠ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ وَصَلٰوةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں دو باتیں کسی سے نہ پوچھوں گا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ ہم ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے آپ حاجت کو تشریف لے گئے پھر تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔ دوسری یہ کہ امام رعیت میں کسی کے پیچھے نماز پڑھے یہ درست ہے کیونکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں۔ آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آ گیا لیکن آپ تشریف نہ لائے تو صحابہ کرامؓ نے نماز شروع فرما دی۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کیا۔ آپؓ نے نماز پڑھانا شروع کی اسی دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے باقی ماندہ نماز ادا فرمائی جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جس

وَسَلَّمَ فَقَضَى مَا سُبِقَ بِهِ۔

قضا نماز جو رہ چکی تھی اسے ادا فرمایا۔

بَابُ إِيجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

پاؤں دھونے کا وجوب

۱۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے ایڑی کی خرابی ہے۔

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پاؤں کا مسح ناکافی ہے بلکہ انہیں دھونا واجب ہے۔ ایڑی کا حصہ وغیرہ اگر وضو کرتے ہوئے خشک رہ گئے تو قیامت میں عذاب ہوگا۔ العیاذ باللہ واللہ سبحانہ اعلم۔

۱۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو راوی ہیں کہ حضور نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا ان کی ایڑیاں خشک ہونے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا وضو مکمل کرو جہنم کی آگ سے ایڑیوں کی خرابی ہے۔

بَابٌ بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْغَسْلِ

پہلے کون سا پاؤں دھوئے

۱۱۳ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے کی ابتداء دائیں طرف سے فرمانے کو پسند فرماتے۔

غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ

دونوں ہاتھوں سے پاؤں دھونا

۱۱۴ عَنِ الْقَيْسِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَمِينِهِ كِلْتَيْهِمَا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں آپ کی معیت میں تھا اور آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو ایک دفعہ دھویا اپنے چہرہ اور بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا...... اور دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں ایک ایک دفعہ کر کے دھوئے۔

الْأَمْرُ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

١١٥ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم

سیدنا حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو وضو پورا کرے تو انگلیوں میں خلال کر۔

عَدَدُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

١١٦ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاؤں کتنی دفعہ دھوئے جائیں

حضرت ابوحیہ وادعی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا تو دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا، تین مرتبہ کلی فرمائی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ منہ دھویا تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے سر پر مسح فرمایا اور دونوں پاؤں تین تین دفعہ دھو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ

١١٧ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دھوئے

حضرت حمران جو حضرت عثمان ابن عفان کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو وضو فرماتے دیکھا آپ نے وضو کا پانی منگا کر وضو فرمایا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا کلی فرمائی، ناک میں پانی ڈالا، منہ کو تین دفعہ دھویا پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھویا اور اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، سر پر مسح فرمایا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو فرمایا پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری طرح وضو کرے جیسے کہ میں نے کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور دل میں دنیوی اور بیہودہ خیالات نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ (صغائر) معاف فرما دیئے جائیں گے۔

الوضوء في النعال

١١٨ عن عبيد بن جريج قال قلت لابن عمر رأيتك تلبس هذه النعال السبتية وتتوضأ فيها قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها ويتوضأ فيها۔

جوتے پہنے ہوئے وضو کرنا

حضرت عبید بن جریج راوی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ چمڑے کی جوتیاں پہنے ہوئے وضو فرماتے ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی جوتیاں پہن کر انہی میں وضو فرماتے دیکھا ہے۔

باب المسح على الخفين

١١٩ عن جرير بن عبد الله أنه توضأ ومسح على خفيه فقيل له أتمسح فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح ...

... وكان أصحاب عبد الله يعجبهم قول جرير وكان إسلام جرير قبل موت النبي صلى الله عليه وسلم بيسير۔

١٢٠ عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري عن أبيه أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الخفين۔

١٢١ عن أسامة بن زيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال الأسواق فذهب لحاجته ثم خرج قال أسامة فسألت بلالا ما صنع فقال بلال ذهب النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ويديه ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم صلى۔

موزوں پر مسح کرنا

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ آپ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ موزوں پہ مسح فرماتے ہیں حضرت جریر نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پہ مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اصحاب عبداللہ کو حضرت جریر کی مروی یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ جناب جریر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تھوڑے دن قبل اسلام لائے تھے۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پہ مسح فرمایا۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسواق .... گئے۔ حضرت اسامہ نے فرمایا میں نے جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور نے کیا کیا۔ حضرت بلال نے فرمایا آپ رفع حاجت کو تشریف لے گئے۔ وضو فرمایا، منہ دھویا، ہاتھ دھوئے، سر اور موزوں پہ مسح فرمایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

۱۲۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۲۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۴ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لانے لگے تو میں ایک برتن میں پانی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ کو وضو کرانے کے لیے پانی ڈالنے لگا۔ آپ نے دونوں ہاتھ دھو لیے پھر چہرہ دھویا۔ پھر آپ اپنے دونوں بازو دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ مبارک تنگ نکلا اور اس کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ چڑھ سکی تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکال کر دھویا اور موزوں پر مسح کیا پھر ہمارے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

---

۱۲۵ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ کے پیچھے حضرت مغیرہؓ بھی گئے۔ جو پانی سے بھرا ہوا ایک برتن ہمراہ لے گئے۔ پھر آپ نے جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا

نوٹ:۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ نے استنجا فرمایا۔ علامہ سندھی کی تاویل یہ ہے کہ پانی ڈالنے سے مراد وضو فرمانا ہے۔

اس باب میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان ہے جسے علماء امت نے حضر اور سفر ہر دو صورتوں میں درست قرار دیا ہے حضرت حسن بصریؒ سے مروی ایک روایت کا مفہوم یہ ہے کہ مجھے ستر صحابہ نے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ بعض تابعین کے نزدیک موزوں پر مسح افضل ہے۔ جبکہ بعض دوسرے علماء کا ایک گروہ پاؤں دھونے کو افضل گردانتا ہے۔

یہاں پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسح کا حکم سورہ مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سے منسوخ ہو گیا ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس آیت میں پاؤں دھونے کا حکم اس حالت کے ساتھ خاص ہے جبکہ پاؤں میں موزے نہ پہنے ہوئے ہوں ورنہ مسح درست ہے۔

حدیث نمبر ۱۱۰ میں لفظ اسراف کے معنی حدِ شرعی سے تجاوز کے ہیں جس کی حد بندی حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

حدیث نمبر ۱۲۱ سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو کرا لینے میں اور کسی خادم وغیرہ کی امداد حاصل کرنا جائز ہے۔ جن احادیث مبارکہ سے وضو میں کسی کی مخالفت آئی ہے وہ ثابت نہیں۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

۱۲۶ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

جوربین اور جوتوں پر مسح کرنا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوربین اور جوتوں پر مسح فرمایا

نوٹ: جوربین سے مراد ہمارے دیس کی سوتی جرابیں نہیں بلکہ چمڑے کی بنی ہوئی پاتابے ہیں لہٰذا یہ خصوصاً قابلِ توجہ اور اہم مسئلہ ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ

۱۲۷ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

دوران سفر موزوں پر مسح کرنا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے مجھے پیچھے رہنے اور باقی ہمسفر حضرات کو آگے جانے کا حکم فرمایا چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے توقف کیا میرے پاس پانی کا ایک کوزہ تھا۔ باقی حضرات چلے گئے اور آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا۔ آپ نے روم کا بنا ہوا تنگ آستینوں والا ایک جبہ پہن رکھا تھا اس میں سے آپ نے ہاتھ نکالنا چاہا مگر تنگی کی وجہ سے نہ نکال سکے تو آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لیے۔ منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے سر کا مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ

۱۲۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

موزہ پر مسح کرنے کے لیے سفر کی مدت

سیدنا حضرت صفوان بن عسال سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوران سفر ہونے کی صورت میں تین دن اور تین رات تک موزہ نہ اتارنے کی رخصت

وَلَيَالِيَهُنَّ۔

نوٹ: یہ حکم بہرحال صورت میں ہے اگر جنابت ہو تو موزے اتارنے پڑیں گے نیز امام اعظم حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین رات۔ یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنی جب وضو کرکے موزے پہنے تو اب وضو جس وقت سے ٹوٹے گا اسی وقت سے مدت شمار ہوگا نہ کہ مسح کے وقت سے اور نہ ہی پہننے کے وقت سے (نووی)

١٢٩ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔

حضرت زر راوی ہیں کہ میں نے جناب صفوان بن عسال سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے دریافت کیا حضرت صفوان نے فرمایا کہ حضور ہمیں دوران سفر موزوں پر مسح کرنے کا حکم صادر فرماتے اور یہ کہ انہیں تین دن تک پیشاب، پاخانہ اور سونے کے باوجود نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت کی حالت ہو۔

التَّوْقِيتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ

موزوں پر مسح کرنے کی مقیم کیلئے مدت

١٣٠ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ حضور انور ؐ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی تین دن اور تین راتیں متعین فرمائیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

١٣١ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا۔

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں موزوں کے مسح کی مدت کے بارے عرض کیا آپ ؓ نے فرمایا سیدنا حضرت علی کے پاس جا کر ان سے پوچھیے کیونکہ آپ اس مسئلے کو میری نسبت زیادہ جانتے ہیں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور مسح کے متعلق سوال کیا سیدنا شیر خدا ؓ نے ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے۔

صِفَةُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

اگر کسی شخص کا وضو ہو تو تازہ وضو کرنے کا طریقہ

١٣٢ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے

عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ.

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور بعد ازاں لوگوں کے کام کاج کرنے میں مصروف رہے جب عصر کا وقت آیا تو پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے ایک چلو لے کر چہرہ دونوں ہاتھوں سر اور دونوں پاؤں پر مسح فرمایا پھر آپ نے تھوڑا سا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور فرمایا لوگ تمام اعضاء پر مسح کرنے کے وضو کو مکروہ جانتے ہیں حالانکہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا اور جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو اس کا یہی وضو ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجائے اور وہ شخص نماز کے لیے تازہ وضو کرنا چاہے تو اس طرح کفایت کرتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لے کر سبھی اعضا کو تر کرے پانی بہانا اور مکمل وضو کرنا ضروری نہیں۔

الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۱۳۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ.

۱۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ.

ہر نماز کے لیے وضو کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا برتن لایا گیا آپ نے وضو فرمایا عمرو بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے آپ نے جواب اثبات میں ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا اور آپ؟ آپؓ نے فرمایا جب تک وضو نہ ٹوٹتا ہم کئی نمازیں پڑھتے تھے یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کو کھانا پیش کیا گیا حاضرین نے عرض کیا کیا وضو کا پانی پیش کریں؟ آپ نے فرمایا بیت الخلاء سے فارغ ہو کر وضو کرنا لازمی نہیں، مجھے وضو کا حکم نماز کے لیے دیا گیا ہے۔

۱۳۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ۔

سیدنا حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے۔ لیکن یوم فتح مکہ کو آپ نے تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا سیدنا حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں فرمایا۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ میرے ساتھیوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہے۔

نوٹ :۔ عبارات کی اکثریت کا اس پر اجماع ہے۔

بَابُ النَّضْحِ

پانی چھڑکنے کا بیان

۱۳۶ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا. وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ۔

سیدنا حضرت حکم بن سفیان راوی ہے آپ نے اپنے باپ سے سنا حضور جب وضو فرماتے تو پانی کا ایک چلو لے کر اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑکتے۔

۱۳۷ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهُ۔

سیدنا حضرت حکم بن سفیان سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔ احمد کہتا ہے حضور نے اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ

وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا

۱۳۸ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ۔

حضرت ابو حیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو تین تین بار وضو فرماتے ہوئے دیکھا بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور وضو کا باقی ماندہ پانی پیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسے کہ میں نے کیا ہے۔

۱۳۹ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ

سیدنا حضرت ابو جحیفہ سے مروی ہے آپ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوْئِهِ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرُكِزَتْ لَهُ الْعَنَزَةُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْأَةُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

فرماتے ہیں کہ بطحاء میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا سیدنا حضرت بلال نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا۔ صحابہ کرام اسے حاصل کرنے کے لیے جلدی سے لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پانی حاصل کیا۔ اور آپ کے سترہ کے لیے ایک لکڑی گاڑی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ دراں حالیکہ گدھے۔ کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزر رہی تھیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ بلکہ آپ کے تصور کے بغیر نماز ادا ہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ بعض جہلاء کے نزدیک تصور اور خیال ممنوع و حرام ہے۔ لیکن صحابہ کرام حالت نماز میں کھڑے ہوئے نظریں اس حسین چہرے پر جمائے رکھتے ہیں اور نگاہیں آئینہ حق نما سے تجلیات الٰہی کا نظارہ کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت انس سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نماز میں مشغول تھے سیدنا ابوبکر صدیق نماز پڑھا رہے تھے کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریفہ کا پردہ اٹھایا اور آپ نے اپنے غلاموں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ مسکرائے اور خوشی میں ہنسے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اس خیال سے کہ خود حضور تشریف لا رہے ہیں پیچھے ہٹے تاکہ آپ صف کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور ملاقات کی خوشی میں نماز کو توڑ دیں تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز کو پورا کرو۔ پھر آپ حجرہ مقدسہ میں تشریف لے گئے اس سے معلوم ہوا کہ حضور کے خیال سے نماز نہیں ٹوٹتی (بخاری)

(۱۳۸) عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَعُوْدَانِي فَوَجَدَانِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں علیل ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ مجھے بے ہوشی کی حالت میں ملاحظہ فرمایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا باقی ماندہ پانی میرے اوپر ڈالا۔ (یا وضو کا پانی مجھ پر ڈالا)

نوٹ۔ جب وضو کے پانی کے استعمال کا جواز ثابت ہوا تو وضو سے بچے ہوئے پانی کا استعمال بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ بزرگان دین اور برگزیدہ ہستیوں کی باقی ماندہ اشیاء سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

وضو فرض ہونا

(۱۳۹) عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ

حضرت ابوالملیح جن کا اسم گرامی عامر از زید یا زیاد۔۔

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ۔

سے اپنے باپ اسامہ بن عمیر سے راوی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ پاکیزگی کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔ اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

نوٹ۔ اگر مال غنیمت سے چرا کر صدقہ دیا جائے تو وہ قبول نہ ہوگا۔ بلکہ الٹا عذاب ہے۔ ہر مال حرام کا یہی حکم ہے۔

اَلْاِعْتِدَاءُ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا

۱۴۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور پرنور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے تین تین بار وضو فرما کر اسے بتایا پھر ارشاد فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس پر زیادتی کرے اس نے برا کیا۔ اور حد سے تجاوز اور ظلم کیا۔

نوٹ۔ وضو میں ہر ایک عضو کا ایک دو یا تین بار دھونا سنت اور مستحب ہے۔ تین سے زائد مرتبہ دھونا مکروہ اور اسراف ہے۔ عقل کو شریعت کے تابع ہونا چاہیے اپنی عقل سے قوانین مصطفویہ میں کمی بیشی کرنا مذموم اور ناپسند ہے۔

اَلْاَمْرُ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ
وضو پورا کرنے کا حکم

۱۴۳ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا بخدا دین کی باتیں بتانے میں سرکار نے بنی ہاشم کو کسی بات سے مخصوص نہیں فرمایا سوائے تین باتوں کے پہلی یہ کہ ہمیں آپ نے وضو پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ دوسری یہ کہ ہم مال زکوٰۃ نہ کھائیں تیسری یہ کہ گدھوں اور گھوڑوں کا ملاپ نہ کرائیں۔

نوٹ۔ پہلا ارشاد گرامی یعنی وضو کرنا تمام مسلمانوں کے لیے ہے مگر تینوں باتوں کی خصوصی تاکید بنی ہاشم کو زیادہ فرمائی۔ نیز گدھوں اور مادہ گھوڑیوں کا ملاپ بھی مکروہ ہے کیونکہ اس طرح جہاد کے گھوڑوں کی نسل کم ہوگی جو بڑھانی چاہیے۔ زکوٰۃ بنی ہاشم اور ان کے غلاموں کے لیے جائز نہیں۔

۱۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کو مکمل کرو۔

بَابُ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

مکمل وضو کرنے کی فضیلت

۱۲۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جو گناہوں کو مٹا دینے والی اور درجوں کو بلند کرنے والی ہے وہ ہے تکلیف اور مشکلات (سردی وغیرہ) کے باوجود مکمل وضو کرنا مسجد کی طرف بہت سے قدم اٹھانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہی رباط ہے۔

[illegible] رباط [illegible] اتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

ثَوَابُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ

حکم کے عین مطابق وضو کرنے کا ثواب

۱۲۶ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ أَدُلُّكَ عَلٰى أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عاصم بن سفیان ثقفی سے مروی ہے کہ ہم سلاسل کی طرف جنگ میں جہاد کرنے گئے لیکن جہاد نہ ہو سکا بعد ازاں ہم وہاں پر رکے رہے تھے پھر ہم واپس معاویہ کے پاس آئے۔ آپ کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے حضرت عاصم نے فرمایا اے ابوایوب! امسال ہم جہاد نہ کر سکے اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص چار مساجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابوایوب نے فرمایا اے میرے بھتیجے کیا میں آپ کو اس سے بھی آسان کام (ثواب) سے آگاہ نہ کروں میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور نماز کے ارکان و شرائط کے مطابق ادا کرے تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے عاصم نے عقبہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا کیا واقعی؟

[illegible]

۱۴۷ عَنْ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

سیدنا حضرت عثمان غنی سے مروی ہے کہ آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ جو شخص وضو مکمل کرے جیسے اللہ نے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو پانچ نمازوں کے درمیان کیے گئے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور یہ نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی۔

---

۱۴۸ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا.

سیدنا حضرت عثمان سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے پھر نماز پڑھے۔ اللہ اس کی بخشش فرماتا ہے حتیٰ کہ وہ شخص دوسری نماز پڑھتا ہے۔

نوٹ: دونوں نمازوں کے درمیان کیے گئے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَأَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ بِرَأْسِكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَدَنَا أَجَلِي وَمَا بِي مِنْ فَقْرٍ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کس طرح کیا جاتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب تو نے وضو کیا اور دونوں ہاتھ صاف کیے تو تیرے ہاتھوں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہو گئے۔ پھر تو نے کلی کی، ناک کے پردوں کو صاف کیا، منہ دھویا، بازو کہنیوں تک دھوئے، سر پر مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے تو بہت سے گناہ دھو دیے گئے۔ اور اللہ کے لیے تو نے چہرہ زمین پر رکھا (یعنی نماز ادا کی) تو تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس روز تھا جس دن تجھے تیری ماں نے جنا۔ ابو امامہ نے اس حدیث کو عمرو ابن عبسہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا اے عمرو دیکھ کر بتاؤ کیا ہر شخص کو اتنی نعمتیں اتنے سے عمل میں مل جاتی ہیں۔ عمرو ابن عبسہ نے فرمایا کہ بیٹے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے

وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وصال کے دن نزدیک ہیں۔ میں محتاج بھی نہیں ہوں کہ غریبی کی بدولت حضور انور پر جھوٹ بولوں! یا شریر کا نوں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور دل نے یاد رکھا۔

اَلْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

۱۵۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

وضو کرنے کے بعد کے کلمات

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ تو اس کے لیے قیامت کے روز جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے سے اس کی مرضی ہو داخل ہو جائے۔

حِلْيَةُ الْوُضُوْءِ

۱۵۱ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِي يَا بَنِي فَرُّوْخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

وضو کا زیور

سیدنا حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور آپ نماز کے لیے وضو فرماتے تھے۔ اپنے بازو بغلوں تک دھو رہے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا یہ کیا وضو ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنی فروخ! آپ یہاں موجود ہیں اگر مجھے یہاں آپ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں ایسا وضو نہ کرتا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو پہنچے۔

نوٹ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر بھی ہاتھ پاؤں دھوئیں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ مگر عوام کے سامنے یہ امر نہیں کرنا چاہیے تاکہ وہ اسے فرض اور لازم نہ سمجھ لیں۔ اسی لیے سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں مشہور طریقے کے مطابق وضو کرتا۔ مروجہ وضو جس میں ہاتھ اور بغلوں تک دھوتا۔ حدیث پاک سے مراد ہے کہ اسلام کا زیور اس حد تک پہنایا جائے گا۔ جہاں تک وضو کا پانی پہنچا ہے۔

۱۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے گئے تو فرمایا اے مومنین کے گھر والو تم پر سلامتی ہو ان شاء اللہ ہم جلدی آپ سے ملنے والے ہیں نیز آپ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا البتہ اور بھائی اس سے بھی بڑھ کر ہیں کیونکہ تم میرے اصحاب ہو۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ میں قیامت کے روز حوض کوثر پر ان کا فرط ہوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کو قیامت کے روز کیسے جانیں پہچانیں گے جو دنیا میں آپ کے عالم تشریف لے جانے کے بعد ہوں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا۔ بھلا اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا بس اسی طرح وہ میرے بھائی ہیں جو قیامت کو آئیں گے اور وضو سے ان کے ہاتھ منہ چمکتے ہوں گے اور حوض کوثر پر میں ان کا فرط ہوں گا۔

نوٹ: ہر مقبرہ مصر اور جنت البقیع ہے۔ حدیث پاک سے بھائی اور صحابی کا فرق واضح ہے۔ انما المؤمنون اخوۃ سے ظاہر ہے کہ سبھی مسلمان بھائی ہیں۔

مسلمان بھائی سے صحابی کا درجہ بلند ہے۔ فرط وہ شخص کہا جاتا ہے جو لشکر سے آگے چل کر ان کے کھانے پینے کا بندوبست اور انتظام کرے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اس کا ثواب کیا ہے؟

۱۵۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص وضو کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں خشوع و خضوع سے متوجہ ہو کر ادا کرے تو جنت

لَهُ الْجَنَّةُ۔

اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

نوٹ: مذا اور معلے سے تحریر ہوتے ہیں مراد وسوسے اور برے خیالات نہ آئیں۔ اور دل میں لگانا اچھی طرح۔

بَابُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْيِ

وضو کا مذی سے ٹوٹ جانا

١٥٤ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ اِبْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلٰى جَنْبِيْ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب خاتون جنت فاطمۃ الزہراؓ میرے عقد میں تھیں تو مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی۔ مجھے شرم آتی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میرے پہلو میں ایک شخص تھا اس سے کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کرو اس نے مسئلہ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مذی سے وضو ہے۔

نوٹ: مذی وہ پانی ہے جو شہوت میں نکلتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت تیز تر ہو جاتی ہے اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مذی سے غسل فرض نہیں بلکہ فقط وضو کافی ہے۔

١٥٥ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِيْ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مقدادؓ سے فرمایا جب کسی شخص کی مذی اس حالت میں نکل جائے کہ وہ اپنی عورت کے پاس بیٹھا ہو لیکن وہ شخص جماع نہ کرے اس مسئلہ کے بارے میں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کیونکہ مجھے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ کی صاحبزادیؓ میرے عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقدادؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص اپنا ذکر دھولے اور نماز کے لیے وضو کرے۔

١٥٦ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِيْ فَقَالَ يَكْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت عائش بن انس سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی تو میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے فرمایا کہ آپؓ یہ مسئلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے عقد میں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب مذی نکلے تو صرف وضو کافی ہے۔

۱۵۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کر لے۔

۱۵۸ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

سیدنا حضرت مقداد بن الاسود سے مروی ہے کہ حضرت علی نے انہیں یہ مسئلہ پوچھنے کے متعلق فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا واجب ہوا (وضو یا غسل) اور فرمایا کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے حبالۂ عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقداد نے فرمایا کہ میں نے یہ مسئلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو ایسی صورت حال پیش آئے تو وہ شرمگاہ کو دھو ڈالے اور ایسے وضو کرے جیسا نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

۱۵۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں شرم کی اور مقداد سے کہا تو انہوں نے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مذی میں وضو ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پیشاب سے وضو کا ٹوٹ جانا

۱۶۰ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعَى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت زر بن حبیش سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص صفوان بن عسال کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا۔ جب وہ باہر نکلا تو پوچھا کہ کیا کام ہے۔ میں نے کہا میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ پھر اس نے کہا تو کیا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ موزوں کے مسح کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

کے ہم سفر ہوتے تو آپ ہمیں تین دن اور تین رات موزے نہ اتارنے کا حکم صادر فرماتے ہاں مگر جنبی ہونے کی صورت میں تاہم آپ پیشاب کرنے یا سو کر اٹھنے کے بعد موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

نوٹ: اگر جنبی حالت میں غسل کرنا ہو تو موزے اتارنا ضروری ہیں۔ اس کے بعد غسل کرے پیشاب اور نیند کے بعد وضو کرنے کی صورت میں موزے اتارنا ضروری نہیں مسافر کے لیے یہ رعایت تین دن ہے جبکہ مقیم کے لیے صرف ایک دن اور ایک رات۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْغَائِطِ

وضو کا پیشاب سے ٹوٹ جانا

۱۶۱ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سیدنا حضرت صفوان بن عسال نے فرمایا کہ جب ہم حضور کے ہمراہ ہوتے تو آپ ہمیں موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر جنبی حالت اس سے مستثنیٰ ہے تاہم ہم پیشاب اور سو کر اٹھنے سے نہ اتارتے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الرِّيْحِ

ہوا خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۱۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ نماز میں ریح نکلنے کا وہم ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک بو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے۔

نوٹ: جب ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تو اس وقت نماز توڑے جب تک کہ اس کا یقین نہ ہو جائے۔ محض وہم کا کوئی اعتبار نہ کرے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ النَّوْمِ

وضو کا نیند سے ٹوٹ جانا

۱۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا

سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اس پر پانی سے تین بار نہ دھولے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔ کہ ہاتھ کہاں رہا۔

نوٹ: شاید اس کا ہاتھ شرمگاہ پر پڑا ہو اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جائے۔ بعض علماء کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اکثر علماء کے نزدیک یہ مکروہ تحریمی ہے جب نیند سے جاگنے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہوا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بَابُ النُّعَاسِ
اونگھنے کا بیان

۱۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اونگھنے لگے تو نماز پڑھنا چھوڑ دے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لیے بددعا کرنے لگے اور نہ جانے۔

اَلْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
وضو کا ذکر چھونے سے ٹوٹ جانا

۱۶۵ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَسَّ الذَّكَرَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس حاضر ہوا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ مروان نے کہا کہ ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ عروہ نے کہا یہ مجھے معلوم نہیں۔ مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اطلاع دی کہ آپ نے حضور ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی ذکر کو چھوئے تو وضو کرے۔

۱۶۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَا وُضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّهُ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ جب مروان مدینہ منورہ کا حاکم تھا تو اس نے مجھے ذکر کو چھونے سے وضو لازم ہونے کے متعلق بتایا میں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ جو شخص ذکر کو چھوئے تو اس پر لازم نہیں کہ وضو کرے۔ مروان کہتا ہے کہ مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے جن چیزوں سے وضو کرنا چاہیے انہیں بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ ذکر کے

رَجُلًا مِنْ حَرَسِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ۔

چھونے سے وضو کرے عروہ نے فرمایا میں مروان سے برابر جھگڑتا رہا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنے پاسبانوں میں سے ایک کو بلایا اور اسے بسرہ کے پاس ارسال کیا جس نے بسرہ سے مروان کا بیان کردہ مسئلہ پوچھا۔ تو بسرہ نے ویسا کہا جیسا جو مروان نے مجھے کہا تھا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ

وضو کا شرمگاہ چھونے سے نہ ٹوٹنا

١٦٧ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ۔

سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اپنی قوم کی طرف سے نکلے حتیٰ کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو چکے تو ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا۔ حضور! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو نماز میں اپنے ذکر کو چھوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ذکر بھی تو تیرے بدن ہی سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

نوٹ: جیسے باقی اعضاء بدن کو چھونے سے وضو نہیں جاتا بالکل اسی طرح ذکر کے چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور یہی مسلک احناف کا ہے۔

اس مقام پر اصحاب شوافع یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت طلق کے بعد اسلام لائے حنفی علماء نے جواب یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جناب ابوہریرہؓ نے طلق کے بعد ہی حدیث پاک سنی ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے ابوہریرہؓ کے بعد حدیث پاک سنی ہو اور صحیح یہ ہے کہ طلق نے بھی حضور سے حدیث پاک سنی اور سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے بھی طلق کے بعد حضور سے سماعت فرمائی۔

تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

مرد اپنی عورت کو شہوت کے بغیر چھوئے تو وضو کا نہ ٹوٹنا

١٦٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ

١٦٨ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا ہم نے دیکھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی۔ مثل جنازہ کے تو جب آپ وتر پڑھنے لگتے مجھے چھوتے اور آپ نماز ادا فرماتے۔

مَسَّنِي بِرِجْلِهِ۔

١٦٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم نے دیکھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی اور آپ نماز ادا فرماتے جب آپ سجدہ فرمانے لگتے تو میرا پاؤں دبا دیتے میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی یہاں تک کہ آپ سجدہ فرماتے۔

١٧٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے جب آپ سجدہ فرماتے تو میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے سمیٹ لیتی جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔ ان دنوں گھروں میں چراغ نہ ہوتا تھا۔

١٧١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھوں سے ٹٹولنے لگی تاکہ تلاش کروں میرا ہاتھ آپ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کیے ہوئے تھے اور سجدہ فرما رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب و گرفت سے تیری عافیت کی۔ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔

نوٹ: ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ مرد اگر اپنی عورت کو شہوت کے بغیر مس کرے تو اس طرح اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

مرد کا اپنی عورت کو چومنے سے وضو کا نہ ٹوٹنا

١٧٢ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر آپ نماز ادا فرماتے اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھا کر وضو کرنا

۱۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو کرو

۱۷۴ — اسی الفاظ کے ساتھ مروی ہے

۱۷۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ أَثْوَارَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ مِنْهَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو فرماتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے پنیر کے چند ٹکڑے کھائے تھے۔ لہٰذا وضو کیا کیونکہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو فرمانے کا حکم صادر فرماتے۔

۱۷۶ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ أَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللهِ حَلَالًا لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ أَشْهَدُ عَدَدَ هَذَا الْحَصَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا اللہ کی کتاب سے حلال کردہ کھانے کو کھا کر صرف اس لیے وضو کروں کہ وہ آگ سے پکے ہیں۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کنکریاں اکٹھی کیں اور فرمایا کہ میں ان کنکریوں کے شمار کے برابر گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے سے وضو فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

۱۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کرو!

۱۷۸ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن اشیاء میں آگ کا عمل اور تصرف ہوا ہو انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

۱۷۹ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں کو آگ نے بدل دیا ہو ان کو کھا کر وضو کرو۔

۱۸۰ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ۔

حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو چیزیں کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو۔

۱۸۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جن اشیاء کو آگ لگی ہو انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

۱۸۲ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِي فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابو سفیان بن سعید بن اخنس بن شریق سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اور اپنی خالہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ابو سفیان کو ستو پلائے اور پھر انہیں فرمایا: میرے بھانجے وضو کیجئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

۱۸۳ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ سَوِيقًا يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابو سفیان بن سعید بن اخنس سے مروی ہے کہ انہوں نے ستو پیئے تو ام المؤمنین ام حبیبہ نے آپ سے فرمایا۔ اے میرے بھانجے وضو کیجئے کیونکہ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جن چیزوں کو آگ کی گرمی لگی ہو ان سے وضو کرو۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکائی گئی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنا

۱۸۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

۱۸۴ ام المؤمنین حضرت سلمہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ نماز پڑھنے تشریف لے گئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔

۱۸۵ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنبی اٹھتے تھے۔ احتلام سے نہیں۔ پھر آپ روزہ رکھتے تھے۔ ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی پسلی پیش کی گئی آپ نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

سیدنا حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ دو باتوں (آگ سے پکی ہوئی چیزوں سے وضو کرنا نہ کرنا) سے آخری بات یہ تھی کہ آپ آگ سے پکی ہوئی اشیاء تناول فرما کر وضو نہ فرماتے۔

نوٹ: ہمارے اس قول کی ترجیح سے یہ بات علماء کے نزدیک مختار ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ السَّوِيقِ

ستو کھا کر کلی کرنا

۱۸۸ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سیدنا حضرت سوید بن نعمان سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں کسی دن باہر نکلے۔ حتیٰ کہ مدینے کی طرف خیبر کے پیچھے آپ صہبا نامی جگہ پر تشریف لائے تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی اور بعد ازاں کھانا منگوایا تو ستو حاضر خدمت کیے گئے۔ آپ نے اس کی ثرید بنائی۔ اور آپ نے نوش فرمائے تو ہم نے بھی کھائے بعد ازاں آپ مغرب کی نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ آپ نے کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی۔ آپ نے وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا

۱۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پانی طلب فرما کر کلی کی۔ فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ

ان باتوں کا ذکر جن سے غسل واجب یا غیر واجب ہوتا ہے

۱۹۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ

سیدنا حضرت قیس بن عاصم سے مروی ہے کہ

فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

آپ مسلمان ہو گئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

نوٹ:۔ کافر کے مسلمان ہوتے وقت غسل کرنا اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے۔ جبکہ بعض دیگر اسے مستحب قرار دیتے ہیں۔

تَقْدِيمُ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسْلِمَ

١٩١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ.

کافر جب مسلمان ہونے لگے تو غسل کرے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے قریب ایک کھجور کے درخت کے نیچے گئے۔ اور غسل فرمایا پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! قسم بخدا اس سے قبل ساری روئے زمین پر کوئی چہرا آپ کے چہرہ مبارک سے بڑھ کر مجھے ناپسند نہ تھا۔ اور اب آپ کا چہرہ انور باقی چہروں کی نسبت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا ہے۔ میں تو عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا۔ اب آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ثمامہ بن اثال کو خوشخبری دی اور عمرہ ادا فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

الْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

١٩٢ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ قَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْ.

مشرک مردے کو دفن کرنے سے غسل کا وجوب

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ جناب ابوطالب وفات پا گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے انہیں دفن کر دیجئے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو مشرک فوت ہوئے ہیں (لہٰذا کیا ان کا دفن کرنا لازم ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا جائیے دفن کر دیجئے۔ جب میں انہیں دفن کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا غسل کیجئے۔

بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

١٩٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

١٩٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

جب مرد اور عورت جماع کریں اور مرد کو انزال نہ بھی ہو تو وجوب غسل

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مرد عورت کے دونوں پنڈلیوں اور دونوں رانوں میں بیٹھ کر اپنے ذکر کو فرج میں داخل کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مرد عورت کے چہار کونوں میں بیٹھ کر جماع کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

اَلْغُسْلُ مِنَ الْمَنِيِّ

١٩٥ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

١٩٦ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ۔

منی نکلے تو وضو کرنا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو مذی بہت آتی تھی۔ لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا جب تم مذی دیکھو تو ذکر کو دھو ڈالو اور نماز کی طرح کا وضو کیجئے۔ اور پانی جب ٹپکتا ہوا نکلے (یعنی منی خارج ہو) تو غسل کر لیجئے۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی تو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا جب تم مذی دیکھو تو وضو کیجئے اور ذکر دھو لیجئے۔ جب ٹپکتا ہوا پانی دیکھیں تو غسل کیجئے۔

غُسْلُ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

١٩٧ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

اگر عورت کو احتلام ہو تو غسل کرنا واجب ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت سوتے ہوئے مرد کی طرح یعنی احتلام ہو جائے تو آپ نے

قَالَ اِذَا اَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

ارشاد فرمایا کہ اگر پانی نکلے تو غسل کرے۔

۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ اَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَرٰى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا اُفٍّ لَكِ اَوَ تَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلیم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب کہ حضرت عائشہ صدیقہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ حق بات سے نہیں شرماتا جب عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے۔
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا ہاں وہ غسل کرے۔ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام سلیم سے فرمایا افسوس ہے تم پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے حضور میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں آخر مشابہت کیسے ہوتی ہے۔

ف۔ یعنی اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں ہوتا ہے۔ دوسری حدیث کے مطابق جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ ماں کی شکل پر ہوتا ہے۔

۱۹۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ حق بات فرمانے میں شرم کرنے والا نہیں ہے تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو غسل کرنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھے تو۔ یہ سن کر جناب ام سلمہ ہنس پڑیں اور فرمانے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انزال نہیں ہوتا تو صورت کیسے ملتی ہے۔

ف۔ جب انزال ہونا ثابت شدہ ہے تو احتلام ہونے کا بھی امکان ہے۔

۲۰۰ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

حضرت خولہ بنت حکیم سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر عورت کو نیند میں احتلام ہو تو وہ کیا کرے؟ حضور نے فرمایا جس وقت پانی دیکھے تو غسل کرے۔

بَابُ الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ
اگر کسی شخص کو احتلام ہو اور وہ تری نہ دیکھے

۲۰۱ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی پانی سے ہوگا۔

نوٹ: یعنی غسل تب واجب ہوگا جب منی خارج ہو۔ اگر تری نہ دیکھے اور صرف احتلام ہو تو غسل واجب نہیں۔ حدیث تنہا حالت احتلام پر محمول یا منسوخ ہے۔ اگر حلق مراد ہو کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

بَابُ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ
مرد اور عورت کی منی کا بیان

۲۰۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عام حالت میں مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے۔ ان میں سے جس کی پہلے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ
ماہواری سے فراغت کے بعد غسل

۲۰۳ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

حضرت فاطمہ بنت قیس جو قریش کے قبیلہ بنو اسد سے ہیں مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے۔ سو جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے لیکن جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو لیجئے اور پھر نماز پڑھیے۔

نوٹ: عورت کو بے وقت خون آنے کو استحاضہ کہتے ہیں۔ یہ بے وقت خون جس رگ سے آتا ہے اسے عاذل کہتے ہیں۔ اس کے برعکس حیض کا خون رحم سے نکلتا ہے۔

حیض یا ایام خاص گزرنے کے بعد غسل اور خون دھونے کے بعد نماز پڑھنا چاہیے خواہ استحاضہ کا خون آ رہا ہو بلکہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے۔

۲۰۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب ایام حیض ختم ہو جائیں تو غسل کرے۔

٢٠٥- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات برس تک استحاضہ رہا۔ انہوں نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ تو آپ غسل کر کے نماز پڑھ لیں۔

٢٠٦- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو جناب عبدالرحمن بن عوف کی بیوی اور زینب بنت جحش کی ہمشیرہ تھیں استحاضہ ہوا تو انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے جب ماہواری کے دن گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھیے اور پھر جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا پھر ہر نماز کے لیے ام حبیبہ غسل فرماتیں تب نماز پڑھتیں۔ کبھی آپ ایک ایسے برتن میں جو ان کی بہن حضرت زینبؓ کی کوٹھری میں تھا غسل فرماتیں اور جناب زینبؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں۔ یہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔ پھر آپ نکل کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتیں۔ اس خون سے آپ کی نماز نہ رکتی۔

نوٹ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیے اور ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا مشورہ نہ دیا تھا۔ لہذا آپ کا یہ غسل ہر نماز کے لیے بطور نفل ہو گا۔

٢٠٧- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ جو کہ رسول کریم کی زوجہ کی ہمشیرہ اور حضرت عبدالرحمن کی زوجہ تھیں ان کو سات برس تک استحاضہ آتا رہا۔ آپ نے یہ مسئلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے۔ لہذا غسل کر کے نماز پڑھ لیجیے۔

٢٠٨- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ـ

۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي ـ

۲۱۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لْتُصَلِّي ـ

ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

۲۱۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي

روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے استحاضہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ ہے۔ لہٰذا آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ تو پھر وہ ہر نماز کے لیے غسل فرمایا کرتیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب ام حبیبہؓ نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان کے ٹب کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے دن حیض آنے سے پہلے آتا تھا اتنے دن نماز سے رکی رہیں پھر غسل کر کے نماز ادا کیجئے تو وہ غسل کرتی تھیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کو خون بہتا رہتا تھا حضرت ام سلمہؓ نے یہ مسئلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان دنوں اور راتوں کا شمار کر لے جن میں بیماری سے قبل حیض آیا کرتا تھا۔ تو اتنے دن ایک ماہ میں نمازیں پڑھنا ترک کر دے پھر جب اتنے مقررہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور اپنی شرمگاہ پر کپڑے یا روئی کا پھاہا رکھ کر نماز ادا کرے۔

اقراء کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ کو استحاضہ ہو گیا۔ اور آپ کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کی ایک چوٹ ہے۔ آپ اپنے قروء کا

كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

شمار کر لیں جتنے دن آپ کو حیض آیا کرتا تھا۔ ان دنوں میں نماز چھوڑ دیجئے اور اس کے بعد ہر نماز کے لیے غسل کیجئے۔

نوٹ: حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ کم از کم حیض کی مدت تین دن ہے جناب ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے اور جناب امام شافعیؒ کے نزدیک ایک دن ایک رات ہے۔

٢١٢ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب ام حبیبہ کو سات برس مسلسل استحاضہ رہا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے پھر آپ نے حیض کے دنوں تک نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ تو آپ ہر نماز کے بعد غسل فرمایا کرتیں۔

٢١٣ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ.

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش فرماتی ہیں کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک رگ ہے تو اس کو دیکھتی رہو جب تیرا قرء آئے تو نماز مت پڑھو پھر جب چلا جائے اور تم حیض سے پاک ہو جاؤ تو دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو جب دوسرا حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔

٢١٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ بنت ابی حبیش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ رہتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی کیا نماز نہ پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ رگ ہے۔ حیض نہیں جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالئے اور نماز ادا کیجئے۔

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

حائضہ عورت کا غسل

٢١٥ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور

قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

اور اس میں ایک مستحاضہ عورت کو کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو خون بہا رہی ہے اور آپ کو ظہر کی نماز میں دیر اور عصر کی نماز میں جلدی پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ اور دونوں نمازوں میں ایک غسل کرنے کا۔ اسی طرح مغرب کی تاخیر اور عشاء میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کا پھر فجر کے لیے ایک ہی غسل کا حکم فرمایا۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ

۲۱۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

نفاس کے بعد غسل کرنا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب اسماء بنت عمیس کو جب ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کو غسل کرنے اور احرام باندھنے کا حکم کیجئے۔

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ

۲۱۵ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ انہیں استحاضہ ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے۔ جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔

۲۱۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض کا خون کالے رنگ کا سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر اور نماز پڑھ۔

۲۱۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ أَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهَا فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ۔

سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا۔ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو جب حیض بند ہو جائے تو خون کو دھو ڈالے۔ اور وضو کر لیا کرو یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا کیا غسل کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا غسل کرنے میں کوئی شک نہیں یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل لازم ہے۔

---

٢٢٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز کو ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے جب مدت اور ایام گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھے۔

٢٢١ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو حبیش کی بیٹی فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں۔ لہٰذا جب ان کے ایام ہوں نماز چھوڑ دیجئے جب مدت گزر جائے تو خون دھو کر غسل کر کے نماز ادا کرو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

رکے ہوئے پانی میں جنبی کا غسل کرنا ممنوع ہے

٢٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی شخص کو نہانے کی حاجت ہو تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے بلکہ پانی لے کر الگ کھڑا ہو کر غسل کرے یہ کراہت تنزیہی ہے اور تحریمی نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر پانی دہ در دہ ہے تو جنبی کے نہانے سے بھی پلید نہ ہوگا۔ اگر اس سے کم ہے تو پانی نجس اور مستعمل ہو جائے گا۔ علامہ امام سندھی نے حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اگر پانی جاری ہو اور نہانے والا جنبی ہو تو پانی کے نیچے کھڑا ہو کر نہانا منع نہیں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی میں نہانا ممنوع ہے

۲۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے غسل نہ کرے۔

نوٹ:۔ ٹھہرے ہوئے پانی کی مقدار اگر تھوڑی ہے تو وہ پیشاب کرنے سے نجس ہو جائے گا۔ اگر کثیر تعداد میں ہے تب بھی خراب ہوگا۔ اور اس کے پینے سے لوگوں کو نقصان ہوگا۔ جمہور علماء کے نزدیک اس لیے یہ نہی تحریمی ہے لیکن جس پانی میں بہت زیادہ پانی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

اول رات میں غسل کرنا

۲۲۴ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ. قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

حضرت غضیف بن حارث سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کس حصہ میں غسل فرمایا کرتے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کبھی آپ اول رات میں غسل فرمایا کرتے کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا شکر اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

۲۲۵ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

حضرت غضیف بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل فرماتے یا آخر رات میں؟ آپ نے فرمایا سب طرح کرتے۔ کبھی اول رات میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

ذِكْرُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

۲۲۶ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ۔

غسل کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابوالسمح سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل فرمانے کا ارادہ فرماتے تو مجھے ارشاد فرماتے کہ میں دوسری طرف کو منہ کر کے کھڑا ہو جاؤں میں اپنا منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہوتا اور آپ کو چھپا لیتا۔

---

۲۲۷ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمۃ الزہراء ایک کپڑے کا پردہ آپ کے اوپر کیے ہوئے تھیں میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ جس کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اسی میں آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

۲۲۸ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

غسل کے لیے پانی کی مقدار

سیدنا حضرت موسیٰ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجاہد ایک پیالے کو تشریف لائے جس سے اندازہ کیا تھا میں نے آٹھ رطل پانی تھا پھر آپ نے مجھ سے حدیث پاک بیان فرمائی انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مقدار پانی سے غسل فرماتے (ایک صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے)

---

۲۲۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے رضاعی بھائی نے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح غسل فرماتے تھے آپ نے ایک برتن طلب کیا جس میں ایک صاع پانی تھا آپ نے پردہ ڈال کر غسل فرمایا۔ اور سر پر تین دفعہ پانی ڈالا۔

۲۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ هُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک برتن میں غسل فرماتے جس میں ایک فرق (۱۶ رطل) پانی آتا ہے۔ میں اور آپ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔

۲۳۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے۔

نوٹ:۔ دو پاؤ = ایک رطل۔
ایک رطل تقریباً آدھے کلو کے برابر ہوتا ہے۔
مکوک اہل حجاز کے نزدیک ۱۱ گیارہ چھٹانک ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک تقریباً ایک سیر۔ صاع کی مقدار چار کلو کے قریب ہے۔
مکوک، مد اور رطل وغیرہ سب عرب میں پیمانوں کے بیان مراد حجازی اوزان ہیں۔
پانی کی یہ مقدار عرب اور حجاز مقدس میں کمی کے پیش نظر ہے۔ نیز یہ امر پیش نظر رہے کہ اسراف ہر حال معیوب اور ناپسندیدہ ہے یہ قدرت کی عظیم نعمت۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ "اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا" فرمایا۔ لہٰذا وضو اور غسل میں اس کا خرچ اور صرف فضول نہیں کرنا چاہیے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

۲۳۲ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِيْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِيْ صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ وَأَكْثَرَ شَعْرًا۔

سیدنا ابو جعفر سے مروی ہے کہ ہم نے جناب جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے غسل کے بارے میں بحث کی۔ تو سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غسل جنابت کے لیے فقط ایک صاع پانی کافی ہے ہم نے کہا کہ ایک صاع یا دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ہستی کے لیے کافی ہوتا تھا جو آپ سے زیادہ بال رکھتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ

غسل کے پانی کی کوئی متعین مقدار نہ ہونا

۲۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آٹھ سیر پانی والے برتن میں مل کر غسل کرتے۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل کے لیے پانی کی کوئی حد متعین اور مقرر نہیں۔ بلکہ جتنے پانی سے طہارت اور نظافت حاصل ہو جائے اور بدن سے پاکی ہو جائے وہ کافی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

ایک ہی برتن سے مرد اور عورت کا مل کر غسل کرنا

۲۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے ہاتھ ڈال کر غسل کرتے۔

نوٹ: ہم سے مراد آپ کی بیویاں امہات المومنین ہیں۔

۲۳۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں خود سے برتن میں جھگڑتی تھی یعنی میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے پانی لیتے تھے، میں چاہتی کہ میں پہلے پانی لے لوں اور آپ چاہتے کہ آپ لے لیں۔ کہہ کر میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کر لیجئے۔

---

۲۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میری خالہ جان میمونہ نے بتایا کہ وہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۹ عَنْ نَاعِمٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهُمَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ

ام سلمیٰ کے مولیٰ ناعم سے مروی ہے کہ ام سلمیٰ سے کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ مل کر غسل کر سکتی ہے؟ ام سلمیٰ نے فرمایا ہاں جب وہ عقل رکھتی ہو! دیکھیں میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے پانی لے کر غسل کرتے۔ پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے حتیٰ کہ ان کو صاف کرتے پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر پانی نکالتے

قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرْ فَرْجًا وَلَا مَبَالَهُ۔

اعرج نے کہا کہ جناب ام سلیم نے شرمگاہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس کی وضاحت کی۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

جنبی کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے نہانا منع ہے

۲۳۰ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوِ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو چار سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے تھے۔ جیسے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے شرف صحبت میں رہے۔ اس نے بتایا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے، غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنے اور جنبی عورت اور مرد کو جنبی مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن دونوں اکٹھے پانی لیتے جائیں۔

نوٹ:- صحیح مسلم میں ہے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا۔

۲۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ حَتّٰى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولَ أَنَا دَعْ لِي۔

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ چاہتے کہ جلدی سے غسل کر لیں۔ میں یہ چاہتی کہ میں جلدی سے غسل کر لوں۔ آپ ارشاد فرماتے میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے اور میں عرض کرتی میرے لیے پانی رہنے دیجئے۔

حضرت سوید فرماتے ہیں کہ آپ مجھ سے جلدی فرماتے اور میں آپ پر جلدی کرتی۔ میں عرض کرتی میرے لیے پانی چھوڑ دیجئے میرے لیے پانی چھوڑ دیجئے۔

نوٹ:- جب ایک آدمی غسل کر چکا ہے تو دوسرا اس کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرتا۔ اس حدیث سے جنبی شخص کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی اجازت ثابت ہوئی۔

ذِكْرُ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ

کونڈے سے غسل کرنا

۲۴۲ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا اَثَرُ الْعَجِينِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسے کونڈے میں غسل فرمایا جس میں آٹے کا نشان تھا۔

نوٹ:- اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر پانی میں کوئی پاک شے مل جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

جنبی عورت غسل کرے تو سر کی مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

۲۴۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفِيرَةَ رَاْسِي اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلَى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكِ۔

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! میں اپنے بالوں کی چوٹیاں مضبوط باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت میں انہیں کھولوں؟ آپ نے فرمایا تجھے سر پر پانی ڈالنا ہی تین مرتبہ کافی ہے۔ اس طرح کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر تو سارے بدن پر پانی ڈالے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

حائضہ جب احرام حج باندھنے کے لیے غسل کرنا چاہے تو بالوں کا کھولنا ضروری ہے

۲۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کو نکلے تو میں نے میقات سے تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو میں حائضہ تھی۔ پس میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ یہ حیض کی وجہ سے نہ کر سکی۔ بعد ازاں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حج آ پہنچا ہے اور حیض کی وجہ سے میرا عمرہ ادا نہیں ہوا۔ تو میرا حج بھی نہ ہوگا

قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سر کی چوٹی کو کھول ڈالو اور کنگھی کیجئے اور حج کا احرام باندھو اور عمرہ ترک کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں اور حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تنعیم بھیجا میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آپ کی عمرے کی جگہ ہے وہاں سے احرام باندھنے کی اجازت تھی

ذِكْرُ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ

جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنا ہاتھ دھولے

۲۴۵: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْإِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرَى حَتَّى إِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کی خاطر برتن میں پانی رکھا جاتا آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ جب آپ اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تو دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ جب اس سے فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور دونوں ہاتھوں کو دھو کر کلی فرماتے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے پھر دونوں ہتھیلیاں بھر کر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔

باب ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

ہاتھ برتن میں ڈالنے سے قبل کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

۲۴۶: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى

جناب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کس طرح فرمایا کرتے؟ آپ نے فرمایا حضور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر

بِمَا بَيْنِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

ترجمہ: دھوتے پھر دونوں ہاتھ دھوتے کلی فرماتے ناک میں پانی ڈالتے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے اور تمام سارا جسم پاک کر دیتے۔

بَابٌ
إِزَالَةُ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

دونوں ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی دور کرنا

۲۴۷ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلَى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کس طرح کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا جاتا آپ پہلے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں صاف فرماتے پھر بائیں ہاتھ سے ایسی جگہ کو دھوتے پھر آپ دونوں ہاتھ دھوتے اور کلی فرماتے ناک میں پانی ڈالتے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال کر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

بَابُ إِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ

جسم سے ناپاکی کو دھو کر دونوں ہاتھ دھونا

۲۴۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ قَالَ عُمَرُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

جناب ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کو بیان فرمایا سب سے پہلے آپ اپنا ہاتھ تین دفعہ دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے اور جو اس پر لگا ہوتا عمر بن عبید فرماتے ہیں کہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ابو سلمہ نے یہ بھی فرمایا پھر آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تین بار کلی کرتے ناک میں تین دفعہ پانی چڑھاتے تین مرتبہ چہرہ دھوتے پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ بعد ازاں آپ سارے بدن مبارک پر پانی بہاتے۔

ذِكْرُ وُضُوءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

غسل سے قبل وضو کرنا

۲۴۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے

بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ۔

آپ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے نماز والی طرح کا وضو فرماتے بعد ازاں انگلیاں پانی میں ڈال کر آپ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال فرماتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کے بعد سارے جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ تَخْلِيلِ الْجُنُبِ رَأْسَهُ

جنبی شخص کا اپنے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۰ عَنْ عُرْوَةَ رض قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ رَأْسَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى شَعْرِهِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کی کیفیت بیان فرمائی اس طرح کہ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے۔ وضو کرتے سر کے بالوں تک پانی پہنچانے کے لیے خلال کرتے تاکہ پانی بالوں تک پہنچ جائے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین مرتبہ چلو بھر کر پانی ڈالتے سر پہ۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ

پانی کی مقدار جو جنبی کے لیے کافی ہو۔

۲۵۲ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَغْسِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل کی بحث کی۔ کسی نے کہا میں اس طرح غسل کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی بہاتا ہوں

بَابُ ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

حیض سے فارغ ہو کر کیسے غسل کیا جائے

۲۵۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت اسماء بنت شکل نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے پاک ہو کر کیسے غسل کیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا کہ غسل کرنے کے بعد روئی کا ایک ٹکڑا لے جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اس سے طہارت کیجئے۔ عورت

تَتَبَّعِيْنَ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ۔

پانی کی جگہ کو اس سے طہارت کر دینا۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک چھپا لیا اور فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو پکڑ کر آہستہ سے کہا اسے خون کے مقام پر رکھیں۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ بدبو ختم ہو اور خوشبو پیدا ہو حیض اور نفاس سے پاک ہونے کے بعد ایسا کرنا مستحب ہے فقط خوشبو ملنا ہی کافی ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ غُسْلِ الرِّجْلِ فِيْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

غسل کرنے کی جگہ کی بجائے دوسری جگہ پاؤں دھونا

۲۵۵ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جنابت کے غسل کے واسطے پانی رکھا آپ نے ایسا کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا تین مرتبہ دھویا۔ بعد ازاں داہنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اس سے اپنی شرمگاہ پر بہایا پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا اس کے بعد اپنا بایاں دست مبارک زمین پر مار کر خوب زور سے رگڑا۔ بعد ازاں نماز کی طرح کا وضو فرمایا پھر بائیں چلو بھر کر سر پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ اور اس کے بعد سارے جسم مبارک کو دھویا پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جسم پونچھنے کے لیے رومال پیش کیا۔ آپ نے اسے استعمال نہ فرمایا بلکہ واپس فرما دیا۔

بَابُ تَرْكِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد تولیہ استعمال نہ کرنا

۲۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَأُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ کو بدن مبارک پونچھنے کے لیے کپڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے کپڑا لیے بغیر پانی جھٹکا۔

نوٹ :- امام نووی کے اقوال کے مطابق غسل کے بعد بدن پونچھنا مستحب ہے کیونکہ اس سے بدن مزید صاف ہو جاتا ہے۔ البتہ ایک مشہور قول یہ بھی ہے کہ نہ پونچھنا بہتر اور افضل ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب۔

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

کھانا کھانے کے لیے جنبی شخص کا وضو کرنا

۲۵۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے۔ اور جب کھانے کا قصد فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

جنبی شخص کھانا کھانے کے لیے صرف ہاتھ دھو لے

۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرما لیتے اور کھانے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ

جنبی آدمی کھانے پینے کا ارادہ کرے تو صرف ہاتھ ہی دھو لے

۲۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا قصد فرماتے تو پہلے وضو فرماتے۔ اور اگر کھانے پینے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھو لیتے پھر کھاتے پیتے۔

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۲۶۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ۔

۲۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ۔

جنبی شخص کا وضو کرنا جب وہ سونے کا ارادہ کرے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونا چاہتے تو سونے سے قبل نماز کی طرح کا وضو کرتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں سو سکتا ہے بشرطیکہ وہ وضو کرے۔

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۲۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

جنبی سوتے وقت وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں لہذا ضرور نہا نہیں سکتا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے ذکر دھو لیجئے اور بعد ازاں سو رہئے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۶۳ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

جنبی شخص اگر وضو نہ کرے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص ہو۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

۲۶۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ۔

اگر جنبی شخص دوبارہ جماع کرنا چاہے

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص جنبی حالت میں دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وہ وضو کرے۔

بَابُ اِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

ایک ہی غسل سے کئی عورتوں سے صحبت کرنا

۲۶۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی بیویوں سے صحبت فرماتے۔

نوٹ: تمام بیویوں کے ساتھ جماع کے بعد صرف ایک ہی غسل پر اکتفا فرمایا۔

۲۶۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ۔

سیدنا حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرا کرتے تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل میں۔

بَابُ حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

جنبی شخص تلاوت قرآن نہ کرے

۲۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلمہ راوی ہیں کہ میں اور میرے ساتھ دو شخص جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے۔ آپ کو قرآن پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی چیز نہ روک سکتی۔

۲۶۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت کے سوا قرآن پڑھا کرتے ہر وقت ہر حالت میں۔

بَابُ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ

جنبی شخص کے ساتھ بیٹھنا اور اسے چھونا

۲۶۹ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَاسَحَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّي فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ اپنے کسی صحابی سے ملاقات فرماتے تو اس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اس کے لیے دعا فرماتے۔ ایک صبح میں آپ کو دیکھ کر ایک طرف چلا گیا پھر سورج بلند ہونے پر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے تجھے دیکھا تو الگ ہو کر چلا گیا۔ میں نے عرض کیا حضور! میں جنبی حالت

إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔

میں تھا۔ لہٰذا مجھے اس بات کا خوف شرا حق ہوا کہ آپ مجھ پر ہاتھ پھیریں پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

نوٹ:- مسلمان ناپاک نہیں ہوتا یعنی نجاست حکمی سے لہٰذا اس کے برعکس مشرک کی نجاست حقیقی ہے۔ ہاں مگر جب نجاست حقیقی لگی ہو تو اس وجہ سے وہ ناپاک ہو جائے گا تاہم وہ بذات خود پاک رہے گا۔

٢٤٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَهْوَى إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میری جنبی حالت میں ملے۔ آپ جب میری جانب جھکے تو میں نے عرض کیا کہ میں جنبی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

٢٤١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ان سے ملے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی حالت میں تھے۔ لہٰذا چھپ کر نکل گئے اور غسل فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو نہ پایا جب آپ واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوہریرہ! آپ کہاں چلے گئے تھے؟ آپ نے عرض کیا حضور جب آپ مجھ سے ملے تھے تو میں جنبی حالت میں تھا مجھے غسل کرنے سے پہلے آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا کام کاج کرنا

٢٤٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ مجھے کپڑا دیجئے۔ آپ نے عرض کی کہ میں حائضہ ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا وہ آپ کے ہاتھ میں تو نہیں پھر حضرت عائشہ نے کپڑا اٹھا کر حاضر خدمت کر دیا۔

۲۷۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے

۲۷۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں سے مصلیٰ اٹھا دیجئے۔ میں نے عرض کی حضور میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا تمہارا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑا لگا ہے۔

نوٹ:- حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ مبارکہ میں تھیں۔ آپ نے بوریا طلب فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیال فرمایا کہ حالت حیض میں مسجد میں اپنا دست مبارک کیونکر بڑھائیں۔ چونکہ حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا لہٰذا آپ نے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد میں سے دینے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے

بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت کا مسجد میں بچھونا یا چٹائی بچھانا

۲۷۵ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں رکھ کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی۔ ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر مسجد میں بچھونا بچھا دیتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔ لیکن باہر سے ہاتھ بڑھا کر بوریا بچھا دیتی۔

بَابٌ فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

کسی شخص کا اپنی حائضہ عورت کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرنا

۲۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی حائضہ عورت کی گود میں ہوتا اور آپ تلاوت قرآن فرماتے۔

بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کا سر دھونا

۲۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے۔ اور میں حالت حیض میں آپ کا سر دھوتی۔

۲۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ اِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے۔ میں حائضہ ہونے کے باوجود اسے دھو دیتی۔

۲۷۹ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ

حضرت عائشہ سے دوسری سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں حضور علیہ السلام کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

حائضہ کو ساتھ کھلانا اور اس کا جوٹھا پینا درست ہے

۲۸۱ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَأَلَهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَاٰكُلُ مَعَهُ وَاَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَاٰخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ۔

سیدنا حضرت ابن شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا عورت حائضہ ہونے کی حالت میں اپنے خاوند کے ہمراہ کھا سکتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ حضور مجھے یاد فرماتے اور میں آپ کے ساتھ کھانا کھایا کرتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ آپ گوشت کی ہڈی اٹھاتے اور اس میں میرا بھی حصہ رکھتے۔ میں پہلے اسے کھاتی اس کے بعد میں اسے رکھ دیتی پھر اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نوش فرماتے۔ اور اسی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے جہاں میں منہ لگایا کرتا۔ آپ پانی منگواتے اور اس میں میرا بھی حصہ رکھتے۔ میں پہلے اسے پی لیتی اس کے بعد رکھ دیتی۔ اس کے بعد حضور اسے اٹھا کر پیتے اور پیالے میں اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا۔

---

۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور اپنا منہ (برتن) میں اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگا کر پیا تھا اور میرا جوٹھا پانی پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا باقی ماندہ کھانا پینا استعمال کرنا

۲۸۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي بِالْإِنَاءِ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

۲۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے جس میں پانی پیتی اس کے باوجود کہ میں حائضہ ہوتی پھر میں وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ تلاش کر کے اسی جگہ منہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی اور پھر وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیتی۔ آپ اپنا دہن مبارک اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر آپ کو پیش کر دیتی آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

بَابُ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کے ساتھ سونا

۲۸۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی۔ اسی حالت میں مجھے حیض آ گیا میں کھسک گئی اور حیض کے کپڑے اٹھائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے حیض آ گیا ہے میں نے عرض کیا ہاں تو آپ نے مجھے بلایا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹی۔

۲۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ أَوْ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی چادر میں سویا کرتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر کچھ حصہ خون کا آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ اس مقام کو دھو ڈالتے باقی نہ دھوتے۔ اس کے بعد آپ نماز ادا فرماتے۔ پھر لیٹتے پھر آپ پر کچھ لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے اس سے زیادہ نہ دھوتے اور پھر اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کے ہمراہ مباشرت کرنا اور لیٹنا

۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

مروی ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی تو آپ اسے تہبند باندھنے کا حکم فرماتے تو پھر اس کے ساتھ مباشرت فرماتے (جماع کے سوا باقی سب کچھ)

٢٨٨ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم میں سے حائضہ عورت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر اس سے مباشرت فرماتے۔

٢٨٩ عَنْ مَيْمُونَةَ رضؓ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجات میں سے کسی حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت فرماتے بشرطیکہ وہ ایک ازار پہنے ہوئے ہوتی جو ران کے نصف اور گھٹنوں تک پہنچتی۔ لیث کی حدیث میں ہے کہ اس ازار کو باندھا ہوا ہوتا۔

(ف) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کی ناف سے گھٹنوں تک کپڑا ہو یا صرف اس کی شرمگاہ پر کپڑا ہو تو اس سے مباشرت درست ہے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ

خداوند قدوس کے فرمان ویسئلونک کی تفسیر

٢٩٠ عَنْ أَنَسٍ رضؓ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ———— أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب یہودیوں میں سے کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسے نہ کھلاتے نہ پلاتے اور نہ ہی ایک گھر میں ان کے ساتھ رہتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن المحیض الایۃ آپ سے حیض کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ یہ ایک پلیدی ہے لہٰذا حالت حیض میں عورت سے الگ رہو۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ اپنی عورتوں کو اپنے ساتھ کھلائیں پلائیں۔ اور ایک گھر میں ان کے ساتھ رہیں اور جماع کے سوا سب

الجماع

باب ما يجب على من أتى حليلته في حال حيضتها بعد علمه بنهي الله عز وجل عن وطئها

۲۹۱ عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يأتي امرأته وهي حائض يتصدق بدينار أو بنصف دينار۔

باب ما تفعل المحرمة إذا حاضت

۲۹۲ عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نرى إلا الحج فلما كان بسرف حضت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقال ما لك أنفست قلت نعم قال هذا أمر كتبه الله عز وجل على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت وضحى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن نسائه بالبقر۔

باب ما تفعل النفساء عند الإحرام

۲۹۳ عن جعفر بن محمد قال حدثني أبي قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج لخمس بقين من ذي القعدة وخرجنا معه حتى إذا أتى ذا الحليفة ولدت أسماء بنت عميس محمد

باتیں کریں۔

جو حالت حیض میں جماع نہ کرنے کا علم رکھنے کے باوجود اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بحالت حائضہ عورت سے جماع کرے وہ ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے

حالت احرام میں عورت حائضہ ہو جائے تو وہ کیا کرے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لیے نکلے جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے دریافت کیا کیوں رو رہی ہے کیا تجھے حیض آ گیا ہے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقدر کی ہے اب حاجیوں والے سارے کام کرو مگر طواف نہ کرو جب حالت حیض ختم ہو تو پھر کیجیے حضور نے اپنی سب بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی دی۔

حائضہ عورتیں احرام باندھتے وقت کیا کریں

سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد امام محمد باقر نے بیان فرمایا کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیسے فرمایا آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے مدینہ منورہ سے نکلے جب کہ ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ہم آپ کے

بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَتْهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي۔

ساتھ نکلے تو اسماء بنت عمیس کے بطن مبارک سے محمد ابن ابی بکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے پیدا ہوئے تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اور پوچھا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ غسل کیجئے اور کپڑا باندھئے پھر لبیک پکاریئے۔

بَابُ

دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے

٢٩٣ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی ہے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا اسے کھرچ کر پانی اور بیری کے پتوں سے دھو لیجئے اور اس میں نماز پڑھ لیں۔

٢٩٤ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اس کو کھرچ ڈالو پھر اسے پانی کے ساتھ مل کر پھر دھو ڈالو اور نماز پڑھو اس میں۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست کو پانی سے دھونا چاہئے اور جو شخص نجاست کو کسی دوسری چیز مثلاً سرکہ وغیرہ سے دھوئے گا تو وہ درست نہ ہوگا اس لیے کہ پانی کا حکم ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون جیسی نجاست دھونے میں کوئی عدد مقرر نہیں۔ بلکہ صاف کرنا ہی کافی ہے۔ نجاست اگر دکھائی نہ دے معلوم نہیں ہوتی تو اسے ایک دفعہ دھونا ہی کافی ہے اور دوسری اور تیسری دفعہ دھونا مستحب ہے۔ اور نجاست اگر عینی ہے یعنی آنکھ وغیرہ سے محسوس ہوتی ہے جیسے خون وغیرہ تو اس کا زائل کرنا واجب ہے اگر ایک دفعہ دھونے سے زائل ہو جائے تو دوسری تیسری دفعہ دھونا مستحب ہے۔ اگر نجاست تو دھل جائے اور اس کا رنگ باقی رہے تو طہارت چونکہ حاصل ہوگئی لہٰذا میل دھونا ضروری نہیں۔ لیکن اگر مزہ باقی ہے تو کپڑا نجس ہے۔ تو اسے پاک کرنا چاہئے۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

اگر کپڑے میں منی لگ جائے

٢٩٥ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جسے پہن کر جماع کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں جب کہ اس

يجامع فيه قالت نعم إذا لم ير فيه أذى۔

کپڑے میں نجاست معلوم نہ ہوتی۔

باب غسل المني من الثوب

کپڑے سے منی دھونا

۲۹۷ عن عائشة قالت كنت أغسل الجنابة من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج إلى الصلاة وإن بقع الماء لفي ثوبه

۲۹۷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی۔ پھر آپ نماز کو تشریف لے جاتے اور پانی کے نشانات آپ کے کپڑے میں ہوتے۔

نوٹ: حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک انسان کی منی نجس اور پلید ہے لہٰذا اسے ملنے کے علاوہ پانی سے دھونا بھی ضروری ہے۔

باب فرك المني من الثوب

منی کو صرف مل لینا

۲۹۸ عن عائشة قالت كنت أفرك الجنابة وقالت مرة أخرى المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل دیتی تھی۔

۲۹۹ عن عائشة قالت لقد رأيتني وما أزيد على أن أفركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے نہ پانی سے دھونے کی بجائے فقط مل دیا کرتی تھی۔

۳۰۰ عن عائشة قالت كنت أفركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو صرف مل دیا کرتی۔

۳۰۱ عن عائشة قالت كنت أنا أفركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی صرف مل دیا کرتی۔

۳۰۲ عن عائشة قالت كنت أراه في ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فأحكه۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی دیکھتی تو میں اسے کھرچ ڈالتی۔

۳۰۳ عن عائشة قالت لقد رأيتني أفرك الجنابة من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ جب میں دیکھتی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ ڈالتی

٣٠١- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ عَنْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت اسود سے فرمایا کہ میں اگر منی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پاتی تو اسے چھیل ڈالتی۔

بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا بیان

٣٠٢- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی ہے کہ آپ اپنے اس چھوٹے بچے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (بلکہ صرف دودھ پیتا تھا) آپ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھایا اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اس کو نہیں دھویا۔

(ف) امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر کیا ہے کہ یہ عمل کمال نہیں بلکہ آپ نے محض تحقیق کے لیے ایسا کیا۔ بعض علماء کے نزدیک پانی چھڑکنا کافی ہے اور بعض حضرات کے نزدیک دھونا ضروری ہے۔

٣٠٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا آیا اور اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے اس کی جگہ پر صرف پانی بہا دیا۔

بَابُ بَوْلِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کے پیشاب کا بیان

٣٠٤- عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

سیدنا حضرت ابو السمح سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی سے چھڑک دیا جائے۔

بَابُ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

حلال جانوروں کا پیشاب

٣٠٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عکل کے چند افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور زبانی کلامی

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَكَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكُوْهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوْا۔

اسلام قبول کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور ہم جانوروں کے والے ہیں ہماری گزراوقات دودھ پر ہوتی ہے۔ اور ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں وہ مدینہ منورہ میں بیمار ہو گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ اونٹنیاں اور ایک چرواہے کا حکم دیا۔ اور انہیں حکم فرمایا کہ تم مدینہ منورہ سے باہر جا کر ان اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو جب وہ صحت مند ہو گئے اور حرہ کی ایک جانب تھے تو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو شہید کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ جب یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تلاش کرنے والوں کو ان کے پیچھے ارسال فرمایا جب وہ لوگ واپس آئے تو ان کی آنکھوں کو سلائی سے پھوڑ دیا گیا۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تو آپ نے انہیں وہیں حرہ میں چھوڑ دیا اور وہ اسی حالت پر تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

نوٹ: مسلم شریف کی روایت کے مطابق آپ نے انہیں یہ شدید سزا محض اس لیے دی کہ انہوں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سنگین جرم کر کے شہید کیا تھا نیز وہ لوگ اسلام سے پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے اور یہ احسان فراموشی کی انتہا تھی۔ ایسے احسان فراموش کی یہی سزا ہے۔

اس حدیث سے بعض ائمہ نے حلال جانوروں کے پیشاب کے پاک ہونے پر استدلال کیا مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب نجس ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے۔ ناسخ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ۔ پیشاب سے بچو۔

٣٠٦ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرینہ کے چند لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ ان کے رنگ پیلے پڑ گئے اور پیٹ پھول گئے۔ حضور نے انہیں دودھ والی اونٹنی کی جانب بھیجا اور حکم فرمایا وہ اس کا دودھ اور پیشاب پئیں انہوں نے ایسا ہی کیا حتی کہ وہ صحت یاب ہو گئے تو وہ چرواہے کو شہید کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے تو آپ نے ان کی گرفتاری کے لیے ارسال کیا جب وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ؟ قَالَ بِكُفْرٍ۔

تھی چنانچہ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں۔ مسلمانوں کے امیر عبدالملک ابن مروان نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے روایت کرتے وقت دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا ان کے قصور کی وجہ سے؟

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کفر کی وجہ سے (یعنی اس قصور کے علاوہ کہ انہوں نے چرواہے کو قتل کیا نیز وہ دوسروں کے اونٹ بھگا کر لے گئے مرتد ہو گئے جس کی سزا محض قتل ہے۔)

بَابُ فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هَذَا الْفَرْثَ بِدَمِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعَهُ يَعْنِي عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعَى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

اَللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ

کپڑے میں حلال جانور کا گوبر لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت آپ کے قریب بیٹھی تھی انہوں نے اونٹ ذبح کر رکھا تھا ان میں سے ایک شخص نے کہا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو اس گوبر کو لے کر کھڑا ہو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جائیں تو آپ کی پیٹھ پر رکھ دے حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک بدبخت گند اٹھا کر کھڑا رہا۔ جب آپ سجدے میں تشریف لے گئے تو اس بدبخت نے وہ چیز آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ خبر حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ اس وقت کم سن تھیں وہ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں اور وہ چیز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے ہٹائی۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے تین مرتبہ دعا فرمائی اے اللہ! قریش کا معاملہ تجھ سے

اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، شیبہ بن ربیعہ

هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ۔

عمر بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط یہاں تک کہ قریش کے سات آدمیوں کو گِن (کہ) کا معاملہ تیرے سپرد ہے۔ جناب عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا میں نے ان سب لوگوں کو بدر کے روز ایک گہرے کنویں میں گرا ہوا پایا۔

نوٹ :- اللہ جل جلالہ نے آپ کی بددعا قبول فرمائی اور یہ سب بدبخت غزوہ بدر میں ذلت و خواری سے مارے گئے۔ امام نسائی نے اس حدیث پاک سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اونٹ کی بچہ دانی نجس نہیں۔ اگر وہ نجس ہوتی جائز نہ ہوتی اگر ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پڑنے کے بعد نماز توڑ دیتے۔

بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

اگر کپڑے میں تھوک لگ جائے

٣١١ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں تھوک کا پھر اس کو الٹ پلٹ کر مل ڈالا۔

٣١٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَإِلَّا فَبَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے نہ ہی دائیں طرف بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اگر وہ جیسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے تھے اسی طرح تھوکے۔ وہ ایسے کہ آپ اپنے کپڑے پر تھوکتے اور اس کو مل ڈالتے۔

بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ

تیمم کی ابتدا کیسے ہوئی

٣١٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور کے ساتھ کسی سفر میں نکلے جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش کرنے کے لیے رکے اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ٹھہر گئے۔ لیکن نہ تو اس جگہ پانی تھا اور نہ ہی صحابہ کرام کے پاس پانی تھا بعض حضرات جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خدمت

فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَمَا مَنَعَنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

میں حاضر ہوئے عرض کیا کیا آپ نے دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا؟ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام کو بھی ایسی جگہ ٹھہرا دیا ہے جہاں پانی کا نام و نشان ہی نہیں۔ اور نہ ہی صحابہ کرام کے پاس پانی تھا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے آپ نے فرمایا تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جگہ روک دیا جس جگہ پانی نہیں اور نہ ہی قافلہ کے پاس پانی ہے۔ تو آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری دونوں طرف پہلو پر مارنے لگے۔ میں اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ آپ جب صبح کو بیدار ہوئے تو پانی نہ تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی حضرت اُسید بن حضیر نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر کی اولاد! یہ آپ کی اولین برکت نہیں! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بعد ازاں ہم نے اپنے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے ملا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۳۲۲ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضر میں تیمم کرنا

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اور رسول کی بیوی حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہم دونوں ابو جہیم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل سے تشریف لائے آپ کو راستے میں ایک شخص ملا اس نے سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار تک پہنچنے تک اس کے سلام کا جواب نہ فرمایا۔ آپ نے اپنے چہرہ انور اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا پھر سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔

نوٹ: حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا عیدین و جنازہ کی نماز کے لیے جب وقت

کرتے ہوئے یہ نمازیں فوت ہونے کا اندیشہ ہو درست ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اس بات پر مشتمل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت پانی دستیاب نہ ہو سکا۔ اس لیے آپ نے تیمم فرمایا۔

اَلتَّيَمُّمُ فِي الْحَضَرِ

۳۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّي اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِيْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

حضر میں تیمم

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھو جب پانی ملے غسل کر کے پڑھنا۔ عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے امیر المومنین! آپ کو یاد نہیں جب ہم اور آپ ایک لشکر جہاد میں شامل تھے ہم جنابت والے ہو گئے اور پانی نہ ملا۔ آپ نے نماز ہی نہ پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ہم نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ مٹی میں لوٹنے کی بجائے یہ کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر انہیں پھونکا اور چہرہ اور ہاتھوں پر پھیرا۔ سلمہ نے شک کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کا مسح دونوں کہنیوں تک کیا یا کلائیوں تک۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم جو کچھ آپ نے بیان فرمایا تمہارے ہی حوالہ کرتے ہیں۔

۳۱۶ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِي الْاِبِلِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ۔

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حاجت غسل ہو گئی میں اونٹوں کی نگرانی پہ مامور تھا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ میں نے جانور کی طرح مٹی میں لوٹنا شروع کر دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا تجھے تیمم کرنا ہی کافی تھا۔

اَلتَّيَمُّمُ فِي السَّفَرِ

۳۱۷ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سفر میں تیمم کرنے کا بیان

سیدنا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحُبِسَ النَّاسُ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوْا بِأَيْدِيْهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ أَيْدِيْهِمْ إِلَى الْآبَاطِ۔

کہ الاجیش نامی جگہ کے نزدیک اولات الجیش مقام پر پہنچ گئے۔ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپ کا ہار جو یمن کے مشہور علاقے کا نقش کا بنا ہوا تھا۔ ٹوٹ کر گر گیا۔ صحابہ کرام اس ہار کو تلاش کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور انسان کے ہمراہ پانی نہ تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب عائشہ صدیقہ پر غصے ہوئے اور فرمایا آپ نے لوگوں کو ٹھہرا لیا اور ان کے ہمراہ پانی بھی نہیں۔ لہٰذا اللہ عز و جل نے مٹی سے تیمم کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ مسلمان اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اٹھائے اور مٹی کو نہ جھاڑا۔ انہوں نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کندھوں اور ہاتھوں کے اندر بغلوں تک مسح کیا۔

اَلْاِخْتِلَافُ فِيْ كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

۳۱۸ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوْهِنَا وَأَيْدِيْنَا إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

تیمم کیونکر کرنا چاہیے؟

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو چہروں اور ہاتھوں کا کندھوں تک مسح کیا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ

۳۱۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا إِذَا لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أَكُنْ لِأُصَلِّيَ حَتّٰى أَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَذْكُرُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ

ہاتھ مٹی پر مار کر تیمم کرنے کی ایک اور ترکیب

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا امیر المومنین کبھی کبھی ہم سفر اور جنگل کے بیچ میں مسلسل دو دو ماہ تک پانی نہیں پاتے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک مجھے پانی نہ ملے میں نماز نہ پڑھوں گا۔ حتیٰ کہ پانی مل جائے۔ سیدنا حضرت عمار بن یاسر نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کو یاد ہے کہ جب ہم فلاں فلاں مقام پر اونٹ چرا رہے تھے کہ ہمیں

كُنْتُ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَى الْإِبِلَ فَتَعْلَمُ أَنَّا أَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الصَّعِيدُ لَكَافِيكَ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

غسل کی حاجت ہوئی۔ میں نے مٹی میں لوٹنیاں لگائیں۔ پھر ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (اور مٹی میں لوٹنے کے متعلق آپ سے عرض کیا) آپ نے ہنسی کر فرمایا۔ تمہیں کافی تھی آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں کو زمین پر مار کر پھونکا پھر منہ اور ہاتھوں کے کچھ حصے پر مسح فرمایا۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمار اللہ سے ڈر (حدیث رسول کو بے کھٹکے بیان کرتا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیر المومنین اگر آپ پسند فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روایت حدیث میں انتہائی حزم و احتیاط سے کام لیتے اور عادی کر آپ نے یہ فرمایا کہ دوسرے شخص کی گواہی پہنچنے تک تم خود بھی اس پر عمل کرنا ہم ذکر دیں گے۔
مقصود اور مطلب یہ تھا کہ لوگ جھوٹی احادیث نہ گھڑیں اور بیان حدیث میں احتیاط نہ چھوڑ دیں اس سے یہ مقصود ہرگز نہیں کہ خدانخواستہ جناب فاروق اعظم حضرت عمار کو جھوٹا سمجھتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

تیمم کی ایک اور قسم

۳۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمم کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ جواب نہ دے سکے۔ حضرت عمار نے فرمایا آپ کو یاد ہے کہ جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے اور مجھے حاجت غسل ہوئی تھی۔ میں مٹی میں لوٹا تھا۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس طرح کافی تھا اور جناب شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر مارا پھر پھونکا اور پھر منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر ایک بار مسح فرمایا۔

۳۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ أَجْنَبَ رَجُلٌ فَأَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو حاجت غسل لاحق ہوئی وہ جناب

أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جنبی حالت میں پانی نہ پا سکوں تو کیا کروں؟ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو یاد نہیں جب کہ ہم ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حاجت غسل لاحق ہوئی۔ آپ نے تو نماز ہی نہ پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے یہ کافی تھا اور شعبہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر ماری پھر اسے پھونکا۔ پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے سے ملا کر اپنے منہ پر مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر آپ کو ناپسند ہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں لیکن آپ نے فرمایا کہ آپ جو کچھ بیان کریں گے وہ آپ کی ذمہ داری ہوگی۔

نَوْعٌ آخَرُ

٣٢٢ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ

تیمم کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جنبی ہوا اور پانی نہ ملا تو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنبی حالت میں نماز نہ پڑھیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیرالمومنین آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب ہم اور آپ ایک لشکر میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوئی پانی نہ ملا۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا۔ نماز ادا کر کے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تجھے اس طرح کافی تھا۔ اور آپ نے دونوں ہاتھ کو زمین پر مارا پھر آپ نے انہیں پھونکا پھر ان سے اپنے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ سلمہ نے اس حدیث پاک میں شک کیا۔ اور فرمایا

وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِيْ ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا۔

کہ کہنیوں یا پہنچوں تک مجھے یاد نہیں حضرت منصور رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس کے ذمہ دار آپ خود ہی ہیں شعبہ نے بیان فرمایا۔ اس حدیث میں پہنچوں کا تذکرہ ہے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو شک ہو گیا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات یاد نہیں کہ آپ نے بازوؤں کا ذکر فرمایا کہ نہیں۔

بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

٣٢٣ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَبِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ عَلٰى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

جنبی شخص کا تیمم کرنا

سیدنا حضرت شقیق سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نے عمار کا یہ قول نہیں سنا کہ آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا اور وہاں مجھے حاجت غسل لاحق ہو گئی اور مجھے پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اس طرح کرنا کافی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے دونوں ہتھیلیوں کو ملا پھر انہیں پھونکا پھر بایاں ہاتھ مبارک دائیں پر مارا اور دایاں بائیں ہاتھ کے دونوں پہنچوں پر مارا اور منہ پر مسح کیا عبداللہ نے فرمایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے فرمان پر قناعت نہیں کی۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

٣٢٤ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا

تیمم مٹی سے کرنا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے

لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ۔

شخص کو دیکھا جو لوگوں سے الگ تھا اور با جماعت نماز میں شریک نہ تھا آپ نے اس سے پوچھا بھائی تم دوسرے لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل کیوں نہیں ہوئے؟ اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے حاجت غسل لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے اوپر مٹی لازم کر لو پانی نہ ملنے تک تیمم کرنے کے لیے تجھے کافی ہے

بَابُ الصَّلَوَاتِ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ

کئی نمازیں ایک ہی تیمم سے پڑھنا

۳۲۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو پاک مٹی سے تیمم کرنا وضو ہے۔ خواہ اسے دس برس تک پانی نہ ملے۔

نوٹ: جس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں اسی طرح ایک تیمم سے کئی نمازیں ادا کرنا درست ہے ہاں مگر پانی ملنے بیماری ختم اور عذر نہ ہونے کی وجہ سے وضو کرنا ضروری ہوگا۔

بَابُ فِيمَنْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ

جس شخص کو پانی اور مٹی دونوں نہ مل سکیں

۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ أُسَيْدٌ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گلے کے ہار کی تلاش کے لیے حضرت اسید بن حضیر اور کئی دوسرے آدمیوں کو روانہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنا ہار کہیں بھول گئی تھیں۔ نماز کا وقت ہو گیا اور ان لوگوں کا وضو نہ تھا لہٰذا پانی نہ ملا اور انہوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری۔ سیدنا اسید بن حضیر نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے جب تم پر کوئی ایسی بات آئی جس کو آپ ناپسند فرماتی تھیں تو اس میں اللہ جل شانہ نے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے واسطے بہتری کر دی۔

۳۲۷ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے نماز نہیں

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَأَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ۔

(پانی کی تلاش میں رہا اور نماز کا وقت باقی تھا) پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا پھر ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے اسے بھی ایسے ہی ارشاد فرمایا یعنی تو نے اچھا کیا۔

نوٹ:۔ اگر پانی نہ ملے اور نماز کا وقت ہو تو نمازی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ آخری وقت تک پانی ملنے کا انتظار کرے اگر وہ تیمم کر کے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔

كِتَابُ الْمِيَاهِ

کتاب پانی کے مسائل میں

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

وَقَالَ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ

اور فرمایا تم کو پاک کرنے کے لیے آسمان سے پانی اتارتا ہے۔

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ طہارت حاصل کرنے کے لیے پاک پانی اشد ضروری ہے اور کسی معقول عذر کے بغیر پانی کے علاوہ کسی دوسری چیز سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

٣٢٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ نے جنابت سے غسل کیا پھر اس بچے ہوئے پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے عرض کیا کہ وہ ان کے غسل سے باقی ماندہ پانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ذِكْرُ بِئْرِ بُضَاعَةَ

مدینہ منورہ کے کنویں بضاعہ کا ذکر

٣٢٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا لُحُومُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا حضور کیا ہم بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کریں جس میں کتوں کے گوشت حیض کے

الْكِلَابِ وَالْمَحِيضِ وَالنَّتْنِ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

غلیظ کپڑے اور متعفن اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔

۳۳۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ کے پانی سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ اس کنویں کے پانی سے وضو کیوں فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار

۳۳۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا اور پانی پینے کے لیے جانوروں اور درندوں کے اس پر بار بار آنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ پانی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا۔

نوٹ:۔ دو مٹکے تقریباً ساڑھے چھ من کے برابر ہوتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک بہتا ہوا پانی کسی صورت میں نجس نہیں ہوتا۔

۳۳۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسے سزا دینے کے لیے اٹھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا پیشاب نہ روکو جب وہ حاجت سے فارغ ہو چکا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس پر بہا دیا۔

۳۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑنا چاہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جہاں پر اس نے پیشاب کیا ہے۔ وہاں پر ایک پانی کا ڈول بہا دو کیونکہ تم آسانیاں پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔

مشکلات پیدا کرنے کے لیے نہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۳۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

اَلْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۳۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم بحری سفر کرتے ہیں اور پینے کے لیے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ آپ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردہ حلال ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

۳۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

۳۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھو ڈال اور میرے دل کو برائیوں سے اس طرح صاف فرما جیسے آپ نے سفید کپڑے کو میل سے پاک و صاف فرمایا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور پانی اور اولے سے دھو ڈال۔

نوٹ: یہ دعا آپ نے اپنے غلاموں کی تعلیم کے لیے فرمائی کیونکہ عصمت انبیاء قرآنی آیات احادیث جمہور اجماع امت اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جس کے پاس دل و معانی کی آنکھیں نہ ہوں۔

مندرجہ ذیل آیات قرآنی میں اللہ جل شانہ نے شیطان سے فرمایا۔

۱- إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ — اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیری کا دسترس نہیں۔

۴۔ شیطان نے خود بھی اقرار کیا تھا کہ،

وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔

کہ اے اللہ میں تیرے خاص بندوں کے سوا سب کو گمراہ کروں گا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام تک شیطان کی رسائی نہیں اس وجہ سے انہیں گمراہ کر سکے اور نہ ہی بے راہ چلا سکے۔ پھر ان سے گناہ کیسے سرزد ہوں۔

لہٰذا عصمت انبیاء کرام علیہم السلام پر چند آیات قرآنیہ پیش خدمت ہیں۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا،

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ۔

یعنی ہم گروہ انبیاء کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا زیب نہیں دیتا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام شرک اور گناہ کرنے کا کبھی ارادہ نہیں کرتے۔ یہی عصمت کی حقیقت ہے۔

یوسف علیہ السلام نے فرمایا،

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي۔

یہاں یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ میرا نفس برائی کا حکم کرتا ہے۔ بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ عام نفوس انسانی کو برائی کا حکم کرتے ہیں سوائے ان نفوس کے جن پر رب تعالیٰ رحم فرمائے اور وہ نفوس انبیاء کرام کے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نفوس کبھی برائی کا حکم ہی نہیں دے سکتے۔

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے،

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ،

جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام سارے جہان سے افضل ہیں اور جہان میں فرشتہ معصوم بھی ہیں۔ فرشتوں کی صفت یہ ہے کہ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے۔ اگر انبیاء کرام گنہگار ہوں تو فرشتوں سے بڑھ کر کیسے ہوں گے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے،

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔ میرا عہد نبوت ظالمین یعنی فاسقین کو نہ ملے گا۔ معلوم ہوا کہ فسق و نبوت کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

احادیث،

۱۔ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔ جسے قرین کہا جاتا ہے مگر میرا قرین مسلمان ہو گیا ہے۔ یعنی مجھے نیک مشورہ ہی دیتا ہے (مشکوٰۃ شریف باب الوسوسہ)

۲۔ ہر بچے کو ولادت کے وقت شیطان مارتا ہے۔ مگر شیطان عیسیٰ علیہ السلام کو آپ کی ولادت کے وقت چھو بھی نہ سکا اس سے ثابت ہوا کہ پیغمبران کرام شیطانی وسوسہ سے پاک اور محفوظ ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا کیونکہ احتلام شیطانی اثر ہے۔ بلکہ ان کی بیویاں بھی شیطانی

اثر سے پاک ہیں (مشکوۃ کتاب الغسل)

۴۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کر کے اس میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا نکالا گیا اور کہا گیا کہ ایک شیطانی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس قدسیہ شیطانی اثر سے پاک ہے اور پھر اس کو آب زمزم سے دھویا گیا۔ (باب علامات نبوت مشکوۃ)

۵۔ مشکوۃ شریف باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عمر جس راستے سے گزرتے ہیں وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے معلوم ہوا کہ جن پر پیغمبر کی نظر کرم ہو جائے وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ خود ان کا کیا پوچھنا۔

(ماخوذ جاء الحق [illegible])

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کا جھوٹا

٣٣٨ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹ لے تو وہ شخص اس برتن میں موجود چیز کو بہا دے پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

بَابُ تَعْفِيْرِ الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

کتے کے جھوٹے برتن کو مٹی سے مانجھنا

٣٣٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا مگر شکار اور بکریوں کی حفاظت کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی نیز فرمایا جب کتا منہ ڈال کر برتن میں چاٹے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھو۔

٣٤٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ خَالَفَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مغفل سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا ان لوگوں کو کتوں کو پالنے کی ضرورت ہی کیا ہے آپ نے شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چاٹے تو اس برتن کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں دفعہ مٹی سے صاف کرو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے برعکس ہے آپ فرماتے ہیں سات بار دھونے کے دوران میں سے صرف ایک دفعہ مٹی سے دھویا جائے۔

٣٤١ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیئے یا کھائے تو وہ اسے سات بار دھوئے اور پہلی دفعہ مٹی سے مل کر دھوئے۔

٣٤٢ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیئے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کا جوٹھا

٣٤٣ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَیْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَةَ اَخِیْ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور پھر حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے یہ معانی تھے میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا اسی دوران بلی آ کر اس پانی میں سے پینے لگی جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اور جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے اچھی طرح پانی پی لیا۔ پھر جناب ابوقتادہ نے جب میری طرف دیکھا تو میں آپ کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بھتیجی آپ حیران ہوتی ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں! حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلی ناپاک اور نجس نہیں وہ تو رات دن تمہارے علاوہ گھومنے پھرنے والے یا پھرنے والیوں سے ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا جوٹھا

۳۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ہڈی چوستی تھی پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔ میں برتن سے پانی پیتی پھر آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔ (آپ پانی نوش فرماتے) اور میں حالت حیض میں ہوتی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو سے باقی ماندہ پانی سے وضو کرنا

۳۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد اور عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سب مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو کرنے کی ممانعت

۳۴۶ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ۔

سیدنا حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کی ممانعت فرمائی۔

الرُّخْصَةُ فِي فَضْلِ الْجُنُبِ

جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے غسل کرنے کی اجازت

۳۴۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ غسل کرتی تھیں حضورؐ کے ساتھ ایک برتن سے اور ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا

بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الْإِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

کس قدر پانی وضو کو اور کس قدر غسل کو کفایت کرتا ہے؟

۳۴۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضورؐ ایک مکوک سے وضو کرتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے۔

ف: ملوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک سیر پانی آتا ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

۳۴۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل فرماتے

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب سنن مجتبیٰ سے حیض ونفاس اور حیض کو نفاس کہنے کے بیان میں

بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ! قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادے سے نکلے جب مقام سرف پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تجھے کیا ہوا؟ شاید نفاس آگیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ بات اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔ آپ حاجیوں والے سب کام کریں مگر خانہ کعبہ کا طواف نہ کریں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحَاضَةِ وَإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ

استحاضے کا ذکر اور خون شروع اور ختم ہونے کا بیان

۳۵۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔

قریش کے قبیلہ بنی اسد سے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور حیض ختم ہونے پر غسل کیجئے۔ اور خون دھو کر نماز پڑھیں (خواہ استحاضہ کا خون آیا ہی کرے)۔

(ف: اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں۔ مگر مصنف نے ان کو مکرر بیان کیا ہے ہم نے بھی ترجمہ

ان کا ذکر کر دیا ہے

۳۵۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور حیض ختم ہونے پر غسل کیجئے۔

۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے۔ آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں۔ لہٰذا آپ ہر نماز کے بعد غسل فرمایا کرتیں۔

اَلْمَرْأَةُ تَكُوْنُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

ہر ماہ جس عورت کے ایام حیض متعین ہوں اور اسے استحاضہ آئے

۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ حیض آنے کے خون کے متعلق دریافت کیا۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں میں نے آپ کے غسل کا برتن خون سے بھرا ہوا دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے حیض کے دنوں کے شمار تک نماز اور روزہ ادا نہ کریں پھر غسل کریں۔

۳۵۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ تِلْكَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ بِهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي۔

سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور پاک نہیں ہوتی کیا اندر میں نماز نہ پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا البتہ جتنے دن حسب سابق تجھے حیض آیا کرتا تھا ان میں نماز نہ پڑھو پھر غسل کر کے لنگوٹ (کپڑا) باندھیں اور نماز پڑھیں۔

۳۵۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفتت لها أم سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والأيام التي كانت تحيض من الشهر قبل أن يصيبها الذي أصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فإذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بالثوب ثم لتصل۔

ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

٣٥٨ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

٣٥٩ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

---

٣٦٠ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا

کے مہینے میں مسئلہ پوچھا جس کا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دن رات کا شمار رکھے جن میں اسے ہر ماہ بیماری سے پہلے حیض آتا تھا۔ پھر اتنے دن کی نماز کو چھوڑ دے جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے اور پھر نماز پڑھے۔

قرء کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں کو استحاضہ ہو گیا اور آپ کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ رحم کی ایک چوٹ اور ضرب ہے آپ اپنے قرء کا شمار دیکھیے یعنی جتنے دن حیض آیا کرتا تھا ان میں نماز چھوڑ دیجئے پھر ہر نماز کے لیے غسل کر لیجئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ کو سات برس تک استحاضہ رہا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ نے انہیں حیض کے دنوں تک نماز چھوڑ دینے کا حکم صادر فرمایا پھر بعد از غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو آپ ہر نماز کے لیے غسل فرما لیا کرتیں۔

حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر خون آنے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ ایک رگ ہے۔ آپ اسے دیکھتی رہیں جب آپ کو حیض آئے

ذٰلِكِ حَتّٰى تَنْظُرِيْ فَاِذَا اَتَاكِ قُرْءُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَاِذَا مَرَّ قُرْءُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ۔

۳۶۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

تو نماز مت پڑھیں جب یہ چلا جائے اور آپ پاک ہو جائیں تو دوسرا حیض آنے تک نماز ادا کریں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت جیش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ حضور مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو کر نماز ادا کیجئے۔

جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلُهَا اِذَا جَمَعَتْ

مستحاضہ عورت اگر دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو دونوں نمازوں کیلئے ایک غسل

۳۶۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت سے کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور اسے نماز ظہر تاخیر سے اور نماز عصر جلدی ادا کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کرنے کا حکم فرمایا گیا اسی طرح اسے حکم کیا گیا کہ وہ نماز مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء کی نماز جلدی پڑھے دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنے اور فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنے کو حکم فرمایا گیا۔

۳۶۳ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں مستحاضہ ہوں تو آپ نے حکم فرمایا کہ تم ایام حیض تک نماز روزہ سے علیحدہ رہو۔ پھر غسل کرو۔ ظہر میں دیر کر کے نماز عصر ادا کرنے میں جلدی کرو اور دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرو۔ پھر نماز مغرب میں دیر اور عشاء میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرو اور نماز فجر کے لیے غسل کرو۔

باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

٣٦٤ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ ان کو استحاضہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے اس وجہ سے تم نماز کو ترک کر دو اور جب دوسرا خون ہو تو وضو کر کے نماز پڑھو کیونکہ وہ ایک رگ کا خون ہے۔

٣٦٥ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ تھا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور وہ پہچانا جاتا ہے جب یہ خون آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لو۔

٣٦٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو استحاضہ ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کا زمانہ گزر جائے تو خون دھو کر وضو کر لو۔ یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے کسی نے دریافت کیا کہ غسل؟ فرمایا اس میں کسی کو شک نہیں ہے۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض ختم ہونے کے بعد غسل لازم ہے لیکن استحاضہ میں ہر نماز کے لیے غسل ضروری نہیں بلکہ وضو کافی ہے۔

٣٦٧ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب گزر جائے تو خون دھو کر نماز ادا کرو۔

٣٦٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک

وليست بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة وإذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي.

نکلتا ہے جو کہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو پھر جب حیض ختم ہو جائے تو خون دھو کر غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔

٣٦٩ عن عائشة أن بنت أبي حبيش قالت يا رسول الله إني لا أطهر أفأترك الصلاة قال لا إنما هو عرق وليست بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغسلي عنك الدم وصلي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض کے دن آجائیں تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائیں تو خون دھو کر نماز پڑھو۔

باب الصفرة والكدرة

زرد اور مٹیالا رنگ حیض میں شامل نہیں

٣٧٠ عن محمد قال قالت أم عطية كنا لا نعد الصفرة والكدرة شيئا.

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ زرد اور مٹیالے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ: بعض علماء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب حیض سے پاک ہو جانے کے بعد زرد یا مٹیالا رنگ آئے تو اس کو حیض میں شمار نہ کیا جائے لیکن دوسرے علماء کرام رحمہم اللہ کا قول ہے کہ ایام حیض میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں اور یہی قول سفیان ثوری کا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی منقول ہے۔

باب ما ينال من الحائض وتأويل قول الله تعالى ويسألونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض الآية.

حائضہ عورت سے جماع وغیرہ کرنا اور آیت کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی تفسیر

٣٧١ عن أنس قال كانت اليهود إذا حاضت المرأة منهم لم يؤاكلوهن ولم يشاربوهن ولم يجامعوهن في البيوت فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأنزل الله عز وجل ويسألونك عن المحيض قل هو أذى الآية فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤاكلوهن ويشاربوهن ويجامعوهن في البيوت وأن يصنعوا بهن كل شيء ما خلا الجماع.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی لوگ جب حیض کی حالت میں ہوتیں تو یہودی ان کے ساتھ نہ کھاتے نہ پیتے اور نہ ان کو ایک مکان میں ان کے ہمراہ سکونت پذیر ہوتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن المحیض آخر تک پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ کھانے پینے اور ایک مکان میں رکھنے کا حکم فرمایا اور جماع کے سوا ہر ایک کام کرنے کا حکم فرمایا۔

ذكر ما يجب على من أتى حليلته في حال حيضها مع علمه بنهي الله تعالى

جو شخص علم رکھنے کے باوجود اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے اس کا کیا کفارہ ہے

٣٧٢ عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يأتي امرأته وهي حائض يتصدق بدينار أو بنصف دينار.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرے تو ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

مضاجعة الحائض في ثياب حيضتها

۲۸۳ عن أم سلمة قالت بينما أنا مضطجعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة۔

حائضہ عورت کو اسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا

۲۸۳ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک میں کھڑی ہوئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چپٹ کر لیٹ گئی۔

باب نوم الرجل مع حليلته في الشعار الواحد وهي حائض

۲۸۴ عن عائشة قالت كنت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وأنا طامث حائض فإن أصابه مني شيء غسل مكانه لم يعده وصلى فيه۔

کسی مرد کا اپنی حائضہ بیوی کیساتھ ایک لحاف میں سونا

۲۸۴ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں سوتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ اگر آپ کو کچھ لگ جاتا تو آپ اتنا ہی دھو ڈالتے اس سے زیادہ نہ دھوتے اور آپ اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے۔

مباشرة الحائض

۲۸۵ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر إحدانا إذا كانت حائضا أن تشد إزارها ثم يباشرها۔

حائضہ عورت سے مباشرت

۲۸۵ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے۔

۲۸۶ عن عائشة قالت كانت إحدانا إذا حاضت أمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تتزر ثم يباشرها۔

۲۸۶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے۔

ذكر ما كان رسول الله صلعم يصنعه إذا حاضت إحدى نسائه

۲۸۷ عن جميع بن عمير قال دخلت على عائشة مع أمي وخالتي فسألتاها كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع

جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے

۲۸۷ حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا۔

---

٢٨٨ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ

بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

٢٨٩ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ۔

٢٩٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

الْاِنْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

٢٩١ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پاجامہ جب آپ میں سے کسی کو حیض آتا؟ تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا جب ہم میں سے کوئی ایک حیض سے ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے حکم دیتے کہ کشادہ تہبند باندھ لے پھر اس کے سینے اور پستانوں سے پیار فرماتے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے مباشرت فرماتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی جب وہ ایسا ازار پہنے ہوتی جو آدھی ران اور گھٹنوں تک پہنچتا اور وہ اس کو باندھ لیتی۔

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کیساتھ کھانا اور اس کا جھوٹا پانی پینا

حضرت شریح سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حالت حیض میں عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھا پی سکتی ہے؟ جواب میں فرمایا کہ پی سکتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلاتے اور میں آپ کے ساتھ کھانا کھاتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ آپ ہڈی لیتے اور مجھے قسم دے کر فرماتے کہ میں پہلے اس سے گوشت کھاؤں۔ میں اس میں سے کچھ کھا کر رکھ دیتی۔ اس کے بعد آپ اسی جگہ سے تناول فرماتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا۔ پھر پانی منگواتے تو آپ مجھے قسم دیتے کہ میں پہلے اس سے پی لوں۔ پھر میں پی کر رکھ دیتی اس کے بعد آپ اسے اٹھاتے اور اسی جگہ منہ رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے منہ لگا کر پیا ہوتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ منہ رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بچا ہوا پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

حائضہ عورت کا بچا ہوا استعمال کرنا

٢٩١ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

آنحضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن عنایت فرماتے، میں حالت حیض میں ہونے کے باوجود اس سے پانی پی لیتی پھر وہ برتن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کرتی۔ آپ تلاش کر کے اسی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا۔

٣٨٢- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حیض میں پیالے سے پانی پی لیتی بعد ازاں وہ برتن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ اپنا دہن مبارک اسی جگہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔ میں حالت حیض میں ہڈی چوستی بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی آپ اپنا دہن مبارک اسی مقام پر رکھتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

٣٨٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ تلاوت کلام مجید فرماتے۔

بَابُ سُقُوطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ذمہ سے نماز کا ساقط ہونا

٣٨٤- عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

حضرت معاذہ عدویہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حائضہ عورت نماز قضا کرے؟ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حروریہ ہے۔ ہمیں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حیض آیا تو ہم نماز قضا نہ کرتے تھے اور نہ ہمیں قضا کرنے کا حکم ہوتا تھا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت سے خدمت کرانا

٣٨٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ

الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

مجھے کپڑا اٹھا دے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا نماز نہیں پڑھتی ہوں (حائضہ ہوں) آپ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں تو حیض نہیں ہے تب انہوں نے آپ کو کپڑا اٹھا کر پیش خدمت کیا

۲۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ۔

۲۸۶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بوریا (چٹائی) مسجد سے اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا میں نے عرض کیا کہ حضور میں حائضہ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

بَسْطُ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ کا مسجد میں بوریا بچھانا

۲۸۷ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

۲۸۷ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر تلاوت قرآن کریم فرمایا کرتے تھے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی عورت اٹھ کر مسجد میں آپ کا بوریا بچھا دیتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔

تَرْجِيلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ مسجد میں معتکف ہو

۲۸۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا۔

۲۸۸ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حالت حیض میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھیں جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے تھے آپ اپنا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کر دیتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ کے اندر ہوتیں

نوٹ: حجرہ مسجد سے ملحق تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ان کی طرف کر دیتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کنگھی کر دیتیں ۱۲ مترجم

غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ بیوی کا اپنے خاوند کا سر دھونا

۲۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۹ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے۔ اس حال میں کہ آپ اعتکاف فرما رہے ہوتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی۔

۲۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

۲۹۰ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک مسجد سے نکالتے اور میں ....

يَعْتَكِفُ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

دھوتی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی۔

۳۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی۔

بَابُ شُهُوْدِ الْحُيَّضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ

حائضات کا عیدگاہ میں حاضر ہونا اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہونا

۳۹۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبَا، فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِأَبَا قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى۔

۳۹۲ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام عطیہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ آپ پر قربان۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ایسے فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا میرا باپ قربان ہاں، آپ نے فرمایا جوان پردہ نشین لڑکیاں اور حائضہ عورتیں عیدگاہ کی طرف نکلیں تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں، لیکن حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

نوٹ: اہل سنت کے نزدیک عورتوں کا مساجد میں جانا منع ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر پابندی لگائی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تصدیق فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس ہوتا تو آپ بھی عورتوں پر پابندی لگاتے اور منع فرماتے۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث پاک کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ یہ ہے اسلام کی تعلیم۔

الْمَرْأَةُ تَحِيْضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا:

۳۹۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

۳۹۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انہوں نے ہمیں روک لیا ہے۔ کیا انہوں نے تمہارے ساتھ طواف نہیں کیا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ طواف کر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر چلیے۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ طواف زیارت ادا ہو جانے کے بعد گویا فرض ادا ہو گیا اب حائضہ کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ طواف وداع کیے بغیر چلی جائے۔

مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

حائضہ احرام کے وقت کیا کرے!

۲۹۴ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اپنی زوجہ کو حکم فرمائیں کہ وہ غسل فرمائیں اور احرام باندھیں!

نوٹ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کا اسم گرامی اسماء بنت عمیسؓ ہے۔ آپ کو ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس آ گیا تھا۔ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ حالت احرام میں نفاس یا حیض کا ہو جانا منع نہیں، بلکہ عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جائے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے بیشک ہے لیکن وہ عورت حالت احرام میں طواف کے سوا باقی ارکان حج بھی ادا کر سکتی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے

۲۹۵ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسَطِهَا۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی جنہوں نے حالت نفاس میں انتقال فرمایا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے۔

بَابُ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

اگر حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے

۲۹۶ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيهِ وَاقْرُصِيهِ وَانْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے مل ڈالیے، پھر ملیے اور پانی سے دھو ڈالیں، پھر اس کپڑے میں نماز ادا کیجیے۔

۲۹۷ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اسے لکڑی سے کھرچ ڈال اور پانی اور بیری کے پتے سے دھو ڈال۔

كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبیٰ سے غسل اور تیمم کی کتاب

بَابُ ذِكْرِ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت!

۲۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

۳۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا پھر اس میں غسل کرنے سے

۴۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل یا وضو کرے۔

۴۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب اور پھر اس میں غسل جنابت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے نہ بہنے والے پانی میں پیشاب کر کے اس میں نہ غسل۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

حمام میں جانے کی اجازت

۴۰۳ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں تہبند باندھ کر جائے۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

برف اور اولوں کے پانی سے غسل کرنا

۴۰۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک فرما دے یا اللہ مجھے گناہوں سے ایسا صاف فرما دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے یا اللہ مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک فرما دے۔

نوٹ: اس حدیث کی تشریح پیچھے بیان کر دی گئی ہے۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ

ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

۴۰۵ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا [illegible] الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک فرما دے اے اللہ مجھے گناہوں سے پاک فرما دے جیسا سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ

۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْجَنَابَةِ أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ

نیند سے قبل غسل کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور حالت جنابت میں کیسے سوتے تھے کیا آپ نیند سے قبل غسل فرماتے یا قبل اس کے غسل ہو جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سب طرح کرتے تھے۔ کبھی غسل اور کبھی وضو کر کے سوتے تھے اور آپ غسل نہ فرماتے لیکن وضو ضرور کر لیتے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۲۲۷ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

رات کے پہلے حصے میں غسل کرنا

سیدنا حضرت غضیف بن حارث سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصہ میں غسل فرمایا کرتے یا آخری حصہ میں آپ نے فرمایا ہر طرح سے غسل فرماتے تھے کبھی اول رات میں اور کبھی رات کے آخری حصہ میں غسل فرماتے۔ میں نے کہا اس ذات اقدس کا شکر ہے جس نے دین میں وسعت رکھی۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۲۲۸ عَنْ يَعْلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَأٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

۲۲۹ عَنْ يَعْلٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

۲۳۰ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

غسل کے وقت پردہ کرنا

سیدنا حضرت یعلیٰ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بغیر آڑ کے نہاتے دیکھا آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حمد و ثنا فرمائی پھر ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ حلیم اور حیا والا ہے۔ پردے میں رہنا اور حیا اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو پردہ کرے۔

سیدنا حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ عزوجل بہت پردہ والا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو وہ پردہ کرے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے

مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اس کے بعد آپ پر پردہ کیا پھر آپ نے غسل کا طریقہ بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں ایک کپڑا بدن پونچھنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر پیش کیا آپ نے اس کو استعمال نہ فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت ایوب علیہ السلام ننگے بدن ہو کر غسل فرما رہے تھے کہ آپ کے بدن مبارک پر سونے کی ٹڈیاں گریں۔ آپ ان کو کپڑے میں سمیٹنے لگے اس وقت حق سبحانہ نے آپ کو پکار کر فرمایا۔ اے ایوب کیا میں نے تجھ کو غنی نہیں کیا؟ جناب ایوب نے فرمایا کیوں نہیں اے میرے پروردگار لیکن مجھ کو تیری برکتوں کی ہر وقت ضرورت ہے۔

بَابُ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنْ لَا تَوْقِيتَ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے کہ جس میں فرق پانی آتا تھا اور میں ایک ہی برتن سے غسل فرماتے۔

اِغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مرد اور عورت کا ایک ساتھ غسل کرنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے چلو لے لے کر غسل کیا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ کو اچھی طرح یاد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن لینے میں جھگڑا کرتی تھی ہم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

دونوں کو ایک برتن میں نہانے کی اجازت

۲۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِيْ لِيْ وَأَقُوْلُ أَنَا دَعْ لِيْ قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِيْ وَأُبَادِرُهُ فَأَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے میں آپ سے پہلے نہانا چاہتی اور آپ جلدی جلدی مجھ سے پہلے نہانا چاہتے تھے حتی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ میرے لیے پانی باقی رہنے دو میں عرض کرتی کہ آپ میرے لیے بھی رہنے دیں۔ حضرت سوید فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی غسل فرمانا چاہتے تھے اور میں بھی چاہتی تھی کہ آپ سے پہلے کر لوں اور میں عرض کرتی کہ میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے

بَابُ الْاِغْتِسَالِ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ

جس برتن میں آٹا لگا ہوا ہو اس میں پانی بھر کر غسل کرنا

۲۴۷ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُوْنَهُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا أَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى حِيْنَ قَضٰى غُسْلَهُ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ پر کسی کپڑے کا پردہ کیے ہوئے تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لگن کے برتن سے غسل فرما رہے تھے اس میں آٹا لگا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی۔ ام ہانی فرماتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرما کر کتنی رکعتیں ادا فرمائیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ پانی میں اگر کوئی چیز مل جائے اور پانی کی رقت اور سلاست باقی رہے تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

تَرْكُ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

غسل کے وقت عورت کا مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

۲۴۸ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوْعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُوْنَهُ

سیدنا حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں مل کر اس برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو کہ ایک صاع کے برابر یا اس

فَشَرَعَ فِيهِ جَمِيعًا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا۔

بَابُ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

٤٢١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

بَابُ إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

٤٢٢ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهِ غُسْلَةٌ۔

سے کہ پانی وہاں تک پہنچتا تھا ہم دونوں میں کوئی جنبی ہوتا تو غسل سے پہلے اپنے ہاتھ سے تین مرتبہ پانی ڈالتی اور اپنے بدن پر ڈالتی۔

اگر کوئی شخص احرام کے لیے غسل کرے خوشبو لگائے پھر احرام کے بعد اس میں خوشبو کا اثر رہے تو کیا حکم ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے میں تارکول مل لوں اور صبح کروں تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں احرام میں صبح کروں اس حالت میں کہ میرے بدن سے خوشبو آتی ہو۔ محمد بن منتشر فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی پھر آپ اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے صبح کو احرام باندھا تو احرام کی حالت میں خوشبو کا اثر باقی رہا۔ یعنی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول آپ کا قیاس تھا ورنہ جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اس کا احرام سے پہلے لگانا درست تھا۔

اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جنبی شخص اپنے بدن کی لگی ہوئی نجاست کو دور کرے

سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی طرح کا وضو فرمایا لیکن آپ نے اپنے پاؤں مبارک نہ دھوئے شرمگاہ دھوئی جو کچھ اس میں لگا ہوا تھا اس کو دھویا پھر آپ نے پانی اپنے بدن مبارک پر بہایا اور اس جگہ سے علیحدہ ہو کر دونوں پاؤں دھوئے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت یہی تھا۔

بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

۴۲۱ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ۔

شرمگاہ دھونے کے بعد ہاتھ زمین پر مارنا:

سیدہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے بعد ازاں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے شرمگاہ کو دھوتے پھر آپ اپنا دست مبارک زمین پر مار کر اس کو رگڑتے پھر آپ اسے دھوتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے بعد ازاں اپنے سر اور سارے بدن مبارک پر پانی ڈالتے اس کے بعد اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں دھوتے

بَابُ الْاِبْتِدَاءِ بِالْوُضُوْءِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۴۲۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

وضو سے غسل جنابت کی ابتداء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر آپ نماز کی طرح وضو فرماتے پھر آپ اپنے دست مبارک سے بالوں میں خلال فرماتے جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ کے جسم مبارک کی جلد تک پانی پہنچ گیا تو اس وقت آپ اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالتے پھر آپ اپنے سارے بدن کا غسل فرماتے۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

۴۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں جہاں تک ممکن ہو سکتا دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے کے وقت دائیں جانب سے ابتداء فرماتے حدیث ہذا کے راوی جناب مسروق نے مقامات بصرہ کے قریب واسط میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے اتنا زیادہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کام دائیں طرف سے کرنا پسند فرماتے۔ (بجز مخصوص کاموں کے جیسا استنجاء وغیرہ)

باب تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴۲۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ۔

غسل جنابت کے وضو میں سر کا مسح کرنے کی ضرورت نہیں

۴۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے متعلق دریافت کیا۔ اس سلسلہ میں تمام احادیث کی مطابقت اسی پر ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالے پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر شرمگاہ پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھوئے یہاں تک کہ صاف ہو جائے پھر اگر چاہے تو بایاں ہاتھ مٹی پر رکھے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہاں تک کہ صاف ہو جائے پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور ناک میں پانی ڈالے اور کلی کرے اور چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے یہاں تک کہ جب سر تک پہنچے تو مسح نہ کرے بلکہ اس پر پانی بہائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل اسی طرح کا تھا۔

باب اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴۲۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

۴۲۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

غسل جنابت میں بدن صاف کرنا

۴۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے پھر آپ انگلیوں سے سر کے بالوں کا خلال فرماتے یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ نے کھال تک پانی پہنچا دیا ہے پھر آپ سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم پر پانی بہا لیتے۔

۴۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو حلاب جیسی کوئی چیز منگواتے پھر اس کو ہاتھ میں لیتے اور پہلے سر کے دائیں جانب ڈالتے پھر بائیں جانب پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر سر پر ڈالتے۔

تشریح: یہ باب بعض نسخوں میں [illegible] اکثر نسخوں کے مطابق [illegible] باب ہے [illegible] کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے [illegible] سے آپ [illegible] تھے۔

بَابُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

۲۴۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا۔

۲۴۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

جنبی شخص اپنے سر پر کتنا پانی ڈالے

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں غسل کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو آپ اپنے سر مبارک پر تین دفعہ پانی ڈالتے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

۲۴۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حیض سے پاک ہو کر غسل کیسے کیا جائے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حیض سے پاک ہونے کے بعد کیسے غسل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشک سے معطر کیا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کیجئے۔ اس عورت نے عرض کیا حضرت میں اس سے کس طرح طہارت حاصل کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے طہارت حاصل کیجئے۔ اس نے پھر عرض کیا حضرت میں اس سے کس طرح طہارت حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور کے ارشاد کو سمجھ گئیں، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ غسل کے بعد اس کپڑے کو شرمگاہ پر رکھا جائے تاکہ اس سے دم حیض کی بدبو اور تعفن دور ہو جائے۔

بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً

۴۲۰ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ۔

دورانِ غسل تمام اعضاء کو صرف ایک بار دھونا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور دست مبارک زمین پر یا دیوار پر رگڑا پھر وضو فرمایا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور تمام جسم مبارک پر پانی ڈالا۔

بَابُ اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۴۲۱ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي۔

نفاس والی عورت احرام کس طرح باندھے

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجۃ الوداع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب آپ مقام ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ اب میں کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غسل کر لیجیے اور لنگوٹ باندھ لیجیے اس کے بعد لبیک کہہ کر احرام باندھ لیجیے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۴۲۲ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔

بَابُ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

۴۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ

متعدد بیویوں سے جماع کر کے صرف ایک ہی غسل کرنا

۴۲۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی آپ اپنی ازواج مطہرات کے

مُطَهِّرًا يَتَنَعَّمُ طَيِّبًا۔

پاک کرنے والی ہے ... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

مٹی پر تیمم کرنا

٤٣٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةُ يُصَلِّي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ ایسی چیزیں مجھے عنایت فرمائی گئی ہیں جو کہ مجھ سے قبل کسی کو نہیں عطا فرمائی گئیں ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

اگر ایک شخص تیمم کرے پھر اس کو پانی مل جائے نماز کے بعد وقت

٤٣٣ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے تیمم

فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ۔

لیکن نماز کی پھر ابھی نماز کا وقت باقی تھا کہ پانی مل گیا۔ ایک صاحب نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی اور دوسرے نے دوبارہ نماز نہیں پڑھی۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس مسئلہ سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے شریعت کے مطابق سنت پر عمل کیا جس نے نماز دوبارہ نہیں پڑھی اور اس کی نماز ادا ہو گئی اور دوسرے شخص سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے دگنا ثواب ہے یا تمہارے لیے لشکر کے مال غنیمت کے حصہ جتنا ثواب ہے۔

۴۳۴ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کے مطابق روایت منقول ہے۔

۴۳۵ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَأَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ۔

طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جنبی ہو گیا تو نماز نہ پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ایک اور آدمی جنبی ہوا تو تیمم کر کے نماز پڑھی تو آپ نے اس کو بھی فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی آنے سے وضو کرنا

۴۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی، حضرت مقداد اور حضرت عمار رضی اللہ عنہم میں گفتگو ہوئی تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو بہت زیادہ مذی آتی ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں لیکن آپ دونوں میں سے کوئی صاحب حضور سے دریافت کریں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت مقداد یا دونوں میں سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا لیکن مجھ کو یاد نہیں کہ وہ کون صاحب تھے جنہوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ حضرت مقداد یا حضرت عمار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو مذی نکلنے کا اتفاق ہو تو وہ اسے دھو ڈالے اور نماز جیسا وضو کرے۔

۴۳۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے

فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ.

شرم آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے چنانچہ انہوں نے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں وضو لازم ہے۔

١٥٣ عَنْ عَلِيٍّ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں شرم آتی تھی۔ کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی تھیں اس وجہ سے میں نے حضرت مقداد کو مسئلہ پوچھنے کے متعلق کہا انہوں نے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مذی میں وضو ہے۔

١٥٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَانْضِحْ فَرْجَكَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مذی کا مسئلہ پوچھنے کے لیے روانہ کیا آپ نے فرمایا کہ شرمگاہ دھو کر وضو کرے۔

١٥٥ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيٌّ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ثُمَّ لْيَتَوَضَّأْ.

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد کو مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ حضرت مقداد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دریافت کیا آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو کر وضو کرے۔

١٥٦ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد سے فرمایا کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں کہ کوئی شخص جب اپنی عورت سے قربت کرے اور مذی نکل آئے تو وہ کیا کرے کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں اس وجہ سے مجھ کو آپ سے پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو یہ صورت پیش آئے تو اپنی شرمگاہ دھو ڈالے اور نماز کے لیے وضو کرے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

رات کی نیند سے بیدار ہو کر وضو

١٥٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی رات

فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے جب تک کہ وہ اس پر دو یا تین دفعہ پانی نہ بہا لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا۔

۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر دیا پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ لیٹ کر سو گئے پھر مؤذن آیا تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

نوٹ: [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] وضو نہیں ٹوٹتا۔

۲۲۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَرْقُدْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو وہ نماز سے ہٹ جائے اور سو جائے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کو چھونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۲۲۷ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اس کو وضو کر لینا چاہیے۔

---

۲۲۸ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

۲۲۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے۔ مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا پھر عروہ نے بسرہ کے پاس کسی کو روانہ کیا تو بسرہ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا جس سے وضو کرنا ضروری ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ذکر کو چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے۔

---

۲۳۰ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى

حضرت بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے وہ

يَكْفُرُونَهُ۔

اور کوئی چیز نہیں کرتا ہے۔

کتاب الصلوۃ ... سنن نسائی سے کتاب الصلوۃ شروع ہوتی ہے۔

كِتَابُ الصَّلَاةِ - بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ

نماز فرض ہونے کا بیان

۴۴۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟

قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا؟

قَالَ جِبْرِيلُ۔

قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟

قَالَ مُحَمَّدٌ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ

بیان کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضرت مالک بن صعصعہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس سونے اور جاگنے کی حالت میں تھا کہ اس دوران میں دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص آیا ... ایک طشت سونے کا لایا گیا جس میں ایمان و حکمت بھری ہوئی تھی ... پھر میرا سینہ حلق سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چاک کیا گیا اور دل کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر اس کو ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا ... پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو کہ خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا ... پھر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو دریافت کیا گیا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرئیل ... دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... کہا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ ... مرحبا ... پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بیٹے اور نبی ... پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے دریافت کیا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرئیل ... دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... پھر میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی ...

أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
قِيلَ مَنْ هَذَا؟
قَالَ جِبْرِيلُ.
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ مِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى
يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ
الرَّابِعَةِ مِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ
الْخَامِسَةِ مِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ
عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا
السَّمَاءَ السَّادِسَةَ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ
أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى قِيلَ
مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ
الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ
الْجَنَّةَ أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ
أُمَّتِي ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ مِثْلُ
ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنٍ
وَنَبِيٍّ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ
فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ
الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا
فِيهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ لِي
السِّدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ

[illegible]

قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة وإذا في أصلها أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت يا جبريل ما هذا قال أما الباطنان ففي الجنة وأما الظاهران فالفرات والنيل ثم فرضت علي خمسون صلاة فأتيت على موسى فقال ما صنعت قلت فرضت علي خمسون صلاة قال إني أعلم بالناس منك إني عالجت بني إسرائيل أشد المعالجة وإن أمتك لن يطيقوا ذلك فارجع إلى ربك فاسأله أن يخفف عنك فرجعت إلى ربي فسألته أن يخفف عني فجعلها أربعين ثم رجعت إلى موسى عليه السلام فقال ما صنعت قلت جعلها أربعين فقال لي مثل مقالته الأولى فرجعت إلى ربي عز وجل فجعلها ثلاثين فأتيت على موسى عليه السلام فأخبرته فقال لي مثل مقالته الأولى فرجعت إلى ربي فجعلها عشرين ثم عشرة ثم خمسة فأتيت على موسى عليه السلام فقال لي مثل مقالته الأولى فقلت إني أستحي من ربي عز وجل أن أرجع إليه فنودي أن قد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي وأجزي بالحسنة عشر أمثالها۔

---

۴۴۹ عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض الله عز وجل على أمتي خمسين صلاة فرجعت بذلك حتى أمر

[illegible]

موسى عليه السلام فقال ما فرض ربك على أمتك قلت فرض عليهم خمسين صلاة قال لي موسى فراجع ربك عز وجل فإن أمتك لا تطيق ذلك فرجعت ربي عز وجل فوضع شطرها فرجعت إلى موسى فأخبرته فقال راجع ربك فإن أمتك لا تطيق ذلك فرجعت ربي عز وجل فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت إلى موسى فقال راجع ربك فقلت إني استحييت ربي عز وجل.

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر آپ اپنے رب کے پاس تشریف لے جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی۔ چنانچہ میں اپنے پروردگار کے پاس واپس گیا تو پروردگار نے آدھی معاف کر دیں پھر میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور بیان کیا تو انہوں نے کہا پھر اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی۔ چنانچہ میں پھر پروردگار کے پاس گیا تو اس نے فرمایا یہ پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس کے برابر ہیں میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا پھر اپنے رب کے پاس جائیے میں نے کہا اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔

۴۵۳- عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتيت بدابة فوق الحمار ودون البغل خطوها عند منتهى طرفها فركبت ومعي جبريل عليه السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت فقال أتدري أين صليت صليت بطيبة وإليها المهاجر ثم قال انزل فصل فصليت فقال أتدري أين صليت صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى عليه السلام ثم قال انزل فصل فصليت فقال أتدري أين صليت صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم دخلت إلى بيت المقدس فجمع لي الأنبياء عليهم السلام فقدمني جبريل حتى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ پہنچتی تھی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا میں اس پر سوار ہوا میرے ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے چنانچہ میں روانہ ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اتر کر نماز پڑھئے میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی اسی کی طرف ہجرت ہوگی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اتر کر نماز ادا فرمائیے میں نے نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے نماز کہاں پڑھی؟ آپ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے۔ پھر کہا اتریئے اور نماز ادا فرمائیے۔ میں نے اتر کر نماز پڑھی تو جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا وہاں تمام پیغمبر اکٹھے کیے گئے

[illegible] ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ فَأَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَتْنِي ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُوسَى فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ

[illegible]

وَالْاٰخَرِ فُرِضَتْ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً خَمْسٌ بِخَمْسِيْنَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِرًّى فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرًّى يَقُوْلُ حَتْمٌ فَلَمْ اَرْجِعْ۔

مختصر یہ کہ میں آمد و رفت کرتا رہا یہاں تک کہ پانچ نمازیں ہو گئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا واپس جایئے اور تخفیف کرایئے کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئی تھیں وہ ان کو ادا نہ کر سکے۔ میں پھر پروردگار کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں میں تخفیف چاہی۔ پروردگار نے فرمایا میں نے جس دن زمین اور آسمان کو تخلیق کیا اسی دن آپ پر اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں آپ اور آپ کی امت انہیں ادا کرے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے کہا کہ اللہ رب العزت کے پاس دوبارہ جایئے میں نے کہا یہ حکم قطعی ہے لہٰذا میں چپ ہو گیا

۴۵۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا عُرِجَ بِهٖ مِنْ تَحْتِهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا اُهْبِطَ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا حَتّٰى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاُعْطِيَ ثَلَاثًا اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِهٖ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ جو چیزیں زمین سے اوپر چڑھتی ہیں وہ اس جگہ ختم ہو جاتی ہیں اسی طرح جو اوپر سے نیچے اترتے ہیں وہ بھی وہاں آکر ختم ہو جاتے ہیں کہ وہاں سے فرشتے جہاں کا حکم ہوتا ہے وہاں لے جاتے ہیں اس کے بعد سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى یعنی جب سدرہ پر چھا گیا جو کچھ چھا گیا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد سونے کے پروانے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات تین چیزیں عنایت فرمائی گئیں۔ ۱۔ پانچ نمازیں۔ ۲۔ سورۂ بقرہ کی آخری آیات یعنی امن الرسول سے لے کر آخر تک۔ ۳۔ جو حضور علیہ السلام کا امتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اس کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: معراج شریف اہل سنت والجماعت کے نزدیک حق ہے معجزہ ہے۔ معجزہ وہ ہے جو قوانین عادت کے خلاف ہو اور منکرین کو عاجز کر دیئے کے ... اور ثابت کیا جائے تاکہ نسبت نبوت کی طرف سے اس کا ظہور ہو تو اسے معجزہ قرار دیا جا سکے۔ مادی ترقی کے بعد مادی لوگوں کو مسئلہ معراج پر اعتراض نہ ہونا چاہیئے جب کہ محض مادی اور سائنسی طاقت کے بل بوتے پر انسان مشرق و مغرب شمال اور جنوب کے تجربے کر رہا ہے زمین سے آسمانوں کی طرف ہوائی جہازوں کی

ہوائی جہازوں کا تصور تک نہیں پہنچ سکتا تھا چند گھنٹوں میں ہزاروں میل مسافت کا طے کرنا کوئی مشکل نہیں لیکن معجزات کے معاملے میں اس حقیقت کو قطعاً نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اپنی قدرت کاملہ سے جب چاہے جیسے چاہے بغیر اسباب ظاہری کے کر دکھائے ذات سے کیا بعید ہے ہماری سائنس کی ایجادات کا ہم بہت سی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتے برق کی رفتار ایک برقی قوت سے مشتق ہے۔ برقی تجلی کو دیکھتے ہیں کہ ایک پل میں ہزاروں میل کی مسافت طے کر سکتی ہے جب انسان ضعیف البنیان آج منٹوں میں ہزاروں میل کی مسافت طے کر سکتا ہے۔ خالق عالم کی قدرت کی طرف جب نظر پرواز کرتی ہے تو تمام وسوسے قطع نظر ہو کر عقل ان برقی طاقت کی تجلی میں گم ہو جاتی ہے ہی شبہ معراج میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔

شق صدر مبارک معراج شریف کی روایات میں ہے کہ فرشتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چیر کر آپ کا قلب مبارک باہر نکالا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھو کر ایک لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہا کہ یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا۔

خون کا لوتھڑا شیطان کا حصہ حضرت شیخ الحدیث صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر خون کا ایک لوتھڑا پیدا فرمایا ہے جس کا کام یہ ہے کہ انسان کے دل کے اندر شیطان جو کچھ ڈالتا ہے یہ لوتھڑا اس کو قبول کرتا ہے جس طرح قوت سامعہ آواز کو اور قوت باصرہ صورتوں کو اور قوت شامہ خوشبو اور بدبو کو اور قوت ذائقہ ترشی اور شیرینی کو قبول کرتی ہے اسی طرح دل کے اندر یہ منجمد خون کا لوتھڑا شیطانی وسوسوں کو قبول کرتا ہے۔ یہ لوتھڑا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک سے نکال دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں کوئی چیز باقی نہ رہی جو وساوس شیطانی کو قبول کرنے والی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث پاک کا مصداق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کا کوئی داؤ نہیں چلتا۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں سے پہلے ہی کیوں نہ نکال دیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے پیدا فرمانے میں یہ حکمت ہے کہ یہ اجزائے انسانیہ میں سے ہے جو انسان کی خلقت میں داخل ہے اور اس کا نکالنا بعد میں ہوا تاکہ پیدائش کے وقت آپ کی تخلیق کامل انسان کی ہو۔ جس طرح ختنہ کا حکم ہے کہ ولادت کے بعد ختنہ ہوتا ہے اور اسی طرح ناخن اور بال وغیرہ کی تطہیر بعد میں کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ لوتھڑا بھی انسان کی تکمیل کا موجب ہے اور اس کا ازالہ طہارت و نظافت کا ذریعہ ہے۔ غرض یہ کہ اس لوتھڑے کا تخلیق ہونا تکمیل انسان کا تقاضا ہے اور اس کا ازالہ کمال تطہیر و تنظیف کا متقاضی ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص)

شیخ الحدیث صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ذات مقدسہ میں جو شیطانی داخل ہونے کا تعلق تھا اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمزاد مسلمان ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ میرا ہمزاد مسلمان ہو گیا لہٰذا وہ مجھے نیکی کے سوا کسی بات کا حکم نہیں دیتا۔ حضرت شہاب الدین خفاجی "نسیم الریاض" میں فرماتے ہیں کہ قلب مبارک ... ہو کر قلب کا ... ہونا ... جسمانی ... ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلب انسان کی طرح ... کر دیا ... مگر ... ہو تو یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ لیکن ... ہو جانے کے بعد اس کی ... کی طرح ... ہے ... شق ... کے ... کر ... وقت کھولنے والی ... کے قابل ہوتی ہے ... پیدا کرتی ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(سیوطی [illegible])

بَابُ اَیْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ

نماز کہاں فرض ہوئی

[illegible] عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَکَّۃَ وَاَنَّ مَلَکَیْنِ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَا بِہٖ اِلٰی زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَہٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَغَسَلَاہُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ کَبَسَا جَوْفَہٗ حِکْمَۃً وَّعِلْمًا۔

[illegible]

بَابُ کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ

نماز کیسے فرض ہوئی

[illegible] عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ

[illegible]

سفر کی نماز کا بیان

ف: اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت سے پہلے مکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے، حتیٰ کہ سفر میں دو رکعت ہی باقی رکھی گئیں۔

۴۵۴ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى۔

ترجمہ: ابو عمرو اوزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے زہری سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال مکہ میں ہجرت سے پہلے، انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت عائشہ سے، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے پہلے جب اپنے رسول پر نماز فرض کی تو دو دو رکعتیں فرض کیں، پھر حضر میں چار پوری کی گئیں اور سفر کی نماز پہلے فرض پر قائم رہی۔

۴۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز دو دو رکعت فرض ہوئی تھی، پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی نماز میں زیادہ کیا گیا۔

۴۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز فرض ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں ایک رکعت۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف کی حالت میں ایک رکعت بھی جائز ہے اور بعض علماء کا یہی قول ہے۔

۴۵۷ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

ترجمہ: امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہا آپ نماز کا قصر کیسے کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم پر گناہ نہیں اگر نماز میں قصر کرو جب تم کو ڈر ہو۔ حضرت ابن عمر نے کہا اے بھتیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم گمراہ تھے، آپ نے ہم کو سکھایا، اور جو آپ نے سکھایا اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا سفر میں دو رکعت پڑھنے کا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں قصر کرنا خوف کی شرط پر موقوف نہیں ہے بلکہ امن کی حالت میں بھی قصر کرنا درست ہے۔

كَمْ فُرِضَتِ الصَّلَوٰةُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۴۶۱ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ
ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا
يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ
غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ وَصِيَامُ
شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ
لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ الزَّكَاةَ
قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا
أَنْ تَطَّوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ
وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ
إِنْ صَدَقَ۔

۴۶۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ
الصَّلَوَاتِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ
خَمْسًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ
شَيْئًا قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ
خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا
وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ
الْجَنَّةَ۔

الْبَيْعَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۴۶۳ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ

دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہوئی ہیں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نجد
کے رہنے والا ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس میں آیا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی
آواز کی گنگناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اس کی گفتگو ہم نہ سمجھ
سکتے یہاں تک کہ وہ قریب آیا تو وہ اسلام کے
متعلق دریافت کرنا چاہتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا
رات دن میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے عرض کیا کہ ان کے علاوہ
بھی فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم نفل پڑھو
اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ اس نے عرض کیا کہ روزے
ان کے علاوہ بھی فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم نفلی
روزے رکھو۔ پھر آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا بیان فرمایا اس نے عرض کیا کہ
اس کے علاوہ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم نفل صدقہ دو
پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا خدا کی
قسم میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا
اگر یہ سچا ہے تو اس نے نجات پائی۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت
رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ
نے بندوں پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا
کہ کیا ان سے قبل یا ان کے بعد بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اس پر
اس شخص نے قسم کھائی کہ میں نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔
حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر یہ سچا ہے تو یہ ضرور
جنت میں جائے گا۔

پانچ نمازیں ادا کرنے کی بیعت

حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَرَدَّدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَى مَا قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور آپ کی بیعت کی پھر ہم نے عرض کیا ہم آپ کی بیعت تو کر چکے لیکن یہ بیعت کس امر پر ہے؟ آپ نے فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچ نمازیں ادا کرو اور پھر آہستہ سے فرمایا لوگوں سے کسی شے کا سوال نہ کرنا۔

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی محافظت

٤٦٤ عَنْ أَبِي مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص مخدجی نامی نے شام کے ایک شخص ابو محمد سے سنا وہ کہتے تھے کہ وتر واجب ہے۔ مخدجی کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گیا میں آپ کے سامنے گیا آپ مسجد کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں نے جناب ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہ نے فرمایا ابو محمد نے غلط فرمایا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو شخص ان کو ادا کرے گا اور ان میں سے کسی نماز کو ضائع نہ کرے گا ان کو ہلکا سمجھ کر تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جنت میں داخل کرنے کا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے گا تو اللہ کے پاس اس کے لئے کچھ عہد نہیں اگر چاہے عذاب دے اور چاہے بخش دے جنت میں داخل کر دے۔

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

٤٦٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس میں کچھ میل رہ جائے گی صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں کچھ بھی نہ بچے گا۔ حضور صلی اللہ

فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلٰوةِ

جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنے والے کا حکم

۴۶۳ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

سیدنا حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور منافقین کے درمیان عہد نماز ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ مسلمان منافقوں کو قتل نہیں کرتے ہیں کیونکہ وہ بظاہر مسلمان ہیں اور پانچ وقت نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر و گمراہی ہے۔ اس کا جو شخص بلا عذر شرعی چھوڑ دے گا کیونکہ یہ بہت بڑی جہالت و غفلت ہے اس پر نہایت جلدی نہیں ہو سکتی ہے یعنی یہ کبائر سے بدتر ہیں [illegible] نماز ہی کے سبب سے انسان کی پہچان ہوا کرتی ہے [illegible] قائم [illegible] ہے۔

۴۶۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کے سوا انسان اور کفر کے درمیان دوسرا کوئی فرق نہیں۔

نوٹ: نماز کو ترک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آدمی جب نماز ترک کرتا ہے تو کفر تک بات جا پہنچتی ہے۔

بَابُ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نماز کا حساب

۴۶۵ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ (قَالَ هَمَّامٌ لَا أَدْرِيْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ) فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ

سیدنا حضرت حریث بن قبیصہؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا میں نے دعا کی اے اللہ مجھے ایک نیک صالح ساتھی عنایت فرما۔ میں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ اور میں نے عرض کیا اللہ سے نیک بخت ساتھی کے ملنے کی دعا کی تھی۔ لہٰذا مجھے آپؓ کوئی ایسی حدیث مبارکہ سنائیں جو آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہو گا اگر نماز شرائط و ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی ہو تو وہ شخص نجات اور چھٹکارا پائے گا اور مقصد حاصل کرے گا۔ اگر نماز پوری

قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ۔

مکمل کر دو۔ اس شخص کا حساب ہو جائے گا اور اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوگی تو اس کی نفل نماز دیکھی جائے گی اگر نفل نماز ہو تو اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا۔

۴۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتُقِصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر وہ پوری اور ٹھیک ہوگی تو اس کا عمل پورا لکھا جائے گا اور اگر کچھ کمی ہوگی تو دیکھا جائے گا کہ اس کی کچھ نفل نماز ہے یا نہیں اس سے فرض نماز کا نقصان پورا کیا جائے گا پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا۔

۴۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَكْمِلُوا بِهِ الْفَرِيضَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب ہوگا اگر وہ پوری ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ حضرت حق ارشاد فرمائیں گے کہ میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے تو اس سے فرض نماز کی کمی پوری کی جائے گی۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ

نماز پڑھنے والے کا ثواب

۴۷۱ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل ارشاد فرمائیے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ نماز ادا کرو زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو (جب آپ یہ فرما چکے) تو فرمایا اس کو چھوڑ دو یعنی اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ وہ شخص اونٹنی پر سوار تھا اور اس نے اونٹنی کی مہار پکڑ کر سوال کیا تھا۔

بَابُ عَدَدِ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں ظہر کی رکعتیں

۴۷۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی چار رکعتیں

الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

بَابُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِى السَّفَرِ

۴۷۳ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۴۷۴ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۴۷۵ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّىْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَىَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۴۷۶ عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

۴۷۷ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِىْ يَوْمٍ

پڑھیں اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

سفر میں ظہر کی رکعتیں

سیدنا حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا شریف لے گئے۔ آپ نے وضو فرمایا ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ آپ کے سامنے ایک چھوٹا نیزہ تھا (یعنی گاڑ کر سترہ بنایا ہوا تھا)

نماز عصر کی فضیلت

سیدنا حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے وہ شخص کبھی جہنم میں نہ جائے گا جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز فجر ادا کی اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔

نماز عصر کی نگہداشت

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ سیدنا حضرت ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت ام المؤمنین نے مجھے ایک مصحف لکھنے کا حکم فرمایا اور کہا جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى تب بتلا دینا جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے کہا آپ نے یوں لکھوایا حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درمیان والی نماز، نماز عصر ہے)

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے موقع پر ارشاد فرمایا کافروں نے ہمیں درمیانی نماز سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

عصر کی نماز چھوڑنے والا شخص

سیدنا حضرت ابو الملیح سے مروی ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن

ذي غيم فقال بكروا بالصلوة فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله۔

کا حضرت بریدہؓ کے ہمراہ تھے تو آپ نے فرمایا نماز میں جلدی کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے تمام اعمال برباد ہو گئے

باب عدد صلوة العصر في الحضر

حضر میں نماز عصر کی رکعتوں کی تعداد

۴۷۸ عن أبي سعيد الخدري قال كنا نحزر قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر والعصر فحزرنا قيامه في الظهر قدر ثلاثين آية قدر سورة السجدة في الركعتين الأوليين وفي الأخريين على النصف من ذلك وحزرنا قيامه في الركعتين الأوليين من العصر على قدر الأخريين من الظهر وحزرنا قيامه في الركعتين الأخريين من العصر على النصف من ذلك۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نماز ظہر و عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے۔ چنانچہ ظہر کے وقت ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا۔ تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ سجدہ کی تیس آیات کے مطابق اور دوسری دو رکعتوں میں اس کا نصف۔ اور نماز عصر کے وقت جب ہم نے آپ کے قیام کا اندازہ کیا تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا نصف۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک سے ثابت کیا کہ حضر میں نماز عصر کی چار رکعتیں ہیں۔

۴۷۹ عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم في الظهر فيقرأ قدر ثلاثين آية في كل ركعة ثم يقوم في العصر في الركعتين الأوليين قدر خمس عشرة آية۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت کھڑے ہوتے تو آپ ہر رکعت میں تیس آیات کے مطابق تلاوت فرماتے۔ پھر آپ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کے مطابق پڑھتے۔

باب صلوة العصر في السفر

سفر میں نماز عصر کی رکعتیں

۴۸۰ عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة أربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں ادا فرمائیں پھر مدینہ منورہ سے تین میل دور ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کے وقت عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۴۸۱ عن نوفل بن معاوية أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فاتته صلاة فكأنما وتر أهله وماله۔ أخبرني عبد الله بن عمر أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فاتته صلوة العصر فكأنما وتر أهله وماله۔

سیدنا حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ خبر دی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نماز عصر کا فوت ہونا بھی

۴۸۲ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ

۴۸۳ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

بَابُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

۴۸۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى يَعْنِي الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

۴۸۶ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا بِاِقَامَةٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

۴۸۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

عراک بن مالک کہتے ہیں کہ ان کو نوفل بن معاویہ سے روایت پہنچی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی جاتی رہ گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

عراک بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نوفل بن معاویہ سے سنا کہ ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی جاتی رہ گئی اس کا گھر بار لٹ گیا۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

مغرب کی نماز

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں دیکھا۔ آپ نے تکبیر فرمائی اور نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور پھر تکبیر فرما کر عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر بعد ازاں بیان فرمایا کہ اس جگہ جناب عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا تھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

نماز عشاء کی فضیلت

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر فرمائی حتیٰ کہ آپ کو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پکارا آپ نے دیر کی عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے سوا اس نماز کو کوئی نہیں پڑھتا اور اسلام نہ پھیلنے کی وجہ سے اس وقت مدینہ منورہ کے لوگوں کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

سیدنا حضرت حکم سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے جماعت مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں تکبیر سے پڑھائیں اور سلام پھیرا۔ پھر آپ نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر بیان فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا اور انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے ایسا ہی کیا۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے۔

ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

خود میں ہی ہوں تو ... پھر آپ نے مغرب کی تین رکعت ادا فرمائیں پھر ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

٤٨٨ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

نماز باجماعت کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں مسلسل رات اور دن کو فرشتے آتے جاتے ہیں۔ اور فجر و عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس رہے تھے اوپر چڑھ جاتے ہیں تب خدا تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا فرشتے کہتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس سے چلے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

٤٨٩ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجہ افضل ہے اور رات اور دن کے فرشتے نماز فجر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو۔ اقم الصلوٰة لدلوک الشمس الی غسق الیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ ترجمہ قائم کرو نماز سورج ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک اور فجر کی نماز۔ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

٤٩٠ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ۔

سیدنا حضرت عمارہ بن رویبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص آفتاب نکلنے سے قبل (فجر کی نماز) اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی نماز) ادا کرے گا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔

بَابُ فَرْضِ الْقِبْلَةِ

قبلہ رخ ہونا فرض ہے

٤٩١ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ ماہ منہ کر کے نماز ادا فرمائی۔

وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ

پھر آپ کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا

۴۹۱ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی پھر انصار کی ایک جماعت پر گذرا اور ان سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا ہے تو وہ جماعت نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئی۔

الْحَالُ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

غیر قبلہ کی طرف کس حال میں منہ کر سکتا ہے

۴۹۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرف منہ کر کے سواری چلتی اسی پر نماز ادا فرماتے اور وتر بھی اسی پر ادا فرماتے لیکن فرض نماز اس طرح ادا نہیں فرماتے تھے۔

۴۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو آپ اپنی سواری پر نماز ادا فرما رہے تھے اسی آیت کریمہ کے متعلق نازل ہوئی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی تم جدھر منہ پھیرو اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔

۴۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جدھر آپ کی سواری منہ کرتی آپ نماز پڑھتے۔ مالک نے عبد اللہ بن دینار سے ذکر فرمایا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر کسی طرف منہ کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ اس طرف قبلہ نہ تھا تو وہ کیا کرے؟

۴۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اور ان سے کہا کہ رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

ہوا ہے اور حکم ہوا ہے کہ آپ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں تو وہ لوگ اسی حالت میں کعبہ کی طرف منہ کر کے گھوم گئے اور ان کے منہ شام کی طرف تھے لہٰذا وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

نوٹ: مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی سمت ہے اور کعبہ جنوب کی طرف ہے لہٰذا حضرات صحابہ نے شمال سے جنوب کی طرف رخ کر لیا۔

كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ

اوقات نماز

۴۹۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے نماز عصر میں دیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نہیں جانتے کہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھائی۔ یہ سنا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ دیکھیے آپ کیا فرما رہے ہیں عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جناب جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے امامت کی میں نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی پھر دوسری بار نماز پڑھی پھر تیسری بار پھر چوتھی پھر پانچویں۔ آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو گنا۔

أَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

نماز ظہر کا ابتدائی وقت

۴۹۸ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أُسْمِعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ

سیدنا حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ سیار بن سلامہ نے بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے باپ سے سنا۔ آپ حضرت ابو برزہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھ رہے تھے شعبہ نے فرمایا۔ میں نے سیار سے کہا کیا آپ نے اس کو سنا تو آپ نے جواب دیا اس طرح سے جس طرح کہ تم سن رہے ہو پھر فرمایا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھتے تھے ابو برزہ نے فرمایا آپ نماز عشاء میں دیر کرنے کی پرواہ نہیں کرتے تھے آدھی رات تک اور آپ نماز عشاء سے قبل سو جانے کو ناپسند فرماتے تھے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند فرماتے تھے شعبہ نے فرمایا میں پھر

إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ
لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ
فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ
جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ
قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِالسِّتِّينَ إِلَى
الْمِائَةِ۔

کے پاس تھا اس سے پوچھا۔ آپؓ نے فرمایا جب سورج ڈھل جاتا تو آپ نماز ظہر ادا فرماتے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھ کر ایک شخص مدینہ کے کنارے پہنچ جاتا اور سورج زندہ ہوتا اور میں بھول گیا کہ آپ نے مغرب کا کونسا وقت بیان کیا۔ پھر میں آپؓ سے ملا اور آپؓ سے پوچھا آپ نے فرمایا آپ فجر کی نماز اس وقت ادا کرتے کہ نماز پڑھنے کے بعد ایک شخص اگر اپنے ایک دوست کے پاس جاتا تو وہ اسے پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے سو آیات تک کلام مجید کی تلاوت کرتے۔

✤ ✤ ✤ ✤

۴۹۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ
فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے ان کے ہمراہ ظہر کی نماز ادا فرمائی۔

۵۰۰ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ
فَلَمْ يُشْكِنَا قِيلَ لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي
تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت خبابؓ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زمین کی سخت گرمی کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہ فرمائی۔ ابو اسحاق سے پوچھا گیا کہ اس کو جلدی پڑھنے میں آپ نے کہا ہاں۔

تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ
مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ
كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ
بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہاں پر نماز ظہر پڑھنے سے قبل آپ کوچ نہ فرماتے کسی نے پوچھا خواہ دوپہر ابھی ڈھلی بھی نہ ہوتی؟ آپ نے فرمایا اگرچہ دوپہر کیوں نہ ہوتا تا وقتیکہ آپ دوپہر ہی نماز ظہر پڑھ لیتے)

تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ

سردیوں میں نماز ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ
بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گرمی کے موسم میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے اور سردی کے موسم میں آپ جلدی ادا فرماتے۔

اَلْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

سخت گرمی میں نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا

۵۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب گرمی سخت ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔

ف: اس حدیث پاک سے علمائے حنفیہ نے استدلال کیا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا بہتر ہے۔

۵۰۴ عَنْ أَبِي مُوسَى يَرْفَعُهُ قَالَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی جہنم کے جوش میں سے ہے۔

آخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ

ظہر کا آخری وقت

۵۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ رَأَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلَّى بِهِ الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ قَلِيلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ أَمْسِ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں۔ پھر جناب جبرئیل نے صبح صادق کے وقت فجر کی نماز پڑھی۔ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو عصر کی نماز پڑھی۔ پھر غروب آفتاب کے وقت جب روزہ دار کے افطار کا وقت ہوا تو مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر شفق غائب ہونے کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر دوسرے دن آئے اور صبح روشن ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا تو عصر کی نماز پڑھی۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کل اور آج کی نمازوں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

ف: امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظہر کا آخری وقت دو مثل تک ہے۔

۵۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گرمیوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا وقت تین قدم سے

خَمْسَةَ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔ پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

نوٹ: قدم سے مراد آدمی کے جسم کا سایہ ہے۔ گرمیوں میں سایہ مختلف ہوتا ہے گرمیوں میں سایہ کم ہوتا ہے کیونکہ سورج سمت الراس کے قریب ہوتا ہے۔ ان ممالک میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے کہ مکہ مکرمہ وغیرہ ان کے برعکس سردیوں میں سمت الراس سے ہٹا ہوتا ہے لہٰذا سایہ زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک گرمیوں میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا چاہیے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِي فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أُرَى إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھو۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ (دوسرا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ ہوتا ہے) جب سورج غروب ہوا تو آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔ جب شفق ڈوب گئی تو آپ نے عشاء کی نماز بھی ادا فرما لی پھر دوسرے دن جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب آدمی کا سایہ دگنا ہوا تو آپ نے نماز عصر پڑھی اور شفق ڈوبنے سے پہلے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن حارث نے فرمایا: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب تہائی رات گزر گئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔

تَعْجِيلُ الْعَصْرِ

نمازِ عصر جلدی ادا کرنا

۵۰۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب دھوپ حجرے کے اندر تھی اور ابھی سایہ حجرے سے اوپر دیوار تک نہیں پہنچا تھا۔

۵۰۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ أَوْ يَأْتِيهِمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر ایک سفر کرنے والا قبا تک سفر کرتا اور ان کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑھ

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

سے ہو کر قبا پہنچ جاتا اور سورج بلند ہوتا۔ قبا اور مدینہ منورہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے۔

✤ ✤ ✤ ✤

۵۱۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما چکے ہوتے اور سورج بلند روشن ہوتا۔ چلنے والا تیز چل کر عوالی تک پہنچ جاتا۔ اور سورج ابھی بلند ہوتا۔

ف: مدینہ منورہ کے قریب دیہات کو عوالی کہا جاتا ہے جو مسجد نبوی سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر اور کچھ آٹھ دس میلوں کے فاصلے پر ہیں۔

۵۱۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور سورج سفید اور بلند ہوتا۔

۵۱۲ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے ظہر کی نماز عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ پڑھی پھر جب حضرت انس بن مالک کے پاس گیا۔ تو آپ نماز عصر پڑھ رہے تھے میں نے دریافت کیا چچا جان آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے تو آپ نے فرمایا عصر کی۔ اور اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی وقت میں نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۳ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهُ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب عمر بن عبدالعزیز کے دور میں نماز (ظہر) پڑھی۔ پھر حضرت انس بن مالک کے پاس گئے اور آپ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ ہاں ظہر پڑھ چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تو عصر بھی پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے کہا آپ نے نماز بہت جلد پڑھ لی۔ آپ نے فرمایا۔ میں اسی وقت نماز پڑھتا ہوں جس وقت میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرامؓ کو)۔

✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤

بَابُ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَاْخِيْرِ الصَّلٰوةِ

نماز عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۴ عَنِ الْعَلَاءِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ

سیدنا حضرت علاء بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی

دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ
بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ
الْعَصْرَ قُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ
قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا
انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ
جَلَسَ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ
قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا
يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا۔

سے چلے تو ہم جناب انس بن مالک کے پاس بصرہ میں آپ کے گھر گئے اور آپ اس وقت نماز ظہر ادا کر کے واپس تشریف لائے تھے آپ کا گھر مسجد سے ملحق تھا جب ہم حضرت سیدنا انس کے پاس گئے تو آپ نے دریافت کیا کیا تم نے نماز عصر ادا کر لی ہے ہم نے جواب دیا نہیں ابھی ابھی تو ہم نماز ظہر پڑھ کر آئے ہیں۔ پھر حضرت انس نے فرمایا تو پھر عصر کی نماز پڑھ لو ہم اٹھ کر ہم نے نماز عصر ادا کی۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان (یعنی غروب ہونے کے قریب) ہو گیا تو وہ شخص اٹھا اور چار ٹھونگیں مار لیں اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کیا۔

◆ ◆ ◆ ◆

۵۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ
فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ

نماز عصر کا آخری وقت

۵۱۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ فَتَقَدَّمَ
جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ
وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ
مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ
خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ
ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ
أَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوقات نماز بتلانے کے لیے تشریف لائے تو جبریل آگے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور تمام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے۔ آفتاب ڈھل جانے پر جبریل علیہ السلام نے نماز ظہر پڑھائی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبریل آئے تو سب سابق کی طرح آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے جبریل علیہ السلام نے نماز عصر پڑھائی پھر غروب آفتاب کے بعد جبریل علیہ السلام آئے اور آگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ نے نماز مغرب پڑھائی اور جب شفق غروب ہو گئی تو جبریل علیہ السلام پھر آئے اور آگے حضور پھر لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے۔ تو جبریل

رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَأَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَأَصْبَحَ وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ۔

جبرئیل علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور پھر صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور آگے کھڑے ہو گئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو اس طریقہ سے جبرائیل نے نماز فجر پڑھائی۔ اور پھر دوسرے دن جب سایہ آدمی کے مثل ہوا تو جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور جیسے کل کیا تھا ویسا ہی کیا اور ظہر پڑھائی۔ پھر جب سایہ دو مثل ہو گیا تو آئے اور کل کی طرح کیا اور نماز عصر پڑھائی۔ غروب آفتاب کے بعد پھر آئے اور گزشتہ روز کی طرح کیا اور نماز مغرب پڑھائی پھر ہم لوگ سو گئے پھر اٹھے پھر سو گئے پھر اٹھے تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور کل کی طرح کرتے ہوئے نماز عشاء پڑھائی۔ پھر صبح کی روشنی ہونے پر آئے جب تارے چمک رہے تھے اور جیسے کل کیا تھا ویسا ہی کیا اور نماز فجر پڑھائی اور پھر کہا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

نوٹ: ایک دن اول وقت اور دوسرے دن آخر وقت میں نمازیں پڑھا کر جبرئیل علیہ السلام نے نمازوں کے اول وقت و آخری وقت کو سمجھا دیا۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

جس نے غروب آفتاب سے قبل دو رکعتیں پا لیں اس نے نماز عصر پالی

٥١٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل نماز عصر کی دو رکعتیں پا لیں یا فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے قبل پا لی۔ تو اس نے نماز اس کے وقت کو پا لیا

٥١٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی یا سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی۔ تو اس نے نماز کو پا لیا۔

٥١٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کا پہلا سجدہ غروب سے پہلے

الشمس فليتم صلوته وإذا أدرك أول سجدة من صلوة الصبح قبل أن تطلع الشمس فليتم صلوته۔

پڑھ چکا ہے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرے اور سورج نکلنے سے قبل فجر کی نماز کا سجدہ پا لے تو وہ شخص اپنی نماز کو پورا کرے۔

۵۲۰ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أدرك ركعة من صلوة الصبح قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آفتاب نکلنے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پا لی اس نے فجر کی نماز پا لی اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پا لی اس نے عصر کی نماز پا لی۔

نوٹ: اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جس شخص نے فجر یا عصر کی نماز شروع کی ایک رکعت ادا کی تھی کہ سورج نکل آیا یا ڈوب گیا تو اس کی نماز درست ہو گی۔ لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عصر میں یہ صورت درست ہے لیکن فجر میں ایک رکعت کی ادائیگی کے بعد سورج طلوع ہو گیا تو نماز باطل ہو گی۔

۵۲۱ عن معاذ أنه طاف مع معاذ بن عفراء فلم يصل فقلت ألا تصلي فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس ولا بعد الصبح حتى تطلع الشمس۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء کے ساتھ طواف کیا اور آپ نے دوگانہ طواف ادا نہ فرمایا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ نے دو رکعتیں نہیں پڑھیں؟ معاذ بن عفراء نے کہا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج ڈوبنے سے قبل عصر کے بعد کوئی نماز نہیں اور جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔

أول وقت المغرب

نماز مغرب کا ابتدائی وقت

۵۲۲ عن بريدة قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن وقت الصلوة فقال أقم معنا هذين اليومين وأمر بلالا فأقام عند الفجر فصلى الفجر ثم أمره حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم أمره حين رأى الشمس بيضاء فأقام العصر ثم أمره حين وقع حاجب الشمس فأقام المغرب ثم أمره حين غاب الشفق فأقام العشاء ثم أمره من الغد فنور بالفجر ثم أبرد بالظهر وأنعم أن يبرد ثم صلى العصر والشمس بيضاء وأخر

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک نماز کا وقت پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازوں کے ابتدائی اور آخری وقت معلوم کرنے کے لیے دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ آپ نے جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور آپ نے فجر ہوتے ہی تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو حکم فرمایا۔ ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب سورج سفید تھا۔ آپ نے سیدنا حضرت بلال کو حکم فرمایا تکبیر کا، اور عصر کی نماز پڑھی جب سورج غروب ہو گیا پھر آپ نے حکم فرمایا اور مغرب کی نماز پڑھی۔ جب شفق غائب ہو گئی تو آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ

تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا اور عشاء کی نماز پڑھی۔ دوسرے دن آپ نے حکم فرمایا تو فجر روشنی میں پڑھی اور آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ آفتاب ڈھلنے کا وقت تھا پھر آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سورج ابھی سفید تھا اور سابق دن سے آپ نے تاخیر فرمائی۔ پھر آپ نے شفق ڈوبنے سے قبل مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے تہائی رات گزرنے کے بعد سیدنا حضرت بلال کو تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا اور آپ نے تکبیر پڑھی اور اس وقت عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا سائل کہاں ہے جو اوقات نماز کے بارے میں دریافت کر رہا تھا دیکھو تمہاری نماز کے اوقات ان کے بیچ میں ہیں۔

تَعْجِيلُ الْمَغْرِبِ

مغرب میں جلدی کرنا

۵۲۲ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے قبیلہ بنی اسلم کے ایک صاحب سے روایت ہے کہ وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر گھروں کو جاتے تھے۔ وہ تیر پھینکتے جاتے تھے اور ان کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔

نوٹ: امام نووی کی تصریح کے مطابق علامت کا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ افضل وقت ہے۔ شفق ڈوبنے تک نماز مغرب کا وقت ادا کرنے کا جائز وقت ہے۔

تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں دیر کرنا

۵۲۳ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

سیدنا حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص میں عصر کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگوں کے واسطے یہ نماز پیش کی گئی انہوں نے اس نماز کو ضائع کیا جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا اس کو دوگنا ثواب ملے گا اور جب تک ستارہ طلوع نہ ہو اس نماز کے بعد کوئی نماز نہیں۔

نوٹ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہمیشہ فطرت اسلام پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب میں دیر نہ کرے گی کہ ستارے گنجان ہو جائیں اور ستارہ سے مراد وہ ستارہ ہے جو غروب کے بعد کچھ وقت دکھائی دیتا ہے (نووی)

آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب کا آخری وقت

۵۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ قَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (اور ساتھ ہی حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ قتادہ کبھی یہ حدیث مرفوع کرتے اور کبھی نہیں) کہ نماز ظہر کا وقت عصر کے وقت کے آنے تک ہے اور عصر کی نماز کا وقت سورج زرد ہونے تک ہے۔ مغرب کی نماز کا وقت شفق کی تیزی جانے تک ہے اور عشاء کا وقت آدھی رات کے گزرنے تک ہے۔ اور صبح کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے تک ہے۔

۵۲۶ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اوقات نماز پوچھنے کے لیے آیا آپ نے کوئی جواب نہ فرمایا۔ اور حضرت بلال کو حکم فرمایا آپ نے فجر کی تکبیر صبح صادق ہونے کے بعد کہی۔ پھر آپ نے سیدنا بلال کو تکبیر کا حکم فرمایا۔ آپ نے ظہر کی تکبیر کہی جب سورج ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا کہ دوپہر ہو گئی (وقت کے متعلق) آپ بہتر جانتے تھے۔ پھر آپ نے حکم فرمایا حضرت بلال نے عصر کی تکبیر کہی اور سورج اونچا تھا آپ کے حکم سے حضرت بلال نے مغرب کی تکبیر فرمائی جب سورج غروب ہو گیا پھر آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شفق غروب ہونے پر تکبیر فرمائی اور جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے دوسرے دن فجر کی تکبیر کہنے کا حکم فرمایا جب آپ فجر کی نماز سے فارغ ہو چکے تو کہنے والا کہتا کہ سورج نکل آیا ہے اور آپ نے بہت تاخیر سے نماز ادا کی اور آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز با تاخیر ادا فرمائی کہ گزشتہ روز عصر کی نماز پڑھنے کے وقت ظہر کی نماز کا وقت قریب ہو گیا۔

٥٢٤- عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ۔

یہاں تک کہ سورج سرخ ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے نماز مغرب میں شفق ختم ہونے تک تاخیر فرمائی۔ بعد ازاں تہائی رات تک نماز عشاء میں تاخیر فرمائی پھر فرمایا کہ نمازوں کے اوقات ان اوقات کے درمیان ہیں۔

سیدنا حضرت بشیر بن سلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور محمد بن علی دونوں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گئے اور آپ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا یہ حجاج بن یوسف کے دور حکومت کا واقعہ ہے۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور تشریف لائے اور آپ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ اصلی جوتی کے تسمے کے برابر تھا پھر عصر کی نماز جب سایہ ایک تسمہ اور ایک آدمی کے قد کے برابر ہو گیا پھر سورج غروب ہو جانے پر آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔ شفق غائب ہو جانے کے بعد آپ نے نماز عشاء پڑھی پھر صبح صادق طلوع ہوا تو آپ نے نماز فجر ادا فرمائی پھر آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ سایہ آدمی کے قد کے برابر ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے نماز عصر پڑھی جب کہ آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر دو گنا ہو گیا اتنا وقت باقی تھا کہ اگر کوئی اونٹ پر سوار ہو کر درمیانی رفتار سے چلتا رہے تو شام تک وہ ذوالحلیفہ پہنچ جائے (ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے) سورج غروب ہونے کے بعد آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے تہائی یا آدھی رات گزرنے پر نماز عشاء پڑھی۔ زید کو شک ہے۔ صبح کی سفیدی میں آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔

كَرَاهِيَةُ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز عشاء سے پہلے نماز مغرب پڑھ کر سونا مکروہ ہے

٥٢٥- عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ

سیدنا حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب ابو برزہ کے پاس گیا تو میں نے آپ سے صلوات کے اوقات کے متعلق دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح پڑھا

كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

فرماتے تھے جس نماز کو تم پہلی نماز کہتے ہو آپ آفتاب ڈھلنے کے بعد ادا فرماتے اور عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت ہم میں سے کوئی اپنے مکان میں پہنچ جاتا اور مدینہ منورہ کے کنارہ پر تھا اور سورج صاف اور روشن ہوتا اور جناب ابو برزہ مغرب کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ میں بھول گیا ہوں۔ آپ نماز عشاء میں تاخیر پسند فرماتے جسے تم عتمہ کہتے ہو اور نماز عشاء سے قبل سو جانے اور بعد میں بات چیت کرنے کو برا جانتے۔ اور صبح کی نماز آپ اس وقت تک پڑھ چکے ہوتے جب کہ ہر شخص اپنے دوست کو پہچانتا اور اس میں آپ ساٹھ آیات سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

أَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

نماز عشاء کا اوّلین وقت

۵۲۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَاءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ جِبْرِيلُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب جبرئیل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورج ڈھل جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا اٹھئے نماز ادا فرمائیے۔ جب سورج ڈھل گیا پھر آپ ٹھہرے رہے۔ جس وقت ہر ایک آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا اٹھئے عصر کی نماز ادا فرمائیے۔ پھر آپ ٹھہرے رہے جب کہ سورج غروب ہو چکا تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا اٹھئے مغرب کی نماز ادا فرمائیے۔ آپ اٹھے اور مغرب کی نماز ادا فرمائی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا پھر آپ ٹھہرے رہے جب شفق غائب ہو گئی تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کی حضرت عشاء کی نماز ادا فرمائیں آپ نے اٹھ کر نماز عشاء ادا فرمائی پھر جناب جبرئیل صبح صادق ہونے پر تشریف لائے اور عرض کیا اٹھئے اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا فرمائیں آپ اٹھے اور نماز فجر ادا فرمائی۔ دوسرے دن جب ہر ایک کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی حضرت اٹھئے نماز ادا فرمائیے آپ

مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

سے کہا اٹھو اور عصر ادا کرو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب کہ ہر ایک شے کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو گیا اور عرض کی حضور! اٹھ کر نماز عصر پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی۔ پھر مغرب کے لیے جب جبرئیل اس وقت حاضر خدمت ہوئے کہ جب سورج غروب ہو چکا اور یہ پہلے ہی دن کا وقت تھا اور عرض کیا حضور! اٹھیے نماز پڑھیں۔ آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر آپ کی خدمت میں اس وقت تشریف لائے کہ رات کا تہائی حصہ بیت چکا اور عرض کی کہ حضور! نماز پڑھیے آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر جبرئیل اس وقت حاضر ہوئے جب صبح خوب روشن ہو گئی اور عرض کی کہ آپ نماز پڑھیں۔ آپ نے نماز ادا فرمائی۔ آخر میں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

تَعْجِيْلُ الْعِشَاءِ

نماز عشاء میں جلدی کرنا

۵۲۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوْا أَخَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر آفتاب ڈھلتے ہی ادا فرماتے اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج ضیا اور صاف ہوتا اور نماز مغرب آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد پڑھتے اور جب آپ ملاحظہ فرماتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو عشاء کی نماز جلدی ادا فرماتے اور جب آپ دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو آپ بھی نماز میں دیر فرماتے۔

بَابُ الشَّفَقِ

شفق ڈوبنے کا وقت

۵۲۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيْقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز عشاء کے وقت کو میں سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز عشاء ادا فرماتے جب کہ تیسری رات کا چاند ڈوب چکا ہوتا۔

ف: تیسری رات کا چاند تقریباً دو گھنٹے میں ڈوب جاتا ہے شفق جب چھپ جائے شام ہو کر آدھا گھنٹہ بعد عشاء کی نماز پڑھ لینی چاہیے۔

۵۲۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے تھے میں دوسرے لوگوں کی نسبت نماز عشاء کی نماز کے وقت کو زیادہ جانتا ہوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو چکا ہوتا۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

نماز عشاء کو مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے

۵۲۳ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُؤَخَّرَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

سیدنا حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اور میرے باپ دونوں جناب ابو برزہ کے پاس گئے میرے باپ نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ دوپہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو آپ وہ نماز سورج ڈھلنے پر ادا فرماتے اور آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص اگر مدینہ کے انتہائی کنارے پر اپنے گھر کو لوٹ کر جاتا تو سورج ابھی صاف اور روشن ہوتا۔ حضرت سیار فرماتے ہیں کہ میں بھول گیا کہ ابو برزہ نے مغرب کے متعلق کیا فرمایا۔ پھر ابو برزہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند فرماتے جسے تم عتمہ کہتے ہو اور آپ عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو ناپسند فرماتے اور عشاء کی نماز کے بعد گفتگو اور بات چیت کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاتے جب کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا۔ اور نماز صبح میں آپ ساٹھ آیات سے زیادہ سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

۵۲۴ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت ابن جریج سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں نے جناب عطاء سے دریافت کیا۔ آپ کے نزدیک نماز عشاء پڑھنے کے لیے کونسا وقت مناسب ہے امام ہو یا اکیلا پڑھنے والا۔ سیدنا حضرت عطاء نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی حتی کہ لوگ سو گئے اور بیدار ہوئے پھر سو گئے، پھر اٹھے تو جناب عمر

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهٰى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلٰى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ شَيْئًا إِلَّا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَّا يُصَلُّوْهَا إِلَّا هٰكَذَا۔

الصلاۃ ... عورتیں اور لڑکے سو گئے۔ حضرت عطاء سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے گویا کہ اب آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ اپنا ہاتھ سر مبارک پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے۔ ابن جریج نے کہا میں نے جناب عطاءؓ سے تحقیق چاہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سر پر کس طرح رکھا تھا تو آپ نے بتایا جیسے ابن عباسؓ نے فرمایا تھا تو جناب عطاء نے اپنی انگلیوں کو تھوڑا کھول کر سر مبارک پر رکھا اور ان انگلیوں کے سرے سر کے اگلے حصے تک گئے۔ پھر آپ نے انگلیوں کو ملا کر اس طرح کھینچا کہ دونوں انگوٹھے کان کے اس کنارے تک جو کہ چہرے کے پاس ہے پہنچے پھر کنپٹی پر اور داڑھی کی جانب یا داڑھی کی جانب کو اس طرح لائے نہ سستی کی اور نہ جلدی کی پھر فرمانے لگے لیکن آپ نے اپنے اللہ کو ... امتیوں سے ... پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں ان کو اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

٥٣٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ فَنَادَى الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ إِنَّهُ الْوَقْتُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء کو دیر سے پڑھی حتی کہ رات کا حصہ گزر گیا پھر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا الصلوٰۃ (الصلوٰۃ) یا رسول اللہ! عورتیں سو گئیں اور بچے سو گئے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پانی آپ کے سر مبارک سے ٹپک رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز عشاء کا یہی وقت ہے۔

٥٣٦ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء دیر سے ادا کرتے۔

٥٣٧ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں نماز عشاء کو دیر سے ادا کرنے اور مسواک کے

عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

مسواک کا حکم فرماتا

بَابُ آخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ

عشاء کے آخری وقت کا بیان

۵۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

۵۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز عشاء میں دیر فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز عشاء کے لیے عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ علاوہ تمہارے کوئی شخص اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا اور اس وقت سوائے مدینہ کے اور کہیں نماز نہیں ہوتی تھی کیونکہ اسلام اس وقت تک پھیلا نہیں تھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم اس نماز کو شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک پڑھا کرو۔

۵۳۹ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي۔

۵۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا بہت حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا یہی اس نماز کا وقت ہے اگر میری امت پر دشوار نہ گزرتا تو میں یہی وقت مقرر فرماتا۔

۵۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى۔

۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے جب تہائی رات یا اس سے کچھ زیادہ رات گزر گئی تو آپ تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ نماز کا انتظار کرتے ہو کہ جس کا انتظار تمہارے علاوہ کوئی مذہب والا نہیں کرتا اور اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں ان کے ساتھ اس وقت یہ نماز پڑھتا اس کے بعد آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

۵۴۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ

۵۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اس وقت آپ نے نکل کر نماز پڑھائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم لوگ نماز ہی میں ہو جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو گے اور اگر کمزور کی کمزوری اور بیمار کی بیماری

لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ.

کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات کے وقت ادا کرنے کا حکم صادر فرماتا۔

۵۳۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ.

سیدنا حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت انس سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضورؐ نے انگوٹھی پہنی تھی تو حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا ہاں ایک رات آپ نے نماز عشاء میں دیر فرمائی اور تقریباً آدھی رات کے وقت ادا فرمائی۔ پھر جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ہماری طرف منہ کر کے ارشاد فرمایا جب تک تم انتظار کرتے رہو گے تو نماز ہی میں رہو گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی کی روایت کے مطابق آپ نے عشاء کی نماز آدھی رات تک دیر فرمائی۔

الرُّخْصَةُ فِيْ أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ

نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا

لفظ عتمہ کثیف اور گہرے اندھیرے کی سیاہی ہے چونکہ عام طور پر اعراب کے یہاں یہی رائج تھا اس کی اجازت ہے لیکن عشاء اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق وہ نماز عشاء ہی کہلائے تو بہتر ہے۔

۵۳۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اذان دینے اور صف اول میں کھڑے ہونے کا کس قدر ثواب ہے تو وہ اذان دینے یا صف اول میں کھڑے ہونے کے سلسلہ میں قرعہ اندازی کرتے اور اگر لوگ یہ جان لیں کہ جلدی نماز کے لئے آنے کا کس قدر ثواب ہے تو وہ اس جانب دوڑتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز کا کس قدر ثواب ہے تو وہ ان نمازوں میں گھٹنوں کے بل چل کر بھی آتے۔

الْكَرَاهِيَةُ فِيْ ذٰلِكَ

عشاء کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے

۵۳۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهٖ فَإِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْإِبِلِ وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گنوار لوگ نماز عشاء کو تمہاری نماز کے نام پر غالب نہ آ جائیں اس لئے کہ وہ لوگ اونٹوں کو دوہنے کی وجہ سے اندھیرا کر دیتے ہیں یعنی اس نماز کا نام عشاء ہے۔

۵۲۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرما رہے تھے۔ دیکھو گنوار تمہاری نماز کا نام دھرنے میں تم پر غالب نہ آ جائیں اس نماز کا نام عشاء ہے۔

أَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ

نماز صبح کا ابتدائی وقت

۵۲۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر اس وقت پڑھی جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ صبح ہو گئی۔

۵۲۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے نماز صبح کا وقت دریافت کیا۔ جب اگلے روز صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح نکلتے ہی نماز کا حکم فرمایا۔ جب آپ نے نماز پڑھائی۔ دوسرے روز جب روشنی ہو گئی تو آپ نے نماز کا حکم فرمایا اس کے بعد نماز پڑھائی اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جو وقت نماز کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ ان دونوں اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

التَّغْلِيسُ فِي الْحَضَرِ

حضر میں فجر اندھیرے میں پڑھنا

۵۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرماتے اور عورتیں اپنی چادریں لپیٹ کر واپس جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

۵۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی چادریں لپیٹ کر نماز پڑھتیں پھر واپس ہو کر جاتیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جا سکتیں۔

اَلتَّغْلِيْسُ فِي السَّفَرِ
سفر میں نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا

۵۵۰ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنْهُمْ فَاَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا فرمائی اور آپ یہودیوں کے نزدیک تھے۔ پھر آپ نے ان پر حملہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر خراب ہو گیا جب ہم کسی میدان میں اتریں گے تو وہ صبح ان لوگوں کے لیے بہت بری ہو گی جو ڈرائے گئے (ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا۔ کافروں کا تمام سامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ بعض کافر قتل ہو گئے اور بعض دوسرے غلام بن گئے اور باقی باندیوں کی حیثیت سے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے)۔

بَابُ الْاِسْفَارِ
نماز فجر روشنی میں پڑھنا

۵۵۱ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کو خوب روشنی کرو۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صبح کی نماز روشنی اور سفیدی میں پڑھنا اس حدیث کے مطابق ہے۔ امام طحاوی حنفی نے اس مسئلہ کی اور معنی یہ بیان فرمائے ہیں کہ نماز کو اندھیرے میں شروع کیا جائے لیکن اس میں قراءت اتنی ہو کہ نماز مکمل ہوتے ہی روشنی ہو جائے۔

۵۵۲ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریوں سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر جتنا اور روشن کر کے پڑھو گے تمہیں اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
طلوع آفتاب سے قبل جس شخص نے نماز فجر کی رکعت پالی

۵۵۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ سورج طلوع ہونے سے قبل پا لیا تو اس

سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

نماز فجر پالیا اور جس شخص نے عصر کی نماز کا سجدہ سورج غروب ہونے سے پہلے پالیا اس نے عصر کو پالیا۔

٥٥٤ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے عصر کی نماز پالی۔

اٰخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ

نماز صبح کا آخری وقت

٥٥٥ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَّنْفَسِحَ الْبَصَرُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ظہر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور آپ عصر کی نماز تمہاری ان نمازوں یعنی ظہر اور عصر کے درمیان ادا فرماتے اور آپ نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا فرماتے اور جب شفق غائب ہو جاتی تو عشاء پڑھتے اور پھر کہا کہ آپ فجر کی نماز پڑھتے (یعنی اتنی روشنی اور سفیدی ہو جاتی کہ سب چیزیں اچھی طرح دکھائی دینے لگیں)

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی

٥٥٦ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔

نوٹ: اس حدیث سے علماء نے متعدد فقہی مسائل مستنبط کیے ہیں۔ ۱) جو شخص امام کے ساتھ ایک رکعت پالے تو اس نے جماعت کا ثواب پالیا۔ جو شخص ایک رکعت کو وقت کے اندر ادا کرے اور پھر نماز کا وقت ختم ہو جائے جیسے فجر کی نماز کی ایک رکعت کے بعد سورج نکل آئے یا عصر کی ایک رکعت ادا کر لینے کے بعد سورج غروب ہو گیا تو وہ شخص اپنی نماز پوری کرے۔ اس کی نماز ادا ہو گی قضا نہیں ہو گی۔ جو ایک شخص نے نماز کا وقت ایک رکعت کے مطابق پالیا مثلاً عورت پاک ہو گئی یا نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنون صحت مند ہو گیا تو ان کے لیے لازمی ہے کہ وہ نماز ادا کرے۔

٥٥٧ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی

٥٥٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی۔

٥٥٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی

٥٦٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جس شخص نے جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز ادا ہوگئی۔

اگر جمعے کی ایک رکعت پالے تو گویا جمعہ مل گیا ایک رکعت اور پڑھ لے۔

٥٦١ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی مگر جس قدر نماز باقی رہ گئی اس کو ادا کرے۔

اَلسَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا

نماز کے اوقات ممنوعہ

٥٦٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کے سینگ یا چوٹیاں ہوتی ہیں یعنی اس کی ذریت ہوتی ہے کہ یہ لوگ سورج کی عبادت کریں اور ان کا سجدہ شیطان کے لیے ہو۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے، تو شیطان الگ ہو جاتا ہے۔ جب دوپہر کو سیدھا ہو جاتا ہے، تو شیطان اس کے نزدیک ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے۔ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو تو اس کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ جب غروب ہو جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک طلوع، غروب اور دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

٥٦٣ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے حضور علیہ السلام ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ ایک جس وقت سورج نکل رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے۔ دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو۔ حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے تیسرے

لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. — جب سورج غروب ہونے لگتا حتیٰ کہ غروب ہو جاتا۔

زیادہ احناف کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ بھی اور قضا نماز بھی پڑھنا جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ
صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے

۵۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

۵۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے سنا جن میں سیدنا عمر بھی تھے اور آپ ان سب میں پسندیدہ تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو تو تم میں سے کوئی شخص جان بوجھ کر نماز نہ پڑھے۔

۵۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع یا غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ
عین دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا وہ وقت جب سورج نکل کر یہاں تک کہ بلند ہو جاتا۔ دوسرے جب عین دوپہر ہو جاتی حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا تیسرا جب غروب ہونے کو ہوتا حتیٰ کہ غروب ہو جاتا۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے

۵۶۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج نکلنے تک نماز سے منع فرمایا اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔

۵۷۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہو اور سورج غروب ہو جانے تک نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں۔

۵۷۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۵۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۷۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْهَمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے وہم ہوا۔ حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تم اپنی نماز سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت پڑھو۔ کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں پر طلوع ہوتا ہے۔

۵۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى تُشْرِقَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى تَغْرُبَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سورج کا کنارہ نکلے تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرو تاکہ وہ خوب روشن ہو جائے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز پڑھنے میں دیر کرو تاکہ سورج بالکل غروب ہو جائے۔

۵۷۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ... هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الْأُخْرَى أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغَى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا حضور! کیا کوئی ایسا وقت ہے جس میں اللہ کا قرب زیادہ ہو یا اس وقت میں اللہ کو یاد کیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں سب اوقات سے زیادہ اللہ کے نزدیک رات کا آخری حصہ ہے اگرچہ اس وقت اللہ تعالیٰ شانہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے

جل في تلك الساعة فإن الصلاة محضورة مشهودة في طلوع الشمس فإنها تطلع بين قرني شيطان وهي ساعة صلاة الكفار فدع الصلاة حتى ترتفع قيد رمح ويذهب شعاعها ثم الصلاة محضورة مشهودة حتى تعتدل الشمس اعتدال الرمح بنصف النهار فإنها ساعة تفتح فيها أبواب جهنم وتسجر فدع الصلاة حتى يفيء الفيء ثم الصلاة محضورة مشهودة حتى تغيب الشمس فإنها تغيب بين قرني شيطان وهي صلاة الكفار.

ہو تو اس وقت میں بخشش طلب کرنے والوں میں سے ہو جائیں کیونکہ صبح کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ تو ٹھہرا رہ جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اور یہ کافروں کی نماز کا وقت ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو اس وقت نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے برابر ہو جائے اور اس کی شعاعیں چلی جائیں۔ پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز میں شامل ہوتے ہیں حتیٰ کہ سورج دوپہر کو سیدھا ہو جاتا ہے۔ جیسے نیزہ سیدھا ہوتا ہے یہاں تک کہ کسی طرف سایہ نہیں ہوتا۔ اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ تو نماز کو چھوڑ دے یہاں تک کہ سایہ ڈھلنے لگے پھر فرشتے حاضر ہوتے اور نماز میں شریک رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگے کیونکہ وہ شیطان کی دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ نماز کفار کا وقت ہے۔

الرخصة في الصلاة بعد العصر

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنا

۵۷۶ عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة بعد العصر إلا أن تكون الشمس بيضاء نقية مرتفعة.

۵۷۷ عن عائشة ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم السجدتين بعد العصر عندي قط.

۵۷۸ عن عائشة قالت ما دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر إلا صلاهما.

۵۷۹ عن عائشة أنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان عندي بعد العصر صلاهما.

۵۸۰ عن عائشة قالت صلاتان ما تركهما

۵۷۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے مگر اس وقت جب کہ سورج سفید صاف اور اونچا ہو۔

۵۷۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد کبھی وہ دو رکعتیں نہ چھوڑتے جو آپ میرے ہاں تشریف لا کر ادا فرماتے۔

۵۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو رکعتیں نہ چھوڑیں جو آپ میرے ہاں تشریف لا کر عصر کے بعد ادا فرماتے۔

۵۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ہاں عصر کے بعد تشریف رکھتے تو آپ دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۵۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں چھپ کر اور کھلم کھلا کبھی ترک نہیں فرمایا۔ دو رکعت فجر سے قبل اور دو رکعت عصر کے بعد۔

٥٨١ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت فرمایا جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ان دو رکعتوں کو عصر سے قبل ادا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے مصروفیت کے باعث یا بھول جانے کی وجہ سے ان دو رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھا جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ ہمیشہ ادا فرماتے۔

٥٨٢ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر تشریف لے گئے اور آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور یہ دو رکعت نفل آپ نے کس لئے پڑھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ دو رکعتیں ہیں جنہیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا۔ آج میں انہیں نہیں پڑھ سکا کیونکہ میں نے نماز پڑھائی اس لئے عصر کے بعد ان رکعتوں کو پڑھ لیا۔

٥٨٣ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ضروری کام میں مصروف ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے قبل دو رکعتیں ادا نہ فرما سکے تو آپ نے وہ دو رکعتیں عصر کے بعد ادا فرمائیں۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھ لینے کی اجازت

٥٨٤ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

سیدنا حضرت عمران بن حدیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت لاحق سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا جو سورج غروب ہونے سے قبل پڑھی جاتی ہیں

يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

آپ سے فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ انہیں پڑھا کرتے تو حضرت معاویہ نے آپ سے دریافت کرایا کہ سورج غروب ہونے کے وقت یہ دو رکعتیں کیسی ہیں یعنی آپ کیوں پڑھتے ہیں تو آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضروری کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان دو رکعتوں کو سورج غروب ہونے کے وقت پڑھا جبکہ میں نے آپ کو اس سے پہلے یا بعد میں کبھی یہ پڑھتے نہیں دیکھا۔

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

٥٨١ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هَذَا أَيُّ صَلَاةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مغرب سے قبل نماز پڑھنے میں رخصت

سیدنا حضرت ابو الخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابو تمیم جیشانی مغرب سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھنے کھڑے ہوئے میں نے جناب عقبہ بن عامر سے بات کہا کہ یہ کونسی نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ نماز ہے جو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پڑھتے تھے

الصَّلَاةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

٥٨٢ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

طلوع فجر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر ہو جاتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو ہلکی پھلکی سی رکعتیں پڑھتے یعنی آپ فجر کی سنتیں پڑھتے اور آپ کوئی نماز نفل ادا نہ کرتے

إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ

٥٨٣ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُخْرَى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَ

فجر ہو جانے کے بعد فرض پڑھنے تک نماز نفل پڑھنا

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک آزاد شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا کیا کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں اللہ کا قرب دوسرے اوقات کی نسبت زیادہ ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں رات کا اخیر حصہ اس

قَالَ أَيُّوبُ فَمَا دَامَتْ كَأَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتَّى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعَمُودُ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ أَمْسِكْ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

وقت سے ظہر کی نماز تک جتنی مناسب سمجھو نفل نماز پڑھو یہاں آفتاب نکلنے تک ٹھہرو جب تک ڈھال کی طرح ہے۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی نکل جائے پھر جتنے نوافل پڑھ سکتے ہو پڑھو حتیٰ کہ ستون اپنے سامنے برابر ہو جائے۔ پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے کیونکہ دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے پھر عصر کی نماز تک نماز پڑھیے اور سورج غروب ہو جانے تک ٹھہر جاؤ کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور شیطان کے ہی دو سینگوں سے ہی طلوع ہوتا ہے۔

إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز پڑھ سکنا

۵۸۸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اولاد عبد مناف! اس خانہ کعبہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو یا رات کی گھڑی ہو۔

نوٹ: حضرت امام شافعیؒ نے اس سے مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز پڑھنے کا جواز بیان فرمایا ہے۔

الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

مسافر کا نماز ظہر اور عصر کو جمع کرنے کا وقت

۵۸۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے قبل سفر کرتے تو آپ ظہر کی نماز عصر کے وقت تک دیر فرماتے پھر اترتے اور دونوں نمازیں ملا کر پڑھتے اور اگر کوچ کرنے سے قبل سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر ادا فرماتے اور پھر سوار ہو جاتے۔

۵۹۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ غزوہ تبوک کے سال نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر عصر اور مغرب عشاء کو جمع فرماتے۔ ایک دن آپ نے ظہر کی نماز میں تاخیر فرمائی پھر نکلے تو آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور باہر نکلے تو مغرب اور عشاء آپ نے ملا کر پڑھی۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ أَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ زَرَّاعَةٍ لَهُ أَنِّيْ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى إِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

سیدنا حضرت کثیر بن قاروندا سے مروی ہے کہ میں نے جناب سالم بن عبداللہ سے ان کے والد گرامی کی نماز کے متعلق پوچھا اور سوال کیا کہ وہ کبھی سفر میں نمازوں کو جمع فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں آپ نے میرے والد کو تحریر کیا جب میرے والد کھیتی باڑی میں مصروف تھے کہ میں دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں یعنی میرا آخری وقت قریب ہے یہ سن کر جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور آپ جلدی چلے جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے آپ کو کہا الصلوٰۃ یعنی نماز کا وقت قریب ہو گیا آپ نے کوئی توجہ نہ کی حتیٰ کہ ظہر و عصر کے درمیان وقت آگیا آپ نے اتر کر مؤذن کو حکم فرمایا کہ ظہر کی تکبیر کہو جب میں سلام پھیر لوں تو پھر عصر کی تکبیر کہنا چنانچہ آپ نے دونوں نمازیں پڑھیں پھر سوار ہو گئے جب سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ تو آپ نے فرمایا ایسے ہی کرو جیسے ظہر اور عصر میں کیا اور آپ تشریف لے گئے جب ستارے چمکنے لگے تو آپ نے اتر کر مؤذن سے فرمایا کہ مغرب کی تکبیر کہو جب میں سلام پھیر لوں تو عشاء کی تکبیر کہو۔ آپ نے پھر دونوں نمازیں پڑھیں اور نماز سے فراغت پا کر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا اچانک معاملہ پیش آ جائے تو اسی طرح نماز پڑھ لے۔

ارشاد: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دو نمازوں کو ملانے کی یہی صورت ہے۔

اَلْوَقْتُ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُقِيْمُ

مقیم کے نمازوں کو جمع کر سکنے کا وقت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں نماز پڑھی اور مغرب و عشاء کی سات رکعتیں جمع فرمائیں۔ اور آپ نے نماز ظہر میں دیر اور عصر میں جلدی فرمائی اور نماز مغرب میں دیر اور عشاء کی نماز میں جلدی فرمائی۔

٥٩٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى بِالْبَصْرَةِ الْأُولَى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْأُولَى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بصرہ میں ظہر و عصر کی نماز پڑھی اس درمیان میں کوئی نماز نفل نہ پڑھی اور اسی طرح آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اس درمیان میں کوئی نماز نفل نہیں پڑھی آپ نے ایسا کسی اہم مشغولی کام کی وجہ سے کیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر و عصر آٹھ رکعتیں پڑھیں ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہ تھی۔

الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مسافر نماز مغرب اور عشاء کب جمع کر سکتا ہے

٥٩٤ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتَّى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَلَى إِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

سیدنا حضرت اسماعیل بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک مرتبہ کہیں جناب عبداللہ بن عمر کے ساتھ گئے یہاں تک کہ ہم لوگ حمی کے قریب پہنچ گئے کہ سورج غروب ہو گیا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کرنے سے خوف کیا کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ تشریف لے گئے حتی کہ آسمان کے کنارے سے سفیدی چلی گئی اور عشاء کی تاریکی چھا گئی پھر آپ سواری سے اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اس کے بعد عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا۔

٥٩٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب کی نماز میں دیر فرماتے حتی کہ آپ مغرب اور عشاء کی نماز جمع فرماتے۔

٥٩٦ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِسَرِفَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مکہ میں تھے کہ سورج غروب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرف تک تشریف لے گئے اور مقام سرف میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔

٥٩٧ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ نماز ظہر عصر تک مؤخر کرتے اور پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے اور

يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فِي جَمْعِهِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ بَعْدَ مَغِيبِ الشَّفَقِ۔

٥٩٨ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا فَانْظُرْ أَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا۔

٥٩٩ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتّٰى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتّٰى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

٦٠٠ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ

مسافر کا مغرب کی نماز کو تاخیر کر کے مغرب و عشاء کی نماز ملا کر پڑھنا

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ایک سفر میں نکلا آپ اپنی زمین کی طرف جانا چاہتے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید شدید بیمار ہیں اگر آپ نے ان سے ملنا ہے تو جلدی پہنچئے۔ آپ حضرت صفیہ کی زندگی میں پہنچنا چاہتے تھے اس لیے بہت جلدی چلے آپ کے ہمراہ قریش کا ایک شخص تھا وہ مسلسل چل رہا تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہوا آپ نے نماز نہیں پڑھی حالانکہ آپ نماز کی بہت زیادہ حفاظت کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے دیر فرمائی تو میں نے عرض کیا نماز پڑھ لیجئے۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے کے قریب ہو گئی پھر اس وقت آپ نے اتر کر مغرب کی نماز ادا فرمائی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی۔ پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ ایسا ہی کیا کرتے۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے ہمراہ مکہ سے آرہے تھے جب شام ہوئی تو آپ چلتے رہے۔ حتیٰ کہ رات ہو گئی۔ ہم نے سمجھا کہ آپ نماز بھول گئے۔ ہم نے کہا حضرت! آپ نماز پڑھ لیں وہ خاموش رہے اور چلتے رہے۔ حتیٰ کہ شفق غائب ہونے کے قریب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھی اسی دوران شفق غائب ہو گئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اس کے بعد آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے جب آپ کو جلدی چلنے کی ضرورت پیش آجاتی۔

سیدنا حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے کہ ہم نے جناب سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفر کی نماز کے متعلق دریافت کیا کہ کیا جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوران سفر نمازوں کو جمع فرماتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ صرف

ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ أَمْرٌ يَخْشَى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ.

اَلْحَالُ الَّتِيْ يَجْمَعُ فِيْهَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

[illegible]
[illegible] فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ [illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا کا آخری دن [illegible] آخرت کا پہلا دن [illegible]
[illegible] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو گئے [illegible]
آپ کے ہمراہ تھا آپ تیزی سے چلے یہاں تک کہ جب نماز
کا وقت قریب ہو گیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ اے ابوعبدالرحمٰن جب
[illegible]
[illegible]
وقت [illegible] تکبیر [illegible] فرمایا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نماز کو جمع کرنے کی حالت

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرما لیتے۔

۶۰۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ حَزَبَهُ اَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کرنے کی جلدی ہوتی یا جب کوئی ضرورت پیش ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء اکٹھا پڑھ لیتے۔

۶۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلدی سفر ہوتا تو آپ مغرب و عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں نمازوں کو ملانا

۶۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر و مغرب و عشاء ملا کر پڑھیں۔ حالانکہ نہ کسی دشمن کا خوف تھا اور نہ ہی سفر تھا۔

۶۰۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالْمَدِيْنَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قِيْلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلٰى اُمَّتِهِ حَرَجٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر ملا کر پڑھتے۔ حالانکہ کوئی خوف بھی نہ ہوتا اور نہ ہی بارش ہوتی۔ بعض لوگوں نے سوال کیا کہ ایسا کیوں کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ایسا اس وجہ سے کیا کہ آپ کی امت تنگی میں نہ ہو۔

۶۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر و عصر کی آٹھ رکعتیں اور مغرب و عشاء کی سات رکعتیں ملا کر پڑھیں۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں نماز ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا

۶۰۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِلٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی طرف چلے یہاں تک کہ آپ وہاں تک پہنچے آپ نے دیکھا کہ آپ کے لیے نمرہ میں خیمہ لگایا گیا تھا۔ (نمرہ ایک جگہ ہے عرفات سے متصل ہے تمام عرفات میں شامل نہیں ہے اس جگہ ایک مسجد بن گئی ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رہے جب کہ سورج ڈھل گیا

ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

اس کے بعد آپ نے اپنی اونٹنی تیار کرنے کا حکم فرمایا جب وہ کس دی گئی تو آپ وادی کے درمیان تشریف لائے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اس کے بعد آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی تو آپ نے عصر ادا فرمائی اور ان دونوں کے درمیان آپ نے کچھ نہ پڑھا۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھنا

۶۰۸ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مزدلفہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ مغرب و عشاء ملا کر پڑھا۔

۶۰۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عرفات سے مزدلفہ کی طرف لوٹے تو میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے نماز مغرب و عشاء ملا کر پڑھی پھر فرمایا کہ رسول کریم علیہ السلام نے اس مقام پر ایسے ہی کیا تھا۔

۶۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کے مقام پر مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔

۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سوائے مزدلفہ کے مقام پر کبھی نہیں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ملا کر پڑھی ہوں اور اسی دن آپ نے صبح کی نماز اس وقت سے پہلے پڑھ لی جو پڑھنے کا معمول تھا۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز جلدی ادا فرمائی تاکہ لوگ مزدلفہ سے جلد فارغ ہو جائیں۔ اسی حدیث سے احناف رحمہم اللہ نے دو نمازوں کو جمع کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

كَيْفَ الْجَمْعُ

کیسے جمع کیا جائے

۶۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى

سیدنا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے ... تشریف لائے تو آپ صلی

الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلوٰةُ فَقَالَ الصَّلوٰةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ.

فَضْلُ الصَّلوٰةِ لِمَوَاقِيتِهَا

٦١٣ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلوٰةُ عَلَى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٦١٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ إِقَامُ الصَّلوٰةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

٦١٥ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خطبہ ختم ہونے کے بعد حضرت اسامہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا آپ گھاٹی میں پیشاب کیا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے مشک کے ذریعے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیف وضو فرمایا میں نے (یارسول اللہ) نماز کے متعلق عرض کیا۔ یارسول اللہ نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آگے چل کر ادا کریں گے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لے گئے تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ پھر لوگوں نے اپنی اپنی سواریوں سے سامان اتارا اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔

نماز اپنے ٹھیک ٹھیک وقت پر ادا کرنے کی فضیلت

٦١٣: سیدنا حضرت ابو عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے اس گھر والے نے بیان کیا۔ یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ عزوجل کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا دوسرے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا یعنی ان کی اطاعت کرنا اور ان کی خدمت کرنا تیسرے اللہ عزوجل کی رضا مندی کے لیے کفار سے جہاد کرنا۔

٦١٤: سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دریافت کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ٹھیک وقت پر نماز ادا کرنا۔ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

٦١٥: سیدنا محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے۔ اس دوران نماز کے لیے تکبیر ہوئی۔ لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ میں وتر پڑھ رہا تھا لوگوں نے جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا اس وقت وتر پڑھنا درست ہے جبکہ اذان ہو جائے آپ نے فرمایا ہاں۔ اذان تو کیا تکبیر کے بعد بھی وتر پڑھا

أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ آپ سو گئے تھے کہ سورج نکل آیا بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

فِيمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً

جو شخص نماز بھول جائے

۶۱۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو اسے پڑھ لے۔

۶۱۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو نماز سے سو جائے یا اس سے غافل ہو جائے آپ نے فرمایا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

فِيمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ

جو شخص نماز سے غافل ہو جائے

۶۱۶ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور کریم سے اپنے سو جانے اور نماز کے وقت گزر جانے کے متعلق عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سونے میں کوئی قصور نہیں۔ قصور تو جاگتے ہوئے ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز بھول جائے یا سو جائے اور نماز کا وقت گزر جائے تو جس وقت اسے یاد آئے تو نماز پڑھ لے۔

۶۱۷ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے میں کوئی قصور نہیں بلکہ قصور یہ ہے کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے اور پہلی نماز کے وقت تک آدمی نماز نہ پڑھے۔

اِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

نیند میں قضا ہونے والی نماز کو دوسرے دن پڑھ لینا

۶۱۸ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُصَلِّهَا اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب لوگ فجر کی نماز سے سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے روز صبح اسی کے وقت پر قضا کیا جائے۔

٦٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَسِيتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تجھے میری یاد آئے اس وقت نماز پڑھ لے۔

٦٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز بھول جائے، اسے جب یاد آئے تو پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا میری نماز کو میری یاد کے وقت پڑھو۔

٦٢٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هٰكَذَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے۔ تو اسے جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ نماز کو اس وقت قائم کرو جب تجھے میری یاد آئے۔ معمر نے کہا میں نے زہری سے اس صورت کے بارے میں پوچھا کیا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو ایسے ہی پڑھا؟ آپ نے جواب عنایت فرمایا ہاں۔

كَيْفَ يَقْضِي الْفَائِتَ مِنَ الصَّلٰوةِ

قضا نماز کیسے ادا کی جائے

٦٢٤ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

سیدنا حضرت بریدہ بن ابی مریم سے مروی ہے کہ آپ اپنے باپ سے روایت فرماتے تھے۔ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر ہم چلتے رہے جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو سب سو گئے اور سورج نکلنے تک کوئی نہ جاگا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر ہم پر روشن ہو گیا۔ تب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان دی۔ آپ نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر اقامت کا حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو بیان فرمایا۔

نوٹ: التعصیب الحرث ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق فرمایا۔ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے [illegible] یہ حدیث [illegible] احتمال رکھتی ہے۔

یعنی لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ محض حقیقی ہیں ... اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتاب و حکمت کی تعلیم فرمائی اور آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے ... اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ... مگر آپ نے وہ علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے حاصل کیا ... جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھا دیا ... آپ سے قائم ہے۔

(تفسیر مظہری تفسیر ...)

اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں ... نمازیں فرض فرمائیں ... کسی کی بھی ان میں ... شان علمی پر ... آپ کی ذات اقدس ... تمام علوم و معارف اور حقائق و تجلیات و مشاہدات اور کمالات و کرامات ... پر مشتمل ہے ... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت ... علم و معرفت ... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا۔

٦٢٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ... تو ہم لوگ نماز ظہر عصر مغرب اور عشاء سے روک دیئے گئے ... یہ بات مجھ پر دشوار گزری ... تو میں نے دل میں کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی تو آپ نے نماز عصر پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی تو آپ نے نماز مغرب پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھائی۔ پھر آپ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو کہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتی ہو تمہارے علاوہ۔

٦٢١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جس وقت ہم لوگ آخر شب میں ... سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ ...

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

نماز پڑھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو اونٹ کی مہار پکڑنی چاہیے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے قریب ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے حکم کی فوراً تعمیل کی۔ آپ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا پھر دو رکعت (فجر کی سنت) ادا فرمائیں بعد ازاں تکبیر پڑھی اور آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔

٦٢٧ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ۔

سیدنا حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے باپ سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز سے غافل رہیں۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میں کروں گا۔ پھر آپ نے سورج نکلنے کی جانب منہ کیا اور ان سب پر غفلت طاری کر دی گئی۔ جب سورج کی گرمی پہنچنے لگی۔ تو وہ جاگے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وضو کرو اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سب حضرات نے فجر کی دو رکعتیں ادا کر کے نماز فجر پڑھی۔

٦٢٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطَى۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی رات سفر فرمایا پھر آپ اتر پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہونے سے قبل نہ جاگے۔ جب تک سورج بلند ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں فرمائی تھی۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور یہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے جس کا ذکر کلام اللہ شریف میں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔"

كِتَابُ الْأَذَانِ

کتاب اذان کے بارے میں

٦٢٩ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب مسلمان مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ وقت کا اندازہ کر کے نماز پر تشریف لاتے تھے اور نماز کے لیے کوئی

لَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

پکار سکتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے متعلق بات چیت کی تو بعض حضرات کا مشورہ یہ تھا کہ ایک ناقوس بنا لیا جائے جیسے نصاریٰ نے بنا رکھا ہے (ناقوس ایک لکڑی ہوتی ہے جو ایک لکڑی سے ماری جاتی ہے اور جب وہ ماری جاتی ہے تو آواز پیدا ہوتی ہے) یا بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ تم یہودیوں کی مانند ایک سینگ بنا لو۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اس طرح سے شخص کو نہیں بھیج سکتے جو نماز کے لیے پکارے۔ پس سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھو اور نماز کے لیے پکارو۔

تَثْنِيَةُ الْأَذَانِ

کلمات اذان کو دو دو مرتبہ کہنا

٦٢٧ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہنے کا حکم صادر فرمایا اور تکبیر کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا۔

٦٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دو دو مرتبہ ہوا کرتی اور تکبیر ایک ایک مرتبہ مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہا جاتا تھا۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تکبیر میں الفاظ دو مرتبہ کہے گئے ہیں۔

خَفْضُ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ کہنا

٦٢٩ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ فَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هٰذَا قُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُونَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

سیدنا حضرت ابو محذورہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بٹھایا اور ایک ایک حرف کر کے اذان سکھلائی۔ حدیث نقل کرنے والے راوی جناب ابراہیم نے فرمایا کہ ہماری اذان کی طرح۔ جناب بشر بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب ابراہیم سے کہا کہ ذرا مجھے اذان سناؤ۔ تو آپ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار، اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار، پھر آپ نے ہلکی آواز سے جس کو نزدیک والے سن

اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

محمد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار، اشہد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ فرمایا۔ حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو دفعہ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کے مطابق اذان کے کل سترہ کلمات بنتے ہیں۔ لیکن اگلی حدیث کے مطابق ابتداء میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنے سے اذان کے کل انیس کلمات بنتے ہیں۔

كَمِ الْاَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

اذان کے کل کتنے کلمے ہیں

۶۲۳ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو انیس کلمے اذان کے اور سترہ کلمے اقامت کے سکھائے۔ پھر جناب ابو محذورہ نے انیس اور سترہ کلمے گنے۔

كَيْفَ الْاَذَانُ

اذان کیسے دی جائے

۶۲۴ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان سکھائی تو فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر آپ نے دوبارہ فرمایا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حَجْرِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ حَتّٰى جَهَّزَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یتیم تھے اور آپ نے جناب ابو محذورہ

إلى الشام قال قلت لأبي محذورة إني خارج إلى الشام وأخشى أن أسأل عن تأذينك فأخبرني أن أبا محذورة قال خرجت في نفر فكنا ببعض طريق حنين فقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من حنين فلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض الطريق فأذن مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعنا صوت المؤذن ونحن متنكبون فصرخنا نحكيه ونستهزئ به فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوت فأرسل إلينا حتى وقفنا بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيكم الذي سمعت صوته قد ارتفع فأشار القوم إلي وصدقوا فأرسلهم كلهم وحبسني فقال قم فأذن بالصلاة فقمت فألقى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم التأذين هو بنفسه قال قل الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله ثم قال ارجع فامدد من صوتك ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله ثم دعاني حين قضيت التأذين فأعطاني صرة فيها شيء من فضة فقلت يا رسول الله مرني بالتأذين بمكة فقال قد أمرتك به فقدمت على عتاب بن أسيد عامل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة فأذنت معه بالصلاة عن أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

[illegible] ملک شام کی طرف بھیجا۔ میں نے ابو محذورہ سے عرض کیا کہ میں ملک شام جا رہا ہوں اور مجھ کو خیال ہے کہ لوگ تمہاری اذان کے متعلق پوچھیں گے تو آپ مجھ سے بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں چند آدمیوں کے ساتھ نکلا ہم حنین کے راستہ میں تھے جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ ہم سے راستہ میں ملے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نماز کے لئے اذان دی۔ جب ہم نے مؤذن کی آواز سنی تو ہم ہٹ کر [illegible] اس کی نقل اتارنے لگے [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آواز سن لی اور آپ نے کسی کو بھیج کر ہم کو بلایا [illegible] تو آپ نے فرمایا تم میں سے کس کی آواز بلند تھی [illegible] سب نے میری طرف اشارہ کیا [illegible] اور مجھ کو روک لیا [illegible] پھر آپ نے خود مجھ کو اذان سکھلائی فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔

پھر آپ نے فرمایا کہ آواز بلند کر کے پھر کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ [illegible] اشہد ان محمدا رسول اللہ [illegible] دو مرتبہ حی علی الصلوۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ جب میں اذان دے چکا تو آپ نے مجھ کو بلایا اور ایک تھیلی عطا فرمائی جس میں کچھ چاندی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو مکہ مکرمہ میں اذان دینے کا حکم فرمائیں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو حکم دیا۔ پھر میں عتاب بن اسید کے پاس پہنچا جو کہ مکہ مکرمہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم تھے میں نے ان کے ساتھ نماز کے لئے اذان دی رسول کریم کے حکم کے مطابق۔

[illegible]

اَلْاَذَانُ فِی السَّفَرِ

٦٣٣- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ قَالَ ... عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ سَمِعْتُ فِي هَؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَأَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ تَعَالَ فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَبَرَّكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَّمَنِي كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ بِهَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

سفر میں اذان دینا

[illegible] اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

[illegible] الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ [illegible] اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ [illegible]

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

أَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ

سفر میں علیحدہ لوگوں کا اذان کہنا

۱۲۳۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا چچا زاد بھائی (ایک مرتبہ) تھا آپ نے ارشاد فرمایا جب تم سفر کرو تو سفر میں اذان اور تکبیر کہو تم دونوں میں سے جو بڑا ہو وہ شخص امامت کرائے۔

اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِأَذَانِ غَيْرِهِ فِي الْحَضَرِ

کسی دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنا

۱۲۳۵ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَقِيْقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلٰى أَهْلِنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیس راتیں رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم فرمانے والے اور نرم دل تھے آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ہمیں گھر جانے کا شوق ہوا آپ نے سوالات فرمائے کہ تم اپنے گھر والوں میں سے کس کو چھوڑ کر آئے ہو ہم نے جواب دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے گھر والوں میں واپس جاؤ اور ان کو دین کی تعلیم دو اور انہیں حکم دو کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ شخص امامت کرائے۔

۱۲۳۶ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَقَالَ لِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابو قلابہ نے کہا کہ آپ نے عمرو بن سلمہ سے ملنا

حتی أتلقاه قال أیوب فلقیته فسألته فقال لما کان وقعة الفتح بادر کل قوم بإسلامهم فذهب أبي بإسلام أهل حوائنا فلما قدم استقبلناه فقال جئتکم والله من عند رسول الله صلی الله علیه وسلم حقا فقال صلوا صلوة کذا في حین کذا فإذا حضرت الصلوة فلیؤذن لکم أحدکم ولیؤمکم أکثرکم قرآنا۔

۶۲۱ عن سالم عن أبیه عن النبي صلی الله علیه وسلم قال إن بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا أذان ابن أم مکتوم

المؤذنان للمسجد الواحد

۶۲۲ عن ابن عمر أن النبي صلی الله علیه وسلم قال إن بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا تأذین ابن أم مکتوم۔

هل یؤذنان جمیعا أو فرادی

۶۲۳ عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أذن بلال فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن أم مکتوم قالت ولم یکن بینهما إلا أن ینزل هذا ویصعد هذا۔

۶۲۴ عن أنیسة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أذن ابن أم مکتوم فکلوا واشربوا وإذا أذن بلال فلا تأکلوا ولا تشربوا۔

جناب ابوقلابہ نے فرمایا جناب عمرو بن سلمہ زندہ ہیں ان سے ملاقات کیوں نہیں کر لیتے۔ جناب ایوب نے فرمایا میں نے جا کر ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قبیلہ نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے والد اپنی قوم سے اسلام کی طرف تشریف لے گئے۔ جب وہ واپس آئے تو ہم سب ان کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آ رہا ہوں جبکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جس کو قرآن زیادہ یاد ہو وہ شخص امامت کرائے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات میں اذان دیتے ہیں تو تم لوگ کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دے۔

ایک ہی مسجد کے لیے دو مؤذن ہونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت بلال (رات کی) اذان جلدی پڑھ دیا کرتے ہیں، تم ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سننے تک کھاتے پیتے رہو۔

کیا دو مؤذن ایک ہی وقت میں اذان پڑھیں یا الگ الگ

سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جناب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو کھاؤ پیو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دونوں کی اذان میں فاصلہ نہ ہوتا مگر اتنا کہ ایک شخص اذان دے کر اترتا تو دوسرا اذان دینے کے لیے چڑھتا۔

سیدہ حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن ام مکتوم اذان دے تو کھاؤ پیو اور جب بلال اذان دے تو نہ کھاؤ پیو۔

اَلْاَذَانُ فِیْ غَیْرِ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ

۶۴۴۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیُوْقِظَ نَائِمَکُمْ وَلِیَرْجِعَ قَائِمَکُمْ وَلَیْسَ اَنْ یَقُوْلَ ھٰکَذَا یَعْنِیْ فِی الصُّبْحِ۔

وقت سے پہلے اذان پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو سوتوں کو جگانے کے لیے اذان فرماتے تھے اور فرمایا کہ آپ تہجد پڑھنے والوں کو کھانا کھانے کے لیے ... تاکہ سوتے ہیں اور آپ فجر ہونے ... نماز فجر جیسی ہوتی ہے لہذا تم ان کی اذان پر کھانا پینا نہ چھوڑو۔

وَقْتُ اَذَانِ الصُّبْحِ

۶۴۵۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰی اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوۃِ۔

اذان صبح کا وقت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز فجر کا وقت کیا ہے آپ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا جناب بلال رضی اللہ عنہ نے صبح کی روشنی نکلتے ہی اذان دے دی۔ دوسرے روز آپ نے ... روشنی ہونے تک نماز میں تاخیر فرمائی۔ پھر حضور علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر کہنے کا حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ اور پھر فرمایا کہ یہی نماز کا وقت ہے۔

کَیْفَ یَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِہٖ

۶۴۶۔ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِیْ اَذَانِہٖ ھٰکَذَا یَنْحَرِفُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا۔

مؤذن اذان دیتے وقت کیا کرے

سیدنا حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جناب بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور آپ نے اذان دی ... حضرت بلال رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں پھرتے تھے۔

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

۶۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ الْمَازِنِیِّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ

اذان کہتے وقت آواز کو بلند کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ جنگل میں اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کیلئے اذان کہو تو بلند آواز سے کہو کیونکہ جہاں تک مؤذن کی اذان کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک سب جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گے جناب ابو سعید نے فرمایا کہ میں

أبو سعيد سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم — ابو سعید نے کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ریت وغیرہ یعنی جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچے گی وہاں تک کی سب چیزیں قیامت کے روز مؤذن کے ایمان کی گواہی دیں گی۔ اس لیے خوب بلند آواز سے اذان کہنا مستحب ہے۔

۶۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ فَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچے اس کی بخشش اور مغفرت کی جاتی ہے اور اس کے ایمان کی گواہی ہر خشک و تر (یعنی مردہ و زندہ شے) دیتی ہے۔

۶۴۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دعا کرتے ہیں اور مؤذن کی بخشش ہوتی ہے جہاں تک اس کی آواز بلند ہوتی ہے اور ہر ایک خشک و تر جو سنتا ہے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والے ہر نمازی کی نماز کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے۔

اَلتَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ

اذان صبح میں تثویب

۶۵۰ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ أُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

سیدنا حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیتا تھا اور میں فجر کی پہلی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد کہتا تھا الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔

۶۵۱ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ بِأَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے حدیث کے راوی ابوجعفر نہیں ہیں جنہوں نے سفیان سے روایت کی بلکہ یہ دوسرے ابوجعفر ہیں۔

آخِرُ الْأَذَانِ

اذان کے آخری الفاظ

۶۵۲ عَنْ بِلَالٍ قَالَ آخِرُ الْأَذَانِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

سیدنا حضرت بلال فرماتے ہیں کہ اذان کا آخر اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ ہے۔

۶۵۳ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا آخری حصہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ تھا

۶۵۴ عَنِ الْاَسْوَدِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

حضرت اسود سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

۶۵۵ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
آپ نے فرمایا اذان کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

اَلْاَذَانُ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ

بارش والی رات جماعت میں آنا ضروری نہیں

۶۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ
ثَقِيْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِيْ
لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ
عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

سیدنا حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سے بنو ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو سفر میں ایک بارش والی رات میں سنا وہ کہہ رہا تھا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح (اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھو)

۶۵۷ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلٰوةِ
فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا
فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ
ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

سیدنا حضرت نافع سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کے لیے ایک رات اذان دی جو کہ اس وقت ٹھنڈی تھی اور ہوا چل رہی تھی۔ آپ نے اذان میں فرمایا سب لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز ادا کریں کیونکہ بارش اور ٹھنڈی رات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے کہ سب لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھیں۔

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

اگر کوئی شخص پہلی نماز کے وقت میں دو نمازوں کو ادا کرے تو وہ اذان کہے

۶۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ
فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ
بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ
فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ
خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ
يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے جب آپ عرفات میں پہنچے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے لیے خیمہ نمرہ میں لگا دیا گیا ہے۔ بعد ازاں جب سورج ڈھلا تو حضور نے اپنی اونٹنی قصواء پر کجاوہ کسنے کا حکم صادر فرمایا جب آپ وادی کے درمیان پہنچے تو آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ بعد ازاں جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہنے پر

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوتَيْنِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

٦٥٩ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّ اِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

٦٦٠ـ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهٗ بِجَمْعٍ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ هٰكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ ـ

اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوتَيْنِ

٦٦١ـ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ـ

٦٦٢ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ـ

٦٦٣ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يَتَطَوَّعْ

ہو کر پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہ فرمائی یعنی نماز نفل وغیرہ سنت وغیرہ نہیں فرمائی۔

پہلی نماز کا وقت گزرنے پر جو شخص دو نمازوں کو اکٹھا پڑھے تو اسے اذان دینی چاہیے؟

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عرفات سے) واپس تشریف لائے جب آپ مزدلفہ میں تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے ادا کر کے پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہ فرمائی۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مزدلفہ میں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے آپ نے اذان اور تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا الصلوٰۃ اور آپ نے عشاء کی دو رکعت ادا فرمائیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کون سی نماز ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح نماز پڑھی۔

دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے والا شخص ایک ہی مرتبہ تکبیر کہے۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک تکبیر سے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر آپ نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا انہوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مزدلفہ میں حضرت نبی کریم کے ہمراہ ایک تکبیر سے نماز ادا فرمائی۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھیں آپ نے ہر ایک کے لیے ایک تکبیر فرمائی اور کسی نماز سے پہلے نفل ادا

قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدَهَا۔

دونوں سے پہلے نہ کسی نماز کے بعد۔

اَلْاَذَانُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

قضا ہو جانے والی نماز کے لیے اذان کہنا

٦٦٤ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لِوَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احزاب میں مشرکین نے ہمیں نماز ظہر سے روکے رکھا۔ حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو گیا اور یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ جب تک جہاد کی سورۃ الانفال کی آیات نازل نہ ہوئی تھیں بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی وکفی اللہ المؤمنین القتال یعنی اللہ نے جنگ سے مسلمانوں کی جان بچا لی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ نے ظہر کی تکبیر پڑھی اور آپ نے اس نماز کو ادا فرمایا جیسا کہ اس وقت میں پڑھا کرتے تھے۔

اَلْاِجْتِزَاءُ لِذٰلِكَ كُلِّهِ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّالْاِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ان سب کے لیے ایک ہی اذان کافی ہے مگر ہر نماز کے لیے تکبیر الگ الگ ہے

٦٦٥ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق کے روز مشرکوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے روکے رکھا۔ آپ نے جناب بلال کو حکم فرمایا تو آپ نے اذان دی۔ پھر تکبیر فرمائی۔ آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر تکبیر فرمائی تو عصر کی پڑھی۔ پھر تکبیر کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں تکبیر فرمائی تو آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔

اَلْاِكْتِفَاءُ بِالْاِقَامَةِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے فقط تکبیر کہہ لینا

٦٦٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ کہ مشرکین نے ہمیں ظہر و عصر مغرب و عشاء کی نماز پڑھنے سے روکا جب وہ واپس ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا کہ

فَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

نے نماز کے لیے تکبیر کہی۔ ہم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر فرمائی ہم نے عصر کی نماز ادا کی۔ پھر مغرب کی تکبیر فرمائی ہم نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے عشاء کی تکبیر فرمائی ہم نے عشاء کی نماز پڑھی اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اس وقت پوری سرزمین پر تمہارے سوا کوئی جماعت اللہ کو یاد نہیں کرتی۔

اَلْإِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

دوبارہ ادا کے لیے تکبیر کہنا

٦٦٧ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب ایک رکعت رہتی تھی تو آپ نے سلام پھیرا اور آپ مسجد سے تشریف لے گئے ایک شخص نے دوڑ کر حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے اندر تشریف لائے اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر فرمائی آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی میں نے لوگوں کو جب یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس شخص کو پہچانتے ہو جس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے ہیں میں نے جواب میں عرض کیا کہ میں نہیں جانتا ہاں البتہ اگر میں دیکھوں تو پہچان لوں گا وہ شخص میرے سامنے نکلا میں نے کہا یہ وہ صاحب ہیں لوگوں نے کہا یہ صاحب طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

أَذَانُ الرَّاعِيْ

گڈریے کا اذان کہنا

٦٦٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ هٰذَا مِنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو آپ نے اذان دینے والے ایک شخص کی آواز سنی جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص چرواہا ہے یا بکریوں سے بچھڑا ہوا ہے حکم فرماتے

هَذَا لِرَاعِي غَنَمٍ أَوْ رَجُلٌ عَازِبٌ عَنْ أَهْلِهِ فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَإِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَالَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔

معلوم نہیں ہے کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث نہیں سنی۔ آپ نے وادی کی جانب تشریف لا کر نظر فرمایا تو ریوڑ چرایا جا رہا تھا۔ پھر آپ کی نظر بالکل ایک مری ہوئی بکری پر پڑی تو آپ نے فرمایا دیکھو یہ بکری اس کے مالک کے نزدیک کس قدر ناپسندیدہ ہے صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اَلْأَذَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

اکیلے نماز پڑھنے والے کی اذان

٦٢٩ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر تعجب فرماتا ہے جو پہاڑی کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے۔ نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو اس بندے کو کہ مجھ سے ڈر کر اذان دیتا اور نماز پڑھتا ہے میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

اَلْإِقَامَةُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

اکیلے نماز پڑھنے والے کی تکبیر

٦٣٠ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي صَفِّ الصَّلَاةِ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں اکیلے تشریف فرما تھے۔

كَيْفَ الْإِقَامَةُ

تکبیر کیسے کہی جائے

٦٣١ - عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ إِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قُلْتَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ۔

جامع مسجد کے مؤذن سیدنا حضرت ابو المثنیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہے جاتے اور تکبیر ایک ایک دفعہ مگر قد قامت الصلوٰۃ دو دو دفعہ کہا جاتا جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کر کے نماز ادا کرنے کے لیے باہر نکلتے۔

اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ

٦٤٢ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِي إِذَا حَضَرَتِ الصَّلوٰةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

ہر شخص کا اپنے لیے علیحدہ تکبیر کہنا :-

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے اور میرے ایک ساتھی کو فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں اذان دو پھر تکبیر کہو اور پھر تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

فَضْلُ التَّأْذِيْنِ

٦٤٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلوٰةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلوٰةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الْمَرْءُ أَنْ لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى۔

اذان کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے۔ تاکہ وہ اذان کی آواز نہ سنے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ واپس آجاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے حتی کہ وہ انسان کے دل میں وسوسہ اندازی کر کے اور دل سے آدمی کو الگ کر دیتا ہے جسم انسان کا نماز کی طرف جھکتا ہے لیکن دل بھی اور ادھر ہونے سے نماز ادا نہیں کرسکتا شیطان اسے یہاں تک بہلا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ نمازی یہ خیال نہ کر سکے تک بھی کہ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

اَلْاِسْتِهَامُ عَلَى التَّأْذِيْنِ

٦٤٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

اذان پڑھنے کے لیے قرعہ اندازی :-

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان کہنے اور امامت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کتنا ثواب ہے۔ تو وہ قرعہ اندازی کے بغیر کوئی راستہ نہ پاتے۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ نماز ظہر کو اول وقت میں ادا کرنے کا کتنا ثواب ہے تو وہ اس کی طرف جلدی کرتے۔ اور اگر انہیں معلوم ہو کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو وہ اپنی سرینوں کے بل گھسیٹتے ہوئے نماز کے لیے آتے۔

اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي ــــ

لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

٦٧٥ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان پر اجرت نہ لے

سیدنا حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور مجھے قوم کا امام بنا دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی قوم کا امام ہے تاہم سب سے زیادہ ضعیف اور کمزور مقتدی کی رعایت کرتے ہوئے نماز کو طول نہ دیجئے اور ایسے مؤذن کو مقرر کیجئے جو اذان پر اجرت نہ لیں۔

القول مثل ما يقول المؤذن

٦٧٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

مؤذن کی طرح کہنے کا بیان

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے

ثَوَابُ ذٰلِكَ

٦٧٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

اذان دینے کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی کریم کے ہمراہ تھے کہ جناب بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کو کھڑے ہوئے جب آپ اذان فرما چکے تو حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دل سے یقین کر کے ایسا کہا وہ جنت میں جائے گا۔

اَلْقَوْلُ مِثْلُ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ

٦٧٨ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

٦٧٩ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

جو کچھ مؤذن کہے وہی سننے والا بھی کہے

سیدنا حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابو امامہ بن سہل کے پاس بیٹھا تھا کہ مؤذن نے اذان دی اور جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ آپ نے بھی دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر فرمایا پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا۔ حضرت ابو امامہ نے بھی دو دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ فرمایا۔ پھر مؤذن نے دو دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا تو آپ نے بھی ایسے ہی کہا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا۔

سیدنا حضرت ابو امامہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب معاویہ سے سنا آپ فرماتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ۔

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے سنا جیسے کہ مؤذن کہہ رہا تھا۔

اَلْقَوْلُ الَّذِيْ يُقَالُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

مؤذن جب حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کہے تو سننے والے کو کیا کہنا چاہیے

٦٨٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّيْ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب حضرت معاویہ کے پاس تھا۔ اسی دوران آپ کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہؓ نے بھی ویسا ہی کہا جیسا کہ مؤذن نے فرمایا۔ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ فرمایا۔ جب مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو بھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ الْأَذَانِ

اذان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

٦٨١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب تم اذان سنو تو جو کچھ مؤذن کہے تم بھی وہی کہو۔ اس کے بعد مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ پھر خدا سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے واسطے ہے اور مجھ کو امید ہے کہ میں ہی وہ بندہ ہوں گا جو شخص میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کی دعا

٦٨٢ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ۔

ہو وہ شخص اذان سنتے وقت یہ کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر تو اس شخص کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر کہے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ تو اس کی شفاعت مجھ پر لازم ہو گئی قیامت کے دن۔

اَلصَّلٰوةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کے درمیان نماز

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے جس کا دل چاہے (اذان و اقامت کے درمیان نماز پڑھے)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مؤذن اذان دے چکتا تو بعض صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف آگے بڑھ جاتے اور نماز پڑھتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے اور وہ مغرب سے قبل نماز پڑھتے اور اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہ ہوتا تھا۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

مسجد سے اذان ہو جانے کے بعد نماز پڑھے بغیر جانا

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتَّى

سیدنا حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک شخص

قَطَعَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے بعد مسجد سے باہر ہونے لگا حتی کہ باہر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مسجد میں اذان ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر باہر نہ جائے۔)

٦٨٧ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہو جانے کے بعد نکلا۔ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

إِيذَانُ الْمُؤَذِّنِينَ الْأَئِمَّةَ بِالصَّلٰوةِ

جب نماز ہونے لگے تو اس سے قبل مؤذنوں کا اماموں کو آگاہ کرنا

٦٨٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے ایک رکعت وتر کی ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی قرآن حکیم کی پچاس آیات تلاوت کرے۔ پھر آپ سر اٹھاتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہو جاتا اور آپ فجر کی نماز کا وقت معلوم فرما لیتے تو آپ دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے پھر آپ دائیں طرف لیٹ جاتے۔ حتی کہ مؤذن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ تکبیر ہونے کی اطلاع دیتے تو آپ اس کے ساتھ نکلتے (اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ مؤذن امام کو نماز کے وقت دوبارہ مطلع کرے کیونکہ وہ دوسرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں)

٦٨٩ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ أَنَّهُ صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى اسْتَثْقَلَ فَرَأَيْتُهُ يَنْفُخُ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوةَ

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے مولی جناب سیدنا حضرت کریب سے مروی ہے کریبؓ نے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیسے نماز ادا فرماتے۔ آپؓ نے بیان فرمایا کہ حضور وتر سمیت گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ گہری نیند میں آرام فرماتے حتی کہ جناب بلال حبشی رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آ کر عرض کرتے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

دیکھا ... سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ ... خدمت ... [illegible] پھر آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بعد ازاں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

نوٹ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند عام انسانوں کی طرح نہ تھی بلکہ ہمارے سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن آپ فرماتے ہیں میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے اس لئے آپ نیند فرمانے کے بعد [illegible] امت ... نیند میں وضو کے ٹوٹنے ... سے آگاہ کر دیا۔

إِقَامَةُ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ

امام کے باہر نکلنے کے وقت مؤذن کا تکبیر کہنا۔

۶۹۰ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے باہر نکلتے ہوئے نہ دیکھ لو۔

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

کتاب المساجد

اَلْفَضْلُ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

۶۹۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مسجد تعمیر کرے کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

نوٹ: یہ فضیلت اس وقت ہو گی جب کوئی دوسری مسجد نزدیک نہ ہو ... [illegible] ... مسجد تعمیر کرنے سے ... [illegible] ... دین کی کتب ... [illegible] ... کرانا چاہئے۔

اَلْمُبَاهَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ

تعمیر مساجد میں فخر اور بڑائی کرنا

۶۹۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ مسجد تعمیر کرنے میں فخر کریں گے۔

نوٹ: یعنی نام وری یا اظہار بڑائی کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے [illegible]

ذِكْرُ أَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا

عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السِّكَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ۔

کون سی مسجد پہلے تعمیر ہوئی

سیدنا حضرت اعمش سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا میں اپنے والد سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا راستہ میں جس وقت کہ میں سجدہ والی آیت تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے عرض کیا اے والد! کیا آپ راستہ میں سجدہ فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوذر سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے کہا پھر کونسی؟ آپ نے ارشاد فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا کہ ان دونوں مساجد کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چالیس سال کی مسافت اور تمہارے واسطے تمام زمین مسجد ہے جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لو۔

فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّلَاةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نے فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ آپ کی مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے مگر بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا اس سے بھی افضل ہے۔

الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ اسامہ بن زید حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ بھی تھے آپ نے دروازہ بند فرما لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں

هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

مَسْجِدُ الْأَقْصٰى وَالصَّلٰوةُ فِيهِ

۶۹۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ فِيهِ

۶۹۴: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ

جو حضرت عثمان بن طلحہ سے پوچھا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز پڑھی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں آپ نے درمیانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

مسجد اقصیٰ کا بیان اور اس میں نماز پڑھنا

۶۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر مکمل فرمائی تو انہوں نے خداوند قدوس سے تین باتوں کی درخواست کی ایک تو یہ کہ خداوند قدوس ان کو ایسی حکومت عنایت فرمائے کہ جو اس کی مرضی کے مطابق ہو چنانچہ ان کو ایسی حکومت عطا ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ ان کو ایسی سلطنت عطا فرمائے کہ ان کے بعد کسی کو ایسی سلطنت نہ ملے چنانچہ ایسی سلطنت عنایت ہوئی۔ تیسری بات یہ کہ جس وقت آپ مسجد کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دعا فرمائی کہ جو شخص اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کے ارادہ سے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

مسجد نبوی کی بزرگی کا بیان اور اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۴: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابو عبداللہ سے روایت ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے علاوہ مسجد حرام کے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد سب سے آخری مسجد ہے۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ہم کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ حضرت ابوہریرہ

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنعنا أن نستثبت أبا هريرة عن
ذلك الحديث حتى إذا توفي أبو هريرة ذكرنا
ذلك وتلاومنا أن لا نكون كلمنا أبا هريرة
في ذلك حتى يسنده إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن كان سمعه منه فبينا نحن على ذلك
جالسنا عبد الله بن إبراهيم بن قارظ فذكرنا
ذلك الحديث والذي فرطنا فيه
من نص أبي هريرة فقال لنا عبد الله بن إبراهيم
أشهد أني سمعت أبا هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم فإني آخر الأنبياء
وإنه آخر المساجد۔

رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم کی حدیث بیان فرماتے۔ لہٰذا ہم
نے اس حدیث کے متعلق جناب ابو ہریرہؓ سے زیادہ کچھ نہ پوچھا
(کہ آنحضرت سے سنا ہے یا نہیں) پھر ہمارا قول ہے کہ جب جناب ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ہم نے اس کا ذکر کیا ایک دوسرے
سے کہ اس بات پر ملامت کی کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کیوں نہ تحقیق کی اگر وہ اس حدیث کی نسبت حضرت نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیتے اگر انہوں نے آپ سے سنا تھا۔ تو ہم
اسی فکر میں تھے کہ جناب عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے
پاس بیٹھے۔ اور ہم نے یہ حدیث پاک بیان کی۔ اور اس میں تقصیر
کا ذکر کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ پوچھنے میں
تو جناب عبد اللہ بن ابراہیم نے فرمایا میں گواہ ہوں کہ جناب ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم نے یہ حدیث
پاک ارشاد فرمائی کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد بھی ان سب مساجد سے آخری ہے۔

ف: حدیث سے یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے باوجود افضل الانبیاء ہیں ایسے ہی آپ کی مسجد تمام مسجدوں کی
مساجد سے افضل ہے۔

٦٩٨ عن عبد الله بن زيد قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما
بين بيتي ومنبري روضة من رياض
الجنة۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغوں
میں سے ایک باغ ہے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ وہاں عبادت کرنے سے جنت میں داخلہ ہوگا یا یہ کہ وہ مکان جنت کی جگہوں میں سے ایک ہے۔

٦٩٩ عن أم سلمة أن النبي صلى الله
عليه وسلم قال إن قوائم منبري
هذا رواتب في الجنة۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا کہ میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے
ہوئے ہیں۔

مسجد الذي أسس على التقوى

تقویٰ پر تعمیر کی ہوئی مسجد

٧٠٠ عن أبي سعيد الخدري قال تمارى
رجلان في المسجد الذي أسس على
التقوى من أول يوم فقال رجل

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ دو شخصوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں
اس مسجد کے بارے میں بحث کی کہ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ

هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا۔

فرمایا یہ مسجد کہ جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے جس دن سے وہ بنی ہے اس لائق ہے کہ آپ اس میں عبادت کریں۔ ایک شخص نے کہا وہ (مسجد) قباء ہے۔ دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میری مسجد ہے۔

فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار اور پیدل تشریف لاتے تھے۔

نوٹ: بخاری و مسلم شریف کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قباء میں تشریف لاتے اور دو رکعت ادا فرماتے۔

۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عَدْلَ عُمْرَةٍ۔

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور مسجد قباء میں آ کر نماز پڑھے تو اس کو ایک عمرہ کے ثواب جتنا (ثواب) ملے گا۔

مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

کون کونسی مساجد کی طرف سفر کرنا درست ہے

۳۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے ایک مسجد حرام دوسری میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔

اعتراض: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں اور زیارت قبور بھی ان تین مساجد کے علاوہ ہے۔

جواب: اس حدیث پاک کا یہ مطلب ہے کہ دوسری مساجد میں نماز پڑھنے کا ثواب یکساں ہے چنانچہ مسجد حرام میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے بہرحال ان مساجد میں بہ نیت ثواب کے سفر کرنا جائز ہے لیکن کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے [illegible] کیونکہ ہر ایک مسجد میں ثواب یکساں ہے جیسے بعض لوگ [illegible] کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے سفر کر کے جاتے ہیں یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ ناجائز ہے البتہ سفر کرنا کسی اور مسجد کی طرف اور بجز زیادتی ثواب کی نیت سے منع نہیں اور حدیث کی یہ توجیہ کی جائے کہ نیت سے [illegible]

[illegible] ... یہودی ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... لَا تَتَّخِذُوا ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... (ابن ماجہ ...)
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... (... صفحہ ۵۰۲)

اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

گرجے کو مسجد بنانا

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا

سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ قوم کی جانب سے قاصد بن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی ... [illegible] ... کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک گرجا ہے ... [illegible] ... پانی منگا کر وضو کیا اور کلی فرمائی ... [illegible] ... گرجے کو توڑ ڈالو ... [illegible] ... مسجد بنا لو ... [illegible]

كانوا يأتيهم بالأذان قال والذي
نحلف به لو ملكناهم الأذان
قال ذكروا حتى كثر اشتغل
خلفه بين تلاوتنا فلو تركوه
بعضا.

نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدا

...عمران بن موسى قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا أبو التياح عن أنس
قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة نزل في عرض المدينة في حي
يقال لهم بنو عمرو بن عوف فأقام
فيهم أربع عشرة ليلة ثم أرسل إلى
الملأ من بني النجار فجاءوا متقلدين
سيوفهم كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم على راحلته وأبو بكر ردفه
وملأ بني النجار حوله حتى ألقى
بفناء أبي أيوب وكان يصلي حيث
أدركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم
ثم أمر بالمسجد فأرسل إلى الملإ من
بني النجار فجاءوا فقال يا بني النجار ثامنوني
بحائطكم هذا فقالوا والله لا نطلب ثمنه
إلا إلى الله عز وجل قال أنس وكانت
فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب
وكان فيه نخل فأمر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالنخل
فقطعت وبالخرب فسويت فصفوا
النخل قبلة المسجد وجعلوا
عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون
الصخر وهم يرتجزون ورسول الله صلى
الله عليه وسلم معهم وهم

[illegible]

قبروں کو کھود کر مساجد تعمیر کرنا

[illegible]

يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ان کے ہمراہ تھے بہت ہی شاداں و فرحاں تھے۔ بھلائی تو صرف آخرت ہی کی ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

٧٠٣- عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ دونوں فرماتے تھے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال شریف کی بیماری میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر کا پلو اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالتے جب آپ گھبراتے تو آپ منہ کھولتے اور اسی حالت میں فرماتے۔ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا (یعنی) ان کی عبادت کرنی شروع کر دی۔

٧٠٤- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ کے ایک گرجا گھر کا تذکرہ کیا جس کو انہوں نے دیکھا تھا اس میں تصویریں تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کی عادت تھی کہ جس وقت ان میں سے کوئی نیک بخت شخص فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے اور اس کی اس قسم کی تصویریں بنا لیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ برے ہوں گے۔

الْفَضْلُ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں آنے کا ثواب

٧٠٥- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی آدمی اپنے گھر سے مسجد کی جانب چلتا ہے تو اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

۷۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

عورتوں کو مساجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے سے منع نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے۔ (مصری روایت کے مطابق رات کو اجازت دے)

مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ۔

مسجد میں آنا کب منع ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت سے کھائے پہلے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن فرمایا پھر لہسن پیاز اور گندنا، تو وہ شخص ہماری مساجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے کہ جس سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔

ف: لہسن پیاز کا کچا کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے [illegible] کے نزدیک [illegible] مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۱ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

کونسا شخص مسجد سے نکالا جائے

سیدنا حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو تم دو ایسے درختوں کا پھل کھاتے ہو جن کو میں ناپاک سمجھتا ہوں ایک پیاز اور لہسن کو کھاتے ہو حالانکہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو آپ اسے بقیع کی طرف نکلنے کا حکم صادر فرماتے۔ اچھا جو کوئی ان کو کھائے تو وہ انہیں خوب اچھی طرح پکالے۔

ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

مسجد میں خیمہ لگانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اللہ علیہ وسلم إذا أراد أن يعتكف صلى الصبح ثم دخل في المكان الذي يريد أن يعتكف فيه فأراد أن يعتكف العشر الأواخر من رمضان فأمر فضرب له خباء فأمرت حفصة فضرب لها خباء فلما رأت زينب خباءها أمرت فضرب لها خباء فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال آلبر تردن فلم يعتكف في رمضان واعتكف عشرا من شوال۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ نماز فجر پڑھنے کے بعد جائے اعتکاف پر تشریف لے جاتے۔ جب آپ نے رمضان کے ایک آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا ایک خیمہ لگانے کا حکم فرمایا۔ خیمہ مسجد میں لگا دیا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگایا گیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے لیے بھی خیمہ لگایا گیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا ان کی نیت ثواب کی ہے۔ پھر آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں دس دن تک اعتکاف فرمایا۔

۷۱۰ عن عائشة قالت أصيب سعد يوم الخندق رماه رجل من قريش رمية في الأكحل فضرب عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب۔

۷۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ خندق میں ایک تیر لگا (جو) قریش کے ایک شخص نے مارا تھا جو کہ ہاتھ کی رگ میں لگا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ ایک مسجد میں لگا دیا تاکہ آپ ان کی عیادت نزدیک سے کر لیا کریں۔

إدخال الصبيان في المساجد

مساجد میں بچوں کو ساتھ لانا

۷۱۱ عن أبي قتادة قال بينا نحن جلوس في المسجد إذ خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل أمامة بنت أبي العاص بن الربيع وأمها زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي صبية يحملها فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي على عاتقه يضعها إذا ركع ويعيدها إذا قام حتى قضى صلاته يفعل ذلك۔

۷۱۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ حضرت امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے کہ جن کی والدہ حضرت زینب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور حضرت امامہ کم سن بچی تھیں۔ آپ ان کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اس طرح سے کہ وہ آپ کے کندھے پر تھیں جس وقت آپ رکوع فرماتے تو ان کو اتار دیتے اور جب آپ کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا لیتے یہاں تک کہ آپ نے نماز مکمل فرمائی۔

رَبْطُ الْأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھنا

۷۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ (مختصر)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا وہ بنو حنیفہ میں سے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو پکڑ کر لائے جو کہ یمامہ والوں کا سردار تھا وہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

إِدْخَالُ الْبَعِيرِ الْمَسْجِدَ

اونٹ کو مسجد کے اندر داخل کرنا

۷۱۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ ایک لکڑی سے حجر اسود کو چھوتے تھے۔

النَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور صلوٰۃ جمعہ سے قبل حلقہ بنانے کی ممانعت

۷۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے اور مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

النَّهْيُ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت

۷۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد ماجد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

لہ اشعار سے مراد ایسے اشعار ہیں [illegible] کی طرف رغبت ہو۔

الرُّخْصَةُ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اچھے شعر کہنے کی اجازت

۷۱۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ آپ یعنی حضرت فاروق اعظم نے حضرت حسان کی طرف گھور کر دیکھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں کہ جب تم سے بہتر ہستی موجود تھی یعنی آنحضرت کی ذات گرامی۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا جب کہ میں آپ کی نعت شریف پڑھ رہا تھا آپ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ میری طرف سے جواب دے اے اللہ روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد فرما تو سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

اَلنَّهْيُ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

گمشدہ اشیاء کو مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

۷۲۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں گمشدہ چیز کی تلاش کرنے لگا تو آپ نے فرمایا خدا کرے کہ وہ گم شدہ شے نہ ملے۔

نوٹ: مساجد اللہ کے ذکر کے لیے ہیں دنیاوی باتوں کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

إِظْهَارُ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ہتھیار لگانا

۷۲۱ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت سفیان سے مروی ہے میں نے عمرو سے دریافت کیا کہ تم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیروں کے پیکان پکڑ کر رکھو اس شخص نے کہا ہاں۔

نوٹ: مسجد میں ہتھیار لگانا خلاف احتیاط ہے کیونکہ وہاں لوگ جمع ہوتے ہیں اس لیے کہ بے احتیاطی سے کسی کو لگ نہ جائے۔

تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

٧٢٢- عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ؟ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

مسجد میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اور علقمہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کیا آپ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور نماز پڑھو اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں طرف اور دوسرے کو اپنی بائیں جانب کیا پھر آپ نے اذان اقامت کے بغیر نماز پڑھی جب آپ رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال لیتے اور دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے اور فرماتے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے

اَلْاِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ

٧٢٣- عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

٧٢٤- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

مسجد میں لیٹنا

سیدنا حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن عاصم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ذکر کیا۔

اَلنَّوْمُ فِي الْمَسْجِدِ

٧٢٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسجد میں سونا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کنوارے نوجوان تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے۔

اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ

٧٢٦- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

مسجد میں تھوکنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی سے دبا دیا جائے۔

النهي عن أن يتنخم

الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۷۲۷ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى۔

مسجد میں قبلہ رُخ تھوکنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا آپ نے اسے کھرچ دیا پھر آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ

۷۲۸ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

نماز میں اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکنے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری سے کھرچ دیا اور سامنے اور دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

الرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ

۷۲۹ - عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا وَإِلَّا فَهَكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ۔

نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی اجازت

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکو بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوکو جبکہ بائیں طرف خالی ہو ورنہ ایسے کرو آپ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر مل دیا۔

بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ

۷۳۰ - عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

کس پاؤں سے تھوک کو ملا جائے

حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تھوکا اور پھر اپنے بائیں پاؤں سے مل دیا۔

تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ

مساجد میں خوشبو لگانا

۷۲۱ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا۔ آپ غصے ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ایک انصاری عورت نے اسے رگڑ کر صاف کر کے خوشبو لگا دی آپ نے یہ منظر دیکھ کر ارشاد فرمایا کیا اچھا کام ہے۔

ف: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مسجد میں خوشبو لگانا کسی طرح سے جائز و مستحسن اور مستحب ہے۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ

مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت کیا کہے

۷۲۲ - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ يَقُولاَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے کہنا چاہیے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب وہ مسجد سے نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

اَلْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ

مسجد میں جا کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا

۷۲۳ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ (تحیۃ المسجد)

اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

مسجد میں نماز پڑھے بغیر بیٹھنے اور نکلنے کی اجازت

۷۲۴ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا قصہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل نہ ہو سکے۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِتَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ.

(مُخْتَصَرٌ)

جب آپ تشریف لائے تو مسجد میں تشریف لے گئے اور پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد ہی میں آپ لوگوں کے سامنے بیٹھے جب یہ ہو گیا تو جو حضرات پیچھے رہ گئے تھے وہ آپ کے پاس آ کر عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے وہ حضرات اسی سے کچھ زیادہ تھے۔ آپ نے ان کی ظاہری بات قبول فرمائی اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد فرمایا اس کے بعد میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کیا تو آپ نے ناراضگی کے انداز میں تبسم فرمایا پھر فرمایا آؤ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا تم کس وجہ سے پیچھے رہ گئے کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی دوسرے شخص کے سامنے ہوتا تو عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاتا کیونکہ مجھ کو بات کرنے کا ڈھنگ آتا ہے لیکن خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ بیان کروں جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض فرما دے گا اور اگر میں آپ سے سچ بیان کروں جس سے آپ ناراض ہوں تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا خدا کی قسم جس وقت میں آپ سے پیچھے رہ گیا تھا اس سے زیادہ کبھی طاقتور اور مالدار نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے سچ کہا پھر فرمایا اب تم چلے جاؤ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کرے چنانچہ میں کھڑا ہو کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

لے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے جس میں وہ پیچھے رہ گئے تھے اور اس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے۔

صَلَاةُ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

جو شخص کسی مسجد سے گزرے اس کا نماز پڑھنا

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنَّا نَغْدُو

سیدنا حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

إِلَى السُّوقِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّي فِيهِ۔

سے پہلے ہم حضور کے زمانے میں صبح کے وقت بازار جاتے وقت مسجد سے گزرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا

٧٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک فرشتے تم میں سے ہر شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جب تک وہ نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ وہ کہتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما۔

٧٣٤۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ گویا نماز ہی میں ہے۔ (یعنی نماز کا انتظار کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔)

ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے پانی پینے یا بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کی ممانعت

٧٣٥۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

[1] اس مقام پر نماز پڑھنے کی ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں بلکہ اونٹوں کے سبب خلل پڑنے یا ایذا پہنچنے کی وجہ سے ہے

اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

٧٣٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةَ صَلَّى۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے لیے ساری زمین سجدہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی میری امت میں سے کوئی شخص جہاں بھی نماز کو پائے، تو نماز پڑھ لے۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحَصِيرِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

٧٣٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ
مُصَلًّى فَأَتَاهَا فَعَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ
فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَصَلَّوْا
مَعَهُ۔

سے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور نبی ا
اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور آپ کے گھر
تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ برکت کے
لیے نماز پڑھا کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ
کے گھر تشریف لے گئے حضرت ام سلیم نے ایک بچھونا
بچھایا اسے پانی سے دھویا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور آپ کے ہمراہ حضرت انس
اور ام سلیم نے بھی اس پر نماز پڑھی۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

٧٤١ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ گاہ پر نماز ادا فرماتے تھے

نوٹ: خمرہ بوریہ کے کسی ٹکڑے کو یا چھوٹا سا ٹکڑا جو کہ کھجور کے پتے یا کھجور سے بنایا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر نماز پڑھنا

٧٤٢ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا
أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ
امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ
ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ
وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ
يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ
سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ
أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ
إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا
مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلَّى عَلَيْهَا

سیدنا حضرت ابو حازم ابن دینار رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ چند لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی کے
پاس حاضر خدمت ہوئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے منبر کے متعلق بحث کر رہے تھے کہ کس درخت
کی لکڑی سے بنایا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت سہل رضی
اللہ عنہ سے سوالات کیا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
اللہ کی قسم مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کس لکڑی سے بنایا
گیا ہے اور میں نے دیکھا جب سے پہلے دن منبر رکھا
گیا اور جب پہلی بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر
تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایک عورت کے پاس
جس کا نام حضرت سہل نے لیا کہہ بھیجا کہ تم اپنے بڑھئی
غلام کو فرماؤ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنائے جن پر بیٹھ کر
لوگوں سے بات چیت وعظ کیا کروں۔ اس عورت نے
اپنے غلام کو حکم کیا اس لڑکے نے منبر مقام غابہ کے جھاؤ
سے بنایا اور اس عورت کے پاس لے آیا۔ اس ع

فَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ ـ

نے منبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے حکم فرمایا وہ یہیں رکھا گیا۔ بعد ازاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس منبر پر چڑھے آپ نے نماز پڑھی اور تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے اسی پر رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے الٹے پاؤں اتر کر منبر کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا جب آپ سجدہ سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا اے لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نماز پڑھنا

۷۴۳ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى خَيْبَرَ ـ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا۔ (آپ خیبر کے ارادہ سے جا رہے تھے)

ف: کعبہ مدینہ منورہ سے جنوب کی طرف ہے اور خیبر مدینہ منورہ کی شمالی جہت میں ہے۔

۷۴۴ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ يُصَلِّيْ إِلٰى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ ـ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا اور سوار ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور قبلہ آپ کی پیچھے کی طرف تھا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب قبلہ کے بارے میں

اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ

قبلے کی طرف منہ کرنے کا بیان

۷۴۵ـ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ ماہ نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ نے بامر رب العزت کعبہ کی جانب رخ فرمایا۔ ایک شخص جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آیا تھا، انصار کی ایک قوم کے پاس گیا اس نے کہا میں اس امر کی گواہی

إِلَى الْكَعْبَةِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا وہ لوگ بھی نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنا کب ضروری نہیں

۷۴۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے خواہ اس کا رخ جدھر بھی ہوتا حضرت عبداللہ بن دینار نے فرمایا کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

نوٹ: سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے ... [illegible] ... البتہ فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ... [illegible] ... پڑھے جا سکتے ہیں۔

۷۴۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز ادا فرماتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا آپ وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے مگر آپ اس پر فرض نماز نہ پڑھتے۔

اسْتِبَانَةُ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ سمجھ کر قبلہ رخ نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ اس طرف نہ تھا

۷۴۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں نماز فجر پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر بتایا کہ رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے پس وہ لوگ حالت نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے بعد ازاں وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر ... [illegible] ... کسی سمت کو قبلہ سمجھ کر نماز پڑھ لی ... [illegible] ... اس طرف قبلہ نہ تھا ... [illegible] ... نماز درست ہے۔

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي

۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

نمازی کا سترہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نمازی کا سترہ کس قدر ہونا چاہیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پالان کی لکڑی جتنا ہے (یعنی ایک ہاتھ کے برابر اس قدر سترہ ہو تو اس کے آگے سے آدمی گزر سکتا ہے۔)

۵۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر اس طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

الْأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

سترہ کے قریب ہونے کا حکم

۵۱ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو سترہ سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان اس کے سامنے سے گزرنے والی چیز اس کی نماز کو توڑ دے۔

مِقْدَارُ ذٰلِكَ

سترہ سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہونا چاہیے

۵۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جناب اسامہ بن زید، حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی گئے تھے۔ آپ نے دروازہ بند فرما دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آپ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو دائیں جانب کیا۔ دو ستون بائیں طرف رکھے اور تین ستون پیچھے کی طرف (اس زمانہ میں خانہ کعبہ چھ

أحمد ثم صلى وجعل بينه وبين الجدار نحوا من ثلاثة أذرع۔

ذكر ما يقطع الصلوة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة

۷۵۳۔ عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان أحدكم قائما يصلي فإنه يستره إذا كان بين يديه مثل آخرة الرحل فإن لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل فإنه يقطع صلوته المرأة والحمار والكلب الأسود قلت ما بال الأسود من الأصفر من الأحمر فقال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فقال الكلب الأسود شيطان۔

۷۵۴۔ عن قتادة قال قلت لجابر بن زيد ما يقطع الصلوة قال كان ابن عباس يقول المرأة الحائض والكلب قال يحيى رفعه شعبة۔

۷۵۵۔ عن ابن عباس قال جئت أنا والفضل على أتان لنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بعرفة ثم ذكر كلمة معناها فمررنا على بعض الصف فنزلنا وتركناها ترتع فلم يقل لنا

ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلے پر تھے (یعنی آپ کے اور دیوار کے بیچ تین ہاتھ کا فاصلہ تھا)۔

جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس چیز سے نہیں؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اس کے سامنے اونٹ کے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو وہ سترہ کے لئے کافی ہے اور اگر اس کے سامنے کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھا اور کالا کتا سامنے سے گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن صامت نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے سرخ اور زرد رنگ کے کتے کے مقابلہ میں؟ انہوں نے فرمایا میں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حائضہ عورت اور کتے کے سامنے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (یعنی بالغ عورت) حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعاً بیان کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور فضل ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے ایسی بات کہی جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم صف کے بعض حصہ کے سامنے سے گزر گئے پھر ہم نے اتر کر گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ گھاس

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا۔

۷۵۴: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِیْ بَادِیَۃٍ لَنَا وَلَنَا كُلَیْبَۃٌ وَحِمَارَۃٌ تَرْعٰی فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَمْ یُزْجَرَا وَلَمْ یُؤَخَّرَا۔

۷۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَ اَنَّہٗ مَرَّ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِیْ هَاشِمٍ عَلٰی حِمَارٍ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَنَزَلُوْا وَدَخَلُوْا مَعَہٗ فَصَلَّوْا وَلَمْ یَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِیَتَانِ تَسْعَیَانِ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَیْہِ فَفَرَعَ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یَنْصَرِفْ۔

۷۵۶: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ كُنْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَاِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْمَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا۔

اَلتَّشْدِیْدُ فِی الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ وَبَیْنَ سُتْرَتِہٖ

۷۵۷: عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَہٗ اِلٰی اَبِیْ جُهَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ

بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا۔

۷۵۴: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنگل میں ملاقات کو تشریف لائے جہاں ہم لوگوں کا قیام تھا ہمارے پاس ایک کتیا اور ایک گدھی تھی۔ گدھی چر رہی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھیں۔ آپ نے ان کو نہ ہٹایا اور نہ بھگایا۔

۷۵۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور بنی ہاشم میں سے ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آپ کے سامنے سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ پھر وہ گدھے سے اتر کر شریک ہو گئے۔ سب لوگوں نے نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں توڑی۔ اس دوران عبدالمطلب کی اولاد میں سے دو لڑکیاں دوڑتی ہوئی آئیں اور آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں۔ آپ نے ان دونوں کو جدا فرمایا اور نماز نہ توڑی (یعنی اس سے ثابت ہوا کہ عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی)۔

۷۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب میں اٹھنے کا ارادہ کرتی تو مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ آپ کے سامنے سے گزروں تو آہستہ سے نکل جاتی۔

سترے اور نمازی کے درمیان میں سے نکل جانے کی برائی

۷۵۷: حضرت بسر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے ان کو ابوجہیم کے پاس یہ بات دریافت کرنے کے لیے روانہ کیا کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے نکل جانے کے بارے میں کیا سنا ہے۔ وہ جواب میں کہنے لگے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا ابوجہیم نے کہا کہ رسول کریم

يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

سلام نے فرمایا۔ اگر سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس دن یا برس تک کھڑا رہنا اپنے لیے بہتر سمجھتا۔

٧٦٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو وہ اس سے لڑے۔

نوٹ: مقصد یہ کہ حتی الامکان روکے، لڑنے سے مراد سختی سے روکنا ہے، قتل کرنا نہیں۔

اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی اجازت

٧٦١ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا آپ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف فرماتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور آپ اور طواف کے درمیان کوئی حائل نہ تھا یعنی لوگ طواف کرتے سامنے سے گزر جاتے۔ (اس حدیث سے بعض علماء کا قول ہے کہ مسجد حرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا ان کے نزدیک منع نہیں ہے۔)

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

٧٦٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا فرماتے اور میں آپ کے سامنے آپ کے بستر پر قبلہ کی جانب لیٹی رہتی جب آپ نماز وتر ادا فرمانے لگتے تو مجھے بیدار فرما دیتے میں اٹھ کر وتر پڑھتی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَى الْقَبْرِ

قبر کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

٧٦٣ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور مت ان کے اوپر بیٹھو۔

الصَّلٰوةُ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

جس کپڑے میں تصاویر ہوں اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں میں نے اس کو ایک طاق میں رکھ دیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اس کپڑے کو ہٹا دو پھر میں نے اس کے تکیے بنا دیے۔

الْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ

اگر نمازی اور امام کے درمیان آڑ ہو تو کیسا ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ يَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ يُصَلِّي فِيهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ فَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَا عَادَ لَهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالٰى وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت آپ بچھاتے تھے اور رات کے وقت اس کو حجرہ بنا کر نماز پڑھتے۔ لوگوں کو اس کا علم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور آپ کے درمیان چٹائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس قدر عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ خداوند قدوس نہیں تھکتا جب تک کہ تم خود نہ تھک جاؤ اور بلاشبہ خداوند قدوس کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ چھوڑ دی اور پھر کبھی اس جگہ نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ خداوند قدوس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تو مستقل طور سے اس کو کرتے رہتے۔

الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا درست ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور جب سب کے پاس دو کپڑے نہیں تو پھر ایک کپڑے میں نماز درست ہوگی)۔

۷۶۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

سیدنا حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کپڑے کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر تھے۔

الصَّلٰوةُ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

صرف ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا

۷۶۸ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ إِلَّا الْقَمِيصُ أَفَأُصَلِّي فِيهِ قَالَ فَزُرَّهُ عَلَيْكَ بِشَوْكَةٍ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں شکار کرتا ہوں صرف قمیص پہنے ہوئے ہوتا ہوں کیا اسی حالت میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا اس قمیص کو سی لو یا کانٹا لگا لو تاکہ ستر نہ کھلے۔

الصَّلٰوةُ فِي الْإِزَارِ

تہبند میں نماز پڑھنا

۷۶۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ أُزُرَهُمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہبند گردنوں پر باندھ کر نماز پڑھتے تھے جیسے کہ بچے باندھتے ہیں تو خواتین کو حکم ہوا کہ جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں تم اپنا سر نہ اٹھانا۔

۷۷۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِي مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِنَّهُ قَالَ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِلْقُرْآنِ قَالَ فَدَعَوْنِي فَعَلَّمُونِي الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَكُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوقَةٌ فَكَانُوا يَقُولُونَ لِأَبِي أَلَا تُغَطِّي عَنَّا

سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میری قوم کے لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری امامت وہ شخص کرے جو کہ قرآن شریف زیادہ جاننے والا ہو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن میں جانتا تھا لہٰذا لوگوں نے مجھے بلایا اور رکوع اور سجدہ سکھلایا۔ میں نماز پڑھاتا تھا اس وقت میرے

إِسْتَ ابْنِكَ۔

بدن پر ایک چھوٹی سی چادر تھی۔ لوگ میرے باپ سے کہتے کہ تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے۔

صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى امْرَأَتِهٖ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ اس کی عورت پر ہو

۷۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهٖ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے میں آپ کے پاس ہوتی۔ حالت حیض میں اور مجھ پر ایک چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا۔

صَلوٰةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

٢٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کہ کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔

اَلصَّلوٰةُ فِي الْحَرِيْرِ

٢٢٣۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشمی چغہ پیش کیا تو آپ نے اسے پہن کر نماز ادا فرمائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے ناگواری سے اتار پھینکا اور فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

نوٹ: ریشم صرف عورتوں کا لباس ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلوٰةِ فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ

٢٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوْا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ۔

نقش و نگار والی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیل بوٹوں والی ایک چادر میں نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کے نقش و نگار نے مجھے نماز سے روک دیا۔ یہ ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ان کی انبجانی چادر لے آؤ۔

اَلصَّلوٰةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

٢٢٥۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر باہر نکلے اور آپ نے ایک برچھا سامنے گاڑ دیا۔ پھر آپ نے اس برچھی کے سامنے نماز ادا فرمائی اور اس برچھی کے پیچھے سے کتا گدھا اور عورت گزر رہے تھے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الشِّعَارِ

بدن سے لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا

۷۷۶ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِي فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور ایک ہی چادر اوڑھ کر سوتے اور میں حیض سے ہوتی اگر آپ کے کپڑے میں سے کچھ لگ جاتا تو آپ اسی جگہ کو دھو لیتے اس سے زیادہ نہ دھوتے پھر آپ اسی میں نماز ادا فرماتے۔ پھر اس بستر پر تشریف لا کر لیٹ جاتے اگر پھر کچھ لگ جاتا تو آپ اسی مقام کو دھو لیتے اور اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الْخُفَّيْنِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا

۷۷۷ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت ہمام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب جریر کو دیکھا انہوں نے رفع حاجت کیا اور پانی منگوا کر وضو فرمایا۔ موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ کسی نے آپ سے موزوں سمیت نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔

اَلصَّلٰوةُ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھنا

۷۷۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں (آپ پڑھتے تھے)۔

أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

۷۷۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

جب امام امامت کرے تو اپنے جوتے کہاں رکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے اپنی جوتیاں بائیں طرف رکھیں۔

كِتَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کے متعلق کتاب

إِمَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

۷۸۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ۔

اہل علم و فضل کا امامت کرانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو انصار نے کہا ہم میں سے ایک صاحب کو امام ہونا چاہیے اور ساتھ ہی تم میں سے ایک امیر۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ان سے بیان کیا کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ تم میں کون ایسا شخص ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے پر راضی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے فرمایا کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوں۔

نوٹ: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیات قرآنی احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ کرام کی روشنی میں انبیاء کے بعد افضل الناس ہیں اور اجماع اہل سنت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع انسان میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ اسلام کے بہترین خلیفہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین دوست ہیں۔ امام ابن جوزی کے قول کے مطابق آیت شریفہ وسیجنبہا الاتقی الذی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ آیت مذکورہ میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقی یعنی سب سے زیادہ پرہیزگار فرمایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد آیات کے علاوہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان احادیث نبویہ سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

نیک و صالح بیٹا حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضرت [illegible] آپ نے ارشاد فرمایا [illegible] (ترمذی شریف) [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ہیں۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حدیث شریف [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] روایت کیا ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] قرآن کریم [illegible] حدیث شریف [illegible] قرآن [illegible] حدیث شریف [illegible] مسلمانوں [illegible] اسلام [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] ہیں۔

اَلصَّلٰوةُ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا

۷۸۰ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ اَخَّرَ زِیَادٌ الصَّلٰوةَ فَاَتَانِی ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ کُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْهِ فَذَکَرْتُ لَهٗ صُنْعَ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی شَفَتَیْهِ وَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَکْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ۔

سیدنا حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ جن کا نام براء ہے سے روایت ہے کہ ابن زیاد نے ایک وقت نماز میں تاخیر کی تو حضرت ابن صامت میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے ان کے لئے کرسی رکھ دی آپ اس پر تشریف فرما ہوئے پھر میں نے آپ سے زیاد کے نماز میں دیر سے پڑھنے کے متعلق بیان کیا۔ آپ نے اپنی انگلی دانتوں کے نیچے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا جیسا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر مارا ہے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے سوال کیا ہے تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کریں پھر اگر ان کے ساتھ وہ نماز پڑھنی پڑ جائے تو پڑھ لیا کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے پڑھ لی ہے اب میں نہیں پڑھوں گا۔ وہ ظالم حاکم ہیں کہ جن کے پیچھے نماز پڑھنا ہے۔

نوٹ: جب ایک دفعہ جماعت سے نماز پڑھی جا چکی ہو تو دوبارہ جماعت کے ساتھ نفل کی نیت کر کے شریک ہو سکتا ہے۔

۷۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّکُمْ سَتُدْرِکُوْنَ اَقْوَامًا یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِغَیْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ یعنی جناب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بے شک ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو نماز کو اس کے وقت پر ادا نہیں کریں گے اگر تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو نماز اس کے وقت پر ادا کرو اور پھر ان کے ساتھ نفل سمجھ کر دوبارہ بھی نماز ادا کرو۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ مذہب حنفیہ کا یہ قول ... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ... نہیں ہو سکتی۔ (ملتقی جبیر)

مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے

۷۸۲ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے وہ

الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ۔

تَقْدِيمُ ذَوِي السِّنِّ

۷۸۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي وَقَالَ مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

اجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

۷۸۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ۔

اجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِيهِمُ الْوَالِي

۷۸۶ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

شخص امامت کرائے جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھنے والا ہو۔ اگر کلام اللہ پڑھنے میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ شخص جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ علم ہو امامت کرائے اگر سنت رسول بھی جانتے ہیں یکساں سب لوگ برابر ہوں تو اس شخص کی عمر زیادہ ہو وہ امامت کرائے اور کسی شخص کو دوسرے کی امامت کی جگہ پر امامت نہیں کرانی چاہیے یا اس کی عزت کی جگہ اس کی اجازت کے بغیر جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

اس شخص کا امامت کرانا جس شخص کی عمر زیادہ ہو

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرے چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا میرا ایک ساتھی تھا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور تم دونوں میں سے وہ شخص امامت کرے جو عمر میں بڑا ہو۔

جب مساوی حیثیت کے چند لوگ جمع ہوں تو امامت کون کرائے

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک امام ہو جائے اور امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے ...... جو اچھی طرح پڑھا ہوا ہو

جب چند آ

سیدنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤمن الرجل في سلطانه ولا تجلس على تكرمته إلا بإذنه۔

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی دوسرے شخص کی حکومت میں امامت نہ کرے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

إذا تقدم الرجل من الرعية ثم جاء الوالي هل يتأخر

جب رعیت میں سے کوئی شخص نماز پڑھا رہا ہو اس حال میں حاکم آجائے تو کیا امامت چھوڑ کر مقتدیوں میں شامل ہو جائے یا امامت کرتا رہے!

٧٨٤ عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغه أن بني عمرو بن عوف كان بينهم شيء فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلح بينهم في أناس معه فحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم فحانت الأولى فجاء بلال إلى أبي بكر فقال يا أبا بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حبس وقد حانت الصلوة فهل لك أن تؤم الناس قال نعم إن شئت فأقام بلال وتقدم أبو بكر فكبر بالناس وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف حتى قام في الصف وأخذ الناس في التصفيق وكان أبو بكر لا يلتفت في صلوته فلما أكثر الناس التفت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر يديه فحمد الله عز وجل ورجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں کچھ جھگڑا ہو گیا ہے آپ ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے چند لوگوں کے ہمراہ تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا پڑ گیا اور نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی ہے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا اگر تم چاہو تو۔ چنانچہ حضرت بلال نے تکبیر کہی اور حضرت ابو بکر آگے بڑھ گئے اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے گزرتے ہوئے صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں حضرت ابو بکر صدیق نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے اشارہ فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو حضرت ابو بکر صدیق نے دونوں ہاتھ اٹھائے

على الناس فقال يا أيها الناس ما لكم حين نابكم شيء في الصلاة أخذتم في التصفيق إنما التصفيق للنساء من نابه شيء في صلاته فليقل سبحان الله فإنه لا يسمعه أحد حين يقول سبحان الله إلا التفت يا أبا بكر ما منعك أن تصلي للناس حين أشرت إليك قال أبو بكر ما كان ينبغي لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم.

[illegible]

صلوة الإمام خلف رجل من رعيته

امام کا اپنی رعیت میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا

عن حميد عن أنس أن أبا بكر صلى لهم ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الصف.

[illegible]

إمامة الزائر

ملاقات کرنے جانے والے شخص کا امام بننا

٧٩٠- عن مالك بن الحويرث قال سمعت

حضرت مالک بن حویرث [illegible]

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ۔

إِمَامَةُ الْأَعْمٰى

۷۹۱۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

إِمَامَةُ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

۷۹۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ فَأَتٰى أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَجَاءَ أَبِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوْا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ۔

سے بیان کرتے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لئے جائے تو وہ ان کو نماز نہ پڑھائے۔

نابینا شخص کا امامت کرنا

سیدنا حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کراتے تھے وہ نابینا تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اندھیرا ہوتا ہے بارش ہوتی ہے اور سیلاب آجاتا ہے اور میں نابینا ہوں آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ لیجئے تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت کیا کہ تم کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں انہوں نے گھر میں ایک جگہ بتلائی۔ آپ نے اس جگہ نماز پڑھی۔

نابالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے

سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس سے سوار گزرتے تھے اور ہم ان سے قرآن سیکھتے تھے۔ میرے والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ شخص امامت کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ جب میرے والد واپس آئے تو فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے قرآن کریم زیادہ جاننے والا امامت کرائے۔ جب لوگوں نے غور کیا تو سب سے زیادہ قرآن جاننے والا مجھے پایا۔ میں آٹھ سال کا تھا اور ان کی امامت کیا کرتا تھا۔

قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ

۷۹۳ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي۔

امام کو نماز کے لیے نکلتے وقت عوام کا کھڑا ہونا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔

اَلْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

۷۹۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص کے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ نمازیوں میں بعض لوگوں کے سو جانے تک کی نوبت آ گئی۔

اَلْإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۷۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ۔

مصلّی امامت پر امام نماز پڑھانے لگے پھر اسے معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے صفیں باندھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ اپنی جگہ میں آ کر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ کو یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہیں ٹھہرے رہو پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی بہہ رہا تھا یعنی جب ہم صفیں باندھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا۔

اِسْتِخْلَافُ الْإِمَامِ إِذَا غَابَ

۷۹۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ

جب امام کہیں جانے لگے تو کسی شخص کو اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر جائے

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کچھ جنگ ہوئی اور اس کی اطلاع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم أتاهم ليصلح بينهم ثم قال لبلال يا
بلال إذا حضرت العصر ولم آتك فمر
أبا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر
أذن بلال ثم أقام ثم قال لأبي بكر
تقدم فتقدم أبو بكر فدخل في الصلاة
ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
فجعل يشق الناس حتى قام خلف
أبي بكر وصفح القوم وكان أبو بكر
إذا دخل في الصلاة لم يلتفت فلما
رأى أبو بكر التصفيح لا يمسك
عنه التفت فأومأ إليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن امضه
فحمد الله على قول رسول الله صلى
الله عليه وسلم له امضه ثم مشى
أبو بكر القهقرى على عقبيه فلما
رأى ذلك رسول الله صلى
الله عليه وسلم تقدم فصلى بالناس
فلما قضى صلاته قال يا أبا بكر
ما منعك إذ أومأت إليك أن
لا تكون مضيت فقال لم يكن
لابن أبي قحافة أن يؤم رسول
الله صلى الله عليه وسلم
وقال للناس إذا نابكم شيء
فليسبح الرجال وليصفح النساء

[illegible]

نوٹ: مقام امامت کی تشریح کے لیے کتاب الامامت کی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

اَلْاِئْتِمَامُ بِالْاِمَامِ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

امام کی پیروی کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے دائیں جانب سے گر گئے تو صحابہ کرام آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ نماز کا وقت قریب آ گیا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

اَلْاِئْتِمَامُ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِىْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِىْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو لوگ اس کی پیروی کریں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں (یعنی صف اول میں) نہیں آتے تو آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور لوگ تمہارے بعد تمہاری پیروی کریں اور کچھ لوگ پیچھے رہیں گے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی پیچھے ڈال دے گا۔

اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ نَحْوَهٗ

ابو نضرہ نے حضرت سعید سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّىَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَىْ اَبِىْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّىْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے اور آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں تھے۔

نوٹ: اس کی تشریح کے لیے دیکھیے حدیث شریف کتاب الامامت۔

٨٠١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَاَبُوْبَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء میں تھے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم کو سنانے کے لیے (اونچی) تکبیر فرماتے تھے اور جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے

مَوْقِفُ الْاِمَامِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ

جب تین افراد کو نماز پڑھنا ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس میں اختلاف

٨٠٢ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ اُمَرَاءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

حضرت اسود اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آدھے دن کے وقت حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ عنقریب ایسے حکام ہوں گے کہ جو نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مصروف ہوں گے۔ تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا پھر جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے جناب علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا

٨٠٣ عَنْ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ ائْتِ اَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهٗ يَحْمِلُنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبْعَثُ اِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ اِلٰى مَوْلَايَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَبَعَثَ مَعِيْ بِبَعِيْرٍ وَوَطْبٍ مِّنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ بِهِمْ فِيْ اِخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ

سیدنا حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سامنے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے مالک تمیم کے پاس جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ ہم کو سواری کے لیے ایک اونٹ دو اور ایک راہ بتلانے والا شخص دو جو ہم کو مدینہ منورہ کی طرف راہنمائی کرے میں اپنے مالک کے پاس گیا (حدیث نمبر ۸۰۳) اور ان کو بتلایا انہوں نے مجھے ایک اونٹ اور دودھ کا ایک

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ۔

[illegible] اسلام کی اطلاع ... وقت آگیا۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے میں نے اس وقت تک اسلام کو معلوم کر لیا تھا اور آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے میں آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ اقدس پر ہاتھ مبارک رکھ کر پیچھے کی جانب دھکیلا پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً

جب امام کے علاوہ تین مرد اور ایک عورت ہو تو کس طرح کھڑے ہوں

۸۰۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جس کو آپ کے واسطے تیار کیا تھا۔ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اٹھو میں تم کو نماز پڑھاؤں۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک بوریا اٹھایا جو کہ پرانا ہونے کی وجہ سے کالا ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔

إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو وہ صف کس طرح باندھیں

۸۰۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَالْيَتِيمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں میں، میری والدہ، یتیم اور میری خالہ حضرت ام حرام کے سوا کوئی نہ تھا۔ آپ نے

... في قطيفة ... صلوة قال فصلى ... خلفه

باب ...

... عن أنس أنه كان هو ورسول الله ﷺ وأمه وخالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل أنسا عن يمينه وأمه وخالته خلفهما.

باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة

... عن ابن عباس قال صليت إلى جنب النبي صلى الله عليه وسلم وعائشة خلفنا تصلي معنا.

... عن أنس قال صلى بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبامرأة من أهلي فأقامني عن يمينه والمرأة خلفنا.

باب موقف الإمام والمأموم صبي

... عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فقمت عن شماله فقال بي هكذا فأخذ برأسي فأقامني عن يمينه.

باب من يلي الإمام ثم الذي يليه

... عن أبي مسعود قال كان رسول الله ...

[illegible]

جب امام کے ساتھ صرف ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ؟

[illegible]

جب امام کے ساتھ ایک لڑکا ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہو؟

[illegible]

کون کون سے لوگ امام کے قریب کھڑے ہوں

ترجمہ: حضرت [illegible]

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

اللہ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوءُكَ اللهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا يَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ۔

إِقَامَةُ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ

[illegible]

حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى۔

رہے ہم لوگ کھڑے ہو کر آپ کی انتظار کرتے رہے حتی کہ آپ غسل فرما کر ہم تک تشریف لائے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھی۔

كَيْفَ يُقَوِّمُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

امام صفیں کس طرح درست کرائے

۸۱۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَأَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسے برابر اور سیدھا فرماتے جیسے تیر برابر اور سیدھے کیے جاتے ہیں۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ آپ صفوں کو ایسا سیدھا فرماتے جیسے ان سے برابر تیروں کو کر سکیں۔ ایک بار آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا تو میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔

۸۱۳ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے اور آپ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اختلاف مت کرو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ اور اختلاف پڑ جائے گا اور آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ اگلی صفوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں۔

مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو درست کرنے کے لیے کیا کہے

۸۱۴ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلْيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے، برابر ہو جاؤ، آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف واقع ہو جائے گا اور عقل و شعور والے لوگ میرے نزدیک رہیں پھر وہ لوگ

يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

كَمْ مَرَّةً يَقُولُ اسْتَوُوا

۸۱۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ.

حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى رَصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

۸۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

۸۱۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ.

۸۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصَّفَّ

جو ان سے قریب ہیں پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں

۱۱۱ کتنی دفعہ صفیں سیدھی کرنے کے متعلق کہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم کو پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

۱۱۲ امام کا لوگوں کو صفیں درست کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کی رغبت دلانا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے، تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں برابر کرو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفوں کو ملا کر کھڑے ہو اور ان کو ایک دوسرے کے قریب کرو اور درمیان میں فاصلہ نہ ہو اور گردنیں برابر رکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو بکری کے سیاہ بچے کی طرح صفوں میں گھستا ہوا دیکھتا ہوں۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم اپنے پروردگار کے سامنے فرشتوں کی طرح صف کیوں نہیں باندھتے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے کس طرح اپنے رب کے سامنے صف باندھتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ وہ صف اوّل کو پورا کرتے

الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

(یعنی) جب تک پہلی پوری ہو جاتی ہے تو پھر دوسری صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

فَضْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

٨٢٠- عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً۔

پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار۔

الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

٨٢١- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

پچھلی صف میں کھڑا ہونا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف پوری کرو پھر اس کے نزدیک ہے اسے پورا کرو اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی صف میں ہو۔

مَنْ وَصَلَ صَفًّا

٨٢٢- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

جو شخص صف میں خالی جگہ کھڑا ہو جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صف کو ملا دے گا اللہ تعالیٰ (اپنی رحمتوں سے) اسے ملا دے گا۔ اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

٨٢٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

عورتوں کی بہترین اور مردوں کی بدترین صفیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی بہترین صف وہ ہے جو سب سے آگے ہو اور بدترین وہ ہے جو سب سے پیچھے ہو۔ اور عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف وہ ہے جو سب سے پیچھے ہو اور بدترین صف وہ ہے جو سب سے آگے ہو۔

الصف بين السواري

عن عبد الحميد بن محمود قال كنا مع أنس فصلينا مع أمير من الأمراء فدفعونا حتى قمنا وصلينا إلى ساريتين فجعل أنس يتأخر وقال قد كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

المكان الذي يستحب من الصف

عن البراء قال كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم أحببت أن أكون عن يمينه

ما على الإمام من التخفيف

عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] الكبير [illegible]

عن [illegible]

عن أنس [illegible] إني لأدخل في الصلاة [illegible] بكاء الصبي [illegible]

الرخصة للإمام في التطويل

عن عبد الله بن عمر قال [illegible]

ستونوں کے درمیان صف باندھنا

[illegible]

صف میں کونسی جگہ [illegible]

[illegible]

امام کو نماز میں کس قدر تخفیف کرنا چاہیے

[illegible]

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

مَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۳۰ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهٖ أَعَادَهَا۔

مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ

۸۳۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ الْحِمَارِ۔

۸۳۲ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوْا۔

۸۳۳ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا أَبُوْ مُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُوْ مُوْسٰى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے اور آپ سورہ صافات تلاوت فرماتے۔

امام کو نماز میں کون کون سا کام کرنا درست ہے

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کراتے وقت دیکھا اور آپ سیدہ امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع فرماتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔ جب آپ سجدے سے اٹھتے تو اسے کندھے پر بٹھا لیتے۔

امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا یا رکوع یا سجدے سے سر اٹھانا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے۔ جب تک آپ کو دیکھتے کہ آپ سجدہ میں جا چکے ہیں تو اس وقت سجدہ فرماتے۔

سیدنا حضرت حطان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز میں بیٹھے تو ایک شخص نے کہا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ قائم کی گئی جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آپ نے لوگوں

فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا فَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ.

کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی؟ یہ سن کر لوگ خاموش رہے۔ انہوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی۔ انہوں نے جواب دیا نہیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ مجھ کو ملامت کریں۔ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز اور سنت سکھلایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس وجہ سے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو ربنا لک الحمد اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کمی اس سے برابر ہو جائے گی۔

خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

اگر ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے

۸۳۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضَى مُعَاذٌ الصَّلَاةَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ أَصْبَحْتُ لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۸۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص آیا اور جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ وہ مسجد میں چلا گیا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لمبی رکعت پڑھائی تو اس شخص نے نماز چھوڑ کر ایک کونے میں جا کر الگ نماز پڑھی اور چلا گیا۔ پھر جس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ان سے بیان کیا کہ فلاں شخص نے ایسا ایسا کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

الله عليه وسلم اليه فقال ما حملك على ما صنعت فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم عملت على ناضح من النهار فجئت وقد أقيمت الصلوة فدخلت المسجد فدخلت معه في الصلوة فقرأ سورة كذا وكذا فطول فانصرفت فصليت في ناحية المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفتان يا معاذ أفتان يا معاذ أفتان يا معاذ.

سے شکوہ بیان کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سب حال بیان کیا آپ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کیوں ایسا کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سارا دن اونٹ پر پانی لاد کر کام کیا تھا جماعت ہو رہی تھی میں مسجد میں گیا اور جماعت میں ان کے ساتھ شریک ہو گیا انہوں نے فلاں فلاں سورۃ پڑھنی شروع کی اور لمبی قرات کی میں نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو [illegible]
[illegible]

الائتمام بالامام يصلي قاعدا

اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

٨٣٠ عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الأيمن فصلى صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا صلى قائما فصلوا قياما وإذا ركع فاركعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد وإذا صلى جالسا فصلوا جلوسا أجمعون.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اس سے گر پڑے آپ کے دائیں پہلو کا چمڑا چھل گیا۔ پھر آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو پھر جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو

نوٹ: حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو ابتدائے اسلام میں تھا اور مرض وفات میں حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر نماز پڑھائی حالانکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے لہٰذا یہ آخری عمل ہے [illegible]

٨٣١ عن عائشة قالت لما ثقل رسول

٨٣١ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ بالصلوٰۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قلت یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل اسیف وانہ متی یقوم فی مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فلقیت حفصۃ فقلت لہا قولی لہ فقالت لہ فقال انکن لانتن صواحبات یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت فامروا ابا بکر فلما دخل فی الصلوٰۃ وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نفسہ خفۃ قالت فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض فلما دخل المسجد سمع ابوبکر حسہ فذہب لیتاخر فاومأ الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قم کما انت قالت فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قام عن یسار ابی بکر جالسا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی بالناس جالسا وابوبکر قائما یقتدی ابوبکر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلوٰۃ ابی بکر۔

ہوئی جس وقت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بھاری ہو گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے متعلق اطلاع کرنے حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل ہیں جس وقت آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے (اور) روئیں گے تو لوگوں کو نہ سنا سکیں گے اگر آپ جناب عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں تو بہتر ہے آپ نے فرمایا جناب ابوبکر ہی کو نماز پڑھانے کا حکم کرو۔ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم بھی ایسا عرض کرو۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو ابوبکر کو حکم کرو کہ نماز پڑھائیں۔ لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا جب نماز شروع کی تو آپ نے اپنے اندر کچھ کمی (مرض میں) محسوس فرمائی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتے ہوئے تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کھینچتے تھے جس وقت مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے آپ بیٹھ کر نماز پڑھاتے رہے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کرتے تھے۔

عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا و

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض (وفات) کا حال بیان نہیں فرماتیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جس وقت کہ

هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ

سلم نے غسل فرمایا پھر آپ نے اٹھنا چاہا تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا نہیں آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا میرے لئے طشت میں پانی رکھو چنانچہ ہم نے رکھ دیا۔ آپ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا تو دریافت فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا اور لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ تشریف لا کر عشاء کی نماز پڑھائیں۔ آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ تم نماز پڑھا دو۔ چنانچہ پیغام پہنچانے والے نے جا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ تم نماز پڑھاؤ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نرم دل شخص تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نماز پڑھا دو۔ انہوں نے کہا آپ زیادہ حقدار ہیں۔ پس ان دنوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ ایک روز آپ کو کچھ افاقہ محسوس ہوا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے جن میں ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے نماز ظہر کے لئے تشریف لے گئے۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور ان دونوں حضرات کو حکم فرمایا کہ مجھ کو ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر بٹھا دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے

عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

اِخْتِلَافُ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

۸۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا

ہوئے اور صحابہ کرام آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کیا میں آپ کے روبرو وہ بیان نہ کروں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سب بیان کیا آپ نے کسی بات کا بھی انکار نہ کیا۔ مگر اتنا پوچھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شخص کا نام لیا ہے جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے۔ بعد ازاں اپنی قوم میں جا کر نماز پڑھاتے۔ ایک رات نماز میں دیر ہو گئی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے امامت کرائی اور سورۃ البقرۃ کی تلاوت شروع کی۔ مقتدیوں میں سے ایک شخص نے جب یہ دیکھا تو اس نے صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور رخصت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوا ہوں البتہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دوں گا اور آپ سے بیان کروں گا۔ بعد ازاں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں یہاں سے نماز پڑھ کر ہمارے پاس آتے ہیں اور امامت کراتے ہیں آپ نے کسی وقت نماز تاخیر سے پڑھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر ہمارے پاس تشریف لائے اور امامت شروع کی تو انہوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی جب میں نے یہ قراءت سنی تو پیچھے نکل گیا اور الگ نماز پڑھ لی کیونکہ ہم تو دن بھر پانی بھرنے والے ہیں اور دن بھر اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ آپ لوگوں کو کیا آزمائش و ابتلاء میں ڈالیں گے لہٰذا فلاں فلاں سورتوں کی تلاوت کیا کیجئے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز درست ہو جائے گی کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر امامت کرتے تھے اور آپ نفل کی نیت کرتے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے۔ تاہم یہ حکم منسوخ ہے اور نفل کی نیت کر کے نماز پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے والے کی نماز نہیں ہو گی کیونکہ امام اور مقتدی میں اتفاق و اتحاد ہونا چاہیے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِينَ جَاءُوا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِهَؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی۔ آپ نے کچھ لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے اور دوسرے لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت

٨٣٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

٨٣١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ خمسا وعشرین جزءا۔

۸۴۲ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ تزید علی صلوۃ الفذ خمسا وعشرین درجۃ۔

الجماعۃ اذا کانوا ثلثۃ

۸۴۳ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانوا ثلثۃ فلیؤمہم احدہم واحقہم بالامامۃ اقرؤہم۔

الجماعۃ اذا کانوا ثلثۃ رجل وصبی وامراۃ

۸۴۴ عن ابن عباس قال صلیت الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ خلفنا تصلی معنا وانا الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلی معہ۔

الجماعۃ اذا کانوا اثنین

۸۴۵ عن ابن عباس قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت عن یسارہ فاخذنی بیدہ الیسری فاقامنی عن یمینہ۔

۸۴۶ عن ابی بن کعب یقول صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ الصبح فقال اشاہد فلان قالوا لا قال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز ایک نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

جب تین آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرائے اور امامت کا زیادہ حقدار ان میں سے وہ ہے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔

جب تین افراد یعنی ایک مرد ایک عورت اور ایک لڑکا ہو تو جماعت کرائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے نماز پڑھ رہی تھیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لڑکے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔

جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کیا فلاں شخص جماعت میں حاضر تھا؟

فُلاَنٌ قَالُوا لاَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الأَوَّلُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلاَئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لاَبْتَدَرْتُمُوهُ وَصَلاَةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلاَتِهِ وَحْدَهُ وَصَلاَةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلاَتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوا أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا فلاں شخص؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہوتی ہیں۔ اگر لوگوں کو ان نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جائے تو گھسیٹ اور چل کے ان نمازوں کو ادا کریں اور صف اول گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم پہلی صف میں ملنے کے لیے جلدی کرو۔ اور اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ایک شخص کا دوسرے سے مل کر نماز پڑھنا افضل ہے اور ایک شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کی بجائے دو شخصوں سے مل کر نماز پڑھنا بہتر ہے اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہوتی ہے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

٨٤٧ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ السُّيُولَ لَتَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ تَشَاءُ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ.

نفل نماز کے لیے جماعت

سیدنا حضرت عتبان بن مالک سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے گھر سے مسجد تک بہت سی ندیاں ہیں جو ایام برسات میں رواں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے میں جا نہیں سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور کسی جگہ نماز پڑھا دیں تو میں اس جگہ مسجد بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھا ہم چلیں گے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کہاں منظور ہے۔ میں نے عرض کیا اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ پھر آپ نے نفل جماعت کے ہمراہ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

اَلْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلاَةِ

٨٤٨ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ

قضا شدہ نماز کے لیے جماعت کرانا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ حین قاموا الی الصلاۃ قبل ان یکبر فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی
اراکم من وراء ظہری۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا صفیں درست کرو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

[illegible] سخت گناہ ہے۔ [illegible] (واللہ اعلم)

[illegible]

[illegible] پڑھ لی گئی۔

۸۴۸ اخبرنا [illegible] قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعض القوم لو عرست بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اخاف ان تناموا عن الصلاۃ قال بلال انا اوقظکم فاضطجعوا واسند بلال ظہرہ الی راحلتہ فغلبتہ عیناہ فنام فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال این ما قلت قال ما القیت علی نومۃ مثلہا قط قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قبض ارواحکم حین شاء فردہا حین شاء قم یا بلال فآذن الناس بالصلاۃ فقام بلال فاذن فتوضئوا یعنی حین ارتفعت الشمس ثم قام فصلی بہم۔

ترجمہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس دوران بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ آرام فرماتے اگر ہم پچھلے پہر تک [illegible] آپ نے ارشاد فرمایا مجھ کو اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں تم سو جاؤ اور نماز فوت ہو جائے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سب کو بیدار کر دوں گا۔ لوگ لیٹ رہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت اونٹ سے لگا کر آرام فرمایا۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جاگے جب سورج کا کنارہ نکل آیا تھا آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے کیا کہا تھا؟ حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسی نیند کبھی نہ آئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ عز وجل نے تمہاری روحیں قبض کر لی تھیں۔ پھر جب اللہ نے چاہا تو [illegible] واپس کر دیں۔ اے بلال اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لیے اذان دو پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان دی پھر سب لوگوں نے وضو کیا۔ اس وقت سورج اونچا ہو چکا تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۰ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلٰوةِ۔

جماعت میں شامل نہ ہونے کی وعید

سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور وہ نماز باجماعت ادا نہ کریں تو سمجھ لو کہ شیطان ان پر غالب آگیا اس لئے تم اپنے اوپر جماعت کو لازم کرلو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو جماعت سے الگ ہو۔ سائب فرماتے ہیں کہ جماعت سے مراد نماز کی جماعت ہے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۱ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

جماعت میں شامل نہ ہونے کی وعید

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے قصد کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے اذان دینے کا حکم فرماؤں اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے گھر جاؤں جو نماز میں نہیں آتے پھر ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی شخص کو معلوم ہو کہ مسجد میں گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا گوشت کی دو عمدہ پائے ملیں گے تو وہ شخص عشاء کی جماعت میں آئے۔

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ

۸۵۲ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

جس جگہ اذان ہوتی ہو جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کو قیامت کے دن اللہ سے بحالت مسلمان ملنا ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی جماعت کرے۔ جس جگہ اذان ہوتی ہو تو اذان سن کر جماعت

شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنِّي لَا أَحْسِبُ مِنْكُمْ أَحَدًا إِلَّا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِهِ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً أَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

ہیں کیونکہ خداوند قدوس جل شانہ نے اپنے حبیب کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے بتلائے ہیں اور یہ بھی ان میں سے ایک طریقہ ہدایت کا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس کی ایک مسجد اس کے گھر میں نہ ہو جس جگہ وہ نماز پڑھتا ہے۔ پس اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور مسجدوں کو چھوڑ دو تو تم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو چھوڑ دو گے اور جب تم نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو گئے اور جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا۔ یا اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ یا اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا اور ہم دیکھتے تھے کہ جب ہم نماز کو جاتے تھے تو پاس پاس قدم رکھتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ نماز میں وہ شخص شامل نہیں ہوتا تھا علاوہ منافق کے جس کا نفاق کھلا ہوا ہو اور ہم نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو دو آدمی سنبھال کر لاتے تھے یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

٨٥١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَهُ أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک کوئی پہنچانے والا نہیں۔ آپ مجھے میرے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے اجازت دی۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے اسے پھر بلایا اور پوچھا کیا تجھے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر جواب دیا کر یعنی جب موذن نماز کے لیے آواز دے تو اس پر عمل کر۔

٨٥٢- عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ

سیدنا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں جنگلی جانور اور موذی جانور بہت ہیں۔ آپ مجھے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی

حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلاً وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ.

اجازت فرمائیے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہیں؟ ابن ام مکتوم نے عرض کیا ہاں سنتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر حاضر ہو۔ الغرض جماعت چھوڑنے کی اجازت نہ دی گئی۔

الْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت چھوڑنے کا بہانہ

[illegible] عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

سیدنا حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم اپنے قبیلے کے لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک روز جب نماز کا وقت آیا تو آپ حاجت کو تشریف لے گئے۔ پھر لوٹ کر آئے تو فرمایا کہ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو تو وہ نماز سے پہلے فارغ ہو جائے۔

[illegible] عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آ جائے ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لیجیے۔

[illegible] عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

حضرت ابوالملیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حنین میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہاں بارش ہونے لگی تو آپ کے منادی نے پکارا اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لیجیے!

حَدُّ إِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کا ثواب جماعت کے بغیر

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلاَ يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کا قصد کرتے ہوئے باہر نکلا۔ تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ اسے جماعت میں شریک نمازی کے ساری ثواب ملے گا اور جماعت والوں کا ثواب بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

٨٤٩ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ۔

گئی ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے: جو شخص نماز کے لیے سنت کے مطابق کامل وضو کرے پھر فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جائے اور لوگوں کے ساتھ یعنی جماعت کے ہمراہ نماز پڑھے یا جماعت کے ساتھ یا مسجد کی جماعت میں شریک ہو کر اکیلے پڑھے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ بہر حال اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔

إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو بعد ازاں جماعت ہو تو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھے

عَنْ مِحْجَنٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ أَهْلِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

سیدنا حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران نماز کے لیے اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پھر آپ نماز پڑھ کر تشریف لائے تو آپ نے حضرت محجن کو دیکھا کہ وہ وہیں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے حضرت محجن سے پوچھا کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ حضرت محجن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں میں بھی مسلمان ہوں لیکن اس سے قبل اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا جب تم لوگوں کے ساتھ آؤ تو نماز میں شریک ہو جایا کرو اگرچہ نماز پڑھ بھی کیوں نہ چکے ہو۔

إِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهُ

جو شخص نماز فجر اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ

سیدنا حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز مسجد خیف میں ادا کی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور

فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

شخص آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں لے کر حاضر خدمت ہوئے اور ان کی گردن کی رگیں پھڑک رہی تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے ہمارے ساتھ کیوں نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی جگہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو جس وقت تم اپنے مکانوں پر نماز پڑھ لو پھر تم مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہو رہی ہے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لو وہ نماز نفل ہوگی۔

إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

فضیلت کے وقت کے گزر جانے کے باوجود جماعت میں شریک ہونا

۸۶۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

حضرت عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں تاخیر وقت سے کیا کریں گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھ لیجئے پھر اپنے کام میں لگ جائیے اگر آپ مسجد میں ہوں اور آپ کی موجودگی میں جماعت کھڑی ہو تو شریک ہو جانا چاہیے۔

سُقُوطُ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد میں امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکا ہو اس کو دوسری جماعت میں شریک ہونا ضروری نہیں

۸۶۳ - عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سیدنا حضرت سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مدینہ منورہ میں ایک مقام بلاط پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا!

إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تعاد الصلوة في يوم مرتين.

السعي إلى الصلوة

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتيتم الصلوة فلا تأتوها وأنتم تسعون وأتوها تمشون عليكم السكينة فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فاقضوا.

الإسراع إلى الصلوة من غير سعي

عن أبي رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى العصر ذهب إلى بني عبد الأشهل فيتحدث عندهم حتى ينحدر للمغرب قال أبو رافع فبينما النبي صلى الله عليه وسلم يسرع إلى المغرب مررنا بالبقيع فقال أف لك أف لك قال فكبر ذلك في ذرعي فاستأخرت وظننت أنه يريدني فقال ما لك امش فقلت أحدثت حدثا قال ما ذاك قلت أففت بي قال لا ولكن هذا فلان بعثته ساعيا على بني فلان فغل نمرة فدرع الآن مثلها من نار.

اے ابو عبدالرحمٰن آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا اور میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ ایک نماز کو دن میں دو بار نہیں پڑھنا چاہیے (امام کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں)۔

نماز پڑھنے کے لیے چلنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنے کو آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ بلکہ سکون کے ساتھ اطمینان اور تسلی سے آؤ۔ جتنی نماز تمہیں جماعت سے ملے اتنی جماعت سے پڑھو اور جس قدر رہ جائے اسے سلام کے بعد پڑھ لو۔

نماز کے لیے دوڑنے کے بغیر جلدی چلنا

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ چکتے تو آپ قبیلہ بنو عبدالاشہل کے پاس تشریف لے جاتے (اور) ان سے بات چیت (گفتگو) فرماتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز کے لیے اٹھتے۔ ابو رافع نے کہا ایک روز حضور مغرب کی نماز کے لیے جلدی جلدی تشریف لے جا رہے تھے ہم بقیع کی طرف سے نکلے آپ نے فرمایا اف لک اف لک۔ آپ کے اس ارشاد مبارک سے میرے دل میں ڈر اور خوف پیدا ہوا۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے خیال کیا کہ آپ نے مجھ پر اف اف فرمایا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا کیوں چلتے نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے؟ آپ نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے اف فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اف نہیں کہا۔ بلکہ میں نے تو اس شخص

۸۶۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ.

اَلتَّهْجِيرُ إِلَى الصَّلَاةِ

۸۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ.

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

۸۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.

۸۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.

۸۷۰ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا.

کو چھوڑ گئے جسم کے جس حصے کو بھی نہیں دھویا ہو کرے کے لیے وصل کیا تھا اس سے ایک کمال چوپڑ کی اور اس کے لیے جہنم کی آگ سے ویسے ہی کمال بنائی گئی ہے شق یا سیاہ خط سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

نماز کے لیے اول وقت میں نکلنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سب سے پہلے پہنچے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکہ مکرمہ میں ایک اونٹ قربانی کے لیے بھیجا پھر جو شخص اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے ایک بیل یا گائے قربانی کے لیے بھیجی۔ پھر جو شخص اس کے بعد آئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر جو اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مرغی بھیجی پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے کسی نے انڈا بھیجا۔

جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فرض کی تکبیر ہو تو فرض کے سوا کوئی نماز نہیں۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۸۷۰ سیدنا حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا اور مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا فجر کی چار رکعت پڑھتے ہو۔

فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

٨٧١ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ۔

جو شخص فجر کی سنتیں پڑھ رہا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو

سیدنا حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اس نے دو رکعتیں سنت پڑھیں اور پھر (نماز) میں شامل ہوا جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے پوچھا۔ اے فلاں! کونسی نماز تھی؟ جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یا جو تو نے اکیلے پڑھی۔

اَلْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ

٨٧٢ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔

صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھنے والا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے اور ایک یتیم شخص نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ام سلیم نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی۔

---

٨٧٣ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں میں سے ایک خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھی۔ تو بعض لوگ پہلی صف میں آگے چلے جاتے تاکہ وہ دکھائی نہ دے۔ اور بعض پیچھے ہو کر آخری صف میں ہو جاتے تو جب رکوع کرتے تو پیچھے دیکھتے ہوئے اسے اپنی بغلوں میں سے جھانکتے جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ الخ۔
یعنی ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں۔ اور ہمیں اسی طرح معلوم ہے ان لوگوں کا جو پیچھے رہتے ہیں۔

اَلرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ

٨٧٤ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ

صف میں ملے بغیر رکوع کرنا

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ

دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

پہنچ گئے تھے آپ نے صف میں ملنے سے قبل رکوع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تیرے نماز کی حرص اس سے زیادہ دے تاہم پھر ایسا نہ کرنا۔

—عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَإِنِّي أُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فلاں! تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی نہیں دیکھتا کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیے۔ اور میں پیچھے کا ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں۔

اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں

—عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں تشریف لا کر ادا فرماتے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے اور جمعہ کے بعد نہیں پڑھتے تھے جب آپ مسجد سے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

ف: فرض سے پہلے سنتوں کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں سب سے درست ترین قول یہ ہے کہ چار ظہر سے قبل پڑھی جائیں اور دو ظہر کے بعد، چار عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور چار پہلے۔ اور دو نماز فجر سے پہلے۔

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعَصْرِ

نماز عصر کی سنتیں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا إِنْ لَمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ

سیدنا حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے پوچھا۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کون شخص اس بات کی استطاعت رکھتا۔ جب ہم نے عرض کیا اگر طاقت نہ رکھیں گے تو سن تو لیں گے انہوں نے کہا جب سورج یہاں آتا یعنی عصر کے وقت پر آتا تو حضور سرور

الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَيْنِ وَيُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے اور جب ظہر کا وقت ہوتا تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ ظہر سے قبل چار رکعتیں پڑھتے۔ ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے۔ لیکن ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے آپ جس سے ایک سلام میں فرشتوں کے بعد پیغمبروں پر سلام فرماتے اور مومنین و مسلمین سے ان کے پیروکاروں پر سلام فرماتے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ فِي آخِرِهِ.

سیدنا حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ رسول اکرم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دن کو فرض سے قبل کتنی رکعتیں پڑھتے تھے آپ نے فرمایا اس کی کس میں طاقت ہے کہ اتنی رکعتیں پڑھے۔ پھر فرمایا جب سورج ڈھلتا تھا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور آخر میں سلام پھیرتے۔

كِتَابُ الْافْتِتَاحِ

کتاب نماز کے افتتاح کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس وقت آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اپنے دونوں دست مبارک کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ پھر تکبیر فرماتے۔ جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے تو جب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے رکوع سے اٹھتے وقت بھی ایسا ہی کرتے اور ربنا لک الحمد کہتے اور جب آپ سجدہ میں جاتے تو ایسا نہ کرتے اور نہ جب آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تب ہی ہاتھ اٹھاتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھوں کو اٹھائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ

ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کی طرف اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ

وَذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

اٹھاتے دونوں کندھوں تک یا ان کے برابر جب رکوع سے سر اٹھاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ تو اس وقت بھی دونوں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ مَنْكِبَيْنِ

کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

۸۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ جب آپ رکوع فرماتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور فرماتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد۔ پھر آپ سجدے میں ایسا نہ کرتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

کانوں تک ہاتھ اٹھانا

۸۸۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِيْنَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو تکبیر فرمائی اور کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے بآواز بلند آمین فرمائی۔

۸۸۳ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ.

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ جو آپ کے صحابہ میں سے ہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی کرتے

۸۸۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِيْنَ رَكَعَ

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے

وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ

اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کانوں کی لو تک دونوں ہاتھ اٹھائے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

۸۸۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

جب ہاتھ اٹھائے تو انگوٹھوں کو کہاں تک لائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو تک پہنچ گئے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ مَدًّا

۸۸۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ۔

دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھانا

سیدنا حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ مسجد بنی زریق میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین باتیں کیا کرتے تھے اور لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے، آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھاتے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے جب آپ سجدہ کرتے تو تکبیر فرماتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر فرماتے۔

فَرْضُ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

۸۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي

تکبیر اولیٰ یا تحریمہ کہنا فرض ہے:

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، تو ایک شخص نے آکر نماز پڑھنا شروع کی پھر وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب دیا اور فرمایا جاؤ نماز پڑھو کیونکہ آپ نے نماز نہیں پڑھی وہاں سے جا کر جیسے پہلے پڑھی تھی ایسے ہی پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسے تین بار ہوا تو اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا

بعثك بالحق ما أحسن غير هذا فعلمني قال إذا قمت إلى الصلاة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تستوي قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم افعل ذلك في صلاتك كلها۔

کر اس نے عرض کیا مجھ کو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھے نماز سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو پھر جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کرو۔ بعد ازاں نہایت اطمینان سے رکوع کیجئے پھر تسلی سے سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کیجئے اور اطمینان و تسلی سے بیٹھئے پھر اسی طرح سے ساری نماز کو ادا کیجئے۔

اَلْقَوْلُ الَّذِیْ یُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ

نماز کی ابتداء میں کیا پڑھنا چاہیے

٨٨٨ عَنْ عبد الله بن عمر قال قام رجل خلف نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم من صاحب الكلمة فقال رجل أنا يا نبي الله فقال لقد ابتدرها اثنا عشر ملكا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا اس نے کہا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ الفاظ کس شخص نے کہے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ آپ نے فرمایا اس کلمہ پر بارہ فرشتے دوڑے کہ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ وہ اس کلمہ کو اللہ جل جلالہ کے پاس لے جائے۔

٨٨٩ عَنْ ابن عمر قال بينما نحن نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قال رجل من القوم الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القائل كلمة كذا وكذا فقال رجل من القوم أنا يا رسول الله قال عجبت لها وذكر كلمة معناها فتحت لها أبواب السماء قال ابن عمر ما تركتهن منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے کہا: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس نے کہا؟ وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں نے۔ آپ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئیے گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس روز سے میں نے ان کلمات کو نہیں چھوڑا جب سے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو ارشاد فرمایا ہے۔

وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

٨٩٠ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ۔

فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِيْنِهِ

٨٩١ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِيْنِي فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَذَ بِيَمِيْنِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

٨٩٢ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا

سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے۔

اگر امام کسی کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے نماز میں بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے اوپر رکھا ہوا تھا آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر کہاں رکھا جائے

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے غور کیا کہ میں ضرور بالضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر فرمائی پھر آپ نے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھائے۔ اور بعد ازاں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ یعنی ایک ہتھیلی دوسرے کے پہنچے پر یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر۔ جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھائے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر اٹھایا تو رکوع سے پھر اسی طرح ہاتھ اٹھائے پھر سجدہ فرمایا اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں ران پر رکھی اس کے بعد آپ نے دو انگلیوں کو بند فرما لیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے ایک حلقہ باندھ لیا۔ اور

آپؐ نے گری ہوئی لنگی کو اوپر اٹھایا۔ تو مجھے آپ کے گھٹنے کی ہڈی سفید دکھائی دی۔ اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

باب النهي عن التخصر في الصلوة

٨٩٣ عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يصلي الرجل متخصرا.

کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا منع ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

٨٩٤ عن زياد بن صبيح قال صليت إلى جنب ابن عمر فوضعت يدي على خصري فقال لي هكذا ضربة بيده فلما صليت قلت لرجل من هذا قال عبد الله بن عمر قلت يا أبا عبد الرحمن ما رابك مني قال إن هذا الصلب وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا عنه.

حضرت زیاد بن صبیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا۔ آپؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو میں نے ایک شخص سے دریافت کیا یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کو میری کونسی حرکت بری معلوم ہوئی۔ آپؓ نے فرمایا یہ سولی پر چڑھنے یا کمر پر ہاتھ رکھنے والے کی شکل ہے۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔

الصف بين القدمين في الصلوة

٨٩٥ عن أبي عبيدة أن عبد الله رأى رجلا يصلي قد صف بين قدميه فقال خالف السنة ولو راوح بينهما كان أفضل.

نماز میں دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نماز میں پاؤں ملا کر کھڑا تھا۔ تو فرمایا اس نے سنت کے خلاف کیا۔ اگر یہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا۔

٨٩٦ عن عبد الله أنه رأى رجلا يصلي قد صف بين قدميه فقال أخطأ السنة ولو راوح بينهما كان أعجب إلي.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے ایک شخص کو دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو آپؓ نے فرمایا یہ سنت کو بھول گیا۔ اگر دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

سُكُوتُ الْإِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ

٨٩٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكْتَةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

٨٩٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

٨٩٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔

تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک خاموش رہنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہتے (اور اس وقفہ کے درمیان آپ دعا پڑھتے)۔

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دعا پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان سکتے میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ مجھے گناہوں سے ایسے پاک و صاف فرما دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہ برف پانی اور اولوں سے دھو دے۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ پھر آپ إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين الخ۔ فرماتے یعنی میری نماز، قربانی، زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ہے اور میں سب سے پہلا اطاعت گزار ہوں۔ اے اللہ مجھے اچھے کام اور اچھے اخلاق

له قرآن مجید پ الانعام [illegible]

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۹۰۰ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

میں لگا دے تیرے سوا ان میں لگانے والا کوئی نہیں اور مجھے برے کاموں اور برے اخلاق سے بچا ان سے تیرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان دعا کی ایک اور قسم

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ پھر آپ فرماتے انی وجہت وجھی للذی فطر یعنی میں نے اپنا رخ اس عظیم الشان اور جلیل القدر ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اس حال میں کہ میں سچے دین کا پیروکار ہوں۔ اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور میں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں۔ بیشک میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت سب اللہ جل جلالہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھ کو حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے اور تیرے سوا کوئی لائق سجدہ نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ اب تو سب گناہوں کو بخش دے میرے گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ اور مجھے بہترین اخلاق کی طرف ہدایت فرما کیونکہ تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ اور مجھ سے بری عادات اور خصائل کو دور فرما دے کیونکہ تیرے سوا انہیں کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ میں آپ کی بارگاہ اور سرکار میں حاضر ہوں۔ بھلائی تمام کی تمام تیرے اختیار میں ہے اور برائی تیری طرف نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

۹۰۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

سیدنا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ آخر تک پھر آپ قرأت فرماتے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان پڑھی جانے والی دعا کا ذکر

۹۰۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو فرماتے اے اللہ تو پاک ہے تیرا شکر ہے۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۹۰۳ احمد بن سلیمان نے ابو معاویہ کے سند سے یہ روایت مروی ہے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم

۹۰۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا جس کا سانس پھولا ہوا تھا تو اس نے کہا اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے پوچھا تم میں سے یہ کلمے کس نے کہے۔ لوگ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے کہے۔ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ تو میری سانس پھول گئی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کلمات کہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بارہ فرشتوں کو میں نے دیکھا وہ جلدی کر رہے تھے کہ ان کو کون پہلے اٹھا لے جائے۔

بَابُ الْبَدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ

کوئی سورت پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ سے ابتداء کرنا

۹۰۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔

۹۰۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَافْتَتَحُوا بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جناب ابوبکر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ان سب نے الحمد للہ رب العالمین سے قرأت فرمائی۔

قِرَاءَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا

۹۰۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِي فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اچانک آپ اونگھنے لگے۔ پھر آپ مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ الخ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جس کا وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے جنت میں فرمایا ہے۔ اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں۔ میری امت اس پر آئے گی۔ پھر ان میں سے ایک شخص کو کھینچ لیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ میری امت سے ہے۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے آپ کے بعد کیا کیا؟

نوٹ: یہ وہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور شریعت سے پھر کر مرتد ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو قتل کیا۔

۹۰۸ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی پھر سورت فاتحہ پڑھی جب آپ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تک پہنچے تو آپ نے آمین فرمائی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی جب آپ سجدہ فرماتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ جب آپ دو

قَالَ اللهُ أَكْبَرُ إِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہتے پڑھا کرتے تھے تو اللہ اکبر فرماتے جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری نماز تمہاری نماز کی نسبت حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ ہے۔

تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا

۹۰۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم کو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کی قراءت نہیں سنائی اور ابو بکر و عمر نے نماز پڑھائی تو ان سے بھی ہم نے نہیں سنا۔

۹۱۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور کسی سے بھی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو جہراً نہیں سنا۔

۹۱۱ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدَنَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل کے فرزند سے مروی ہے کہ جب میرے والد ماجد کسی شخص کو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ جہراً پڑھتے ہوئے سنتے تو فرماتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے مگر ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ جہراً پڑھتے نہیں سنا۔

تَرْكُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھنا

۹۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے اور اس کی نماز قطعاً نامکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا

بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَ
نِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا
يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ
الْعَبْدُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ
مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي
وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ
الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَ
لِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

تم اس طرح سورۂ فاتحہ پڑھو۔ آپؓ نے میرا ہاتھ دباتے
ہوئے فرمایا اے فارسی! دل میں پڑھ لیجئے کیونکہ میں
نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے میرے اور میرے بندے
کے درمیان نماز نصف نصف تقسیم ہو گئی ہے۔ نصف میرے
لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ
جو مانگے وہ اس کے لیے موجود ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم پڑھو بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔
تو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف
کی جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے۔
میرے بندے نے میری ثنا کی۔ جب بندہ کہتا ہے۔ مالک
یوم الدین تو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میرے بندے
نے میری عظمت بیان کی جب بندہ کہتا ہے ایاک
نعبد و ایاک نستعین تو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یہ
میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اور میرا بندہ
جو مانگے وہ اس کو ملے گا۔ پھر بندہ اھدنا الصراط المستقیم
کہتا ہے یہ سورۂ فاتحہ کی آخری آیات بندے کے لیے
ہیں اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے سنت جماعت نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جز نہیں ہے اور سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں جن میں صراط الذین انعمت علیہم ایک علیحدہ اور مستقل آیت ہے۔

قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں فاتحہ پڑھنا

۹۱۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ
لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۹۱۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ
لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

مجالس سے عزیز لکی سورۃ یاد کرنا

فضل فاتحة الكتاب

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

۹۱۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هَذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنی آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ آسمان کا دروازہ ہے جو کبھی نہیں کھلا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ کو عنایت شدہ دو نور مبارک ہوں۔ جو صرف آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک تو سورۂ فاتحہ دوسری سورۂ بقرہ کی آخری آیات یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔ ان میں سے کسی کلمہ کے پڑھنے سے بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

تأويل قوله عز وجل ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم

۹۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ.

سیدنا حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے سے گزرے اور یہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے انہیں بلایا وہ نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا۔ کیا اللہ جل جلالہ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دو جب آپ کو ان کاموں کے لیے بلائیں جن میں تمہاری آخرت کی فلاح ہے میں تمہیں مسجد سے باہر نکلنے سے قبل تمہیں ایک صورت بتاؤں گا جو شان و برکت اور مرتبے میں بہت بڑی ہے وہ اگرچہ اس کے الفاظ مختصر ہیں بالکل

حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا۔ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے۔ اور یہی سورة سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہتے ہیں کیونکہ اس میں سات آیات ہیں اور ہر نماز میں دوبارہ تلاوت کی جاتی ہے۔ یا یہ دو دفعہ نازل ہوئی ہے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں اور دوسری دفعہ مکہ مکرمہ میں)

٩١٧ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تورات اور انجیل میں سورۂ فاتحہ کی مثل کوئی سورة نازل نہیں فرمائی۔ یہ ام القرآن اور سبع مثانی ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے کہ یہ سورة میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیے ہے۔

٩١٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي السَّبْعَ الطُّوَلَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات بڑی سورتیں دی گئیں۔ (سبع مثانی کو مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں۔ اور سبع مثانی سے مراد یہ سورتیں ہیں۔ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ اعراف، سورۂ ہود، اور سورۂ یونس۔)

٩١٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبع مثانی سے مراد سات طویل سورتیں ہیں

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ

مقتدی امام کے پیچھے کوئی سورة نہ پڑھے

٩٢٠ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھی جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا یہ سورة کس شخص نے پڑھی۔ ایک شخص نے عرض کیا میں نے۔ آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی

شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے!

۹۲۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے پوچھا تم میں سے کس شخص نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھا ایک شخص نے عرض کی میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم چھین رہا ہے

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ

جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

۹۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی تھی۔ تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن پڑھا۔ ایک شخص نے کہا ہاں!! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کوئی شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے جب سے لوگوں نے یہ بات سنی اس نماز میں جس میں آپ بآواز بلند قرأت فرماتے تھے کوئی شخص آپ کے پیچھے قرأت نہ کرتا

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنا چاہیے۔

قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

جس نماز میں امام جہری قرأت کرے اس میں مقتدی کا اُمّ القرآن تلاوت کرنا

۹۲۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص سورۂ فاتحہ کے سوا دوسری سورت نہ پڑھے

تأويل قوله عز وجل وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون

۹۲۴ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد.

۹۲۵ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا

اكتفاء المأموم بقراءة الإمام

۹۲۶ عن أبي الدرداء يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أفي كل صلاة قراءة قال نعم قال رجل من الأنصار وجبت هذه فالتفت إلي وكنت أقرب القوم منه فقال ما أرى الإمام إذا أم القوم إلا قد كفاهم قال أبو عبد الرحمن هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطأ إنما هو قول أبي الدرداء ولم يقرأ هذا مع الكتاب.

ما يجزئ من القراءة لمن لا يحسن القرآن

۹۲۷ عن ابن أبي أوفى قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني لا

اللہ کا فرمان جب قرآن کی تلاوت کی جا رہی ہو تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

مقتدی کیلئے امام کی قرأت کا کافی ہونا

سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یہ واجب ہو گئی۔ جب آپ نے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں سب لوگوں سے زیادہ آپ کے نزدیک تھا آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہے جب امام لوگوں کی امامت کرائے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دینا غلط ہے یہ حضرت ابو الدرداء کا قول ہے۔

قرآن اچھی طرح نہ پڑھ سکنے والے شخص کا بدل

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہیں ہو سکتا تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو قرآن پاک کا بدل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

نوٹ: اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو قرآن کی سورۃ یاد نہ ہو تو نماز میں ان کلمات کی تلاوت کرے!

جَهْرُ الْإِمَامِ بِآمِينَ

امام کا آمین بلند آواز سے کہنا

۹۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

۹۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہوگی اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۹۳۰ اسمٰعیل بن مسعود سے اسی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث منقول ہے۔

۹۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے ساتھ مل جائے گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

الْأَمْرُ بِالتَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ

مقتدی کو امام کے پیچھے آمین کہنے کا حکم

۹۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے،

مِنْ ذَنْبِهِ

فَضْلُ التَّأْمِينِ

۱۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

قَوْلُ الْمَأْمُومِ إِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْإِمَامِ

۱۳۴ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا.

---

۱۳۵ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ أَسْفَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا

کے موافق ہو جائے گا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے

آمین کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر اگر کسی کی اور فرشتوں کی آمین موافق ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آ جائے تو کیا کہے

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو چھینک آ گئی میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى پڑھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا نماز میں کس نے بات کی تھی مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ دریافت فرمایا نماز میں کس نے بات کی تھی تب رفاعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بات کی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے کیا کہا تھا میں نے عرض کیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے بڑھ کر اٹھایا ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ وہ پہلے اوپر لے جائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ

فَقَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ فَسَمِعْتُهُ وَأَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ۔

اپنے کانوں کے پیچھے تک اٹھائے۔ جب آپ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ پڑھ چکے تو آپ نے آمین فرمائی، میں نے سنا کیونکہ میں آپ کے پیچھے تھا۔ اسی وقت حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت فرمایا کس نے کہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور میری نیت بری نہ تھی۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے اور کسی چیز نے ان کلمات کو عرش تک پہنچنے سے نہ روکا۔

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ذکر بالجہر کا کمال خاص ہے۔

جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

قرآن کا بیان

٩٣٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کبھی وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں تو وہ موقوف ہو جاتی ہے اور اس طرح نازل ہونے والی وحی مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے اور کبھی وحی لانے والا فرشتہ ایک شخص کی صورت میں آ کر مجھے دے جاتا ہے۔

٩٣٧ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کے بارے میں دریافت فرمایا کہ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبھی تو وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے۔ جب میں یاد کر لیتا ہوں۔ تو اس میں وقفہ ہو جاتا ہے اور کبھی فرشتہ ایک شخص کی صورت میں میرے سامنے آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور میں اسے یاد کرتا رہتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب سخت سردی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی اور پھر موقوف ہو جاتی تو وحی کی شدت اور زور سے آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ نکلتا۔

٢٢٠ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ اس آیت پاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی نازل ہوتے وقت تکلیف فرماتے اور اپنے ہونٹ ہلایا کرتے تھے اور اس کے نازل ہوتے وقت اس خیال سے پڑھتے کہ کہیں بھول نہ جائیں تب اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ آپ اس پر اپنی زبان مبارک جلدی سیکھنے کے لیے نہ ہلائیں۔ قرآن کو جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم پڑھنے لگیں تو آپ اس کی پیروی فرمائیں۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوتے آپ سماعت فرماتے اور جبریل علیہ السلام تلاوت فرماتے۔ جب جناب جبریل علیہ السلام تشریف لے جاتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی پڑھ دیتے جیسے جناب جبریل علیہ السلام نے پڑھا تھا۔

٢٢١ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ مَا كَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت ہشام ابن حکیم ابن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے کچھ الفاظ کو اس طرح ادا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسے نہیں پڑھایا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو یہ صورت کس نے پڑھائی۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کبھی بھی نہ پڑھائی ہوگی پھر میں

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

انہوں نے ان کو پکڑ کر حضور اکرم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے سورۃ فرقان پڑھائی ہے اور میں نے ان کو پڑھتے سنا۔ اس میں وہ الفاظ ہیں جو آپ نے نہیں پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ پڑھیں انہوں نے پہلے کی طرح پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سورت ایسے ہی نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عمر آپ پڑھیں۔ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن سات بولیوں میں نازل ہوا ہے۔

ارشاد: حدیث ہذا کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں، سات بولیوں سے مراد قریش کے علاوہ قبائل ثقیف، ہذیل، ہوازن، یمن کے قبیلے اسد تمیم ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ فرقان دوسری طرح تلاوت کرتے سنا اور یہ اس طریقہ کے علاوہ تھا جس طریقہ میں پڑھتا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کروں لیکن میں نے انہیں مہلت دی کہ جب وہ پڑھ چکے تو انہی کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان کو سورۃ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ کے علاوہ جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا آپ پڑھیں۔ میں نے پڑھا تو آپ نے فرمایا یہ سورۃ اسی طرح نازل ہوئی ہے یہ قرآن مجید سات بولیوں میں نازل ہوا ہے۔ تو جس طرح آسان

۹۲ عن عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت أساوره في الصلاة فتصبرت حتى سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ قال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت والله إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لهو أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأ فانطلقت به أقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسله يا عمر اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ يا عمر فقرأت التي أقرأني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه

ترجمہ:

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب حضرت ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سنا اور ان کی تلاوت غور سے سنی وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائی تھی قریب تھا کہ میں ان پر نماز کی حالت میں ہی حملہ کر دوں لیکن میں نے صبر کیا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیرا جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو ان کی چادر میں نے ان کے گلے میں ڈال لی۔ اور دریافت کیا کہ آپ کو یہ سورت کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ خدا کی قسم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے آپ سے سنی ہے پھر میں ان کو کھینچ کر حضور کی خدمت میں لایا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے انہیں سورۂ فرقان ان حروف پر پڑھتے ہوئے سنا جن پر آپ نے مجھے نہیں پڑھائی حالانکہ آپ نے ہی یہ سورۃ پڑھائی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمر! ان کو چھوڑ دو۔ پھر آپ نے فرمایا اے ہشام پڑھو۔ ہشام نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ سورۃ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عمر! تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ سورۃ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم سات طرح پر نازل ہوا ہے۔ جس طرح آسان ہو پڑھو۔

یعنی قراءت مشہورہ کے مطابق اس طرح تلاوت قرآن کی جائے کہ معنی کا فساد لازم نہ آئے اور غیر مشہور قراءت

عن أبي بن كعب أن رسول الله صلى

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ
فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ
اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ
الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ
وَمَغْفِرَتَهُ فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ
الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ
أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ
قَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ
وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ
الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ
أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ
فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَ
إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ
فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ
أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ
فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

سے پاس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے کہ اس دوران حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ آپ کو ایک طرح پر قرآن کریم پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اللہ جل جلالہ سے معافی اور اس کی بخشش کا طلب گار ہوں۔ کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر جناب جبرئیل دوسری مرتبہ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی امت قرآن کریم کو دو طرح پڑھا سکتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی بخشش اور مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میری امت میں اس کی طاقت نہیں۔ پھر جناب جبرئیل تیسری دفعہ تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی امت قرآن کریم کو تین طرح پر پڑھا سکتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا میں اللہ جل جلالہ کی بخشش اور معافی کا طلب گار ہوں کیونکہ امت میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے۔ اللہ جل جلالہ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا سکتے ہیں اور وہ جس طرح پڑھیں گے صحیح اور درست ہوگا۔

۹۴۳ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً فَبَيْنَا
أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا
يُخَالِفُ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هَذِهِ
السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا خَالَفَ
قِرَاءَتِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا أُبَيُّ فَقَرَأْتُهَا
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَقَرَأَ فَخَالَفَ قِرَاءَتِي

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک سورت پڑھائی۔ ایک دن میں مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے وہی سورت پڑھی۔ لیکن اس نے اور طرح سے پڑھی میں نے پوچھا تجھے یہ سورت کس نے سکھائی! اس نے بتایا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ میں نے عرض کیا اچھا جب تک ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کر لیں، آپ نے جانا نہیں۔ پھر میں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص اس سورت کو میرے برعکس پڑھتا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ۔

---

٩٤٤ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تُقْرِئْنِيهَا آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

---

٩٤٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

---

٩٤٦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ

علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھی طرح تم نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا تم نے بھی اسی طرح پڑھا۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ آپ پڑھو تو اس نے میرے برعکس پڑھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو نے اچھی طرح تلاوت کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابی! قرآن سات طرح پر نازل ہوا ہے اور ہر طرح سے شافی اور کافی ہے

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے مسلمان ہوا ہوں میرے دل میں کوئی ایسی بات نہیں کھٹکی جیسی یہ بات کھٹکی کہ میں نے ایک آیت پڑھی ایک طرح تلاوت کی اور دوسرے شخص نے دوسری طرح پڑھی۔ میں نے کہا مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ اس شخص نے کہا مجھے بھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ آخر ہم دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل میرے پاس آئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میری داہنی طرف بیٹھے اور جناب میکائیل میری بائیں طرف۔ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قرآن کریم ایک طرح پڑھا کیجئے۔ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے زیادہ کیجئے زیادہ کیجئے یہاں تک کہ سات طرح تک پہنچے۔ اور فرمایا کہ ہر طرح سے شافی اور کافی ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی ہو۔ جس کے اونٹ رسی سے بندھے ہوں اگر وہ ان کی حفاظت کرے گا تو وہ ٹھہرے رہیں گے اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۹۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْأُخْرَى آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

۹۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

تَخْفِيفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُولَ أَقَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

۹۳۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ فَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولَئِكَ۔

فرمایا: یہ بری بات ہے کہ کوئی شخص کہے میں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں۔ قرآن حکیم کو یاد کرتے رہو کیونکہ قرآن حکیم لوگوں کے سینوں سے جانوروں سے بھی زیادہ جلدی نکل جاتا ہے جو رسی سے بندھے ہوئے ہوں۔

فجر کی دو سنتوں میں قرأت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں قولوا امنا باللہ وما انزل الینا سورۂ بقرہ آیت کے آخر تک تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون تلاوت فرماتے

فجر کی دو سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرمائی

فجر کی دو سنتوں میں تخفیف کرنا

۹۲۹: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی کہ آپ فجر کی سنتوں کو اتنا مختصر پڑھتے کہ میں کہتی کیا سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں؟

نماز فجر میں سورۂ روم کی تلاوت کرنا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی آپ نے سورۂ روم پڑھی اور بھول گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور طہارت اچھی طرح نہیں کرتے وہی لوگ قرآن حکیم بھلا دیتے ہیں۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ

۹۵۱ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ

نمازِ فجر میں ساٹھ سے سو آیات پڑھنا

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقٓ

۹۵۲ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصُّبْحِ.

۹۵۳ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ

نمازِ فجر میں سورۂ قاف کی تلاوت کرنا

حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے سورۂ قاف محض حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے پڑھتے ہی سیکھی۔ آپ اس کو فجر کی نماز میں تلاوت فرماتے۔

حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے اپنے چچا سے سنا، وہ فرماتے ہیں میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لہا طلع نضید تلاوت فرمایا۔ حضرت شعبہ نے فرمایا کہ میں جناب حضرت زیاد سے بازار میں ایک بھیڑ میں ملا انہوں نے مجھے بتایا کہ سورۂ قاف پڑھی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۹۵۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

نمازِ فجر میں اذا الشمس کورت پڑھنا!

سیدنا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت تلاوت فرما رہے تھے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

۹۵۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نمازِ فجر میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے بارے میں پوچھا، آپ نے نمازِ فجر میں انہی دو

وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

٩٥٦ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.

---

٩٥٧ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتٌ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٩٥٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى.

---

٩٥٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ.

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ السُّجُودُ فِي ص

٩٦٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سورتیں کو پڑھا۔

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر سوار تھے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر رکھا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف سکھا دیجئے آپ نے فرمایا تم نہیں پڑھو گے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق کی نسبت کوئی سورۃ بہتر ہیں۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چند آیات ایسی ہیں جو مجھ پر رات کو اتریں۔ اور جن کی مثل اس سے قبل نہیں دیکھی گئی۔ ایک قل اعوذ برب الفلق اور دوسری قل اعوذ برب الناس۔

جمعۃ المبارک کو فجر میں قرات

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں جمعہ کے روز الم تنزیل السجدہ اور هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور هل اتی علی الانسان تلاوت فرماتے تھے

قرآن عظیم کے سجدوں کا باب سورۂ ص میں سجدہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي ص وَقَالَ سَجَدَهَا
دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا.

مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے سبب فرمایا تھا اور ہم یہ سجدہ شکر کے لیے کرتے ہیں۔

اَلسُّجُوْدُ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدے کا بیان

٩٦١ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ قَرَأَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ
النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ
رَأْسِي وَأَبَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ
أَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ.

سیدنا حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ فرمایا اور آپ کے پاس بیٹھے ہوئے بھی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ نہیں کیا۔ جناب مطلب ابھی ایمان نہ لائے تھے۔

---

٩٦٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو آپ نے اس میں سجدہ فرمایا۔

تَرْكُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا

٩٦٣ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ
بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ
مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا
هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ.

سیدنا حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیے؟ تو آپ نے فرمایا امام کے پیچھے کسی بھی قرأت نہیں کرنا چاہیے اور فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں فرمایا۔

بَابُ السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

إذا السماء انشقت میں سجدہ کرنا

٩٦٤ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ
فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے إذا السماء انشقت کی تلاوت فرمائی تو آپ نے اس میں سجدہ

کیا جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں سے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ فرمایا۔

٩٦٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے إذا السماء انشقت میں سجدہ فرمایا۔

٩٦٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے إذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربك میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا۔

٩٦٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

٩٦٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے إذا السماء انشقت میں سجدہ فرمایا۔ اور اس شخص نے سجدہ کیا جو ان دونوں سے بہتر تھے۔
یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

٩٦٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور ان دونوں سے بہتر شخص نے إذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربك میں سجدہ فرمایا۔

٩٧٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ إذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربك میں سجدہ کیا۔

بَابُ السُّجُودِ فِي الْفَرِيضَةِ

فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت کرنا

٩٧١ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهِ سَجْدَةٌ مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَلْفَهُ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی آپ نے سورۃ إذا السماء انشقت تلاوت فرمائی اور اس میں سجدہ فرمایا جب آپ فارغ ہوگئے تو میں نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ! یہ سجدہ کیسا ہے ہم نے کبھی اس صورت میں سجدہ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں سجدہ فرمایا اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کیا کروں گا حتیٰ کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں

قِرَاءَةُ النَّهَارِ

دن کے وقت قراءت کرنا

٩٧٢ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے۔ لیکن جن نمازوں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرأت سنائی ان میں ہم آپ کو سناتے ہیں اور جن نمازوں میں آپ آہستہ پڑھتے ہیں ان میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

٩٧٣ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جن نمازوں میں جیسے قرأت سنائی ان میں ہم آپ کو سناتے ہیں اور جن میں آہستہ پڑھی ان میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ

ظہر کے وقت قرأت کرنا

٩٧٤ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھتے تو سورۃ لقمان اور ذاریات کی کوئی آیت کئی آیات کے بعد سنائی دیتی۔

٩٧٥ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

سیدنا حضرت ابوبکر بن نضر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم طف میں جناب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریب تھے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ نے دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں تلاوت فرمائیں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ۔

تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

٩٧٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر شروع ہوتی تھی اور کوئی جانے والا بقیع جاتا تھا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے واپس آتا اس وقت تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت ہی پڑھ رہے ہوتے۔

٩٧٧ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذٰلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولٰى يَعْنِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ظہر پڑھاتے تو آپ پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کوئی آیت سنا دیتے اور آپ دوسری رکعت کی نسبت ظہر اور فجر کی پہلی رکعت کو طویل فرماتے۔

بَابُ إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

امام کا ظہر کی نماز کے وقت مقتدیوں کو سنانا

٩٧٥ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا دیتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو طویل فرماتے۔

تَقْصِيرُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی نسبت قیام کم کرنا

٩٧٦ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے۔ کبھی کوئی آیت ہم بھی سن لیتے اور آپ پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل فرماتے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ آپ پہلی رکعت کو دوسری کی نسبت طویل فرماتے اور نماز عصر میں آپ پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل پڑھتے اور دوسری کو چھوٹا۔

الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

٩٧٧ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں

وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ۔

الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

٩٨١- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ۔

٩٨٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا۔

٩٨٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

٩٨٤- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ تلاوت فرماتے اور آپ کبھی کوئی آیت اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہم سن لیتے اور نماز ظہر کی پہلی رکعت کو لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری دو سورتیں تلاوت فرماتے اور کبھی کبھی آپ ایک آیت اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہم سے سن لیتے اور آپ ظہر کی پہلی رکعت کو طویل فرماتے اور دوسری مختصر اور آپ ایسا ہی صبح کی نماز میں فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے اور عصر میں اس سورت کے برابر اور صبح میں اس سے زیادہ لمبی سورت تلاوت فرماتے!

قیام اور قرأت کو مختصر کرنا

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے اپنی لونڈی کو پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے،

ثم الركوع والسجود يخففهن ثم القيام والقعود.

تھوڑے سے وقت سے زیادہ مشابہ ہو۔ لیکن انہوں نے فرمایا حضرت عمر بن عبدالعزیز اس وقت پہلے امام اور رکوع اور سجدہ ہلکا ادا کرتے اور قیام و قعود کو دراز فرماتے۔

ف: حقوق العباد میں سے یہ بات لازم ہے کہ مقتدیوں کو طویل نماز سے تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اور اکیلا ہو تو جتنی مرضی ہو طویل پڑھے۔

٩٨٢- عن أبي هريرة قال ما صليت وراء أحد أشبه صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم من فلان قال سليمان كان يطيل الركعتين الأوليين من الظهر ويخفف الأخريين ويخفف العصر ويقرأ في المغرب بقصار المفصل ويقرأ في العشاء بوسط المفصل ويقرأ في الصبح بطوال المفصل.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو۔ سلیمان نے فرمایا۔ حضرت ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل فرماتے اور دوسری دو رکعتوں کو ہلکا پڑھتے اور عصر کو بھی ہلکا پڑھتے اور مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتوں کی تلاوت فرماتے (یعنی سورۂ بروج سے آخر تک) اور نماز عشاء میں مفصل کی درمیانی سورتوں کی تلاوت کرتے اور صبح کے وقت مفصل کی طویل سورتیں پڑھتے۔

ف: سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل کہتے ہیں۔

باب القراءة في المغرب بقصار المفصل

نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھنا

٩٨٣- عن أبي هريرة قال ما صليت وراء أحد أشبه صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم من فلان فصلينا وراء ذلك الإنسان وكان يطيل الأوليين من الظهر ويخفف في الأخريين ويخفف في العصر ويقرأ في المغرب بقصار المفصل ويقرأ في العشاء بالشمس وضحاها وأشباهها ويقرأ في الصبح بسورتين طويلتين.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو۔ مگر فلاں شخص کے پیچھے۔ سلیمان بن یسار نے فرمایا ہم نے اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا۔ آخری دو رکعتوں کو ہلکا اور عصر کی نماز کو ہلکا پڑھتا۔ اور نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتا۔ عشاء کی نماز میں والشمس وضحاها کی تلاوت کرتا اور اس کے [illegible]۔ اور صبح کے وقت دو طویل سورتیں پڑھتا۔

القراءة في المغرب بسبح اسم ربك الأعلى

مغرب میں سبح اسم ربك الأعلى پڑھنا

٩٨٤- عن جابر قال [illegible]

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الْأَنْصَارِ بِمُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَلَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا۔

پانی کھینچنے والے انصار میں سے ایک شخص جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اور آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ وہ شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ جب اس کی خبر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچی۔ آپ نے فرمایا۔ اے معاذ کیا تم فتنہ ڈالنا چاہتے ہو اے معاذ کیا تم فتنہ ڈالنا چاہتے ہو کیا تم نماز سے لوگوں کو بھگانا چاہتے ہو تم نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس وضحٰها اور ان کے برابر سورتیں کیوں نہیں پڑھتے۔

الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

نماز مغرب میں سورۃ والمرسلات پڑھنا

۹۸۸ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وصال شریف کے مرض میں ہمارا ساتھ گھر پر پڑھی۔ تو آپ نے سورۃ مرسلات پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ حتی کہ آپ کا وصال شریف ہو گیا۔

۹۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنی ماں سے سنا کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں والمرسلات سنی

الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھنا

۹۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز مغرب میں سورۃ طور تلاوت فرماتے۔

الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحم الدُّخَانِ

نماز مغرب میں سورۃ حم دخان پڑھنا

۹۹۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحم الدُّخَانِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورۃ حم دخان کی تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمٓصٓ

۹۹۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ أَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوفَةٌ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الْمٓصٓ

---

۹۹۳ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا أَطْوَلُ الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ۔

۹۹۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۹۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

اَلْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ

نماز مغرب میں سورۂ اعراف پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے مروان سے پوچھا اے ابو عبدالملک کیا تم نماز مغرب میں قل ھو اللہ احد اور انا اعطینٰک الکوثر کی تلاوت کرتے ہو؟ آپ نے کہا ہاں۔ انہوں نے پوچھا کیا بات ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا۔ یعنی المص سورۂ اعراف۔

مروان سے مروی ہے کہ جناب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا سبب ہے؟ آپ نماز مغرب میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت فرماتے ہیں حالانکہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ طویل سورتیں کونسی ہیں۔ آپ نے فرمایا اعراف۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اعراف مغرب کی دو رکعتوں میں تلاوت فرمائی۔

مغرب کی سنتوں میں کونسی سورت پڑھی جائے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد بیس مرتبہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

قل ھو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ وہ اپنے مجاہدوں کے

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ۔

لوگوں کے ہمراہ نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا اور آخر میں قل هو الله احد پڑھتا۔ لوگوں نے یہ بات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں واپسی پر عرض کی آپ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ جب لوگوں نے دریافت کیا اس نے کہا قل هو الله احد میں اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ اس شخص کو بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔

۹۹۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُوْلَ [illegible]

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آیا۔ آپ نے ایک شخص کو قل هو الله احد آخر تک پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا لازم ہو گئی میں نے دریافت کیا کیا؟ آپ نے فرمایا۔ جنت لازم ہو گئی۔

۹۹۸ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل هو الله احد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قل هو الله احد تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

۹۹۹ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ثواب کے لحاظ سے قل هو الله احد تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى

نماز عشاء میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا

۱۰۰۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور طویل پڑھائی تو حضور نبی کریم صلی

أَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَالضُّحَى، وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا آپ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے والے ہو؟ آپ نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والضحیٰ اور اذا السماء انفطرت کیوں تلاوت نہ فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

۱۰۰۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

نماز عشاء میں والشمس وضحھا پڑھنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کے ہمراہ نماز عشاء پڑھی اور بہت طویل پڑھائی ایک شخص نماز ادا کر کے گیا جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے جب اس شخص کو معلوم ہوا تو وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا کہنا بیان کیا۔ آپ نے جناب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا آپ لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ جس وقت تم امامت کرو تو والشمس وضحٰھا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور اقرا باسم ربک پڑھا کرو۔

۱۰۰۲: عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰھا اور اس طرح کی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

۱۰۰۳: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

نماز عشاء میں والتین والزیتون پڑھنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو آپ نے اس میں والتین والزیتون تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۰۰۴: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

عشاء کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھنا

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے تو

قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

آپ نے عشاء کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھی۔

الرُّكُودُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں کو طول دینا

۱۰۰۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کے ہر معاملہ میں حتیٰ کہ نماز میں بھی لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کو لمبا کر کے پڑھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں قرأت نہیں کرتا۔ اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پیروی اور اقتداء میں کسی طرح کی کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ سے یہی امید ہے اور شکوہ کرنے والے لوگ غلط کہتے ہیں۔

۱۰۰۶ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ قَوْمًا شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا أَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ چند لوگوں نے حضرت عمر کے پاس شکایت کی سعد کی اور کہا کہ وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے۔ سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں اس میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے کہا مجھ کو تمہارے ساتھ یہی گمان تھا۔

یعنی جو شکایت ہے وہ بے جا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہو۔

قِرَاءَةُ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتوں کی تلاوت کرنا

۱۰۰۷ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں ان ایک طرح کے مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں اور وہ کل بیس سورتیں ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس رکعتوں میں تلاوت فرماتے تھے۔ پھر آپ نے جناب حضرت علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کو اندر لے گئے اس کے بعد حضرت علقمہ تشریف لائے۔ شقیق نے فرمایا ہم نے آپ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا اور آپ نے ان کو بیان فرمایا۔

١٠٠٨ عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ۔

١٠٠٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ آلِ حم

قِرَاءَةُ بَعْضِ السُّورَةِ

١٠١٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ

تَعَوُّذُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ

١٠١١ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَرَأَ فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کہا کہ میں نے مفصل یعنی حجرات سے آخر تک ایک رکعت میں پڑھا آپ نے فرمایا کہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھتا ہوگا۔ میں ان سورتوں کو پہچانتا ہوں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر تلاوت فرماتے تھے۔ پھر آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا بیان فرمایا کہ ہر رکعت میں دو دو سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل تلاوت کی۔ آپ نے فرمایا کیا شعر کی طرح تم نے پڑھا۔ لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے سورۃ آل حم تک مفصل کی آخر سے آخر تک۔

سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جوتیاں اتاریں اور بائیں طرف رکھیں اور سورۃ المؤمنون کی تلاوت فرمانا شروع کی جب آپ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی لہٰذا آپ نے رکوع فرمایا۔

جب نماز میں آیت عذاب آئے تو اللہ کی پناہ مانگنا

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک رات حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ حضور تلاوت قرآن کے دوران آیت عذاب پر ٹھہر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت شریفہ آتی تو آپ ٹھہر کر دعا فرماتے۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

وَفِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى.

مَسْأَلَةُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

۱۰۱۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ.

تَرْدِيدُ الْآيَةِ

۱۰۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

۱۰۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرماتے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى فرماتے۔

قاری جب آیت رحمت کی تلاوت کرے تو اللہ جل شانہٗ سے رحمت طلب کرے

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ، آل عمران اور سورۂ نساء ایک ہی رکعت میں تلاوت فرمائی جب آپ آیت رحمت تلاوت فرماتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اللہ کی پناہ مانگتے

ایک ہی آیت کو کئی بار پڑھنا

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہے یہاں تک کہ ایک ہی آیت میں صبح فرمادی اور وہ آیت کریمہ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ہے۔ یعنی اے اللہ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے

آیت شریفہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہتے تھے جب آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بلند آواز سے تلاوت فرماتے۔ جب مشرکین حضور پرنور کی تلاوت قرآن سنتے تو وہ کلام اللہ کو برا کہتے اور جس نے قرآن مجید اتارا اور جو لے کر آیا اسے بھی برا کہتے۔ تب اللہ جل شانہٗ نے اپنے پیغام

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

۱۰۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

پڑھنے والے سے ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم بلند آواز سے تلاوت نہ فرمایئے کیونکہ بلند آواز سے سن کر مشرک برا کہتے ہیں اور بہت آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے اصحاب نہ سن سکیں بلکہ درمیانی راستہ اختیار کیجئے مطلب یہ ہے کہ آپ کے صحابہ کرام قرآن سن لیں اور باہر والے کافر نہ سنیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سے قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اور جو شخص قرآن مجید لے کر آیا اسے بھی برا بھلا کہتے۔ لہٰذا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت آہستہ فرمانے لگے۔ اتنا آہستہ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام بھی نہ سن پاتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا یعنی اپنی نماز میں نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل آہستہ۔ ان دونوں کے درمیان درمیانی طریقہ اختیار فرمایئے۔ (۱۱۰)

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

بلند آواز سے قرآن عظیم کی تلاوت کرنا

۱۰۱۶ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سنتی تھی۔ اور میں چھت کے اوپر ہوتی تھی۔

بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن حکیم آواز کھینچ کر پڑھنا

۱۰۱۷ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عظیم کی تلاوت کس طرح فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضور آواز کھینچ کر تلاوت فرماتے تھے۔

تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

١٠١٨ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

١٠١٩ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هٰذِهِ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ۔

١٠٢٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

١٠٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ

١٠٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

١٠٢٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

١٠٢٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسٰى

خوش آوازی سے قرآن مجید پڑھنا

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی آوازوں سے قرآن مجید کو زینت دو!

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ حضرت ابن عوسجہ نے کہا کہ میں بھول گیا تھا اور مجھے ابن مزاحم نے یاد دلایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو قرآن مجید کے پڑھنے سے زیادہ پسند نہیں فرماتا جو خوش آوازی سے پڑھے جو خوش الحان ہو۔ اور خوش آوازی سے کلام اللہ کو اونچی آواز سے پڑھے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ کلام اللہ کے سوا کسی چیز کو پسندیدگی سے نہیں سنتا ان پیغمبر کی آواز سے جو خوش الحانی سے تلاوت فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قراءت قرآن سماعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی بانسری عنایت فرمائی گئی ہے۔ یعنی آپ جیسی ہی خوش گلو اصوات آل داؤد میں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت ابو موسیٰ کی قراءت سنی اور ارشاد فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عنایت فرمائی گئی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ابو موسیٰ کی تلاوت سنی تو فرمایا کہ

فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۰۲۵ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ

۱۰۲۶ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلٰى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ

۱۰۲۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

داؤد علیہ السلام کے گھر کی بانسری ملی ہے۔

حضرت یعلیٰ بن مملک سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ کو حضور کی نماز پوچھنے کا کیا مطلب پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو بیان فرمایا۔ جو صاف اور علیحدہ کر کے بیان فرمائی گئی تھی۔

رکوع کے وقت تکبیر کہنا

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان نے مدینہ منورہ کا خلیفہ مقرر کیا تو جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے۔ بعد ازاں رکوع کے وقت تکبیر فرماتے۔ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد فرماتے جب آپ سجدے کے لیے جھکتے تو تکبیر فرماتے۔ جب آپ دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تکبیر فرماتے۔ آپ ساری نماز میں ایسے ہی فرماتے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو آپ نے اہل مسجد کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری نماز تمہاری نسبت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے

رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں دست مبارک تکبیر فرماتے وقت اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ کے کانوں کی لو تک ہاتھ جاتا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ

١٠٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

تَرْكُ ذٰلِكَ

١٠٢٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ

١٠٣٠ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اَلْاِعْتِدَالُ فِي الرُّكُوعِ

١٠٣١ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ.

اَلتَّطْبِيقُ

١٠٣٢ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا

کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضور نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے وقت اسی طرح کرتے۔

رفع یدین نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر آپ کھڑے ہوئے اور صرف پہلی مرتبہ ہی دست مبارک اٹھائے اور پھر نہ اٹھائے۔

رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ برابر نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی

رکوع میں اعتدال

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم رکوع اور سجدہ میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے (یعنی دونوں کہنیاں زمین پر نہ لگائے جیسے کتا لگاتا ہے) اور رکوع میں اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ پیٹھ برابر رکھے اور اس کا سر اونچا نیچا نہ ہو

رکوع میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنا

حضرت علقمہ و اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

مع عبد اللہ فی بیتہ فقال أصلی ہؤلاء قلنا نعم فأمہما وقام بینہما بغیر أذان ولا إقامۃ قال إذا کنتم ثلاثۃ فاصنعوا ہکذا وإذا کنتم أکثر من ذلک فلیؤمکم أحدکم ولیفرش کفیہ علی فخذیہ فکأنما أنظر إلی اختلاف أصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳۲ عن الأسود وعلقمۃ قالا صلینا مع عبد اللہ بن مسعود فی بیتہ فقام بیننا فوضعنا أیدینا علی رکبنا فنزعہا فخالف بین أصابعنا وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ۔

۱۰۳۳ عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ فقام فکبر فلما أراد أن یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ فرکع فبلغ ذلک سعدا فقال صدق أخی کنا نفعل ہذا ثم أمرنا بہذا یعنی الإمساک بالرکب

نسخ ذلک

۱۰۳۴ عن مصعب بن سعد قال صلیت إلی جنب أبی فجعلت یدی بین رکبتی

کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر پہنچے انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی اور ہم دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے بغیر پڑھے اذان کی اور اقامت۔ اور فرمایا جب تم تین افراد ہو تو ایسا کرو اور جب تین سے زائد ہوں تو تم میں سے ایک امامت کرلے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں رانوں پر بچھا لے۔ گویا میں حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے فرق کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے مکان میں نماز پڑھی تو آپ ہمارے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا آپؓ نے ہمارے ہاتھوں کو اٹھا لیا۔ اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کیا اور فرمایا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھائی آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر ارشاد فرمائی جب آپ رکوع فرمانے لگے تو آپ نے اپنے دونوں دست مبارک گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے اور رکوع فرمایا جب یہ حدیث شریف سعد کو پہنچی تو آپؓ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ پہلے ایسا ہی حکم تھا۔ بعد میں ہم لوگوں کو گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم ہوا۔

اس حکم کا منسوخ ہونا

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز

ثُمَّ رَكَعْتُ فَقَالَ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

پڑھی اور رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان میں رکھا میرے والد نے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو بعد ازاں میں نے دوسری مرتبہ ایسے ہی کیا میرے باپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

١٠٣٦ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكَبِ.

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے۔ تو میرے والد سعد بن وقاص نے فرمایا۔ پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے لیکن بعد ازاں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا

اَلْإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ۔

رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا

١٠٣٧ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَأَمْسِكُوْا بِالرُّكَبِ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ لہٰذا گھٹنوں کو پکڑو۔

١٠٣٨ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكَبِ

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔

مَوَاضِعُ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

١٠٣٩ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِيْنَا فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافَى بِمِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ بیان فرمائیے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح ادا فرماتے تھے آپؓ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں اس سے نیچے رکھیں نیز اپنی دونوں کہنیاں پیٹ سے جدا رکھیں حتیٰ کہ آپ کا ہر عضو سیدھا ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا۔ اور کھڑے ہو

حتیٰ کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا

بَابُ مَوَاضِعِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

١٠٣٠ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْنَا بَلَى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافَى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافَى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهَكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے اس طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں جیسے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا ضرور پڑھیئے۔ آپ کھڑے ہو گئے جب آپ نے رکوع فرمایا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں۔ اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے پیچھے کر دیں۔ یعنی بغلوں کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا۔ اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا۔ پھر جب سجدہ کیا تو بغلیں کھول دیں۔ حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ اس کے بعد آپ تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر پھر آ گیا۔ بعد ازاں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ نے چار رکعتوں میں ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ اسی طرح ہمیں نماز پڑھاتے تھے!

بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

١٠٣١ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قُلْنَا بَلَى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ حَتَّى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي۔

رکوع میں بغلیں کھلی رکھنا

سیدنا حضرت سالم البراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو مسعود نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور! آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر ارشاد فرمائی۔ جب رکوع فرمایا تو اپنی بغلوں کو کھلا رکھا۔ حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھیں۔ بعد ازاں فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ

١٠٣٢ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

رکوع میں اعتدال کرنا

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو آپ اعتدال فرماتے تھے یعنی نہ تو سر مبارک کو نیچا کرتے اور نہ ہی اونچا بلکہ آپ کا سر مبارک پیٹھ کے برابر رہتا اور آپ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ

١٠٣٣ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا.

١٠٣٤ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ.

رکوع میں کلام اللہ پڑھنے کی نہی

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں قرأت کرنے اور قسی و ریشم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے، اور رکوع میں قرأت پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٠٣٥ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا۔ مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرأت کرنے سے منع فرمایا۔

١٠٣٦ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرنے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔

تَعْظِيْمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوْعِ

١٠٣٧ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَتَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ.

رکوع میں رب ذوالجلال کی عظمت بیان کرنا

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھ کو منع کیا قسی اور کسم سے رنگے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے

١٠٤٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور لوگ جناب حضرت ابوبکر کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب جسے کہ مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ شریف کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کیجئے اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو۔ اس سبب سے اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔

بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھا جائے

١٠٤٩ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی حضور نے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دوسرا ذکر

١٠٥٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجود میں سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی ارشاد فرماتے تھے

نَوْعٌ آخَرُ

رکوع میں تیسرا ذکر

١٠٥١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح۔ فرماتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں چوتھا ذکر

١٠٥٢ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَامَ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات کو میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

مَكَثَ قَدْرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.

نَوْعٌ آخَرُ

١٠٥٣ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي.

نَوْعٌ آخَرُ

١٠٥٤ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

١٠٥٥ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

١٠٥٦ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ

افضل نمازی ہے) جب آپ نے رکوع فرمایا تو آپ سورۂ بقرہ کے برابر تک رکوع میں رہے۔ آپ فرماتے تھے: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

رکوع میں پانچواں ذکر

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے، تو ارشاد فرماتے: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي.

رکوع میں ایک اور طرح کا ذکر

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل پڑھتے تو رکوع میں فرماتے اللَّهُمَّ لَكَ ...... للہ رب العالمین تک

رکوع میں کچھ نہ پڑھنا

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپ بدری صحابہ کرام میں سے تھے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اسی دوران ایک شخص نے مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھی آپ اس کو ملاحظہ فرما رہے تھے لیکن اس کو خبر نہ تھی جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام کیا،

ارجع فصل فإنك لم تصل قال له في الثانية أو في الثالثة والذي أنزل عليك الكتاب لقد جهدت فعلمني فقال إذا قمت إلى الصلاة فتوضأ فأحسن الوضوء ثم استقبل القبلة ثم كبر ثم اقرأ ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن قاعدا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا فإذا صنعت ذلك فقد تمت صلاتك وما انتقصت من ذلك فإنما تنتقصه من صلاتك.

کیا آپ نے سوم کا جواب فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری یا تیسری بار عرض کیا۔ اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا میں تھک گیا ہوں۔ آپ مجھے سکھلا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر تکبیر کہیے پھر قرآن کریم کی تلاوت کیجئے پھر اسی طرح اطمینان سے رکوع کیجئے۔ بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اسی طرح اطمینان سے سجدہ کیجئے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے پھر اطمینان سے سجدہ کیجئے۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کر لیں گے تو نماز کو ادا کر لیں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کر دو گے۔

باب الأمر بإتمام الركوع

۱۰۵۷ عن أنس يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتموا الركوع والسجود فإني أراكم من بعدي.

رکوع کو پورا کرنے کا حکم

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم رکوع اور سجدہ کرو تو انہیں پورا کرو۔

باب رفع اليدين عند الرفع من الركوع

۱۰۵۸ عن وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه إذا افتتح الصلاة وإذا ركع وإذا قال سمع الله لمن حمده هكذا وأشار قيس إلى نحو الأذنين.

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپ کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ جب آپ نے نماز شروع فرمائی اور رکوع فرمایا اور سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے۔ حضرت قیس نے فرمایا۔ آنحضور کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

رفع اليدين حذو فروع الأذنين عند الرفع من الركوع

۱۰۵۹ عن مالك بن الحويرث أنه رأى النبي

جب رکوع سے سر اٹھایا جائے تو دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ.

آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ نے رکوع سے سر اٹھانے کے وقت کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب رکوع سے سر اٹھایا جائے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا

۱۰۶۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ مبارک کندھوں تک اٹھاتے جب آپ نماز شروع فرماتے۔ اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ربنا لک الحمد فرماتے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ سجدے کے درمیان نہ اٹھاتے

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی رخصت

۱۰۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی تو صرف ایک دفعہ

ف: احناف اہل سنت کے نزدیک صرف نماز شروع کرتے وقت اور رکوع سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ اٹھانا منسوخ ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں بے شمار احادیث موجود ہیں جو کتب احادیث میں مذکور ہیں۔ اور اس بات پر اتفاق ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب یہی ہے۔ مکہ مکرمہ میں امام اعظم اور امام اوزاعی کی ملاقات ہوئی تو ان کے درمیان یہ گفتگو ہوئی:
امام اوزاعی: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ امام ابوحنیفہ: اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔ امام اوزاعی: آپ نے کیا فرمایا؟ کیوں نہیں، صحیح حدیث ہے: حدثنی الزہری عن

سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یرفع یدیہ

مجھے زہری نے حدیث پاک بیان فرمائی، انہوں نے سالم سے، سالم نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت!

امام اعظم: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث اس کے خلاف موجود ہے۔

امام اوزاعی: اچھا فرمائیے!

امام اعظم: سنیے سنیے!

ترجمہ: ہم سے حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے حضرت علقمہ اور اسود سے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس کے بعد کبھی اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھاتے تھے۔

امام اوزاعی: "آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث شریف پر کیا فوقیت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث کو چھوڑ دیا۔

امام اعظم: اس لیے کہ حماد، زہری سے زیادہ عالم اور فقیہ ہیں۔ اور حضرت ابراہیم نخعی سالم سے بڑھ کر عالم و فقیہ ہیں۔ علقمہ علم کے واسطے ابن عمر سے علم میں کم نہیں۔ اور اسود بہت بڑے متقی، پرہیزگار اور افضل ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت بڑے فقیہ ہیں۔ قراءت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حضرت ابن عمر سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ بچپن سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم و فضل میں زیادہ ہیں لہٰذا ہماری پیش کردہ حدیث مستند تر اور قابل قبول ہے۔

[illegible]

مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

١٠٦٢ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

١٠٦٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے اور آپ سجدے میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ

١٠٦٤ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ

مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب سے گھوڑے سے گر گئے۔ صحابہ کرام آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ جب حضور نماز پڑھ چکے تو

بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔

١٠٦٥ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا۔

حضرت رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے سر مبارک رکوع سے اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا۔ آپ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ابھی یہ کس نے کہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جن میں ہر ایک اس کو لکھنے میں پہل کر رہا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

ربنا لک الحمد کہنا

١٠٦٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔

١٠٦٧ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرو۔ اور تم میں سے ایک امامت کرے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ عز و جل تمہاری قبول فرمائے گا۔ اور جب تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تکبیر کہو۔ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور پہلے سر اٹھاتا ہے۔

نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَبْعُ كَلِمَاتٍ هِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ.

قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوعُهُ وَرَفْعُ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

بَابُ مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ہے۔ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا۔ ادھر کی کمی ادھر پوری ہو جائے گی۔ اور جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہا کرو تمہارے قول کو رب سنے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے کہلوایا ہے۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اللہ تعالیٰ سن لیتا ہے پھر جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے لیکن ادھر کی کمی ادھر پوری ہو جائے گی اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے ہر شخص یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔
یہ سات کلمے نماز کی تحیت ہیں۔

رکوع کے بعد کتنی دیر کھڑا رہا جائے

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر مبارک اٹھانا، سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتے تھے۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہا جائے؟

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ ارشاد فرماتے تو اس کے بعد فرماتے۔ اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء۔ اے ہم سب کے پالنہار و پروردگار تیری زمین اور آسمان بھر اور اس کے علاوہ جتنی تو چاہے اتنی تعریف کرتا ہوں۔
سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

۱۰۶۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرَ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

۱۰۶۲. عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهُ حِينَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

۱۰۶۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرما کر سجدہ کرنا چاہتے تو ارشاد فرماتے اللّٰھم ربنا لک الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ارشاد فرماتے پھر ربنا لک الحمد فرماتے یعنی اے ہمارے پالنہار تیری آسمانوں اور زمین بھر تعریف ہے ان کے علاوہ جتنی تو چاہے ہے۔ ستائش اور بزرگی و عظمت کے لائق ذات وہی ہے جو کہ بندہ نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ تیرے دیے کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیرے سامنے مال دار کا مال و دولت کام نہیں آتا۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی جب حضور نے تکبیر فرمائی تو ارشاد فرمایا اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم فرمایا۔ جب آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو آپ نے لربی الحمد فرمایا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ فرمایا۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان رب اغفرلی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا قعدہ تقریباً برابر تھے۔

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت ایک ماہ تک تلاوت فرمائی۔ آپ رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لیے بد دعا فرماتے اور وہ قبائل تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی نازل کی تھی۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

نمازِ فجر میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۴ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ آپ نے جواب دیا ہاں پڑھی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد پڑھی؟ آپ نے بتایا رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً۔

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی۔ اس نے بتایا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا تو آپ تھوڑی دیر تک قنوت پڑھتے رہے۔

۱۰۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اور ان کمزوروں کو جو مکہ مکرمہ میں کافروں کے ہاتھ پھنسے ہیں۔ اے اللہ مضر کی قوم پر اپنا عذاب سخت فرما اور ان پر بھی قحط اور خشک سالی نازل فرما جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں خشک سالی ہوئی تھی۔(۱)

(۱) مضر ایک قبیلہ ہے جس پر خشک سالی اور قحط نازل ہو گیا۔ حتیٰ کہ قبیلہ سات برس تک قحط کی بلا میں گرفتار رہا حتیٰ کہ وہ مردار کھانے لگے

۱۰۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَاةِ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد فرمانے کے بعد نماز میں رکوع کے بعد سجدے سے پہلے دعا فرمایا کرتے۔ پہلے آپ یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اور مسلمانوں میں سے ان لوگوں کو نجات دے جو کہ مکہ میں رہ گئے ہیں۔ اے اللہ اپنا عذاب قوم مضر پر سخت کر دے۔ ان کے

ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

۱۰۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۱۰۷۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

اَللَّعْنُ فِي الْقُنُوتِ

۱۰۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِجَالًا وَقَالَ هِشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ هٰذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ۔

بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ

۱۰۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ

[illegible] تھے پھر آپ سجدہ فرماتے اور سجدہ کرتے ہیں ان دنوں میں قبیلہ۔ آنحضرت صلعم کے خلاف تھا۔

نماز ظہر میں قنوت پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں گا۔ آپ ظہر عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے دعا فرماتے اور کافروں پر لعنت فرماتے

نماز مغرب میں قنوت پڑھنا

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور مغرب میں قنوت قنوت فرماتے۔

قنوت میں کافروں پر لعنت کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک عرب کے چند قبائل پر قنوت پڑھی اور لعنت فرمائی پھر چھوڑ دیا اس کا ذکر قنوت آپ نے رکوع کے بعد پڑھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ قبیلہ رعل۔ ذکوان اور لحیان پر لعنت فرماتے تھے۔

قنوت میں منافقین پر لعنت کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آپ نے فجر کی آخری رکعت میں سجدے سے سر اٹھایا تو فرمایا اے اللہ فلاں فلاں پر لعنت کرے۔ آپ نے چند منافقین کے لیے بد دعا فرمائی [illegible]

وَمِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

تھے۔ حضور ان کے حق میں بددعا فرما رہے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی لیس لک الخ

تشریح: قرآن میں ہے کہ اگر آپ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش ان کو ہدایت دے اور سب سے بڑا سبب اپنی طرف سے بغیر قرآنی حکم کے کچھ کہنا ہو تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔ (پ ۹ اعراف ع ۱۹) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے ستھری چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں حرام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸ حشر ع ۱) اور جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔ ارشاد ربانی ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ ۲۲ احزاب ع ۵) کسی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرما دیں تو وہ اپنے معاملے میں اپنی رائے اور اختیار کو دخل دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی وجہ سے حلال و حرام بھی قرار دینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور ارشاد ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام امور میں حاکم ہیں۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (پ ۵ النساء ع ۹)

تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ بنائیں۔

مذکورہ آیات سے حضور کا اختیارات ربانیہ میں شریک ہونا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حیثیت صرف پیغام رساں کی ہی نہیں ہوتی بلکہ آپ نازل شدہ احکام میں اللہ کے حکم سے اس طرح حاکم اور مطاع بھی ہیں!

تَرْكُ الْقُنُوْتِ

قنوت نہ پڑھنا

١٠٨٢- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ عرب کے ایک قبیلہ کے لیے بددعا فرماتے پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

١٠٨٣- عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ

سیدنا حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ طارق بن اشیم سے سماعت فرمائی کہ میں نے حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ انہوں نے قنوت نہ پڑھی اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھی اور جناب حضرت عثمان ذوالنورین کے پیچھے نماز پڑھی

فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا بِدْعَةٌ.

تَبْرِيدُ الْحَصٰى لِلسُّجُودِ عَلَيْهِ

۱۰۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِي كَفِّي أُبَرِّدُهُ ثُمَّ أُحَوِّلُهُ فِي كَفِّي الْآخَرِ فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِي.

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

۱۰۸۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْعَلَانِهِ.

بَابُ كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُودِ

۱۰۸۷ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخِرَّ

انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا جناب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا پھر (والد نے) کہا اے بیٹے یہ بدعت ہے (قنوت پڑھنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سے ثابت نہیں۔)

کنکریوں کا سجدہ کرنے کے لیے ان کو ٹھنڈا کرنا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر پڑھا کرتے تھے تو میں ایک مٹھی میں کنکریاں اٹھا لیتا۔ پھر اسے دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیتا تاکہ یہ ٹھنڈی ہو جائے جب میں سجدہ کرتا تو انہیں اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیتا کیونکہ سخت گرمی تھی اس لیے سجدہ کرنا مشکل تھا

سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا

حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی جب آپ سجدہ کرتے تو تکبیر فرماتے جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر فرماتے جب آپ نماز ادا فرما چکے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر فرماتے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے اور جناب حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کرتے

سجدے کو کیسے سر جھکایا جائے

سیدنا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر

إِلَّا قَائِمًا.

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ

۱۰۸۸ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ يُحَاذِي بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ

۱۰۸۹ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۰۹۰ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ

۱۰۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

أَوَّلُ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ

۱۰۹۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

بیعت کی کہ مجھ سے نہیں مگر کھڑے کھڑے ہی گرایا جائے

سجدہ کرتے وقت رفع یدین

سیدنا حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا نیز آپ نے رکوع کرتے وقت سر کو رکوع سے اٹھاتے اور سجدے سے فارغ ہوتے وقت اور سر اٹھاتے وقت کانوں کی لو تک اپنے ہاتھ اٹھائے۔

جناب حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور پھر اسی طرح ذکر کیا۔

جناب حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اور جب حضور رکوع فرماتے تو آپ ایسا ہی کرتے۔ اور جب آپ سجدے سے سر مبارک اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے۔

سجدہ کرتے وقت ہاتھ نہ اٹھانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے وقت رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے اور آپ سجدے میں ایسا نہ کرتے تھے

سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے کونسا عضو رکھا جائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ فرماتے تو آپ اپنے دونوں گھٹنے ہاتھ رکھنے سے پہلے

وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

زمین پر رکھتے اور جب آپ سجدے سے اٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

١٠٩٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھنا چاہتا ہے اور پھر اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے۔

نوٹ: علماء اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نمازی سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اس کے بعد ہاتھ رکھے جائیں۔ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک بھی اونٹ کی طرح پہلے ہاتھ زمین پر نہ رکھے جائیں۔

نوٹ: ۲ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حدیث شریف کا مقصود تعلیم ادب سکھانا ہے۔ کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ایک دونوں ہاتھ کا پہلے رکھنا، دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا، تیسرے دونوں پاؤں پر کھڑا ہونا۔ یہ امور انسان کے بیٹھنے سے الگ ہیں اس سے مخالفت ہوئی۔ لہٰذا سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کی بجائے گھٹنے زمین پر پہلے رکھے جائیں۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

١٠٩٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اس طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح منہ سجدہ کرتا ہے جب تم میں سے کوئی منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھائے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ

دونوں ہاتھوں کو منہ کے سامنے زمین پر رکھنا

١٠٩٤ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں ہاتھ اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے، تو جب تم میں کوئی شخص اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھائے۔

بَابُ عَلَى كَمِ السُّجُودُ

کتنے اعضاء پر سجدہ کیا جائے؟

١٠٩٥ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بال اور کپڑوں کو نہ سمیٹا جائے!

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

۱۰۹۷ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

سات اعضاء کی تفصیل

سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اَلسُّجُودُ عَلَى الْجَبِينِ

۱۰۹۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبِينِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُخْتَصَرٌ.

سجدے میں پیشانی زمین پر لگانا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری آنکھوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے اور ناک مبارک پر کیچڑ کا نشان لگا ہوا تھا اور یہ اکیسویں رات کی صبح کا وقت تھا۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک سے ثابت فرمایا کہ سجدے میں ماتھا زمین پر لگانا ضروری ہے۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

۱۰۹۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ لَا أَكُفُّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ.

سجدے میں ناک زمین پر لگانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا اور یہ کہ میں نماز کے دوران کپڑے اور بال نہ سمیٹوں وہ سات اعضاء یہ ہیں پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اَلسُّجُودُ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ.

دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ فرمایا اور آپ نے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۱۱۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ عَلَى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَأَمَرَّهَا عَلَى أَنْفِهِ قَالَ هٰذَا وَاحِدٌ [illegible]

سجدے میں دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ اور بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے سے منع فرمایا گیا۔ دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے اطراف پر۔ سفیان نے کہا کہ ابن طاؤس نے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی پر رکھے اور ناک تک لائے۔ اور فرمایا کہ یہ سب ایک ہی شمار ہوتی ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث [illegible] عبداللہ بن محمد سے سنی اور یہ الفاظ [illegible] محمد بن منصور سے [illegible]

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

۱۱۰۲ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب انسان سجدہ کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ سات اجزاء سجدہ کرتے ہیں منہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

نَصْبُ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

دونوں پاؤں سجدے میں کھڑے رکھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا۔ میں آپ کے پاس آئی تو آپ سجدے کی حالت میں تھے۔ اور آپ کے دونوں پائے مبارک کھڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ یعنی اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری مغفرت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی حمد فرمائی ہے

فَتْخُ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ

١١٠٤ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ.

پاؤں کی انگلیاں سجدے میں کھڑی رکھنا

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ اپنے بازو بغلوں سے جدا رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

مَكَانُ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُودِ

١١٠٥ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلَاةَ.

سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سوچا اور کہا کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ نے تکبیر فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جب آپ نے رکوع کا ارادہ فرمایا، تکبیر اور رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ۔ پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا۔ تو آپ کے دونوں ہاتھ اس جگہ تھے جہاں نماز شروع کرتے وقت آپ نے رکھے تھے۔

النَّهْيُ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُودِ

١١٠٦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

سجدہ میں دونوں بازو زمین پر رکھنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدے میں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

صِفَةُ السُّجُودِ

١١٠٧ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُودَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

١١٠٨ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سجدہ کی ترکیب

حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب نے ہمیں سجدہ دکھایا تو آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنے سرین اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

سیدنا حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَخَّى۔

١١٠٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

١١١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ۔

١١١١ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ۔

اَلتَّجَافِي فِي السُّجُودِ

١١١٢ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

اَلْاِعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ

١١١٣ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ

١١١٤ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو سجدے میں دونوں ہاتھ پسلیوں سے جدا رکھتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا تو آپ کی بغلیں دیکھ لیتا۔ ابو مجلز نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ اس لیے کہا کہ وہ نماز میں تھے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن اقرم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور میں سجدہ میں حضور کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

دونوں ہاتھ سجدے میں کھول دینا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر کشادہ اور کھلا رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے ہاتھ کے اندر کی طرف سے گزرنا چاہتا تو آسانی سے گزر جاتا۔

سجدے میں اعتدال رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سجدے میں اعتدال پیدا کرو یعنی سجدہ ٹھیک طرح سے کرو اور کتے کی طرح کوئی اپنے بازو نہ پھیلائے

اپنی پیٹھ سجدے میں برابر رکھنا

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

اَلنَّهْيُ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

١١١٥ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ.

١١١٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

١١١٧ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ.

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز میں اپنی پیٹھ درست یا برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

کوّے کی طرح چونچیں لگانے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ ایک تو کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے دوسرے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے تیسرے یہ کہ نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کی جائے جیسے اونٹ ایک ہی جگہ بیٹھا ہے (یعنی ہر روز اسی جگہ نماز پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھی جائے)

بال جوڑنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم فرمایا گیا۔

زلفیں باندھے ہوئے شخص کا نماز پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ جوڑا اپنے سر کے پیچھے باندھے ہوئے تھے۔ آپ کھڑے ہو کر کھولنے لگے جب حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ آپ نے میرے سر کو کیوں کھولا؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ نماز میں کسی شخص کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی کے ہاتھ پیچھے

جلتے ہوئے بغیر اطمینان کے نماز پڑھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

سجدے میں کپڑے جوڑنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ فرمانے کا حکم دیا۔ اور سر کے بال جوڑنے سے منع کیا۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الثِّيَابِ

۱۱۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

کپڑے پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم دوپہر کے وقت حضور کے پیچھے نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کو کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

اَلْأَمْرُ بِإِتْمَامِ السُّجُوْدِ

۱۱۲۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ۔

سجدہ پورا کرنے کا حکم

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا کرو۔ کیونکہ خدا کی قسم میں تمہیں رکوع اور سجدہ میں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۲۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

سجدے میں قرأت کی ممانعت

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا۔ مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے ریشمی قس کا کپڑا پہننے اور کسم کا رنگا کپڑا استعمال کرنے سے منع فرمایا جو سرخ ہوتا ہے اور مجھے سجدے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ کی تلاوت سے منع فرمایا۔

الأمر بالاجتهاد في الدعاء في السجود

۱۱۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرٰى لَهُ أَلَا وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

سجدے میں کوشش سے دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ یہ ساری بیماری وصال شریف میں پیش آئی آپ نے تین مرتبہ اللّٰھم قد بلغت فرمایا یا اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا۔ اب نبوت کی خوشخبریوں میں سے سچے خواب کے سوا کچھ نہیں رہا۔ جسے بندہ دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے۔ اور مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا گیا جب تم رکوع کرو تو اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیا کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا میں کوشش کیا کرو کیونکہ سجدہ میں دعا قبول اور منظور ہوتی ہے۔

باب الدعاء في السجود

۱۱۲۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهِ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَأَيْقَظَهُ لِلصَّلَاةِ۔

سجدے میں دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رات کو وہیں قیام فرمایا تو میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا منہ کھولا۔ وضو فرمایا پھر آپ اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو گئے پھر اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لائے اور اس کا منہ کھول کر وضو فرمایا۔ بعد ازاں آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور سجدے میں یہی دعا فرمائی کہ اے اللہ میرے دل کو، کانوں کو، آنکھوں کو نور دے۔ میرے نیچے اور اوپر نور سے روشنی عطا فرما۔ آگے پیچھے نور دے اور مجھ کو نور عطا فرما دے۔ پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر سیدنا حضرت بلال تشریف لائے اور آپ کو

نوع آخر

۱۱۲۵ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن.

نوع آخر

۱۱۲۶ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن.

نوع آخر

۱۱۲۷ عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم من مضجعه فجعلت ألتمسه وظننت أنه أتى بعض جواريه فوقعت يدي عليه وهو ساجد وهو يقول اللهم اغفر لي ما أسررت وما أعلنت.

نوع آخر

۱۱۲۸ عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فظننت أنه أتى

تطبیق کے متعلق ابواب

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی پیروی فرماتے تھے کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ)

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفر لی فرماتے اور قرآن پاک کی تفسیر فرماتے (اس آیت شریفہ کی تفسیر میں کہ ارشاد ہے اللہ کی پاکی بیان کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجیے)

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب گاہ میں نہ دیکھا تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی میں نے خیال کیا کہ آنحضرت کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے اتنے میں میرا ہاتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا آپ سجدے میں تھے اور دعا فرما رہے تھے اللھم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت

سجدے کی دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

تجسس جوانبه تطلبته فاذا هو ساجد يقول رب اغفرلي ما اسررت وما اعلنت.

نوع آخر

١١٢٩ عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد قال اللهم لك سجدت ولك اسلمت وبك امنت سجد وجهي للذي خلقه وصوره فاحسن صورته وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين.

نوع آخر

١١٣٠ عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجوده اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربي سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين.

نوع آخر

١١٣١ عن محمد بن مسلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

ایک رات فرمایا اور سمجھا کہ آپ اپنی کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ فرما رہے تھے "اے میرے پروردگار میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے"!

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا کرنا

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دعا فرماتے "اے میرے پروردگار میں نے تجھ سے ہی سجدہ کیا اور تیرے ہی آگے گردن رکھ دی اور تجھ پر یقین لایا۔ میرے منہ نے سجدہ کیا اس ذات کو جس نے اس کو بنایا اور اچھی صورت بنائی۔ اور اس کے کان اور آنکھ بنائی تو اللہ جو برکت والا ہے بہت بہتر ہے اور سب بنانے والوں سے اچھا ہے"۔

سجدے میں ایک اور طرح دعا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرماتے تھے "یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا اور تجھ پر یقین کیا اور تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا مالک ہے میرے منہ نے اس پروردگار کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے۔ وہ بڑا برکت والا ہے اور پیدا کرنے والوں میں سب سے بہترین ہے"۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو آپ

كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَطَوَّعُ قَالَ إِذَا سَجَدَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ۔

نفل ادا فرماتے اور سجدہ میں جاتے تو فرماتے اے اللہ میں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لیے جھکا تو ہی میرا پروردگار ہے میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا کہ جس نے پیدا کیا صورت بخشی اور کان اور آنکھیں عطا کیں اللہ برکت والا بہترین خالق ہے۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدۂ تلاوت میں فرماتے میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا کیا، کان اور آنکھیں عطا فرمائیں اپنی طاقت و قدرت کے ساتھ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ پھر دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے سنا أعوذ برضاك الخ یعنی اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور تیری تعریف میں پوری نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی تعریف فرمائی۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا میں نے خیال کیا کہ حضور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا۔ حضور رکوع یا سجدہ فرما رہے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

١١٢٨ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قُمْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ
قَامَ فَصَلَّى فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ
الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا
وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ
عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ
رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ
قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ
ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَ
الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ
بِقَدْرِ رُكُوعِهِ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ
آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةً سُورَةً
فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

نَوْعٌ اٰخَرُ

١١٢٩ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ
بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضَى قُلْتُ
يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضَى قُلْتُ
يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضَى حَتَّى قَرَأَ

میں نے عرض کیا محمدؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے کیا خیال کیا تھا اور آپ کیا خیال فرما رہے تھے۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا آپ نے سب سے پہلے مسواک فرمائی اور وضو فرمایا۔ پھر آپ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو آپ نے سورۃ بقرہ شروع فرمائی جب آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو آپ ٹھہر کر اللہ سے دعا مانگتے اور جب عذاب کی آیت آتی تو آپ ٹھہر کر اللہ کی پناہ مانگتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر تک کہ آپ نے قیام کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے برابر سجدہ فرمایا۔ آپ سجدہ میں فرماتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔ یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اس کی جو عزت سلطنت بڑائی اور بزرگی والا ہے۔ پھر دوسری رکعت میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ آل عمران شروع فرمائی پھر اسی طرح ایک ایک سورۃ اور ایسا ہی کیا۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۃ بقرہ تلاوت فرمانا شروع کی۔ سو آیات پڑھ کر میں نے خیال کیا کہ آپ رکوع کریں گے لیکن آپ نے نہیں کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس سورۃ کو ختم کر کے رکوع فرمائیں گے لیکن آپ پڑھتے ہی گئے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نساء

[illegible]

سُوْرَةَ النِّسَآءِ ثُمَّ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ تَخْوِيْفٍ اَوْ تَعْظِيْمٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ.

عَدَدُ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۳۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ.

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۳۹ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۂ نساء پھر سورۂ آل عمران پڑھی۔ پھر آپ نے قیام کے قریب رکوع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے تھے۔ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر کافی دیر تک کھڑے رہے۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ پڑھتے رہے تھے سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ جب کوئی ڈرانے یا عظمت کی آیت شریفہ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل کی حمد و ثنا فرماتے۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح فرماتے۔

سجدے میں کتنی بار تسبیح کہی جائے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ اس نوجوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھی یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ عادل رضی اللہ عنہ کی نماز۔ جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب ہم نے ان کے رکوع کا اندازہ کیا تو وہ دس تسبیحوں کے مساوی تھا اور اسی طرح تھا اور ان کا سجدہ بھی دس تسبیحوں کے برابر تھا۔

اگر سجدہ میں کچھ بھی نہ کہا جائے تو سجدہ ہو جائے گا

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص آیا اور قبلہ کے پاس جا کر نماز ادا فرمائی۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس

وسلم ثم قال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعليك ارجع فصل فإنك لم تصل
فذهب فصلى فجعل رسول الله صلى الله
عليه وسلم يرمق صلاته ولا يدري ما يعيب
منها فلما قضى صلاته جاء فسلم على
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى
القوم فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعليك ارجع فصل فإنك لم تصل
فأعادها مرتين أو ثلاثا فقال الرجل يا
رسول الله ما عبت من صلاتي فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إنها لا تتم صلاة أحدكم
حتى يسبغ الوضوء كما أمره الله عز وجل فيغسل
وجهه ويديه إلى المرفقين ويمسح برأسه ورجليه
إلى الكعبين ثم يكبر الله عز وجل ويحمده ويمجده
قال همام وسمعته يقول ويحمد الله ويمجده ويكبره
قال فكلاهما قد سمعته يقول قال ويقرأ ما تيسر من
القرآن مما علمه الله وأذن له فيه ثم يكبر ويركع
حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يقول سمع الله لمن حمده
ثم يستوي قائما حتى يقيم صلبه ثم يكبر ويسجد
حتى يمكن وجهه وقد سمعته يقول جبهته من الأرض
حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يكبر فيستوي
قاعدا على مقعده ويقيم صلبه فوصف الصلاة هكذا [illegible]

[illegible]

أقرب ما يكون العبد من الله عز وجل

۱۱۳۷ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال أقرب ما يكون
العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا

بندہ اللہ سے قریب تر کب ہوتا ہے

[illegible]

الدُّعَاءَ.

ساتھ کرلے اور سجدے میں بہت دعا کرے۔

فَضْلُ السُّجُودِ

١١٤١ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.

فضیلت سجدہ

سیدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو اور ضرورت کا سامان پیش کیا۔ آپ نے ایک دن فرمایا کچھ مانگتے ہو۔ میں نے عرض کیا جنت میں آپ کے ساتھ رہنا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا تو اپنے نفس کے واسطے میری کثرت سجدہ سے مدد کر

ف: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ... جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ... تفسیر میں فرماتے ہیں ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کے وقت ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ... کے وقت لوگوں کے لیے سب سے زیادہ ... کے وقت ... [illegible]

ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً

١١٤٢ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً

اللہ کے لیے سجدہ کرنے والے کا ثواب

سیدنا حضرت معدان بن طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا مجھے ایسا کام فرمائیے کہ جس سے مجھے نفع ہو یا جنت میں لے جائے۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ معدان نے فرمایا۔ پھر میں جناب ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور آپ سے بھی وہی بات دریافت کی جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے پوچھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ

وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ

۱۱۴۳ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ.

هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

۱۱۴۴ عَنْ شَدَّادٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ شَدَّادٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو بندہ بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے!

سجدے میں زمین پر لگنے والے اعضاء

سیدنا حضرت عطاء ابن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جناب حضرت ابو سعید خدری کے پاس بیٹھا تھا ان دونوں میں سے کسی صاحب نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرے خاموش رہے اور بیان کیا کہ فرشتے آئیں گے فرشتے اور رسول شفاعت کریں گے۔ پھر پل صراط کا ذکر فرمایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اس پل پر سے گزر جاؤں گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ شانہ مخلوق کا فیصلہ کر چکا ہو گا اور جن لوگوں کو دوزخ سے نکالنا ہو گا نکال دے گا۔ اس وقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم فرمائے گا پیغمبران عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فرشتے ان لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ کیونکہ دوزخ کی آگ انسان کے جسم کی جگہ سجدے کے سوا باقی کو کھا جائے گی۔ پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ دانے کی طرح اُگیں گے جس طرح دانہ سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والے کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے!

کیا ایک سجدہ دوسرے سے لمبا کیا جا سکتا ہے

سیدنا حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے باہر تشریف لائے اور آپ امام حسن یا حسین میں سے کسی ایک صاحب زادے کو اٹھائے ہوئے تھے آپ نے انہیں زمین پر بٹھا دیا۔ پھر حضور نے نماز کے لیے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کی۔ نماز کے بیچ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں دیر فرمائی تو

على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ساجد فرجعت إلى سجودي فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة قال الناس يا رسول الله إنك سجدت بين ظهراني صلاتك سجدة أطلتها حتى ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه يوحى إليك قال كل ذلك لم يكن ولكن ابني ارتحلني فكرهت أن أعجله حتى يقضي حاجته

[illegible] سر اٹھایا تو دیکھا کہ صاحبزادے آپ کی پشت پر ہیں [illegible] حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں [illegible] پھر میں سجدہ میں چلا گیا جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے درمیان سجدہ بہت دیر تک کیا حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ کوئی حادثہ پیش آیا آپ پر وحی نازل ہونے لگی [illegible] ارشاد فرمایا کوئی بات نہ تھی میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا [illegible] میں نے اس کو جلدی میں [illegible] اس کا دل چاہا [illegible]

امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو پھول فرمایا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ان دونوں [illegible] پھول کی طرح [illegible] دنیا میں میرے دو پھول ہیں [illegible] حضرت [illegible] حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] امت [illegible] حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جبرئیل علیہ السلام [illegible]

التكبير عند الرفع من السجود

۱۱۵۰ عن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في كل خفض ورفع وقيام وقعود ويسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تکبیر فرماتے جھکتے اور اٹھتے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت اور آپ دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُرِي بِنَا مِنْ خَيْرٍ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

وسلم دونوں ہاتھ اتنے اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی ۔ جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى

پہلا سجدہ کرتے وقت سر اٹھا کر ہاتھ اٹھانا

١١٣٦ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلِّهِ يَعْنِي رَفْعَ يَدَيْهِ۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب آپ سجدے سے سر مبارک اٹھاتے تب بھی آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے یعنی ایسا ہی کرتے۔

تَرْكُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانا

١١٣٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور رکوع کے بعد بھی ہاتھ اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

اَلدُّعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان دعا کرنا

١١٣٨ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَقَالَ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَكَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے نزدیک کھڑے ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں رکوع فرمایا اور آپ رکوع میں اتنی دیر تک رہے جتنی دیر کہ قیام میں رہے تھے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم فرماتے رہے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدے میں فرمایا۔ سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی

رَبِّ اغْفِرْ لِي.

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

١١٤٩ - عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ.

قَدْرُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

١١٥٠ - عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

١١٥١ - عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ

اور دونوں سجدوں کے درمیان میں رب اغفرلی، رب اغفرلی۔ فرمایا۔

چہرے کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت ابو سہل ازدی نے فرمایا کہ میرے نزدیک عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف کے اندر منیٰ میں نماز پڑھی۔ جب آپ نے پہلے سجدے میں سے سر مبارک اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھائے میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتے ہیں جو ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن طاؤس نے فرمایا میں نے اپنے والد کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ فرماتے تھے میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔ اور جناب حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھے

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا رکوع اور سجود اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا برابر برابر ہوا کرتا۔

دونوں سجدوں کے درمیان کس طرح بیٹھے

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے، تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک کھلے رکھتے حتیٰ کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی چمک معلوم ہوتی تھی۔ اور جب

عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

آپ بیٹھتے تو آپ اپنی بائیں ران زمین پر لگا کر بیٹھا کرتے۔

اَلتَّكْبِيرُ لِلسُّجُودِ

سجدے کے لیے تکبیر کہنا

١١٥٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاتے اور جھکتے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت تکبیر فرماتے اور جناب حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے۔

١١٥٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے تھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تو آپ تکبیر فرماتے کھڑے ہوتے وقت، پھر تکبیر فرماتے رکوع کرتے وقت، پھر سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے، پھر آپ کھڑے کھڑے ربنا لک الحمد فرماتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو تکبیر فرماتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تکبیر فرماتے، پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر فرماتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر ساری نماز میں آخر تک ایسا ہی کرتے۔ اور جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تب بھی تکبیر فرماتے۔

اَلْاِسْتِوَاءُ لِلْجُلُوسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

جب دونوں سجدے کر کے اٹھنے لگے تو پہلے سیدھا بیٹھ جائے پھر اٹھے

١١٥٤ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ.

سیدنا حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا "میں تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھانا چاہتا ہوں" جب دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ بیٹھ گئے۔

۱۱۵۵ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا فرماتے دیکھا جب آپ ایک یا تین رکعتیں پڑھ چکتے تو جب تک سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے نہ اٹھتے

اَلْاِعْتِمَادُ عِنْدَ النُّهُوضِ

کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں پر سہارا لینا

۱۱۵۶ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فَيَقُولُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب مالک بن حویرث ہمارے پاس تشریف لاتے اور فرماتے تھے کیا میں تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں، پھر آپ بے وقت نفل نماز ادا فرماتے جب دوسرا سجدہ فرما کر سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں بیٹھ جاتے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہارا لگا کر اٹھتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۱۵۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ فرماتے تو دونوں گھٹنے ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر گھٹنوں کو اٹھاتے۔

اَلتَّكْبِيرُ لِلنُّهُوضِ

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے آپ جھکتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو ارشاد فرماتے۔ خدا کی قسم! میری نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۱۵۹ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَكَعَ

سیدنا حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن اور جناب حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء

كبر فلما رفع رأسه قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم سجد وكبر ورفع رأسه وكبر ثم كبر حين قام من الركعتين ثم قال والذي نفسي بيده إني لأقربكم شبها برسول الله صلى الله عليه وسلم ما زالت هذه صلاته حتى فارق الدنيا.

اور نماز پڑھی جب رکوع فرمایا تو تکبیر کہی جب سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ۔ ربنا لک الحمد ۔ فرمایا۔ پھر سجدہ فرمایا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھا کر تکبیر فرمائی جب آپ رکعت سے اٹھ کر کھڑے ہوئے تو تکبیر فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم لوگوں میں سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا۔

كيف الجلوس للتشهد الأول

١١٤٠ عن عبد الله بن عمر أنه قال إن من سنة الصلاة أن تضجع رجلك اليسرى وتنصب اليمنى.

پہلے قعدے میں کس طرح بیٹھا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں بائیں پاؤں کو بچھانا اور دائیں پاؤں کو قعدہ میں کھڑا کرنا سنت ہے۔

الاستقبال بأطراف أصابع القدم القبلة عند القعود للتشهد

١١٤١ عن عبد الله بن عمر قال من سنة الصلاة أن ينصب القدم اليمنى واستقباله بأصابعها القبلة والجلوس على اليسرى.

تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں سنت ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف کرے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے۔

موضع اليدين عند الجلوس

١١٤٢ عن وائل بن حجر قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه إذا افتتح الصلاة حتى يحاذي منكبيه وإذا أراد أن يركع فإذا جلس في الركعتين أضجع اليسرى ونصب اليمنى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ونصب إصبعه للدعاء ووضع يده

بیٹھتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نماز کی ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ ایسے جب آپ رکوع فرماتے اور دونوں رکعتوں کے بعد تشریف فرما ہوتے۔ تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں کھڑا کرتے۔ آپ دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور کلمہ کی انگلی دعا کے لیے کھڑی کرتے اور آپ اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے وائل

الْيُسْرَى عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى. قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ

بَابُ مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ

۱۱۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصَى وَأَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

الْإِشَارَةُ بِالْإِصْبَعِ

۱۱۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ

۱۱۶۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پھر حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوسرے سال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس حاضر ہو کر دیکھا کہ وہ چادروں کے اندر اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

تشہد میں بیٹھتے وقت نظر کہاں ہونی چاہیے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دوران نماز ہاتھ سے کنکریاں ہلاتے دیکھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو جناب حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ نماز میں کنکریوں سے نہ کھیلا کیجیے کیونکہ یہ شیطانی فعل ہے بلکہ وہ کام کیا کیجیے جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اس نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے حضرت عبداللہ نے دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور قبلہ کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور اپنی آنکھ کو بھی اسی طرف رکھا پھر فرمایا میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے دیکھا ہے۔

انگلی سے اشارہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو یا چار رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

پہلا تشہد کیا ہے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو یہ پڑھیں۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

١١٦٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلْيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ وَلْيَدْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کہیں۔ ہم اپنے پروردگار کی تسبیح، تکبیر اور تحمید بیان کرتے تھے اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام باتیں بھلائی کی معلوم تھیں یعنی ان کا اول و آخر سب تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو پڑھو: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
پھر جو دعا تمہیں معلوم ہو وہ پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

١١٦٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَأَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت کا تشہد سکھلایا۔ نماز کا تشہد یہ ہے۔
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

١١٦٨ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت یحییٰ بن آدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت سفیان کو فرض اور نفل میں یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میں نے یہ تشہد جناب ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے حضرت ابوالاحوص سے سنا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا اور جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ ہم سے منصور اور حماد نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔

١١٦٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

وَلَا نَعْرِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

تھے سکھلاتے [illegible] جس طرح سے قرآن کی سورت [illegible]
[illegible]

[illegible] عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا صَلَّيْنَا [illegible] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [illegible] عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

سیدنا حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] التحیات للہ والصلوات [illegible]

[illegible] عَنْ [illegible] قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ [illegible] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ [illegible]

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] التحیات للہ والصلوات [illegible]

[illegible]

[illegible] عَنْ [illegible] قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ [illegible] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ [illegible]

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible]

قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

۱۱۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۱۱۶۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۶۵: عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا

کہو تحیات یعنی تمام عبادات خدا کے لیے ہیں اور سلام ہے نبی پر اور یوں کہو:

التحیات للہ والصلوات آخر تک

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد اس طرح بتایا: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد اس طرح سکھایا جیسے آپ قرآن مجید کی سورت سکھاتے، آپ کا دست مبارک سامنے تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تشہد کی ایک دوسری قسم

حضرت حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا ہمیں طریقے سکھائے اور نماز کا طریقہ بتلایا۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں درست کر لیا کرو، پھر ایک شخص تم میں سے امام بنے اور جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور اٹھتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اس طرف کی کمی ادھر پوری ہو جائے گی۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو، اللہ تمہاری سنے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر فرمایا

وَاسْجُدُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

جو کچھ تعریف ہے وہ تیری ہی شان ہے۔ تم کہو ربنا لک الحمد کیونکہ حق تعالیٰ سن لیتا ہے جو کوئی اس کی تعریف کرے۔ پھر جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور پہلے ہی سر اٹھاتا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کمی اس زیادتی کے برابر ہو جائے گی۔ جب بیٹھنے لگو تو تم میں سے ہر ایک بیٹھتے ہی یہ کہے۔ التحیات الطیبات الصلوات لله السلام علیک ایها النبی ورحمة الله و برکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

١١٦٦ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوْسٰى فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

حضرت حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات لله الطیبات الصلوات لله السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

تشہد کی ایک اور قسم

١١٦٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی تعلیم دیتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات لله سلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته سلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

نَوْعٌ آخَرُ

تشہد کی ایک اور قسم

١١٦٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى

سیدنا حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے! جیسے آپ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے بسم الله وبالله التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَسْأَلُ اللّٰهَ
الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

تَخْفِيْفُ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۱۱۷۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ.

تَرْكُ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۱۱۸۰ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلٰوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۱۸۱ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

التَّكْبِيْرُ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ

۱۱۸۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اسئل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار

پہلا قعدہ مختصر کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت نماز میں دو رکعت ادا فرما کر ایسے بیٹھتے کہ آپ بیٹھتے تھے گویا پتھر پر بیٹھے ہیں۔ ابن شہاب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں نے کہا آپ اٹھنے تک ایسا فرماتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں یہی مراد ہے۔

اگر پہلا قعدہ بھول جائے تو کیا کرے؟

سیدنا حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز ادا فرمائی، تو پہلی دو رکعت کے بعد بیٹھنے کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور کھڑے ہو گئے آپ نے نماز جاری رکھی۔ جب کہ آخر نماز میں سلام سے پہلے دو سجدے سہو کے ادا فرمائے پھر سلام پھیرا۔
سیدنا حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی آپ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور پہلا قعدہ نہ فرمایا) صحابہ کرام نے تسبیح فرمائی لیکن آپ نماز پڑھتے رہے جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دو سجدے سہو کیے پھر سلام پھیرا۔

جب درمیانی قعدے سے فارغ ہو کر آخری دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن اصم سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں تکبیر کہنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا جب رکوع کرے تکبیر کہے اور جب سجدہ کرے اور جب سجدے سے سر اٹھائے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو۔ حضرت حطیم نے فرمایا کہ آپ

فَقَالَ عُمَيْرٌ مَنْ حَفِظَ هٰذَا؟ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ عُمَيْرٌ وَعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانَ.

۱۱۸۳ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ

۱۱۸۴ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

۱۱۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ.

بَابٌ
رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَحَمْدُ اللهِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۸۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

نے کس سے معلوم کیا؟ آپ نے فرمایا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت سیدنا عمر فاروق سے۔ پھر خاموش ہو گئے۔ عمیر نے فرمایا اور عثمان سے؟ حضرت انس نے فرمایا اور عثمان سے۔

سیدنا حضرت مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو آپ جھکتے اور اٹھتے وقت ہر دفعہ تکبیر فرماتے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہوں نے مجھ کو بتلایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

جب پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو آپ تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جیسے نماز کی ابتداء میں اٹھاتے تھے۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں دست مبارک اٹھاتے اور جب آپ رکوع کرتے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو آپ اسی طرح کندھوں تک اپنے دست مبارک اٹھاتے۔

نماز میں ہاتھ اٹھانے، خدا کی صفت اور تعریف بیان کرنا

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو مؤذن جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو

فَأَمَرُوا أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّقْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ فَسَبِّحُوا

اَلسَّلَامُ بِالْاَيْدِيْ فِي الصَّلٰوةِ

١١٨٤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جاسکے اور ان لوگوں کو جماعت کے ساتھ امامت کرانے کیلئے کہا۔ آپ نے امامت فرمائی۔ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں تشریف لا کر کھڑے ہو گئے اور حضرات نے ہاتھوں پر ہاتھ مارنے شروع کیے تاکہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری معلوم کرلیں لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہ فرماتے۔ جب بہت تالیاں بجائیں تو آپ سمجھ گئے کہ کوئی بات پیش آئی۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ اپنی جگہ تشریف رکھیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر اللہ جل جلالہ کی ثنا بیان فرمائی۔ پھر آپ الٹے پاؤں واپس تشریف لائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب میں نے آپ کو اشارہ کیا تو آپ کیوں نہ اپنی جگہ کھڑے رہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عاجزی سے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو کیا حق ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم تالیاں بجاتے ہو یہ عورتوں کا کام ہے۔ جب تمہیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہو۔

نماز میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے

وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيْنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ.

اور ہم نماز میں سلام کے لیے ہاتھ اٹھا رہے تھے تو آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہاتھ اس طرح نماز میں اٹھاتے ہیں جیسے شریر گھوڑے کی دُم۔ نماز میں سکون اور اطمینان کرو۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نماز میں رفع یدین کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح بلاوجہ حرکت پیدا ہوتی ہے اس سے اطمینان اور سکون ختم ہوتا ہے۔

۱۱۸۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُهُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرتے۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے اور دائیں بائیں سے سلام علیکم السلام علیکم کہے۔

رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

دوران نماز اشارے سے سلام کا جواب دینا

۱۱۸۹ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ بِاِصْبَعِهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے انگلی کے اشارے سے سلام کا جواب عنایت فرمایا۔

۱۱۹۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ.

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ کچھ لوگ آپ کو سلام عرض کرنے لگے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا آپ سلام میں کیا کرتے تھے۔ صہیب نے فرمایا دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے۔

١١٩١ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے سلام کا جواب عطا فرمایا۔

١١٩٢ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَإِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے جانے کا حکم فرمایا۔ جب میں واپس حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر ارشاد فرمایا کہ تم نے ابھی سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے جواب نہ دے سکا۔ اس وقت آپ کا رخِ انور مشرق کی طرف تھا۔

١١٩٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ مُشَرِّقًا أَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِي يَا جَابِرُ فَنَادَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لیے روانہ فرمایا۔ جب میں واپس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر مشرق یا مغرب کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ پھر میں نے سلام کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اے جابر! اور لوگوں نے بھی پکارا اے جابر! میں حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو سلام عرض کیا اور آپ نے جواب نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا۔

نوٹ: سلام دینے کی اجازت منسوخ ہے لہٰذا دورانِ نماز سلام نہیں دیا جا سکتا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے کی ممانعت

١١٩٤ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں ہو تو کنکریوں کو اپنے سامنے سے نہ ہٹائے کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْهِ مَرَّةً

۱۱۹۵ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً۔

نماز میں ایک دفعہ کنکریاں ہٹانے کی رخصت

سیدنا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تجھے کنکریاں ہٹانا پڑیں تو انہیں صرف ایک ہی دفعہ نماز میں اپنی سجدہ کی جگہ سے کنکریاں ہٹائے بغیر چارہ نہ ہو۔

اَلنَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۹۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

دوران نماز آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز پڑھتے ہوئے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ نے اس بیان میں سختی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ نمازی اس عمل کا ارتکاب نہ کریں ورنہ ان کی بینائی زائل ہو جائے گی۔

۱۱۹۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُّلْتَمَعَ بَصَرُهُ۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو مقتدی و نمازی آنکھیں آسمان کی طرف نہ اٹھائے ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی سلب ہو جائے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۹۸ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا جب دیکھنا شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اعراض فرما لیتا ہے۔

نوٹ (۱) دوران نماز مکمل اور بھرپور توجہ ضروری ہے۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

(۲) نماز کے دوران دیکھنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا دوسرا منہ پھیرنے کے بغیر کنکھیوں سے دیکھنا پہلی صورت مکروہ اور دوسری جائز ہے۔

١١٩٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جو شخص نماز میں التفات کرتا ہے یہ شیطان کی اچک ہے۔

١٢٠٠ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

١٢٠١ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

١٢٠٢ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نماز میں التفات شیطان کی ایک اچک ہے۔ جسے شیطان اچک لیتا ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا.

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی اجازت

١٢٠٣ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهِ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كِدْتُّمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سنا رہے تھے آپ نے ہماری طرف دیکھا تو ہم کھڑے تھے آپ نے اشارہ فرمایا تو ہم بیٹھ گئے اور آپ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا تم ابھی تو فارس اور روم والے لوگوں کی طرح کر رہے تھے۔ کہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی اور اقتداء کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

١٢٠٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے لیکن اپنی گردن مبارک پیچھے نہ پھیرتے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کون سا کام کرنا درست ہے

١٢٠٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

١٢٠٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم فرمایا۔

فائدہ: چونکہ یہ موذی اور خلق کے لیے تکلیف دہ جانور ہیں۔ لہٰذا انہیں مارنا درست ہے۔ بلکہ خلق خدا کو تکلیف سے بچانا ہے۔ علاوہ نماز چھوڑ کر کہیں دور سے ڈنڈا لا کر مارنے والا اور اچھا ہے۔

حَمْلُ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ وَوَضْعُهُنَّ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بچے کو اٹھانا اور رکھنا

١٢٠٧ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی اور حضرت زینب کی بیٹی حضرت امامہ کو نماز میں اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ سجدہ فرماتے تو اس کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

١٢٠٨ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کراتے دیکھا، اور آپ حضرت امامہ بنت العاص کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع فرماتے تو انہیں بٹھا دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو اٹھا لیتے۔

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيرَةً

نماز میں قبلہ کی طرف چند قدم چلنا

١٢٠٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دروازہ کھلوایا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا فرما رہے تھے اور دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں یا بائیں طرف چلے اور دروازہ کھولا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے۔

اَلتَّصْفِيقُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں دستک دینا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے۔ اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔ "نماز میں" کے الفاظ ابن مثنیٰ نے زیادہ فرمائے ہیں۔

۱۲۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے دستک ہے۔

اَلتَّسْبِيحُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

نماز میں سبحان اللہ کہنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے۔

۱۲۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

اَلتَّنَحْنُحُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ آتِيهِ فِيهَا فَإِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ إِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي۔

دوران نماز کھانسنا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں ایک وقت مقررہ پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت طلب کرتا۔ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھانس دیتے میں اندر حاضر ہو جاتا مگر فارغ ہوتے اجازت فرما دیتے۔

۱۲۱۵ عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ

سیدنا حضرت ابن نجی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دو اوقات میں حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا ایک رات کو دوسرا دن کو۔ جب میں رات کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو حضور کھانس دیتے۔

۱۲۱۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا ایسا مرتبہ تھا کہ مخلوق میں کسی کا نہ تھا۔ میں ہر سحر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ۔ اگر آپ کھانستے تو میں اپنے گھر کو واپس چلا جاتا۔ ورنہ اندر چلا جاتا۔

اَلْبُكَاءُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۷ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِي۔

نماز میں رونا

سیدنا حضرت مطرف اپنے والد عبداللہ بن شخیر سے روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے چولہا کے ابلنے کی طرح آواز آتی تھی۔

بَابُ لَعْنِ إِبْلِيْسَ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ

دوران نماز شیطان پر لعنت کرنا

سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر تین دفعہ فرمایا۔ تجھ پر اللہ کی لعنت جیسا کہ [illegible] ہاتھ ایسے پھیلایا جیسے کوئی چیز پکڑتے ہیں۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کی نماز میں ایسے عمل فرماتے سنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کبھی نہیں کرتے تھے۔ اور ہم نے آپ کو ہاتھ

عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُّ أَنْ آخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

پھیلاتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ کا دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لیے آیا تو میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں بعد ازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا آخر میں نے اسے پکڑنا چاہا اللہ کی قسم اگر حضرت سلیمان کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا۔ پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے!

اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو کا حکم

۱۲۱۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَّهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُّرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کی اقتداء میں کھڑے ہوگئے ایک اعرابی نے حضور کے دوران نماز کہا یا اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے فرمایا۔ تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا۔

حضرت مصنف نے اس حدیث پاک سے یہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں بات چیت یا گفتگو کرنا منع ہے۔ دیکھو حضور نے نماز میں ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۲۲۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اعرابی مسجد میں آیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا یا اللہ! مجھ پر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے علاوہ کسی دوسرے پر رحم نہ فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔

۱۲۲۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت ابھی گذرا ہے پھر اللہ جل شانہ اسلام کو لے آیا۔ ہم میں

بالإسلام وإن رجالا منا يتطيرون
قال ذلك شيء يجدونه في صدورهم
فلا يصدنهم قال
ومنا رجال يأتون الكهان قال فلا تأتوهم قال
يا رسول الله يخطون قال كان
نبي من الأنبياء يخط فمن وافق
خطه فذاك قال وبينا أنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في الصلاة إذ
عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله
فرماني القوم بأبصارهم فقلت واثكل
أمياه ما شأنكم تنظرون إلي قال فضرب
القوم بأيديهم على أفخاذهم فلما
رأيتهم يسكتونني لكني سكت فلما انصرف
رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاني بأبي
وأمي ما ضربني ولا كهرني ولا
سبني ما رأيت معلما قبله ولا بعده
أحسن تعليما منه قال إن صلاتنا هذه
لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما
هو التسبيح والتكبير وتلاوة القرآن
قال ثم اطلعت إلى غنيمة لي ترعاها
جارية لي في قبل أحد والجوانية و
إني اطلعت فوجدت الذئب قد
ذهب منها بشاة وأنا رجل من بني
آدم آسف كما يأسفون فصككتها
صكة ثم انصرفت إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فأخبرته فعظم ذلك
علي فقلت يا رسول الله أفلا أعتقها
قال ادعها فقال لها رسول الله صلى
الله عليه وسلم أين الله قالت

سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ان کا
خیال ہے تو یہ شگون انہیں کسی کام سے نہ روکے۔ میں
نے پھر عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے
ہیں آپ نے فرمایا ان کے پاس مت جاؤ۔ پھر میں نے
عرض کیا ہم میں سے بعض لکیریں زمین پر یا کاغذ پر مستقبل کی
بات بتانے کے لیے کھینچتے ہیں حضور علیہ السلام
نے فرمایا پیغمبروں میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے
اب جس کی لکیر ان کی لکیر سے مل جائے وہ درست ہے۔ حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر میں نماز میں حضور علیہ السلام
کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص
نے نماز میں چھینک ماری۔ میں نے نماز میں کہا یرحمک
اللہ۔ لوگ مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔ میں نے کہا
ہائے میری ماں مجھ پر روئے تم لوگ مجھے کیوں گھور گھور کر دیکھتے ہو۔ لوگوں
نے اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنے شروع کئے۔ میں سمجھا
کہ یہ لوگ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں بھی خاموش
ہی ہو رہا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم
قسم اللہ کی نہ مجھے مارا نہ برا کہا میں نے آپ سے پہلے اور آپ
کے بعد کوئی ایسا اچھا سکھانے والا بہترین شخص نہیں دیکھا۔
آپ نے فرمایا ہماری اس نماز میں لوگوں کی کوئی بات نہیں
کرنی چاہیے اس میں بس تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن کی
تلاوت ہے۔ معاویہ نے فرمایا پھر میری بکریاں تھیں جو کہ
جنہیں میری لونڈی احد پہاڑ کے نزدیک جوانیہ کی جگہ پر
چرایا کرتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ایک بکری بھیڑیا
لے گیا آخر میں بھی آدمی ہوں جیسے دوسرے لوگ
رنج کرتے ہیں مجھے بھی رنج آیا ہے۔ میں نے اسے ایک
تھپڑ مارا۔ پھر میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا تو آپ نے اس کو بڑا جانا

فِي السَّمَاءِ. قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.

ہے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے اسے بلانے کا حکم فرمایا تب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا اللہ کہاں ہے؟ لونڈی نے کہا آسمان میں۔ پھر آپ نے اس سے دریافت فرمایا: میں کون ہوں؟ لونڈی نے عرض کیا آپ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ مسلمان ہے اسے آزاد کر دیجیے۔

ف: امام نووی کے نزدیک یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اس باب میں دو مذہب ہیں ایک تو ان پر ایمان لانا بغیر تاویل ... اس طرح پر اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے ... اس کی دوسری تاویل یوں فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لونڈی سے یہ امتحان لینا چاہتے تھے کہ آیا توحید کا اقرار کرتی ہے ... اسباب کا خالق سب چیزوں کا پیدا فرمانے والا اور تمام جہان کا ... ہے ... جب دعا کرے وہ آسمان کی طرف منہ کرتا ہے ... نمازی کعبہ کی طرف منہ کرتا ہے ... اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین ... متقدمین سب کا اتفاق ہے کہ جتنی ظواہر میں اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کے آئے ہیں ... «أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ» ... اس کی ظاہری معنی ... بلکہ محدثین ... اللہ کی جہت ثابت کرتے ہیں ... اور بزرگ ... متکلمین میں سے کسی جہت کے قائل نہیں ... اللہ کی ذات اقدس میں جہت کا محال ہونا سمجھتے ہیں ... دوسری طرح سے تاویل کرتے ہیں جیسے شیخ ... اللہ تعالیٰ ... ورج فرما ہے۔

١٢٢٢ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر شخص اپنے دوسرے ساتھی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز میں ضرورت کی بات کیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: «یعنی نمازوں پر محافظت کرو، خاص طور پر درمیانی نماز پر اور اللہ کے لیے عاجزی و انکساری سے کھڑے رہو»۔ اس روز سے ہم کو خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

١٢٢٣ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے میں سلام عرض کرتا اور آپ جواب

فَلَمَّا سَلَّمُوا أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْنِي ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا يَنْبَغِي لَكُمْ وَأَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ.

ارشاد فرماتے ایک شخص نے آپ کو سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ فرمایا جب آپ سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ اللہ عزوجل نے تم کو نماز میں بات کرنے کا منع فرمایا۔ مگر یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یاد کریں۔ اور تمہیں یہی مناسب ہے اور گفتگو کے لائق نہیں اور اللہ کے سامنے چپ چاپ ادب سے کھڑے رہو۔

۱۲۲۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے اور آپ جواب فرماتے جب ہم حبش سے واپس آئے تو سلام عرض کیا آپ نے جواب نہ فرمایا۔ مجھے فکر اور اندیشہ کی آگ جیسا ہوا اور دل میں طرح طرح کے خیالات آئے اور بیٹھ کر خیالات کرنے لگے کہ اس بات کا رنج ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب کیوں نہ عطا فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو فرمایا اللہ عزوجل کا جب چاہتا ہے نیا حکم نازل فرماتا ہے۔ اب اس نے نماز میں کلام نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات چیت اور گفتگو منع ہے اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے بغیر وضاحت نماز نمازی اتنا چپ رہے کہ اس کی بات کسی سے نہ ہو۔ تو صرف نماز ہی ٹوٹتی ہے۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

جو شخص درمیانی قعدہ کیے بغیر بھول سے کھڑا ہو جائے وہ کیا کرے؟

۱۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیانی قعدہ نہ فرمایا۔ لوگ بھی آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ہم آپ کے سلام کے منتظر رہے۔ اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے سلام سے پہلے

سَلَّمَ.

١٢٢٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ.

مَنْ سَلَّمَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ

١٢٢٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنِّي نَسِيتُ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ قَالَ كَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ وَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّى الَّذِي كَانَ تَرَكَهُ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ

کیے پھر سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک درمیانی قعدہ آپ نے نہیں فرمایا آپ نے سلام سے پہلے دو سجدے کیے۔

جو شخص نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام کرے اور گفتگو کرے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز ادا فرمائی جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھول گیا ہوں کہ وہ کونسی نماز تھی۔ آپ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر مسجد میں ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے جو مسجد میں گڑی ہوئی تھی۔ اس پر دست مبارک رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ غصے میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ لوگوں نے خیال کیا شاید نماز کم ہو گئی (یعنی بجائے چار کے دو رکعتیں ہو گئیں ہیں)۔

اس وقت لوگوں میں جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ وہ بھی ڈر کر آپ سے عرض نہ کر سکے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں تھے۔ ایک لمبے ہاتھوں والے شخص جن کو ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بھول گئے یا نماز کم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ تو بھولا اور نہ ہی نماز کم ہوئی۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے اور باقی ماندہ نماز ادا فرمائی۔ سلام پھیرا اس کے بعد تکبیر فرمائی اور سجدہ کیا جیسے کہ

كَبَّرَ.

برابر یا اس سے زیادہ لمبا پھر سر مبارک اٹھایا اور تکبیر فرمائی پھر سجدہ کیا سجدہ کے مطابق یا اس سے زیادہ پھر آپ نے سر اٹھایا تکبیر فرمائی

نوٹ: حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک سلام کے بعد اگر کوئی شخص بات چیت کرلے یا اسی قسم کی کوئی گفتگو کرلے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

۱۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا تو ذوالیدین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی۔ اور سجدہ کے مطابق ایک سجدہ کیا یا اس سے کچھ زیادہ طویل تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا پھر سجدہ کیا سجدہ کی طرح یا کچھ لمبا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔

۱۲۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ذوالیدین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تو ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز مکمل فرمائی۔ اور سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ درآں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

۱۲۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ نماز کم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر سلام پھیرا اور دو سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصِ الصَّلَاةُ وَلَمْ أَنْسَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر وہاں سے آپ تشریف لے گئے۔ ذوالیدین پیچھے سے آئے، عرض کیا یا رسول اللہ نماز کم ہو گئی۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں۔ حضرت ذوالیدین نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر ارسال فرمایا۔ کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوئی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھائیں۔

۱۲۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالشمالین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز پوری فرمائی۔

۱۲۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَمْرٍو أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور لوٹ پڑے تو ذوالشمالین ابن عمرو نے عرض کی کہ نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا کیا

وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ۔

کہا تب جب لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا ہے سو آپ نے دو اور رکعتیں پڑھیں جو رہ گئی تھیں۔

۱۲۳۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ نَحْوَهُ۔

سیدنا حضرت سلیمان ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھیں پھر ذوالشمالین نے کہا اوپر والی حدیث کی طرح حدیث شریف بیان کی۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو میں سجدے کرنے کے متعلق مروی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کا اختلاف

۱۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سلام سے پہلے یا بعد سہو کے سجدے نہ فرمائے۔

نوٹ: مراد یہ ہے کہ اس دن ذوالیدین نے کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔

۱۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی۔

۱۲۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے دن سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی۔

۱۲۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي وَهْمِهِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، تو آپ بھول گئے پھر آپ نے سلام کے بعد سجدہ فرمایا۔

۱۲۴۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعْنِي نَقَصَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ

سیدنا حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے خرباق نامی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصہ میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ

قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ فَصَلَّى بِنَا تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باقی ماندہ رکعت پڑھی۔ بعد ازاں سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

اِتْمَامُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا ذَكَرَ اِذَا شَكَّ

جب نماز میں پڑھی گئی رکعتوں میں شک ہو جائے تو یقینی طور سے والی رکعتوں پر بنا کرنا

۱۲۲۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک گزرے تو وہ شک ختم کر کے یقین پر بنا کرے جب اسے نماز پوری ہو جانے کا یقین ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۲۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ ایک اور رکعت پڑھ لے اس کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دوگانہ ہو گیا۔ اور اگر اس نے چار پڑھی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ہیں۔

ف: مراد یہ ہے کہ شیطان کے بہکانے اور بھلانے سے کچھ نہیں بگڑا بلکہ نمازی کی عبادت اور بڑھ گئی۔

بَابُ التَّحَرِّيْ

شک پڑنے کی صورت میں غور و فکر کرنا

۱۲۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمُّهٗ ثُمَّ يَعْنِيْ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ اَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوْفِهٖ كَمَا اَرَدْتُّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی بیان فرمایا۔ کہ جب کوئی نماز میں شک کرے تو اسے چاہیے کہ اندازہ لگائے پھر دو سجدے کرے۔ راوی کہتا ہے کہ جس طرح میں چاہتا تھا اس طرح بعض حروف کو نہ سمجھ سکا۔

۱۲۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک کرے تو وہ سوچ

بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

کرے دو سجدے تشہد پڑھنے کے بعد کرے۔

۱۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَنْبَأْتُكُمُوهُ وَلَكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ سے زیادہ یا کم پڑھا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم کو بتلا دیتا لیکن میں بھی انسان ہوں بے شک میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے کہ تم لوگ بھول جاتے ہو اس لئے تم میں سے جو شخص نماز میں شک کرے تو اسے چاہیے کہ جو درست اور ٹھیک بات ہو اس کے بارے میں سوچے اور اس کے حساب سے نماز پوری کر لے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَزَادَ فِيهَا أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَثَنَى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو آپ سے زیادہ پڑھی یا کم پڑھی گئی پھر آپ نے سلام پھیرا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ جو آپ نے ایسے کیا۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔ پھر آپ نے دو سہو کے سجدے کئے۔ بعد ازاں ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا: اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم کو بتلا دیتا تاہم میں بھی انسان ہوں اس لئے جیسے کہ تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ اگر تم میں سے ہر شخص شک کرے تو جو صحیح درست ہو سوچے۔ بعد ازاں سلام پھیر کر دو سہو کے سجدے کرے۔

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوا أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَثٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرُوهُ بِصَنِيعِهِ فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا؟ تو حاضرین نے وہ عرض کیا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے فرمائے۔ اور سلام پھیرا اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے

قَالَ لَوْ كَانَ حَدَثٌ فِي الصَّلَاةِ حَدَثٌ أَنْبَأْتُكُمْ وَقَالَ إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

صلاۃ میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ میں بھی بشر ہوں جیسے تم بھولتے ہو، جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیجئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ارشاد ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم ہو تو جو بات زیادہ صحیح اور درست ہو اس کو سوچے۔ پھر اسی طرح نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۴۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں وہم کرے تو اسے چاہیے کہ جو بات درست اور صحیح ہو اسے سوچے۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَكَّ أَوْ أَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص نماز میں وہم کرے تو اسے ٹھیک بات کو سوچنا چاہیے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا أَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے کہ جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو تو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جسے نماز میں شک ہو تو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جسے نماز میں شک ہو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

تخریج وہی جو اوپر گزرا

۱۲۵۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ

۱۲۵۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز میں شک کرے تو وہ دو سجدے کرے حجاج نے فرمایا۔ کہ سلام کے بعد اور روح نے کہا کہ بیٹھے بیٹھے!

۱۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۱۲۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا

۱۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۲۵۹ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَأْسِي بَلَى قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جو کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اس کے پاس پھر اس کو شبہ میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز نکالتا ہوا بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں گھس کر اسے وسوسے ڈالتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو ایسا لگے تو وہ دو سجدے کرے۔

جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لے وہ کیا کرے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو سجدے فرمائے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے ایک دفعہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے فرمائے۔ اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت ابراہیم بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ نے بھول کر پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا نہیں!

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا فَأَخْبَرُوهُ فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ.

میں نے عرض کیا کہ پانچ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: اے اعور! کیا آپ نے بھی پانچ پڑھیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ حضرت نے دو سجدے کیے پھر حدیث بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ گفتگو شروع کر دی۔ آنحضرت سے عرض کیا گیا کہ نماز زیادہ ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ جب لوگوں نے بیان کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں موڑ کر دو سجدے فرمائے۔ پھر فرمایا: میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو ایسے ہی میں بھی بھول جاتا ہوں۔

۱۲۶۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلَاتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكَذَلِكَ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حُبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا.

سیدنا حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علقمہ بن قیس نماز میں بھول گئے۔ لوگوں نے اس وقت بیان کیا جب وہ گفتگو کر چکے تھے۔ انہوں نے پوچھا: اے اعور! کیا ایسا ہی ہوا تھا؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے اپنا گھٹنا ڈھیلا فرمایا اور سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ حکم فرماتے ہیں کہ میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ ...... نے پانچ رکعتیں پڑھی تھیں۔

۱۲۶۱ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا أَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ أَكَذَلِكَ يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ جناب حضرت علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو حضرت ابراہیم بن سوید نے کہا: اے ابوشبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: اے اعور! تو نے سچ کہا۔ پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا۔

۱۲۶۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ کیا نماز زیادہ ہوگئی؟ آپ نے پوچھا: کیسے؟!

خَمْسًا فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ وَأَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ۔

لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا آخر میں بھی آدمی ہوں اسی طرح بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو اور اسی طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ

١٢٤٢- عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى إِمَامَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

اپنی نماز سے بھول جانے والا شخص کیا کرے

سیدنا حضرت ابو یوسف سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھائی تو آپ درمیان میں جو بیٹھنے کی جگہ تھی کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہا تو کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طرح دو سجدے کرے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

١٢٤٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ۔

سجدہ سہو میں تکبیر کہنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے درمیانی قعدہ نہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے دو سجدے فرمائے اور ہر سجدہ میں بیٹھے بیٹھے تکبیر فرمائی اور لوگوں نے آپ کے ساتھ دو سجدے کیے۔ یہ قعدہ کا عوض تھا۔ جس کو آپ علیہ السلام بھول گئے تھے۔

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا الصَّلَاةَ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِي فِيهِمَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ

آخری جلوس میں کیسے بیٹھنا چاہیے

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آخری کی دو رکعتیں جن میں نماز ختم ہوتی ہے اس طرح تشریف فرما ہوتے کہ آپ اپنا بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیتے۔ اور اپنی ایک طرف پر زور دے کر تشریف فرما ہوتے تھے۔ نیز آپ

مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ.

سلام پھیرتے۔

١٢٦٦ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا جَلَسَ أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ الْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جب آپ نماز شروع فرماتے جب رکوع کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب آپ بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ آپ اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بایاں بائیں ران پر اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے۔ اور اشارہ فرماتے۔

بَابُ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

١٢٦٧ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو بِهَا.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اور آپ شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے جس سے آپ دعا فرماتے تھے۔

مَوْضِعُ الْمِرْفَقَيْنِ

بیٹھنے میں کہنیاں کہاں رکھی جائیں

١٢٦٨ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے سوچا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنا رخ انور کعبے کی طرف کیا۔ پھر آپ نے کانوں کے برابر دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے۔ پھر بایاں ہاتھ آپ نے دائیں سے پکڑا۔ جب آپ نے رکوع فرمانے کا ارادہ کیا، تو دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا اور دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھے جب آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا، تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو سر کو انہی مقام پر ہاتھ رکھا۔

مِرْفَقَهُ الأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنَى وَحَلَّقَ الإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى

آپ نے بیٹھ کر بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے اٹھائے رکھا۔ اور آپ نے دو انگلیوں کو بند فرما دیا اور اس طرح حلقہ بنایا (اس حدیث پاک کے راوی بشر نے اپنی کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کو ملا لیا)

بَابُ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

بیٹھے ہوئے دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھی جائیں

١٢٦٩ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصَى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصَى فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَأَضْجَعَ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

سیدنا حضرت علی ابن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آپ کے ایک پہلو میں نماز پڑھی۔ میں کنکریاں اٹھانے لگا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کنکریاں مت اٹھاؤ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ بلکہ ایسے کیا کرو جیسا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے کرتے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ اس طرح اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔ اور بائیں پاؤں کو لٹا دیا۔ اور آپ نے دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا۔ اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمے کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى دُوْنَ السَّبَّابَةِ

کلمے کی انگلی کے سوا دائیں ہاتھ کی سب انگلیوں کو برابر کر لینا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ وَقَبَضَ يَعْنِي أَصَابِعَهُ

سیدنا حضرت علی بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایسے کرو جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے! میں نے دریافت کیا۔ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا جب آپ نماز میں تشریف فرما ہوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور اپنی سب

كَفَّيْهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

انگلیوں کو بند کر دیتے اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

بَابُ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ

انگلیوں کو بند کرنا درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنا

١٢٦١ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی ضرور زیارت کروں گا۔ پس میں نے آپ کو دیکھا اور بیان کیا ارشاد فرمایا۔ حضور تشریف فرما ہوئے اور بایاں پاؤں بچھایا اور آپ نے اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی۔ اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں ران کے برابر کی پھر آپ نے اپنی دو انگلیاں بند فرمائیں اور ایک حلقہ باندھا۔ بعد ازاں انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دعا فرماتے تھے۔

بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر پھیلانا

١٢٦٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب نماز میں تشریف رکھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور آپ انگوٹھے کی انگلی اٹھا کر اس سے دعا فرماتے اور اپنے دست مبارک گھٹنوں پر بچھائے رکھتے۔

١٢٦٣ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عامر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو آپ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے لیکن آپ اس کو حرکت نہ دیتے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت یہ ہے کہ آپ نے حضور

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذَلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح نماز میں دعا فرماتے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

١٢٦٥: عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ.

سیدنا حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں دست مبارک نماز میں دائیں ران پر رکھے اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے دیکھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِأُصْبُعَيْنِ وَبِأَيِّ أُصْبُعٍ يُشِيرُ

دو انگلیوں کا اشارہ کرنے سے منع اور اس بات کا بیان کہ کس انگلی سے اشارہ کیا جائے

١٢٦٦: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِّدْ أَحِّدْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کیا کرتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک انگلی سے ایک انگلی سے کر۔

١٢٦٧: عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا ایک انگلی سے دعا کر ایک انگلی سے دعا کر اور آپ نے کلمے کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

بَابُ إِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْإِشَارَةِ

کلمے کی انگلی کو اشارے میں جھکانا

١٢٦٨: عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا أُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو.

سیدنا حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو بصرہ کے رہنے والے تھے انہوں نے اپنے والد سے سنا اور آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا آپ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر تھا، آپ نے کلمے کی انگلی اٹھائی ہوئی تھی آپ نے اس کو کسی قدر جھکایا ہوا تھا اور آپ دعا فرما رہے تھے

مَوْضِعُ الْبَصَرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ

۱۲۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ

اشارے کے وقت اپنی نگاہ کہاں رکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں تشریف رکھتے تو آپ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنی نگاہ وہیں رکھتے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلوٰةِ

۱۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلوٰةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھا کریں ورنہ اللہ ان کی بینائی اچک لے گا۔

بَابُ إِيجَابِ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۰ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلوٰةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تشہد پڑھنا واجب ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز میں تشہد واجب ہونے سے قبل ہم لوگ پڑھتے تھے۔ اللہ پر، جبرائیل اور میکائیل پر سلام۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس طرح نہ کہو اللہ تعالیٰ خود سلام ہے۔ اس کی بجائے یوں کہو!

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تَعْلِيمُ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۲۸۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا

تشہد قرآن کی سورت کی طرح سکھانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جیسے

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

۱۱۶۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ عزوجل خود سلام ہے۔ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ پڑھے التحیات للہ والصلوات آخر تک۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

تشہد کی ایک اور قسم

۱۱۶۳: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہمیں طریقے سکھلائے اور نماز ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفیں درست کر لو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ شانہ قبول فرمائے گا۔ جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے قبل رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے اٹھاتا ہے۔ حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اس طرح کی کسر وہ حصہ پورا ہو جائے گا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلوایا۔ اللہ نے سنا جو کوئی اس کی تعریف کرے اور جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

کی تشہد پڑھو اگر آگے کی طرف امام بیٹھ جائے تو تم یوں کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

تشہد کی ایک اور قسم

۱۲۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن حکیم کی سورت سکھاتے: بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ واسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار۔

فائدہ: حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ ہم نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے ایمن نابلی کی متابعت کی ہو۔ جہاں تک ایمن نابل کا تعلق ہے تو ان میں کوئی عیب نہیں مگر یہ حدیث میں غلطی ہے واللہ اعلم ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا

۱۲۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ کی بارگاہ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی فضیلت

۱۲۸۶ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا نَرَى الْبِشْرَ فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

اور آپ کے چہرے پر خوشی تھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چہرہ انور پر خوشی پاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ جل جلالہ کا ارشاد پاک ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات پر خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا جو آپ کی بارگاہ میں ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اور جو شخص آپ پر ایک دفعہ سلام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ سلام بھیجے گا۔

بَابُ التَّمْجِيدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اللہ کی بزرگی بیان کرنا، اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پاک پڑھنا

۱۲۸۰ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے دیکھا اور اس نے اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پیش نہیں کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا اے نمازی تم نے جلدی کی۔ اس کے بعد آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم دی کہ وہ پہلے اللہ کی بزرگی بیان کریں پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پیش کریں۔ اس کے بعد یہ دعا کریں تو ان کی دعا قبول ہوگی پھر اس کے بعد آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ کی بزرگی بیان کی۔ اور اللہ کی تعریف کی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا اب دعا کرو منظور و قبول ہوگی اور اللہ سے مانگو خدا جل جلالہ عنایت فرمائے گا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کے مکان میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا ہے آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کس طرح پیش کیا جائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہمیں یہ خواہش ہوئی کہ اس شخص نے سوال نہ کیا ہوتا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد۔ وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔

اور سلام اس طرح کہو جیسے تم جانتے ہو۔

بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۹ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس طرح ہدیۂ درود و سلام پیش کیا جائے

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کی خدمت اقدس میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کا حکم ہوا ہے۔ سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن درود شریف کس طرح پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم۔

یا اللہ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج۔ جیسے تو نے آل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحمت بھیجی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے برکت دے جیسے تو نے آل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برکت دی۔

نَوْعٌ آخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

١٢٩٠ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَاهُ مِنْ كِتَابِهِ وَهٰذَا خَطَأٌ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود شریف کس طرح بھیجیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید

لہ جناب ابن ابی لیلی نے فرمایا ہم اس میں وعلینا معھم کا اضافہ کرتے ہیں۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث میں نے اپنی کتاب سے بیان کی اور یہ غلط ہے۔

١٢٩١ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

سیدنا حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ میں ہم سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کس طرح بھیجیں آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ آخر تک۔ ابو عبدالرحمن نے فرمایا۔ ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں وعلینا معھم

١٢٩٢ عَنْ اِبْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ لِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

سیدنا حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کیا میں آپ کو ایک ہدیہ دوں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن آپ کی بارگاہ میں درود شریف کیسے بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

نے ارشاد فرمایا کہو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ... آخر تک۔

نَوْعٌ آخَرُ

١٢٩٣ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

درود شریف کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود کیسے پیش کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید۔

١٢٩٤ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود کس طرح پیش کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد آخر تک۔

١٢٩٥ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ.

سیدنا حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود بھیجو۔ اور دعا میں کوشش کرو اور کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

نَوْعٌ آخَرُ

١٢٩٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

درود شریف کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود شریف کس طرح پڑھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

نَوْعٌ اٰخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۷ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی خدمت میں کس طرح سے درود شریف بھیجیں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ

حضرت حارث سے مروی حدیث میں ہے [illegible] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ نیز حضرت [illegible] کی روایت میں ہے کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [illegible] نے فرمایا حضرت [illegible] یہ حدیث [illegible] بیان کی [illegible] حدیث [illegible] گیا۔

بَابُ الْفَضْلِ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

۱۲۹۸ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبُشْرٰی یُرٰی فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی تھی۔ ہم نے سوالات کیا آپ کے چہرہ مبارک پر آج مسرت اور خوشی کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا یا رسول اللہ آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند ہوں گے۔

۱۳۰۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔

بَابُ تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٣٠١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ يَدْعُو

الذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

١٣٠٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

١٣٠٣ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف پڑھنے کے بعد جو جی چاہے دعا مانگے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں نماز کے لیے بیٹھا کرتے تھے تو ہم اللہ کے بندوں کی طرف سے سلام ہو اللہ پر اور فلاں شخص پر سلام ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بذات خود سلام ہے بلکہ تم میں سے جب کوئی شخص بیٹھے تو یہ کہے۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب بندہ ایسے کہے گا تو آسمان اور زمین میں جو نیک بندے ہیں ان سب کو سلام پہنچ جائے گا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ بعد ازاں جو جی چاہے دعا مانگے۔

نماز میں تشہد کے بعد ذکر

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ایسے کلمات سکھائیے جن کے وسیلے سے میں دعا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا دس مرتبہ سبحان اللہ کہو پھر دس بار الحمد للہ کہو پھر دس بار اللہ اکبر کہو پھر اس کے بعد دعا کیجیے اور اپنی حاجت اللہ سے طلب کرو وہ (ہر ایک کے جواب میں) ہاں ہاں فرمائے گا۔

دعائے ماثورہ کا بیان

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

جالسًا ورجل قائم يصلي فلما ركع وسجد وتشهد دعا فقال في دعائه۔ اللّٰهمّ إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت المنّان بديع السموت والأرض يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم إني أسألك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه أتدرون بما دعا قالوا الله ورسوله أعلم قال والذي نفسي بيده لقد دعا الله باسمه العظيم الذي إذا دُعي به أجاب وإذا سُئل به أعطى۔

۱۳۰۴ عن محجن بن الأدرع أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد إذا رجل قد قضى صلاته وهو يتشهد فقال اللّٰهمّ إني أسألك يا الله بأنك الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد أن تغفر لي ذنوبي إنك أنت الغفور الرحيم فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد غفر له ثلاثا

نوع آخر من الدعاء

۱۳۰۵ عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء أدعو به في صلاتي قال قل اللّٰهمّ إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم۔

بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا جب رکوع کیا، سجدہ اور تشہد سے فارغ ہو کر دعا مانگنے لگا۔ اللّٰهمّ إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت المنّان بديع السموت والأرض يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم إني أسألك۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت کیا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص نے کن کلمات سے دعا کی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس شخص نے اللہ جل جلالہ کو اس کے اسم اعظم سے پکارا جب اللہ تعالیٰ کو اس نام سے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب کہ اللہ سے اس نام سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا۔ اتنے میں کہنے لگا! اللّٰهمّ إني أسألك يا الله بأنك الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد أن تغفر لي ذنوبي إنك أنت الغفور الرحيم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا یہ شخص بخشا گیا ہے

دعا کی ایک اور قسم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، مجھے ایک ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اللّٰهمّ إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۱۲۰۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

۱۲۰۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

دعا کی ایک اور قسم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو ہر ایک نماز میں کہا کیجیے۔ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ارشاد فرماتے اللھم انی اسألک الثبات فی الامر الخ یعنی اے پروردگار! میں تجھ سے ہر ایک کام میں ثابت قدمی اور نیکی پر استقلال مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر اور تیری حسن عبادت اور تجھ سے دل سلامت اور زبان کی سچائی اور اس چیز کی بھلائی جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو تو جانتا ہے اور تیری مغفرت چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے تو ہی سب سے اچھا جاننے والا ہے۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۲۰۸ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَّا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي

دعا کی ایک اور قسم

حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو آپ نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو بہت مختصر نماز ادا کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے باوجود میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھی ہیں جنہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو ایک شخص آپ کے پیچھے گئے وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام نہیں لیا۔ ان سے دعا کے بارے میں دریافت کیا پھر آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جب تک مجھے حیات بہتر ہے۔ تو جب تک میرے

وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

لیے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو بہتر سمجھے میرے لیے موت کو بہتر سمجھے مجھے اٹھا لے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور پوشیدہ میں تیرا خوف مانگتا ہوں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے سچی بات خوشی اور ناخوشی ہر دو حالتوں میں مانگتا ہوں میں تجھ سے فقر اور غنی (دونوں حالتوں) میں درمیانی راہ کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک کہ جو ختم نہ ہو اور تیرے فیصلے پر راضی رہنے کا طالب ہوں۔ اور موت کے بعد تجھ سے عیش و راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور بہشت میں تیرے دیدار کے لیے تجھ سے لذت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری بارگاہ عظیم میں حاضری اور ملاقات کے شوق کا طلب گار ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس پر صبر نہ ہو سکے۔ اور اس فساد سے کہ انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں ایسا کر کہ ہدایت بتانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

۱۳۰۶: عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالُوا بَلَى قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو انہوں نے انکار کیا واسطے ہلکے پڑھنے پر عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدے کو برابر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ عمار نے کہا میں نے تو نماز میں وہ دعا پڑھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اخیر تک۔

بَابُ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلٰوةِ

دوران نماز اللہ کی پناہ طلب کرنا

۱۳۰۷: عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ

سیدنا حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِهِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

مجھے وہ دعا بتایئے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا اچھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اس کام میں جو میں نے کیا ہے اور اس کام میں جو میں نے نہیں کیا۔

نَوْعٌ آخَرُ

تعوذ کی ایک اور قسم

۱۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً بَعْدُ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر اس کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو آپ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

۱۳۱۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ آخر تک یعنی اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور موت و زندگی کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ گناہ کے کام اور قرض سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا کیا سبب ہے کہ آپ بہت قرض سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے۔

[illegible] قرض لینا گناہ کا ذریعہ اور سبب ہے۔ اس لیے اس سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی۔

۱۳۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھے تو وہ عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کی آزمائش اور دجال کے

وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ.

فتنہ دجال کے شر سے پناہ مانگے۔ پھر اپنے لیے جو مناسب خیال کرے وہ طلب کرے!

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

۱۳۱۴ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد یہ فرماتے تھے: احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ تَطْفِيفِ الصَّلَاةِ

نماز کو کم کرنا

۱۳۱۵ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لَمُتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ.

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے نماز کم پڑھی تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم نماز کتنے دنوں سے کم کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا چالیس سال۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے چالیس سال سے نماز نہیں پڑھی اور اگر تم ایسی نماز پڑھتے فوت ہو گئے تو کسی اور دین پر فوت ہو گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہیں پھر فرمایا کہ ایک شخص نماز کو تخفیف کرتا ہے اور رکوع سجود پورا اسی طریقہ سے ادا کرتا ہے۔

نوٹ: نماز میں اختصار کی دو صورتیں ہیں: ایک تخفیف دوسرا تطفیف۔ تخفیف یہ ہے کہ رکوع سجود اور ارکان کو اچھی طرح ادا کیا جائے۔ البتہ طویل سورتوں کی تلاوت کرنے کی بجائے مختصر سورتیں یا آیات کی قرات کی جائیں۔ اس میں کوئی کراہت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع سجود اور واجب کو واجب اور جو مقدار ہے سے کم کرنا۔ دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح نہ ٹھہرنا۔ اسی طرح رکوع کے بعد بھی طرح کھڑا نہ ہونا یہ ناقص نماز پڑھنا ناجائز اور حرام ہے۔

بَابُ أَقَلِّ مَا يُجْزِئُ بِهِ الصَّلَاةُ

نماز کے لیے کم از کم شرط کیا ہے

۱۳۱۶ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن یحییٰ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل اور شریک تھے تو آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آ کے نماز پڑھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے۔ لیکن ہم

ثم أقبل إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم وإنك لم
تصل مرتين أو ثلاثا فقال له
الرجل والذي أكرمك يا رسول
الله لقد جهدت فعلمني فقال
إذا قمت تريد الصلاة فتوضأ
فأحسن وضوءك ثم استقبل القبلة
فكبر ثم اقرأ ثم اركع حتى تطمئن
راكعا ثم ارفع حتى تعتدل
قائما ثم اسجد حتى تطمئن
ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن
قاعدا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع
فإذا فعلت ذلك فقد ... وما انتقصت من ذلك ... من صلاتك

[illegible]

[illegible]

حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن قاعدا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع فإذا أتممت صلاتك على هذا فقد تمت وما انتقصت من هذا فإنما تنتقصه من صلاتك۔

ٹھہر پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے اور پھر اچھی طرح رکوع اطمینان سے کرو پھر اپنا سر اٹھاؤ اور اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ اور بعد ازاں اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر سر اٹھاؤ اگر تو نے نماز میں اس طرح کیا تو تیری نماز مکمل ہوئی۔ اور اگر تو نے کمی کی تو نماز گھٹائی۔

۱۳۱۸ عن سعد بن هشام قال قلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كنا نعد له سواكه وطهوره فيبعثه الله لما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ ويصلي ثمان ركعات لا يجلس فيهن إلا عند الثامنة فيجلس فيذكر الله ويدعو ثم يسلم تسليما يسمعنا۔

سیدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا۔ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ چاہتا تو آپ کو اٹھاتا آپ مسواک اور وضو فرماتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے اور ان میں فقط آٹھویں رکعت کے بعد تشریف فرما ہوتے پھر آپ بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتے دعا فرماتے اور سلام پھیرتے اس قدر آواز سے کہ ہمیں سنائی دیتا تھا۔

باب السلام

سلام کا بیان

۱۳۱۹ عن سعد بن أبي وقاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه وعن يساره۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۳۲۰ عن سعد قال كنت أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه وعن يساره حتى يرى بياض خده۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سے دیکھتا اور سلام پھیرتے وقت آپ کے رخسار کی چمک اور سفیدی دائیں طرف سے معلوم ہوتی۔

باب موضع اليدين عند السلام

سلام پھیرتے وقت دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

۱۳۲۱ عن جابر بن سمرة قال كنا إذا صلينا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی۔

خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام عليكم السلام عليكم وأشار مسعر بيده عن يمينه وعن شماله فقال ما بال هؤلاء الذين يرمون بأيديهم كأنها أذناب الخيل الشمس أما يكفي أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه وعن شماله.

ہے کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے السلام علیکم، السلام علیکم۔ اس حدیث شریف کے راوی حضرت مسعر نے فرمایا کہ ہم ہاتھ سے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کرتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح ہلاتے ہیں جیسے کہ یہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر شخص کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے رہے اور اپنی زبان سے بھائی کو دائیں اور بائیں سلام کہے۔

كيف السلام على اليمين

دائیں طرف سلام کرتے وقت کیا کہے

۱۳۲۲ عن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في كل خفض ورفع وقيام وقعود ويسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده ورأيت أبا بكر وعمر يفعلان ذلك.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر فرماتے دیکھا اور آپ جھکتے اٹھتے کھڑے ہوتے اور بیٹھتے تھے۔ اور دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

۱۳۲۳ عن واسع بن حبان أنه سأل عبد الله بن عمر عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يقول الله أكبر كلما وضع الله أكبر كلما رفع ثم يقول السلام عليكم ورحمة الله عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله عن يساره.

سیدنا حضرت واسع ابن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے پوچھا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا جب حضور جھکتے تو آپ اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب اٹھتے تو بھی اللہ اکبر فرماتے۔ پھر آخر میں دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے

كيف السلام على الشمال

بائیں طرف سلام پھیرتے وقت کیا کہے

۱۳۲۴ عن واسع بن حبان قال قلت لابن عمر أخبرني عن صلاة رسول الله

حضرت واسع ابن حبان سے مروی ہے کہ میں ابن عمر سے حضور کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ آپ نے تکبیر کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ وَذَكَرَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ.

ذکر کیا اور فرمایا کہ حضور دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں طرف السلام علیکم فرماتے۔

۱۳۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ گویا میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی دکھائی دیتی تھی اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۳۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ادھر سے اور ادھر سے نظر آتی۔

۱۳۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ عَنْ يَسَارِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار انور کی سفیدی نظر آتی پھر آپ بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔

السَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ

سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

۱۳۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم۔ آپ نے ہماری طرف ملاحظہ

بالكم تومئون بأيديكم كأنها أذناب
خيل شمس ليسلم أحدكم فليلتفت
إلى صاحبه ولا يومئ بيده۔

سلام المأمومين حين يسلم الإمام

١٣٢٨ عن عتبان بن مالك يقول
كنت أصلي بقومي بني سالم فأتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
إني قد أنكرت بصري وإن السيول تحول
بيني وبين مسجد قومي فلوددت أنك
جئت فصليت في بيتي مكانا
أتخذه مسجدا قال النبي صلى الله
عليه وسلم أفعل إن شاء الله فغدا
علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وأبو بكر معه بعد ما اشتد النهار
فاستأذن النبي صلى الله عليه وسلم
فأذنت له فلم يجلس حتى قال أين تحب أن
أصلي من بيتك فأشرت له إلى المكان الذي
أحب أن أصلي فيه فقام رسول الله صلى الله
عليه وسلم فصففنا خلفه ثم سلم
وسلمنا حين سلم۔

باب

السجود بعد الفراغ من الصلاة

١٣٢٩ عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين أن
يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر إحدى عشرة
ركعة ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما

فرمایا اور پوچھا تمہاری کیا کیفیت ہے کہ تم ہاتھوں سے
اشارہ کرتے ہو گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں جس طرح
جس وقت تم میں سے کوئی شخص سلام کرے تو وہ اپنے نزدیک
شخص کی طرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

جب امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی بھی سلام کرے

سیدنا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک
دن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بینائی کمزور ہو گئی ہے
اور بارش کا پانی راستے میں آ جاتا ہے اور نالے میرے اور میری قوم
کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے سے روکتے ہیں
میں چاہتا ہوں کہ حضور میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز
پڑھ لیں تاکہ میں اسے مسجد بنا لوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا
ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا۔ صبح کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
آپ کے ساتھ تھے۔ سورج بلند ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے اجازت
دے دی۔ آپ نے تشریف رکھی اور پوچھا تم کس جگہ پسند کرتے ہو
کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں نماز
پڑھنا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم نے
آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔ آپ نے نماز ادا فرمائی اور
آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیرا۔

باب

نماز پڑھ کر سجدہ کرنا

حضرت عروہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ
ہو کر فجر تک گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے ان میں سے
ایک رکعت وتر کی ہوتی۔ اور سجدہ اتنی دیر کا ہوتا جتنی دیر میں پچاس آیات کی تلاوت کرے

بِهِمْ أَحَدُكُمْ يَخْشَى أَيَّهُ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ ثُمَّ سَاقَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ مُخْتَصَرٌ۔

کے وقت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے اور تم میں سے ایک دوسرے سے جلدی پڑھ لیتا ہے یہ حدیث چند احادیث سے منقول ہے۔

مولف کی تصریح کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سجدہ مبارک نماز کے بعد ۳۳ مختصر ہے۔

سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام پھیرنے اور بات چیت کر لینے کے بعد سجدہ کرنا

۱۲۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا بعد ازاں گفتگو فرمائی اس کے بعد سہو کے دو سجدے فرمائے۔

السَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا

۱۲۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا خرباق (جسے ذوالیدین کہا جاتا ہے) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تین رکعتیں ادا فرمائی ہیں آپ نے جو رکعت باقی تھی اسے پڑھا پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا۔

جَلْسَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے

۱۲۴۵ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو نہایت توجہ سے دیکھا تو آپ کا نماز میں کھڑا ہونا رکوع کرنا رکوع کے بعد کھڑا ہونا بعد ازاں سجدہ کرنا پھر بیٹھ کر اس کے بعد دوسرا سجدہ اور پھر سلام پھیر کر بیٹھنا

قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

قریب قریب سب برابر تھا

١٣٣٦ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں عورتیں سلام پھیر کر نماز سے چلی جاتیں۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما رہتے اور سب مرد بیٹھے رہتے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔ پھر جب آپ تشریف لے جانے لگتے تو مرد بھی چلے جاتے۔[1]

[1] حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس انتظار میں تشریف رکھتے کہ عورتیں چلی جائیں تا کہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو۔

الْإِنْحِرَافُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام پھیرنے کے بعد فوراً چلا جانا

١٣٣٧ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى انْحَرَفَ.

سیدنا حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہی تشریف لے گئے۔

التَّكْبِيرُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

١٣٣٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تکبیر ہوتی تو اس وقت سے معلوم ہوتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہو گئی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز کے سلام پھیرنے کے بعد معوذات پڑھنا

١٣٣٩ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد مجھے معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا۔

الْإِسْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھنا

١٣٤٠ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے سے مروی ہے کہ حضور

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

نماز کے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو آپ تین دفعہ استغفار پڑھتے پھر فرماتے اے اللہ تو بزرگی اور عیب سے سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بہت بڑی برکت والا ہے۔

اَلذِّكْرُ بَعْدَ الِاسْتِغْفَارِ

استغفار کے بعد ذکر کرنا

۱۳۳۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ارشاد فرماتے اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام

اَلذِّكْرُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے

۱۳۳۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الٰہ الا اللہ آخر تک۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور اللہ جل جلالہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور گناہوں سے بچنا اور عبادت کی طاقت اللہ جل جلالہ کی امداد ہی سے ہے ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اللہ کی خدا اللہ جل جلالہ کی نعمت فضل اور اچھی تعریف کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ہم اللہ جل جلالہ کی خالص عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔

عَدَدُ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام کے بعد تہلیل اور اللہ کا ذکر کرنا

۱۳۳۳ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح کرتے لا الٰہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو نماز کے بعد پڑھتے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

١٣٤٤ - عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

١٣٤٥ - عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُبُرَ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذَلِكَ

١٣٤٦ - عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

نماز کے بعد دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب حضرت ورّاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ دعا تحریر کیجئے جو آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہے آپ نے فرمایا جب حضور نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لا الٰہ الا اللہ ... آخر تک۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ جسے تو عنایت فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مال دار کو اس کا مال تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔

سیدنا حضرت ورّاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد سلام پھیرتے تو آپ فرماتے لا الٰہ الا اللہ ... آخر تک۔

یہ دعا کتنی دفعہ پڑھے

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب حضرت ورّاد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجئے جو آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھ دیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے آپ نماز پڑھ کر ارشاد فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ... آخر تک آپ یہ تین دفعہ فرماتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

١٣٤٧ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

١٣٤٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَتْ إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَقُلْتُ كَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلَى إِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلَّى بَعْدَ يَوْمِئِذٍ صَلَاةً إِلَّا قَالَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

١٣٤٩ عَنْ مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ

سلام کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا فرماتے تو آپ چند کلمے ارشاد فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے یہ کلمات دریافت کیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک بات کرتا ہے تو یہ کلمے قیامت تک مہر کی طرح اس کے دل پر قائم رہیں گے، اور اگر کسی اور طرح کی بات کرتا ہے تو وہ باتیں ان کا کفارہ بن جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سلام کے بعد دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اس نے کہا کہ عذاب قبر پیشاب لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے۔ اس نے کہا نہیں سچ ہے، ہمیں حکم ہے کہ کھال یا کپڑے میں پیشاب لگ جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ ہم اونچی آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ سچ کہتی ہے۔ بس اس دن کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ارشاد فرماتے اے جبرئیل میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھے جہنم کی آگ اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھ!

نماز پڑھنے کے بعد ایک اور طرح کی دعا

مروان سے مروی ہے

بِاللّٰهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسٰى إِنَّ كَعْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ۔

کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اس ذات کی موجودگی میں حلف اٹھایا یعنی پاک پروردگار کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ یہ دعا کرتے تھے

اے اللہ تو میرا دین کہ جس سے میرا بچاؤ ہے، اس کو درست فرما دے۔ اور میری دنیا جس میں میری روزی ہے اس کو درست فرما دے۔ اے اللہ میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے جو تو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو تو روک لے تو کوئی دینے والا نہیں ہے اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ نیز کہ مجھ سے کعب نے بیان کیا کہ حضرت صہیب نے ان سے بیان کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرما چکتے تو آپ یہ کلمات ارشاد فرماتے۔

التَّعَوُّذُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ

۱۳۵۰ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَبِي أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

نماز کے آخر میں تعوذ

سیدنا حضرت مسلم ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نماز کے بعد کہتے تھے: اللهم انی اعوذ بك من الكفر والفقر وعذاب القبر

میں نے بھی نماز کے بعد ایسا کہنا شروع کر دیا۔ میرے باپ نے مجھ سے پوچھا اے بیٹے تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے؟ میں نے بتایا آپ سے ہی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد انہیں کہا کرتے تھے۔

عَدَدُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ

سلام کے بعد تسبیح کی تعداد

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو عادتیں ایسی ہیں کہ جن کو اگر مسلمان اپنائے تو وہ جنت

يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ
يُسَبِّحُ اللَّهَ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ
عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا
فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ
وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ
وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ
مَضْجَعِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ
مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّكُمْ
يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ
سَيِّئَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا
فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ
فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ
كَذَا وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۲ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ
قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ.

۱۳۵۳ نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ

جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ نمازوں کے بعد ایک آدمی ان سے دس بار سبحان اللہ کہے اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے۔ تو یہ الفاظ زبان پر ڈیڑھ سو ہو گئے اور پندرہ سو ہو گئے میزان میں۔ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر ان کلمات کو شمار فرماتے دیکھا اور تم میں سے جب کوئی شخص اپنے بچھونے پر سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے چونتیس بار اللہ اکبر کہے تو زبان پر یہ ایک سو ہو گئے اور میزان میں ایک ہزار۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو روزانہ ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے جب اتنے گناہ یاد کرے تو اس کے گناہ سے اس کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں باتوں کا اختیار کرنا کیوں مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان نماز میں آ کر کہتا ہے۔ فلاں بات یاد کرو فلاں معاملہ پر غور کرو۔ اسی طرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے۔

تسبیح کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کے بعد چند کلمات ایسے ہیں جن کا کہنے والا ناامید اور محروم نہیں ہوتا۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس مرتبہ۔

تسبیح کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت

دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين ويحمدوا ثلاثا وثلاثين ويكبروا اربعا وثلاثين فاتي رجل من الانصار في منامه فقيل له امركم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسبحوا دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين وتحمدوا ثلاثا وثلاثين وتكبروا اربعا وثلاثين قال نعم قال فاجعلوها خمسا وعشرين واجعلوا فيها التهليل فلما اصبح اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال اجعلوها كذلك۔

١٣٤٤ عن ابن عمر ان رجلا راى فيما يرى النائم قيل له باي شيء امركم نبيكم صلى الله عليه وسلم قال امرنا ان نسبح ثلاثا وثلاثين ونحمد ثلاثا وثلاثين ونكبر اربعا وثلاثين فتلك مائة قال سبحوا خمسا وعشرين واحمدوا خمسا وعشرين وكبروا خمسا وعشرين وهللوا خمسا وعشرين فتلك مائة فلما اصبح ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعلوا كما قال الانصاري۔

ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم صادر فرمایا گیا ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی خواب میں کسی نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہنے تینتیس بار الحمد للہ کہنے اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ اس شخص (صحابی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ہاں تو تم ہر ایک کے پچیس پچیس بار کر کے پچیس بار لا الہ الا اللہ کہا کرو صبح کے وقت انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایسے ہی کیا کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب میں خواب دیکھنے والے کی طرح دیکھا۔ کسی نے دریافت کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم فرمایا ہے اور کل سو ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ۲۵ بار سبحان اللہ کہو ۲۵ بار الحمد للہ ۲۵ بار اللہ اکبر اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہا کرو یہ سو ہوئے اس شخص نے صبح کے وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خواب بیان کیا۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا ایسے ہی کرو جیسے اس انصاری شخص نے بیان کیا ہے۔

نوع آخر من عدد التسبيح

١٣٤٥ عن جويرية بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليها وهي في المسجد تدعو ثم مر بها قريبا من نصف النهار فقال لها ما زلت على حالك قالت نعم قال الا اعلمك يعني كلمات تقولينهن سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد

تسبیح کی ایک اور قسم

حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس سے گزرے دیکھا کہ آپ مسجد میں بیٹھی ہوئی دعا مانگ رہی تھیں۔ پھر آپ دوپہر کو ادھر تشریف لائے، اور ان سے پوچھا کیا تم اب تک اسی حال میں رہیں؟ انہوں نے

خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

۱۳۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَيُعْتِقُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرًا فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِذَلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ.

ارشاد کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں پڑھنے کے لیے چند کلمے بتاتا ہوں انہیں کہا کرو۔ تین دفعہ سبحان اللہ عدد خلقہ تین دفعہ سبحان اللہ رضی نفسہ تین دفعہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین دفعہ سبحان اللہ مداد کلماتہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ غریب لوگ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ امیر لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اس پر مزید یہ کہ وہ اپنے مال سے صدقہ دیتے ہیں اور غلام آزاد کرتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم نماز کے بعد ۳۳ تینتیس بار سبحان اللہ ۳۳ تینتیس بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر اور دس دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہا کرو تم زیادہ درجات رکھنے والے لوگوں کے ساتھی اور برابر ہو جاؤ گے اور تم اپنے بعد والے لوگوں سے بڑھ جاؤ گے۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۳۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز فجر کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ اور سو دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں بخش دیئے جائیں گے۔

عَقْدُ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ.

تسبیح کا شمار کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر تسبیح کو شمار کرتے دیکھا۔

ترك مسح الجبهة بعد التسليم

۱۲۵۹ عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في العشر التي في وسط الشهر فإذا كان من حين يمضي عشرون ليلة ويستقبل إحدى وعشرين يرجع إلى مسكنه ويرجع من كان يجاور معه ثم إنه أقام في شهر جاور فيه تلك الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فأمرهم بما شاء الله ثم قال إني كنت أجاور هذه العشر ثم بدا لي أن أجاور هذه العشر الأواخر فمن كان اعتكف معي فليبت في معتكفه ولقد رأيت هذه الليلة فأنسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في كل وتر ولقد رأيتني أسجد في ماء وطين قال أبو سعيد مطرنا ليلة إحدى وعشرين فوكف المسجد في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت إليه وقد انصرف من صلاة الصبح ووجهه مبتل طينا وماء.

باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم

۱۲۶۰ عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الفجر قعد في مصلاه حتى تطلع الشمس.

۱۲۶۱ عن سماك بن حرب قال قلت لجابر بن سمرة كنت تجالس رسول الله صلى الله عليه

سلام کے بعد منہ نہ پونچھنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر چکی اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں تشریف لاتے اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف فرماتے وہ بھی اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے۔ پھر ایک ماہ کی جس رات لوٹ آتے تھے، ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور تھا سنایا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا۔ اب مجھے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ میرے ساتھ ٹھہرا رہے۔ اور میں نے شب قدر کو دیکھا بعد ازاں بھلا دیا گیا۔ اب تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں ڈھونڈو۔ اور میں نے اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس رات پانی ٹپکا اور جس جگہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز ادا فرماتے، وہیں پانی ٹپکا۔ میں نے دیکھا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما چکے تھے۔ اور آپ کا چہرۂ مبارک پانی اور مٹی سے تر تھا۔

سلام کے بعد امام کا اس جگہ بیٹھنا جس جگہ نماز پڑھی ہے!

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھے رہتے۔

سیدنا حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ سے پوچھا کیا آپ حضور

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُونَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ۔

علیہ السلام کے پاس بیٹھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھتے تو آپ اسی جگہ سورج بلند ہونے تک تشریف فرما رہتے پھر آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے گفتگو فرماتے اور زمانہ جاہلیت کا ذکر کرتے۔ اشعار پڑھتے اور ہنستے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے۔

بَابُ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھ کر منہ کس طرف پھیرا جائے

۱۳۶۲ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں نماز پڑھ چکوں تو کس طرف منہ پھیر لوں دائیں یا بائیں جانب؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو اکثر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب منہ کر کے پھرتے دیکھا ہے۔

۱۳۶۳ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے آپ پر شیطان کا حصہ نہ لگائے اس طرح کہ جب نماز سے فارغ ہو تو دائیں طرف چلے حالانکہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف جاتے دیکھا ہے۔

۱۳۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے اور بیٹھے ہوئے بھی اور ننگے پاؤں نماز ادا فرماتے تھے اور جوتا پہن کر بھی۔ اور یہ کہ آپ نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف پھرتے تھے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوةِ

عورتیں نماز سے کب فارغ ہوں

۱۳۶۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورتیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو واپس

مما يعرفن من الغلس.

چلی جاتیں اور چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ اندھیرے سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

(ف) اہل سنت کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں آنا منسوخ ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا تھا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دور میں ہوتے تو آپ بھی ایسا ہی کرتے اور عورتوں کا مساجد میں آنا ممنوع فرما دیتے۔ بہرحال ام المومنین کے ان ارشادات عالیہ سے معلوم ہوا کہ عورت گھر میں نماز پڑھ سکتی ہے [illegible]

اسلام فتنہ و فساد سے بچاؤ کے ہر اس راستے کو روکنا چاہتا ہے جس سے معاشرے میں فساد پھیلے۔ اگر کسی [illegible] سے [illegible] حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک دن صبح کے وقت آپ کے [illegible] ہو گئے اور جب آپ نماز پڑھنے کو تشریف لائے [illegible] آپ کے [illegible] نے آپ کو [illegible] آپ سے ساتھ [illegible]

باب النهي عن مبادرة الإمام بالانصراف من الصلوة

اٹھتے وقت امام سے جلدی اٹھنا منع ہے

١٣٦٦ عن أنس بن مالك قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم أقبل علينا بوجهه فقال إني إمامكم فلا تبادروني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فإني أراكم من أمامي ومن خلفي ثم قال والذي نفس محمد بيده لو رأيتم ما رأيت لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قلنا ما رأيت يا رسول الله قال رأيت الجنة والنار.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا میں تمہارا امام ہوں لہٰذا مجھ سے رکوع یا سجدہ یا قیام اور نماز سے فارغ ہونے میں جلدی نہ کرو کیونکہ میں تمہیں آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم وہ کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا دیکھا؟ آپ نے فرمایا میں نے دوزخ اور بہشت کو دیکھا۔

باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف

جو شخص امام کے ساتھ اور اس کے اٹھنے تک نماز میں شریک رہے

١٣٦٧ عن أبي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان فلم يقم بنا النبي صلى الله عليه وسلم حتى بقي سبع

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور آپ نے تراویح نہیں

مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ يُحْسَبُ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلٰى بَنَاتِهٖ وَنِسَائِهٖ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

پڑھائی حتیٰ کہ سات راتیں باقی رہ گئیں اس وقت حضور تہائی رات تک کھڑے رہے۔ اس کے بعد چھٹی رات کو کھڑے نہیں ہوئے۔ پانچویں رات کو کھڑے ہوئے نصف رات تک۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ ساری رات سے بھی زیادہ کھڑے ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز پڑھے تو اسے ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملے گا۔ پس اس کے بعد آپ چوتھی رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ پس اس کے بعد جب تین راتیں رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں عورتوں اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو جمع کیا اور آپ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم فلاح کے جاتے رہنے سے ڈرے۔ باقی راتوں میں آپ نے قیام نہ فرمایا حدیث کے راوی داؤد بن ہند فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ فلاح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سحری کا کھانا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِيْ تَخَطِّيْ رِقَابِ النَّاسِ

امام کو لوگوں کی گردنیں پھاندنا درست ہے

١٣٦٥ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيْعًا حَتّٰى تَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَتَبِعَهٗ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّيْ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَّبِيْتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں نماز عصر پڑھی۔ آپ سلام کے بعد لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کی جلدی پر تعجب کیا۔ آپ کے ساتھ بعض صحابہ کرام بھی شامل ہو گئے۔ آپ اپنی ایک زوجہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر نکل کر ارشاد فرمایا۔ مجھے نماز عصر میں خیال آیا کہ سونے یا چاندی کا ایک ٹکڑا ہمارے پاس تھا۔ میں نے اسے اپنے پاس رکھنا برا سمجھا۔ لہٰذا میں نے

بَابُ إِذَا قِيْلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُوْلُ لَا

جب کسی شخص سے دریافت کیا جائے کیا تو نماز پڑھ چکا تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے نماز نہیں پڑھی!

١٣٦٦ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے

يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

مروی ہے کہ ایک حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن جب سورج غروب ہو گیا تو کفار کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو اب تک نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں نے بھی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم آپ کے ہمراہ بطحان کے مقام پر اترے۔ آپ نے وضو فرمایا۔ ہم نے بھی وضو کیا۔ پھر ان حضرت نے نماز عصر سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔

کتاب التہجد واستسقاء ختم ہوا

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعۃ المبارک

إِيجَابُ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ واجب ہے

۱۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دنیا میں آخر میں آئے ہیں لیکن قیامت میں دوسروں سے زیادہ آگے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انہیں ہم سے قبل کتاب عنایت فرمائی گئی۔ اور ہمیں بعد میں۔ یہ جمعہ کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت فرض فرمائی تھی۔ مگر اس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہمیں ہدایت فرما دی۔ اور باقی لوگ ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ ہمارا آخر میں ہے۔

یہودی ایک دن بعد اور نصاریٰ دو دن بعد ہیں!

۱۳۷۱ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سابقہ

الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

لیکن جب اللہ عز و جل شانہ نے ہم سے کرم فرمایا تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن متعین کیا۔ پھر جب اللہ جل شانہ نے ہمیں پیدا فرمایا تو جمعہ کا دن سب سے پہلے رکھا پھر ہفتہ پھر اتوار اور قیامت کے روز یہودی اور عیسائی ہمارے تابع ہوں گے۔ اور ہم دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ چھوڑنے کی سزا

۱۳۶۲ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

سیدنا ابوجعد ضمیری رضی اللہ عنہ جو صحابی تھے کو روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لگاتار تین جمعے سستی کی وجہ سے ترک کر دے اللہ تعالیٰ خیر اور برکت کے قبول کرنے سے اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

۱۳۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ منبر کی لکڑیوں پر تھے کہ لوگ نماز جمعہ ترک کرنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ جل جلالہٗ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے!

۱۳۶۴ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز جمعہ کے ادا کرنے کو جانا ہر بالغ مرد پر فرض ہے۔

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

جو شخص عذر کے بغیر جمعہ چھوڑ دے اس کا کفارہ

۱۳۶۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عذر کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے تو وہ اللہ کی راہ میں ایک دینار دے اور اگر دینار نہ ہو تو آدھا دینار دے

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

١٣٧٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.

یوم جمعۃ المبارک کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس دن جناب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل فرمائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

إِكْثَارُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

١٣٧٧. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ أَيْ يَقُولُونَ قَدْ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

یوم جمعۃ المبارک کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود شریف بھیجنا

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام دنوں سے افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اسی روز حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کی روح قبض ہوئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ لہٰذا اس دن مجھ پر بہت درود شریف بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر ہمارا درود کس طرح پیش ہوگا، حالانکہ آپ وصال شریف فرما چکے ہوں گے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمایا ہے۔ یعنی قبر میں بدن محفوظ رہتا ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

١٣٧٨. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

جمعۃ المبارک کو مسواک کرنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک کو ہر بالغ مرد و عورت کا غسل کرنا، مسواک کرنا اور استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا واجب ہے لیکن

وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

روایت کے مطابق اگرچہ خوشبو زنانہ ہی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ غسل اور عطر خوشبو لگانا ہے چاہے وہ زنانہ ہی ہو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز غسل کا حکم

۱۳۷۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو وہ غسل کر کے آئے۔

إِيجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کا واجب ہونا

۱۳۸۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک کو ہر بالغ کے لیے غسل کرنا واجب ہے۔

۱۳۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات دن میں ہر مسلمان مرد پر ایک دن غسل کرنا ضروری ہے اور وہ دن جمعۃ المبارک ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کی رخصت

۱۳۸۲ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَّى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَلَا تَغْتَسِلُونَ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غسل کا ذکر کیا آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں لوگ مدینہ منورہ کے اونچے دیہات میں رہتے تھے۔ وہ میلے کچیلے کپڑے پہن کر آتے تھے۔ جب ہوا چلتی تو ان کے بدن کی بدبو اٹھا کرتی تھی اور لوگوں کو اس وجہ سے تکلیف ہوتی جب اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا گیا تو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ غسل کیوں نہیں کرتے

۱۳۸۳ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعۃ المبارک کے دن اچھی طرح وضو کیا اور اچھی طرح غسل کیا امام نسائی نے فرمایا کہ حضرت حسن نے اس حدیث شریف کو سمرہ سے کتابت کے ذریعے نقل کیا ہے کیونکہ حضرت حسن نے سمرہ سے عقیقہ کی حدیث شریف کے سوا نہیں سنا اللہ خوب جانتا ہے

فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

غسل جمعۃ المبارک کی فضیلت

۱۳۸۴ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے روز اپنی بیوی سے صحبت کرے اور نہائے اور خود بھی نہائے۔ جلدی جا کر امام کے نزدیک بیٹھے اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا۔

بَابُ الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے لباس کی کیفیت

۱۳۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کپڑوں کا ایک جوڑا فروخت ہوتے دیکھا۔ تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اچھا ہو تاکہ آپ اسے جمعہ کے دن اور جب لوگ آپ کی خدمت میں آئیں ملاقات کو تو آپ اسے پہنا کریں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے وہ شخص پہنے گا۔ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اسی قسم کے جوڑے پیش کیے گئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا

مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ جوڑا پہناتے ہیں حالانکہ آپ نے عطارد کے جوڑے کے بارے میں جو کہنا تھا کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے یہ جوڑا آپ کو پہننے کے لیے نہیں دیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا مکہ کے اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا۔

۱۳۸۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان پر غسل جمعہ واجب ہے۔ اسی طرح مسواک کرنا اور اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا بھی واجب ہے

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کو جانے کی فضیلت

۱۳۸۷ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ.

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بروز جمعۃ المبارک غسل کرے یا اپنی بیوی کو غسل کرائے دن صبح کرے اور سویرے پہلے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب بیٹھے خاموش رہے اور بے ہودہ بات نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کی نیکی ملے گی۔

بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کو جلدی جانے کی فضیلت

۱۳۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو شخص نماز جمعہ پڑھنے آتا ہے اس کا نام لکھتے ہیں جب امام خطبہ پڑھنے اٹھتا ہے تو فرشتے کتابیں لپیٹ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جمعہ کے لیے سب

بقرة ثم كالمهدي شاة ثم كالمهدي بطة ثم كالمهدي دجاجة ثم كالمهدي بيضة۔

سب سے پہلے آتا ہے گویا ایسے ہے جیسے کسی شخص نے مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا پھر جیسے کسی نے گائے ارسال کی پھر جیسے کسی شخص نے بکری بھیجی بعد ازاں جیسے کسی شخص نے بطخ بھیجی اور پھر جیسے کسی شخص نے مرغی بھیجی اور پھر جیسے کسی شخص نے انڈا بھیجا۔

۱۳۸۹ عن أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الناس على منازلهم الأول فالأول فإذا خرج الإمام طويت الصحف فاستمعوا الخطبة فالمهجر إلى الجمعة كالمهدي بدنة ثم الذي يليه كالمهدي بقرة ثم الذي يليه كالمهدي كبشا حتى ذكر الدجاجة والبيضة۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے لکھتے ہیں۔ اور پھر جو بعد میں آتا ہے اس کا نام بعد میں لکھتے ہیں۔ اسی طرح جب امام نکلتا ہے تو کتابیں سمیٹ لی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے سب سے پہلے آتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکہ مکرمہ میں اونٹ بھیجا۔ بعد ازاں اس کے بعد والا ایسا ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے گائے بھیجی۔ پھر اس کے بعد والا ایسا ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مینڈھا بھیجا حتیٰ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی اور انڈے کا ذکر بھی فرمایا۔

۱۳۹۰ عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تقعد الملائكة يوم الجمعة على أبواب المسجد يكتبون الناس على منازلهم فالناس فيه كرجل قدم بدنة وكرجل قدم بدنة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شاة وكرجل قدم شاة وكرجل قدم دجاجة وكرجل قدم دجاجة وكرجل قدم عصفورا وكرجل قدم عصفورا وكرجل قدم بيضة وكرجل قدم بيضة

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان کے درجوں کے مطابق لکھتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکہ مکرمہ میں اونٹ بھیجا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے بکری قربانی کے لیے بھیجی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے ارسال کی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا قربانی کے لیے بھیجا۔

وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کا وقت

۱۳۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعۃ المبارک کے دن غسل جنابت کرے اور پھر نماز کو آئے تو گویا اس نے قربانی کے لیے ایک اونٹ روانہ کیا اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے اس نے گویا ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی اور جو شخص تیسری گھڑی میں آئے اس نے گویا ایک سینگ دار مینڈھا بھیجا اور جو چوتھی گھڑی میں جائے گویا اس نے ایک مرغی بھیجی اور جو پانچویں گھڑی میں جائے اس نے گویا ایک انڈا بھیجا۔ جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے آکر خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۸۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعۃ المبارک کا دن بارہ ساعتوں پر مشتمل ہے جو بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ جل جلالہ اسے عنایت فرماتے ہیں تو اس وقت کو عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو۔

ف: ہو سکتا ہے اس ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر بندہ اس گھڑی میں اللہ جل جلالہ سے کچھ طلب کرے تو اللہ اسے عنایت فرماتے ہیں اور اس ساعت میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ساعت عصر سے غروب تک ہے۔ بعض کے نزدیک جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز کی فراغت تک وقت ہے۔ بعض کہتے ہیں جب تک امام منبر سے اترے اور منبر پر بیٹھے۔ بعض کے نزدیک شام کی گھڑی ہے۔ بعض کہتے ہیں زوال کے بعد ساعت ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا وقت سایہ کے ایک ہاتھ ہونے تک ہے۔ بعض کے نزدیک جمعۃ المبارک کی پچھلی شب تمام پوشیدہ ہے۔ بعض کے نزدیک طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ صحت کے اعتبار سے قریب ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز کی فراغت تک ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

۱۳۹۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھتے جب ہم

قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ؟ قَالَ: إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

لیے تاکہ ہم اپنے اونٹوں کو آرام دیتے۔ امام محمد باقر نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کونسا وقت ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ سورج غروب ہوتے ہی!

١٣٩٤ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ.

سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز جمعہ پڑھتے جب ہم واپس آتے تو دیوار کا سایہ نہ ہوتا کہ ہم ان کے سایہ میں ٹھہریں!

بَابُ الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کی اذان

١٣٩٥ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلَ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور اقدس میں پہلے جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی، جب امام منبر پر بیٹھتا۔ جب سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا وقت آیا اور لوگوں کی زیادہ ہو گئی۔ تو آپ نے تیسری اذان کا جمعۃ المبارک کو حکم فرمایا۔ تو مدینہ منورہ میں ایک مقام زوراء پر اذان دی گئی پھر ایسا ہی حکم قائم رہا!

نوٹ: اس اذان کی ابتداء حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی۔ کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا اور سب صحابہ کرام نے اسے قبول کیا لہٰذا یہ اجماع ہوگیا اور اجماع شریعت میں حجت ہے خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اجماع اور صحابہ کے اجماع کا خیال نہ کریں تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے تمسکوا بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

١٣٩٦ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ

سیدنا حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مدینہ منورہ میں نمازی لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ایک ہی

الْإِمَامُ۔

١٣٩٧ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

بَابُ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

١٣٩٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

مَقَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

١٣٩٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ۔

اذان کہتا۔

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان فرماتے جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے تو تکبیر فرماتے۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق اعظم کے دور میں بھی ایسا ہی رہا۔

جب امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو اگر اس وقت کوئی شخص مسجد میں آئے تو کیا وہ سنت پڑھے یا نہیں!

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے نکل چکا ہو تو جمعۃ المبارک کے روز دو رکعت پڑھ لے۔

خطبہ کے لیے امام کے کھڑے ہونے کا مقام

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کی لکڑی سے بنے ہوئے ستون کے ساتھ آپ سہارا لیتے۔ جب منبر بن گیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھنے لگے تو وہ بے قرار اور بے چین ہو گیا اور اس میں اونٹنی کے رونے کی طرح آواز پیدا ہوئی وہ ستون حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے رونے لگا حتی کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے اسے گلے سے لگایا اور وہ چپ ہو گیا۔

١٤٠٠ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

بَابُ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ

١٤٠١ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

النَّهْيُ عَنْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

١٤٠٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ صَاحِبَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

١٤٠٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْكَعْ۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ مسجد میں تشریف لے گئے، اور آپ نے عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا کہ آپ بیٹھے بیٹھے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کو کہ بیٹھ کر خطبہ کہہ رہا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے۔ کہ جس وقت تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (اس سے ثابت ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے)۔

امام کے قریب ہونے کی فضیلت

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نہائے اور نہلائے اور سویرے جائے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور خاموش رہے، فضول نہ بکے تو وہ بیہودگی نہ کرے گا اس شخص کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا۔

امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جمعہ کے روز پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ہوتے ہوئے ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھ جا تو نے لوگوں کو پریشان اور تنگ کیا۔

امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اس وقت آئے تو نماز پڑھے یا نہیں

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو نے تحیۃ المسجد یا تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا پڑھ لیجئے۔

بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جب خطبہ جمعہ ہو رہا ہو تو خاموش رہے، کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ وہ خاموش رہے!

۱۴۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعۃ المبارک کے دن کہے کہ خاموش ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس نے بھی بے ہودہ اور فضول بات کی۔

نوٹ: چپ رہ کہنا اگرچہ نیکی ہے بیہودہ ہے۔ مگر پھر بھی لغو بات ہے۔ البتہ اگر اشارے سے چپ کرا دے تو کوئی قباحت نہیں۔

۱۴۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ جب خطبے کے وقت اپنے دوست سے کہے کہ خاموش رہو تو تم نے بھی بے ہودہ اور فضول کیا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

خاموش رہنے کی فضیلت

۱۴۰۶ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حکم کے مطابق جمعۃ المبارک کے دن طہارت کرے بعد ازاں وہ اپنے گھر سے نکلے اور جمعہ کو آئے اور نماز ختم ہونے تک چپ رہے تو اس کے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

خطبہ کس طرح پڑھا جائے

۱۴۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح خطبہ کا طریقہ سکھایا۔ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ۔ آخر تک۔ یعنی سب تعریف اللہ جل جلالہ کی ہے ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ جل جلالہ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

کی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے دلوں کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ راہ ہدایت پر لا دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس شخص کو اللہ عزوجل گمراہ کرے اسے کوئی راہ ہدایت پر لانے والا نہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حق نہیں۔ اور اس بات کی گواہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے مقرب اور خاص بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پھر تین آیات پڑھیں!! اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم مسلمان ہی مرو۔ اے ایمان والو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں میں تمہارے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ اور اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم مانگتے ہو۔ اور آپس کے رشتوں کی قطع تعلقی سے ڈرو۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صحیح بات کہو۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حضرت ابوعبیدہ نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور نہ ہی عبدالرحمن نے عبداللہ سے سنا اور نہ ہی عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد وائل بن حجر سے سنا۔

بَابُ حَضِّ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام کا خطبہ جمعۃ المبارک میں ترغیب غسل دینا

۱۴۱۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعۃ المبارک پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص نماز جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے۔

۱۴۱۹ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

حضرت ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کرنے کو کہا انہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منبر پر بیان کیا۔

۱۴۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے لیے آوے وہ غسل کرے۔

بَابُ حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ

۱۴۱۱ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

امام کا جمعۃ المبارک کے دن لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص میلے کچیلے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے حاضر خدمت ہوا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم نماز پڑھ چکے۔ اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم دو رکعت پڑھو بعد آپ نے لوگوں کو صدقے کی رغبت دلائی۔ لوگوں نے کپڑے صدقے فرما دیے تھے آپ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو عنایت فرمائے جب دوسرا جمعہ ہوا تو وہ شخص پھر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی۔ اس شخص نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا نکال دیا۔ اس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہی اس گزشتہ جمعہ کو یہ شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں آیا میں نے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا جب انھوں نے کپڑے صدقہ میں دئے تو کپڑے دیے گئے۔ یہ پھر آیا لہذا میں نے پھر لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا نکال دیا۔ آپ نے اسے جھڑک کر فرمایا کہ تو اپنا کپڑا لے جا۔

نوٹ: پہلے جمعہ کو اس شخص کو لوگوں نے واسطے صدقہ کے دو کپڑے دئے تھے پھر اس نے ایک دیا ہے اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ انسان جب تک خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے اس کے بعد دوسرے کو صدقہ دے۔

مخاطبة الإمام رعيته وهو على المنبر

١٤١٢ عن جابر بن عبد الله قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب إذ جاء رجل فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أصليت قال لا قال قم فاركع.

١٤١٣ عن أبي بكرة يقول لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن معه وهو يقبل على الناس مرة وعليه مرة ويقول إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين عظيمتين.

امام کا منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہونا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات جمعۃ المبارک کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو نے نماز پڑھ لی؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو پڑھ لے۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ کبھی آپ لوگوں سے مخاطب ہوتے اور کبھی آپ ان کی طرف دیکھ کر ارشاد فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے۔

باب القراءة في الخطبة

١٤١٤ عن أم هشام بنت حارثة بن النعمان قالت حفظت ق والقرآن المجيد في رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يوم الجمعة.

خطبہ جمعۃ المبارک میں تلاوت قرآن مجید کرنا

سیدہ حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے سورہ ق حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن کر یاد کی۔ آپ اسے جمعۃ المبارک کے دن منبر پر پڑھ کر تلاوت فرماتے تھے۔

باب الإشارة في الخطبة

١٤١٥ عن حصين أن بشر بن مروان رفع يديه يوم الجمعة على المنبر فسبه عمارة بن رويبة الثقفي وقال ما زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا وأشار بإصبعه السبابة.

خطبہ میں اشارہ کرنا

سیدنا حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بشر بن مروان نے جمعۃ المبارک کے دن اپنے دونوں ہاتھ منبر پر اٹھائے تو حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی نے ان کو برا کہا اور کہا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس سے زیادہ نہ فرمایا اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة وقطعه كلامه ورجوعه إليه يوم الجمعة

خطبہ ختم کرنے سے پہلے کسی ضروری کام کے لیے منبر سے اترنا

۱۴۱۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ كَلَامِي فَحَمَلْتُهُمَا.

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے اس وقت وہ لال اور سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور خطبہ ختم کر دیا۔ اور آپ نے ان دونوں کو گود میں اٹھایا۔ پھر منبر شریف پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے سچ فرمایا ہے تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنی قمیصوں میں گرتے پڑتے آ رہے ہیں۔ تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ میں نے خطبہ چھوڑ دیا اور انہیں اٹھا لیا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

مختصر خطبہ پڑھنا مستحب ہے

۱۴۱۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی کثرت سے کرتے اور بے ہودہ باتیں کم کرتے۔ آپ نماز کو طویل فرماتے اور خطبہ مختصر ہوتا اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے اور ان کا کام کر دینے سے نہیں شرماتے تھے۔

بَابٌ كَمْ يَخْطُبُ

جمعۃ المبارک کو کتنا لمبا خطبہ پڑھے

۱۴۱۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ.

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا میں نے کھڑے ہوئے کے سوا خطبہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

۱۴۱۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھتے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھتے

بَابُ السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

١٤٢٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

جب دو خطبوں کے دوران میں بیٹھے تو خاموش رہے

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعۃ المبارک کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھے لیکن گفتگو نہ فرمائی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اگر اب تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا

١٤٢١ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَاتُهُ قَصْدًا۔

دوسرے خطبے میں تلاوت کلام مجید کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور کلام پاک قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرماتے۔ اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے تھے۔ نیز آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا نماز بھی متوسط اور درمیانی ہوتی تھی۔

اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ

١٤٢٢ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى الْمُصَلَّى فَيُصَلِّي۔

منبر سے اتر کر کھڑا رہنا یا کسی سے گفتگو کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ کر منبر سے اترتے پھر کوئی شخص آپ کے سامنے آتا تو آپ اس سے کلام کرتے کھڑے رہتے جب گفتگو ختم ہو چکتی تو آپ جائے نماز پر تشریف لا کر نماز ادا فرماتے۔

عَدَدُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

١٤٢٣ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

نماز جمعۃ المبارک کی رکعتوں کی تعداد

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

۱۴۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

۱۴۲۳ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۴ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۴۲۵ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ

سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی بھی دو رکعتیں ہیں نیز عید الاضحیٰ کی بھی دو رکعتیں ہیں (اور سفر کے علاوہ نماز سفر کی بھی دو رکعتیں ہیں۔ اللہ پر نسبت پوری اور مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی فرماتے ہیں عبد الرحمٰن نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

نمازِ جمعۃ المبارک میں سورۂ جمعہ اور منافقون کی تلاوت کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون تلاوت فرماتے۔

نمازِ جمعۃ المبارک میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ تلاوت فرماتے تھے

نمازِ جمعہ میں حضرت نعمان بن بشیر کی قرأت کا اختلاف

حضرت ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے روز سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت تلاوت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہل اتاک حدیث الغاشیہ۔

سیدنا حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ نے

بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے اور جب عید اور جمعہ اکٹھے آ جاتے تھے تو آپ دونوں نمازوں میں ان ہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

جس نے امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا

١١٢٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے اس نے جمعہ پالیا۔

عَدَدُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ

جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے

١١٢٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد سنتوں کی چار رکعتیں پڑھے۔

صَلٰوةُ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے بعد امام نماز کہاں

١١٣٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اپنے گھر میں واپس تشریف نہ لے آتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز ادا نہ فرماتے۔ وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١١٣١ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ.

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے۔

بَابُ إِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے بعد دو رکعتیں طویل کرنا

١١٣٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ آپ جمعے کے بعد دو رکعتیں طویل فرماتے اور فرماتے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

ذكر الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة

۱۱۳۳ عن أبي هريرة قال أتيت الطور فوجدت ثم كعبا فمكثت أنا وهو يوما أحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحدثني عن التوراة فقلت له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أهبط وفيه تيب عليه وفيه قبض وفيه تقوم الساعة ما على الأرض من دابة إلا وهي تصبح يوم الجمعة مصيخة حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة إلا ابن آدم وفيه ساعة لا يصادفها مؤمن وهو في الصلاة يسأل الله فيها شيئا إلا أعطاه إياه فقال كعب ذلك يوم في كل سنة فقلت بل هي في كل جمعة فقرأ كعب التوراة ثم قال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم هو في كل جمعة فخرجت فلقيت بصرة بن أبي بصرة الغفاري فقال من أين جئت قلت من الطور قال لو لقيتك من قبل أن تأتيه لم تأته قلت له ولم قال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تعمل المطي إلا إلى ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجدي ومسجد بيت المقدس فلقيت عبد الله بن سلام فقلت لو رأيتني خرجت إلى الطور فلقيت كعبا فمكثت أنا وهو يوما أحدثه عن رسول الله صلى

جمعۃ المبارک میں اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کوہ طور پر گیا۔ جہاں مجھے بہت بڑے عالم حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ ملے۔ میں اور وہ ایک دن اکٹھے رہے۔ میں نے آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث بیان کیں۔ اور انہوں نے مجھے توراۃ سے کچھ باتیں ...... بیان کیں۔ میں نے ان سے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سب دنوں میں بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ بہشت میں داخل فرمائے گئے۔ اسی دن آپ کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن آپ کا وصال شریف ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ روئے زمین پر انسان کے سوا کوئی جاندار ایسا نہیں جو جمعۃ المبارک کے دن صبح کو سحر سے لے کر قیامت کے ڈر سے کان نہ لگائے رکھتا ہو اور جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے جو کوئی مومن نماز پڑھ رہا ہو اور اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔ کعب نے فرمایا ایسا دن سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ میں نے کہا یہ ساعت ہر جمعہ میں آتی ہے۔ پھر کعب نے تورات پڑھ کر دیکھا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے یہ گھڑی ہر جمعۃ المبارک کو ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں کوہ طور سے نکلا۔ مجھے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ملے۔ آپ نے دریافت کیا آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کوہ طور سے۔ انہوں نے کہا کاش آپ کوہ طور پر جانے سے پہلے مجھے مل جاتے تو آپ نہ جاتے۔ میں نے پوچھا کس لیے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم ويحدثني عن التوراة
فقلت له قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم خير يوم طلعت فيه الشمس
يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أهبط وفيه
تيب عليه وفيه قبض وفيه تقوم الساعة
ما على الأرض من دابة إلا وهي تصبح
يوم الجمعة مصيخة حتى تطلع الشمس
شفقا من الساعة إلا ابن آدم وفيه ساعة
لا يصادفها مؤمن وهو في الصلاة يسأل
الله فيها شيئا إلا أعطاه إياه فقال كعب
ذلك يوم في كل سنة فقال عبد الله
بن سلام كذب كعب قلت ثم قرأ
كعب فقال صدق رسول الله صلى الله
عليه وسلم هو في كل جمعة فقال
عبد الله صدق كعب إني لأعلم
تلك الساعة فقلت يا أخي حدثني
بها قال هي آخر ساعة من يوم الجمعة
قبل أن تغيب الشمس فقلت أليس قد
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لا يصادفها مؤمن وهو يصلي
وليست تلك الساعة صلاة قال أليس
قد سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من صلى وجلس ينتظر
الصلاة لم يزل في صلاة حتى تأتيه
الصلاة التي تلاقيها قلت بلى قال فهو كذلك۔

کا ارشاد فرماتے تھے کہ تین مساجد کے سوا کسی مسجد
کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ ایک مسجد حرام دوسری میری
مسجد اور تیسری مسجد بیت المقدس کا۔ پھر ان میری
ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے
ہوئی۔ میں نے کہا کاش آپ نے مجھے طور جاتے
ہوئے دیکھا ہوتا میری ملاقات کعب سے ہوئی۔ اور ایک دن
تک میں ان کے ساتھ رہا۔ میں نے ان سے حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیں اور آپ نے
توراۃ شریف کے مسائل بتائے۔ میں نے کہا کہ حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جن دنوں میں
سورج نکلتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن
حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن آپ اتارے
گئے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی
اسی دن آپ کا وصال شریف ہوا اسی دن قیامت قائم
ہوگی۔ زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو قیامت کے ڈر سے
جمعۃ المبارک کے دن کان نہ لگائے ہوئے ہو سورج نکلنے
تک سوائے انسان کے اور اسی میں ایک ساعت ہے
جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے جو مسلمان نماز
میں اس گھڑی کو پائے اور اللہ تعالیٰ سے جو مانگے تو اللہ
اسے عطا فرمائے گا۔ حضرت کعب نے فرمایا ایسا
سال بھر میں ایک دن ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا
جھوٹ کہا۔ حضرت کعب نے درست فرمایا۔ میں نے کہا
پھر کعب نے توراۃ دیکھ کر فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ...
[illegible]
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کو ...
آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس گھڑی کو نماز میں پا سکتا
اور ... تو حضرت عبداللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ

میں نے حضرت معین سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھ کر دوسری نماز کی انتظار میں بیٹھا ہے۔ وہ نمازی ہی شمار ہوگا حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے! ابن سیرینؒ نے کہا کیوں نہیں میں نے سنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نماز کا ثواب یہ ہے کہ وہ نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو گویا کہ نماز ہی میں ہے۔

۱۴۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان اسے پالے تو کچھ اللہ سے مانگے تو اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے۔

۱۴۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر مسلمان اسے نماز میں کھڑا ہوا پالے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ جل جلالہ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔ ہم نے کہا حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ ساعت بہت قلیل ہے اور آپ نبی پاک کم کرنے کا اشارہ فرماتے۔ اس طرح میں رکھا تو یہاں امر کا ظاہر ہے کہ یہ ساعت جمعۃ المبارک کے درمیان میں ہے اور یہ چھپ گیا ہے کہ اس کا علم یہ ہے کہ یہ گھڑی آخری کی ان میں ہے!

انتہی کتاب الجمعۃ

کتاب جمعۃ المبارک ختم ہوئی۔

كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنے کی کتاب

۱۴۳۶ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے کہ اگر تمہیں کافروں کے فساد کا ڈر ہو تو تمہیں نماز کم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ قصر جب ہی چاہیے جب خوف ہو!

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ.

تو یہ کہ امن اور حفاظت میں ہیں تو انہیں سفر میں قصر نہیں کرنی چاہیے۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بھی تعجب ہوا اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا قصر اللہ کا صدقہ ہے۔ جو تمہیں اللہ نے دیا ہے۔ لہٰذا تم اللہ جل جلالہ کا صدقہ قبول کرو۔

ف: اس سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ کے فضل اور عنایت سے ہر شخص کو قصر ... ہے ... ایسا ... وہاں ہی قصر کیا جائے۔

۱۴۳۴ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

سیدنا حضرت امیہ ابن عبداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن مجید میں پاتے ہیں لیکن نماز سفر نہیں پاتے۔ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھائی کے بیٹے، اللہ جل جلالہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ہمارے پاس بھیجا جب ہم کچھ نہ جانتے تھے۔ پھر جیسا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ویسے ہم بھی کیا کرتے تھے (اس لئے آپ نے سفر میں قصر فرمایا ہمیں بھی کرنا چاہیے)

۱۴۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے راستے میں آپ کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں ادا فرماتے (یعنی قصر کرتے)

۱۴۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَنَحْنُ آمِنُونَ لَا نَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کرتے تھے وہاں اللہ جل جلالہ کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا۔ مگر ہم دو رکعتیں ادا کرتے تھے

۱۴۳۷ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

سیدنا حضرت ابن السمط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے نکل کر ذوالحلیفہ کے مقام پر دو

أَنَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

رکعتیں پڑھتے دیکھا یعنی آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ویسے ہی کرتا ہوں جیسے میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۴۳۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے گیا۔ آپ جب تک وہاں رہے قصر فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ واپس تشریف لائے اور آپ وہاں دس دن تک قیام پذیر رہے۔

۱۴۳۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں ادا کیں۔ اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عمر کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو۔

۱۴۳۳ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی دو رکعتیں ہیں۔ اور یہ سب مکمل ہیں ان میں کمی نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی ارشاد پاک ہے (یعنی ایسا نہیں کہ پوری چار رکعتیں تھیں اور قصر سے دو رکعتیں ہو گئیں بلکہ فقط دو ہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں)۔

۱۴۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے مطابق حضر کی چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی صرف ایک رکعت۔

نوٹ۔ یعنی امام کے ہمراہ ایک رکعت اور ایک رکعت تنہا پڑھے۔

۱۴۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ

۱۴۴۶ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ فِي جَمَاعَةٍ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۷ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ تَفُوتُنِي الصَّلٰوةُ فِي جَمَاعَةٍ وَأَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۱۴۴۸ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۴۹ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۵۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ۔

۱۴۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے مکہ میں قصر کرنا

سیدنا حضرت موسیٰ بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اگر میں مکہ مکرمہ میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں آپؓ نے فرمایا کہ دو رکعتیں، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

سیدنا حضرت موسیٰ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا جب تک بطحاء میں ہوں اور جماعت فوت ہو گئی ہو تو میں کتنی نماز پڑھوں جو آپؓ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھنا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

منیٰ میں قصر کرنے کا باب

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ لوگ کافی تعداد میں تھے اور بہت امن کا زمانہ تھا۔

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کی موجودگی اور سلامتی ان میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جناب حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر فاروق اعظمؓ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان حضرات کی خلافت کی ابتداء میں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

١٠٧٢ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ جس کی اطلاع سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ہوئی۔ آپ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں

١٠٧٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

١٠٧٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ ابتدائے خلافت میں سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔

البتہ مکہ میں آپ بہ نیت اقامت رہتے تھے۔ اور بعض کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہاں نکاح کر لیا تھا

الْمُقَامُ الَّذِيْ يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوةُ

کتنے دنوں کی اقامت تک قصر کرنا چاہیے

١٠٧٥ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کو گئے۔ تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم واپس آ گئے۔ ابو اسحاق نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کچھ دنوں تک قیام فرمایا؟ انہوں نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن ٹھہرے

١٠٧٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پندرہ دن

خَمْسَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور آپ وہاں نماز قصر پڑھتے رہے۔

۱۴۵۷ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت علاءؓ بن حضرمی سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کہ مکہ سے ہجرت کر چکا ہو وہ حج کے ارکان پورے کر کے تین دن تک رہے۔

۱۴۵۸ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت علاءؓ بن حضرمی سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہجرت کی ہو وہ حج کے ارکان پورے کر کے مکہ میں تین دن تک ٹھہرے۔

۱۴۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ قَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ آپؓ مدینہ منورہ سے مکہ شریف گئیں تو عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے نماز میں قصر نہیں کیا اور نماز پوری ہی پڑھی افطار بھی کیا اور روزے بھی رکھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہؓ تم نے بہت اچھا کیا اور مجھ پر کوئی عیب نہیں۔

تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

نمازِ سفر میں نفل ادا کرنا

۱۴۶۰ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

سیدنا حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ نہ آپؓ فرض سے پہلے سنت ادا فرماتے نہ فرض کے بعد۔ ایک شخص نے دریافت کیا۔ ایسا کیوں ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

١٤٦١ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طِنْفِسَةٍ لَهُ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَذَلِكَ۔

سیدنا حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ اپنے خیمے میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ نفل پڑھ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھنے والا ہوتا تو قصر کیوں کی جاتی (فرض ہی پورا کرتا) میں حضور کے ساتھ آپ کے وصال تک رہا پھر ابوبکر پھر جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

فائدہ سفر میں مطلق نفل نماز پڑھنا سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ کئی احادیث شریفہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

گہن کا بیان

١٤٦٢ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان سے ڈراتا ہے۔

اَلتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

جب سورج گرہن ہو تو تسبیح و تکبیر کہنا اور دعا مانگنا

١٤٦٣ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَامَى بِأَسْهُمِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ أَسْهُمِي وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَأَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل رہا تھا کہ اسی دوران سورج گرہن ہو گیا میں نے اپنے تیروں کو جمع کیا اور سوچا کہ دیکھوں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے بارے میں کیا نئی بات ارشاد فرمائی ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

میں آپ کی پچھلی طرف سے حاضر ہوا آپ مسجد میں تھے اور تسبیح و تکبیر ارشاد فرما رہے تھے نیز حضور دعا فرما رہے تھے حتیٰ کہ سورج صاف اور واضح ہو گیا پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے فرمائے

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

جب سورج گرہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم

١٤٦٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھا

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن کے وقت نماز کا حکم

١٤٦٨ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

جب سورج گرہن ہو تو سورج کے صاف ہونے تک نماز پڑھنا

١٤٦٩ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور ان میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم ان میں گرہن دیکھو تو سورج صاف ہونے تک نماز پڑھو

١٤٧٠ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُسِفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گرہن لگا۔ آپ

حَتّٰى انْجَلَتْ۔

جلدی اٹھے اور ... پھر بیٹھے جیسے ... رکعتیں ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن کی نماز کے لیے لوگوں کو بلانے کا حکم

۱۴۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے ایک بلانے والے کو حکم فرمایا۔ اس نے پکار کر نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ سب لوگ اکٹھے ہو گئے اور صفیں باندھیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کر کے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ الصُّفُوْفِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن کی نماز میں صفیں باندھنا

۱۴۷۹ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا۔ آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہو کر تکبیر فرمائی۔ سب لوگوں نے آپ کی اقتداء میں صفیں باندھیں۔ آپ نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔ سورج صاف ہو گیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے۔

كَيْفَ صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

گرہن کی نماز کس طرح پڑھی جائے

۱۴۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں آٹھ رکوع فرمائے اور چار سجدے کیے۔ حضرت عطاءؒ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت فرمایا۔

۱۴۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلَهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھی تو قرأت فرمائی بعد ازاں رکوع کیا پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع فرمایا پھر سجدہ فرمایا۔ اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سورج گرہن میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طرح کی روایت

۱۴۷۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت سورج گرہن ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں میں آٹھ رکوع اور چار سجدے ادا کئے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

نماز سورج گرہن کی ایک اور قسم

۱۴۷۳ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشَى عَلَيْهِمْ حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَإِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَنْجَلِيَا۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ مجھے اس شخص نے حدیث شریف بیان کی جسے میں سچا جانتا ہوں۔ میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ لوگوں کو لے کر بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ آپ کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے یہاں تک کہ دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ہر رکعت میں تین رکوع فرمائے۔ آپ نے تیسرے رکوع کے بعد سجدہ فرمایا۔ حتی کہ بعض لوگوں پر بے ہوشی آ گئی۔ ان پر پانی کے ڈول بھر بھر کے ڈالے گئے۔ جب آپ رکوع فرماتے تو ارشاد فرماتے۔ اللہ اکبر اور جب سر اٹھاتے تو ارشاد فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ۔

۱۴۷۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

۱۴۷۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

پھر آپ سورج صاف ہونے تک نماز سے فارغ ہو چکے اس وقت آپ کھڑے ہو گئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت اور حیات سے گہن نہیں لگتا۔ وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے جب انہیں گہن لگے تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعات کے چار سجدے کیے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا کیا یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں۔

سورج گرہن کی نماز کی حضرت عائشہ سے ایک اور روایت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہو گئے اور تکبیر فرمائی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے بہت طویل قراءت فرمائی۔ بعد ازاں تکبیر کہی اور رکوع فرمایا ایک طویل رکوع پھر سر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد

پھر کھڑے ہوئے اور قراءت شروع فرمائی تو ایک لمبی چوڑی قراءت کی۔ پہلی سے کچھ کم پھر تکبیر فرمائی اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ الخ پھر سجدہ کیا بعد ازاں دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا آپ نے چار رکوع کیے اور چار سجدے اور سورج آپ کے فارغ ہونے سے پہلے صاف ہو گیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پہلے اللہ کی جس طرح لائق ہے ایسے ہی اس کی ثنا کی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا سورج

ثُمَّ أَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

١٤٦٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

١٤٦٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ

اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں گرہن کسی شخص کی موت اور حیات سے نہیں لگتا بلکہ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم سے یہ دور کر دے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تھا میں نے اس جگہ سب چیزیں دیکھ لیں جن کے متعلق تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔ میں نے دیکھا میں نے خوشہ جنت کے پھلوں میں سے لینا چاہا اس وقت جب تم نے مجھ کو آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے دیکھا جہنم کو ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ گیا۔ اور میں نے اس میں ابن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ نکالا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت سے ہوگی۔ لوگ جمع ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز پڑھائی اور آپ کافی دیر تک کھڑے ہوئے۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر کافی دیر تک کھڑے ہوئے مگر یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا اور رکوع کافی لمبا کیا لیکن پہلے کی نسبت کم تھا پھر سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا پھر جس وقت نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پس اللہ عز وجل کی تعریف بیان فرمائی ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت اور حیات سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو گرہن لگا ہے تو اللہ عز وجل سے دعا مانگو تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر

كذا دعوا الله عز وجل وكبروا وتصدقوا ثم قال يا أمة محمد ما من أحد أغير من الله عز وجل أن يزني عبده أو تزني أمته يا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا.

عن عائشة أن يهودية أتتها فقالت أجارك الله من عذاب القبر قالت عائشة يا رسول الله إن الناس ليعذبون في القبور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله قالت عائشة إن النبي صلى الله عليه وسلم خرج مخرجا فخسفت الشمس فخرجنا إلى الحجرة فاجتمع إلينا نساء وأقبل إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك ضحوة فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع رأسه فقام دون القيام الأول ثم ركع دون ركوعه ثم سجد ثم قام الثانية فصنع مثل ذلك إلا أن ركوعه وقيامه دون الركعة الأولى ثم سجد وتجلت الشمس فلما انصرف قعد على المنبر فكان فيما يقول إن الناس يفتنون في قبورهم كفتنة الدجال قالت عائشة كنا نسمعه بعد ذلك يتعوذ من عذاب القبر.

عن عائشة تقول [illegible] يهودية [illegible] فقالت أعاذك الله من عذاب

فرمایا اے امت محمد! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اس بات پر کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم اگر تمہیں وہ حال معلوم ہو جائے جو کہ مجھ کو معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے بہت زیادہ روتے۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ آنحضرت باہر تشریف لے گئے اسی دوران سورج گرہن ہو گیا۔ ہم سب حجرے میں چلے گئے اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہو گئیں۔ جب سورج ایک پہر چڑھا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کافی دیر تک کھڑے رہے اور پھر ایک طویل رکوع فرمایا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کھڑے رہے لیکن پہلے کی نسبت کم۔ پھر رکوع کیا اور اس کے بعد آپ نے سجدہ فرمایا۔ اور پھر دوسری رکعت کے لیے آپ کھڑے ہوئے اس میں بھی ایسا ہی کیا لیکن پہلی رکعت کی نسبت اس میں رکوع اور قیام کم تھا پھر آپ نے سجدہ فرمایا۔ اور سورج صاف ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ قبر میں ایسے آزمائے جاؤ گے جیسے دجال کی وجہ سے آزمائے جاؤ گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس دن سے ہم سنتے تھے کہ آپ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ ان سے ایک یہودی عورت نے کہا

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے

الْقُبُورِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ مَرْكَبًا لَهَا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کی پناہ۔ بعد ازاں آپ سوار ہو گئے اور سورج گرہن ہو گیا۔ میں حجروں کے درمیان ساتھ خواتین کے تھی اس دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اتر کر اپنی نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کے ہمراہ نماز شروع کی۔ تو آپ کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر طویل رکوع فرمایا پھر آپ نے سر اٹھایا اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر کافی دیر تک رکوع فرمایا پھر کھڑے ہوئے اور لمبا سجدہ فرمایا پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع فرمایا پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور پہلے قیام سے کم کھڑے ہوئے پھر پہلے رکوع سے کم رکوع فرمایا اسی طرح چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے اور سورج صاف ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: قبروں میں لوگوں کی اسی طرح آزمائش ہوگی جیسے دجال کے سلسلے میں آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

١٤٨٠- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے قریب صفہ (چبوترہ) میں گرہن کی نماز پڑھی اس میں آپ نے چار رکعات میں چار سجدے فرمائے۔

١٤٨١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے گرہن کی نماز ادا فرمائی۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے آپ نے کافی دیر تک قیام فرمایا جیسے سورۂ بقرہ کی تلاوت کی ہو پھر کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھایا اور کافی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر کافی

ذٰلِكَ فَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

دیر تک سر مبارک اٹھائے رکھا پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور پھر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ آپ آگے بڑھتے پھر پیچھے ہٹتے ساری نماز میں چار رکوع تھے اور کل چار سجدے۔ آپ نے ارشاد فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ چاند اور سورج گرہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے وقت حالانکہ ان دونوں کا گرہن اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھتے رہو حتیٰ کہ سورج اور چاند صاف ہو جائے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

گرہن کی ایک اور قسم کی نماز

١٤٨٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں سورج کو گرہن لگا۔ آپ نے حکم فرمایا اعلان کیا گیا کہ نماز کی جماعت ہو گی۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ دو رکوع اور ایک سجدہ فرمایا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر دو رکوع اور ایک سجدہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے کبھی اتنا طویل رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اس قدر سجدہ کیا۔ حضرت امام نسائی نے فرمایا۔ اس حدیث پاک کو مروان نے معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور محمد بن حمیر نے ان کی مخالفت کی۔ جیسا کہ ابن حمیر کی روایت مذکور ہے۔

١٤٨٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج میں گرہن لگا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ اور دو سجدے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع فرمائے۔ اور دو سجدے۔ پھر سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سجدہ اور رکوع اس سے زیادہ طویل نہیں کیا۔

١٤٨٤ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ قَامَ وَأَمَرَ فَنُودِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ.

نَوْعٌ آخَرُ

۱۴۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَأَطَالَ الْجُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ

کے نماز پڑھی جو کہ نماز گرہن تھی۔ آپ نے شروع فرمایا اور تکبیر فرمائی تو اعلان کیا گیا کہ نماز جماعت سے ہونے والی ہے بعد ازاں آپ کھڑے ہو گئے اور نماز میں دیر تک کھڑے رہے۔ عائشہ نے خیال کیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی ہو گی۔ پھر رکوع فرمایا تو آپ دیر تک رکوع میں رہے۔ بعد ازاں سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا اور اتنی ہی دیر آپ کھڑے رہے آپ نے سجدہ نہیں فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا بعد ازاں سجدے میں گئے۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع فرمائے پھر سجدہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے تشریف رکھی۔ آفتاب صاف ہو گیا تھا۔

نماز گرہن کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن سورج گرہن ہوا۔ حضور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ کے ہمراہ جو لوگ تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ دیر تک کھڑے رہے پھر دیر تک رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور سجدہ فرمایا اور دیر تک سجدہ کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور دیر تک بیٹھے رہے پھر سجدہ کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور آپ کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا جیسے آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا یعنی قیام رکوع سجدہ اور جلوس کو طویل کیا۔ پھر دوسری رکعت کے آخر میں آپ پھونکنے اور رونے لگے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اے اللہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ میں ان لوگوں میں موجود ہوں۔ یعنی اس آیت کریمہ کے ارشاد کے مطابق کہ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ تو نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا اور ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں۔ جس وقت آپ نے سر مبارک اٹھایا تو سورج صاف

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَلَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا بَنِي الدَّعْدَاعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ مُتَّكِئًا عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ۔

ہو چکا تھا اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لہٰذا آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جس وقت ان میں کسی ایک کو گرہن لگتا ہے تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ جنت مجھ سے اتنی قریب کر دی گئی کہ اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اس کے خوشے لے لیتا اور دوزخ مجھ سے اتنی نزدیک ہو گئی کہ میں ڈرنے لگا کہیں یہ آپ پر نہ آجائے اس میں میں نے حمیر قبیلہ کی عورت کو دیکھا۔ جسے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا پھر نہ تو اس کو خود کچھ کھانے کو دیا۔ اور نہ اس کو دانہ پانی دیا حتی کہ وہ مر گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو نوچ رہی ہے جب وہ اس کے آگے آتی۔ اور جب منہ پیچھے کو پھیرتی تو اس کی سرین نوچتی۔ اور میں نے اس میں بنی دعداع کے ایک شخص کو جو دو کپڑے والا تھا دیکھا کہ وہ ایک دو شاخوں والی لکڑی سے دوزخ میں دھکیلا جاتا۔ اور میں نے اس میں ایک خمیدہ لکڑی والے شخص کو دیکھا جو حاجیوں کا مال بروقت چرایا کرتا تھا۔ اگر کسی شخص کو علم ہو گیا۔ تو وہ کہتا میری لکڑی میں اٹک گیا اگر وہ نہ جان سکتا تو لے جاتا۔ اور وہ لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے کہتا تھا کہ میں چور ہوں۔

۱۴۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی آپ نے بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا اور پھر کافی دیر تک قیام فرمایا۔ لیکن پہلے قیام کی نسبت کم پھر کافی دیر تک رکوع فرمایا مگر پہلے سے کم پھر کافی دیر تک سجدہ فرمایا پھر سر اٹھایا اور کافی دیر تک

وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيْهِمَا
مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا
لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَالْجَئُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ

نَوْعٌ آخَرُ

۱۴۸۴ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ مِنْ
أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا
لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهِ حَدِيْثًا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ نَرْمِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ
رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ
فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ
لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ
فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ
كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا
ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ
لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ
قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي
الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
ثُمَّ سَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ

سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہو گئے اور دو رکعات ادا فرمائے۔ ان میں ایسا ہی کیا۔ پھر دو سجدے فرمائے ان میں بھی ایسا ہی کیا۔ حتیٰ کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت اور حیات سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ جل جلالہ کی یاد اور نماز کے لیے دوڑو۔

نماز گرہن کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی رضی اللہ عنہ جو کہ بصرہ کے باشندے تھے سے مروی ہے۔ آپ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ایک روز خطبہ سنا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف بیان فرمائی اور فرمایا کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب سورج دیکھنے والے کی نظر میں دو یا تین نیزوں کے برابر بلند ہوا تو یکلخت سیاہ ہو گیا ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ مسجد کو چلو اس کی یہ صورت حال حضور اکرم کی امت کے لیے کوئی شان پیدا کرے گی۔ ہم مسجد پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف نکلے تھے۔ ہم لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے اور نماز ادا فرمائی تو آپ اتنی دیر میں کھڑے رہے جیسے کہ کسی اور نماز میں نہ کھڑے ہوئے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ پھر آپ نے اتنا طویل رکوع فرمایا جتنا کسی اور نماز میں لمبا رکوع نہیں فرمایا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور اتنا طویل سجدہ اور کسی نماز میں نہیں کیا تھا۔ ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ بعد ازاں دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ جب آپ دوسری رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھے تو سورج صاف ہو گیا تھا۔ آپ

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

نَوْعٌ آخَرُ

١٤٨٩ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ.

١٤٩٠ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا.

١٤٩١ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے سورج یا اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا بیان فرمائی۔ اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ ہوں۔

نماز گرہن کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ مسجد میں پہنچے اور ہمارے ساتھ برابر نماز ادا فرماتے رہے حتیٰ کہ گرہن صاف ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سورج اور چاند کو کسی بڑے شخص کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جس وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی عاجزی کرتی ہے جب تم دیکھو کہ گرہن لگ گیا ہے تو نماز ادا کرو جیسے ابھی تم نے فرض نماز پڑھی ہو۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے کہ سورج گرہن ہوا تو آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور دو رکعت ادا فرمائیں لیکن طویل پڑھیں۔ پھر آپ کی نماز سے فراغت اور سورج کا روشن ہونا ایک ہی وقت ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم ان میں گرہن دیکھو تو جیسی کوئی فرض نماز پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو۔

سیدنا حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا۔

نے دو دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر فرمایا سورج اور چاند کسی شخص کی وفات سے بے نور نہیں ہوتے۔ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں۔ بے شک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا فرما دیتا ہے اور اللہ جل جلالہ جب کسی چیز پر اپنی تجلی فرماتا ہے۔ تو وہ شے اس کی تابعداری کرتی ہے۔ جب سورج یا چاند گہن ہو تو نماز پڑھو۔ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔ یا اللہ کوئی نئی شے پیدا فرمائے۔

۱۴۹۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو تم نئے فرض کی طرح نماز ادا کرو۔

۱۴۹۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کے وقت نماز ادا فرمائی۔ جیسے ہم رکوع اور سجدہ کیا کر نماز پڑھتے ہیں۔

۱۴۹۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن جلدی کرتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت سورج گہن تھا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند میں گہن صرف زمین کے بڑے آدمیوں میں سے کسی بڑے آدمی کی وفات کے وقت ہی لگتا ہے۔ حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے اور جینے سے گہن نہیں لگتا۔ لیکن وہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں۔ اور اللہ جو چاہتا ہے۔ اپنی مخلوق میں نئی چیز پیدا فرما دیتا ہے پھر ان دونوں میں سے کسی کو گہن لگے تو نماز پڑھو حتیٰ کہ صاف ہو جائے۔ یا اللہ جل شانہ کوئی

بات پیدا فرماتے ہو۔

١٤٦٤ عن أبي بكرة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يجر رداءه حتى انتهى إلى المسجد وثاب إليه الناس فصلى بنا ركعتين فلما انكشفت قال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله يخوف الله عز وجل بهما عباده وإنهما لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فصلوا حتى ينكشف ما بكم وذلك أن ابنا له مات يقال له إبراهيم فقال ناس في ذلك.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج گرہن لگا۔ آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے۔ آپ نے ہمارے ساتھ گرہن دور ہونے تک دو رکعت نماز ادا کی جب سورج صاف ہو گیا آپ نے فرمایا اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کی وجہ سے اللہ جل شانہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ گرہن دور ہو جائے۔ یہ آپ نے اس لیے ارشاد فرمایا کہ گرہن کے دن آپ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور لوگوں نے خیال کیا کہ ان کے انتقال کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

١٤٦٥ عن أبي بكرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين مثل صلاتكم هذه وذكر كسوف الشمس.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری نماز کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

قدر القراءة في صلاة الكسوف

سورج گرہن میں قرأت کا اندازہ

١٤٦٦ عن ابن عباس قال خسفت الشمس فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا قدر نحو سورة البقرة قال ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ آپ کافی دیر تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کے اندازے تک کھڑے رہے بعد ازاں آپ نے ایک طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔ پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ لیکن آپ کا یہ قیام پہلے کی نسبت کم تھا۔ بعد ازاں ایک لمبا رکوع فرمایا لیکن پہلے کی نسبت کم۔ پھر سجدہ فرمایا۔ پھر طویل قیام فرمایا۔

وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

مگر قیام اول سے کم طویل۔ پھر رکوع فرمایا مگر رکوع اول سے کم۔ پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ مگر پہلے سے کم۔ پھر رکوع کیا مگر پہلے سے کم اور پھر سجدہ کیا۔ بعد ازاں آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو سورج گرہن دور ہو گیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا سورج گرہن اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی وفات اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ جل شانہ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لیتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے کو ہٹ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ کو جنت دکھلائی گئی میں نے اس میں سے جنت کے میوے کا ایک خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک یہ دنیا قائم ہے تم کھایا کرتے۔ پھر مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے آج جیسی ایسی بھیانک چیز نہیں دیکھی۔ اور میں نے اس میں زیادہ عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اللہ جل شانہ کی ناشکری کرنے کی وجہ سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور اس کے احسان فراموش ہوتی ہیں۔ اگر تم عورت کے ساتھ ساری عمر اچھائی کرو۔ پھر اس نے تمہاری کوئی ایک بات بری دیکھی۔ تو کہنے لگی ہے کہ میں نے تم سے کبھی خیر خواہی اور بھلائی حاصل نہیں کی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

١٤٩٧ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گہن میں چار رکعت اور چار سجدے

وَيَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

تَرْكُ الْجَهْرِ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

١٤٩٨ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

١٤٩٩ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ الرُّكُوعُ نَحْوًا مِمَّا قَامَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهِ وَيَنْفُخُ وَيَقُولُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ مَدَدْتُ يَدِي تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيجِ فَإِذَا فُطِنَ

فرمائے اور دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرات فرمائی جب آپ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔

سورج گرہن کی نماز میں قرات بلند آواز سے نہ کرنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

نماز گرہن کے سجدے میں کیا کہا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے نماز پڑھائی تو ایک طویل قیام فرمایا۔ بعد ازاں ایک لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اٹھایا پھر شعبہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ آپ نے سجدہ بھی طویل فرمایا اور آپ سجدے میں رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ بار بار آواز سے سانس لینے لگے۔ آپ فرماتے تھے اے اللہ! اس عذاب سے کیوں؟ قرآن کریم میں تو وعدہ ہے کہ جب تک آپ ان میں موجود ہوں۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ارشاد فرمایا میری خدمت میں جنت پیش کی گئی۔ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے خوشے توڑ لیتا۔ اور میرے سامنے جہنم لائی گئی میں اسے پھونکیں مارنے لگا۔ اس خوف سے کہ کہیں تم کو اس کی گرمی نہ ڈھانپ لے۔ اور میں نے اس میں اپنے اونٹ کے چرانے والے اور بنی دعدع کے بھائی کو جو حج کرنے والے لوگوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا۔ جب کوئی چوری کا

لَهُ قَالَ هٰذَا ... وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تُرْسِلْهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدَاهُمَا أَوْ قَالَ فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

پھر دیکھو کہ جیسے میری طرف آئی تو خود پیچھے ہٹ گیا اور جنت دیکھی ... اس میں ایک طویل سیاہ رنگ کی عورت دیکھی جو بلی کی وجہ سے عذاب یافتہ تھی اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ پانی پلایا اور نہ اسے آزاد کیا کہ کیڑے مکوڑے کھالے۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی بے شک سورج اور چاند میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو گرہن لگے۔ تو تم اللہ کی یاد کے لئے دوڑو۔

بَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

١٥٠٠ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَأَ

حضرت عبدالرحمٰن بن نمیر نے حضرت ابن شہاب زہری سے دریافت فرمایا کہ نماز گرہن کس طرح ادا کی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا آپ فرما رہی تھیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ گرہن لگا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا۔ اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔ لوگ جمع ہو گئے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پہلے آپ نے تکبیر ارشاد فرمائی۔ بعد ازاں ایک لمبی قرات فرمائی۔ پھر تکبیر فرمائی اور ایک طویل رکوع قیام کی طرح یا اس سے بھی زیادہ۔ بعد ازاں آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بعد ازاں آپ نے ایک لمبی قرات فرمائی لیکن یہ قرات پہلی قرات سے کم تھی۔ پھر تکبیر فرماتے ہوئے ایک لمبا رکوع فرمایا۔ لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

بِهَا قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ
فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً
هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الْقِيَامِ
الثَّانِي ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا
دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ
فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ
فَسَجَدَ أَدْنَى مِنَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ
ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا
فَافْزَعُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ
فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ
رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ
ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ
سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ
الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ
الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ
السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

بَابُ الْقُعُودِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخُسِفَ
بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ
إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پھر تکبیر فرمائی اور لمبا سجدہ کیا جو کہ پہلے سجدہ کے برابر یا اس سے
کم تھا۔ بعد ازاں تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ فرمایا
پھر تکبیر کہی پھر آپ تکبیر
فرماتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور ایک طویل قرأت فرمائی
لیکن یہ پہلی رکعت والی قرأت سے کم تھی پھر تکبیر فرمائی اور
ایک طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر تکبیر فرما کر سر مبارک
اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرمایا۔
پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ کیا۔ لیکن یہ سجدہ پہلے سجدے سے
کم تھا۔ بعد ازاں تشہد پڑھا اور سلام پھیر کر آپ کھڑے
ہو گئے۔ اور اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا
سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے
نہیں گہناتے لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو
نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک کو گرہن لگے
تو جلدی سے نماز کی طرف دوڑو۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف
پڑھائی تو طویل قیام کیا پھر ایک طویل رکوع کیا پھر سر
اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر رکوع فرمایا پھر دیر تک سجدہ
فرمایا۔ بعد ازاں سر اٹھایا اور پھر آپ نے لمبا سجدہ کیا،
پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ بعد ازاں کافی دیر
تک رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھایا اور طویل قیام فرمایا پھر رکوع
کیا پھر سر مبارک اٹھا کر طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا پھر
سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا۔ نماز سے فارغ ہو گئے۔

نماز گرہن کے بعد منبر پر بیٹھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف
لے جانے کو نکلے۔ اتفاقاً سورج گرہن ہو گیا ہم
حجرے میں اکٹھا ہو گئے۔ اور دوسری عورتیں ہمارے پاس جمع

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوْفِ

١٤٧٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ

ہو گیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت سورج ایک نیزہ بلند تھا آپ کافی دیر تک کھڑے رہے بعد ازاں ایک طویل رکوع فرمایا پھر سر مبارک اٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم۔ بعد ازاں رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ فرمایا۔ اور اس کے بعد آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اس میں رکوع اور قیام پہلی رکعت کی نسبت کم رہے۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور سورج صاف ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ دوسری باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قبروں میں لوگوں کی آزمائش ہوگی۔ جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہوگی۔ سابقہ حدیث شریف کی نسبت یہ حدیث پاک مختصر ہے۔

نماز گرہن میں خطبہ کیسے پڑھا جائے

۱۴۷۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک روز سورج گرہن ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی تو آپ نے کافی دیر تک قیام فرمایا۔ اور کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر آپ نے سر اٹھا کر طویل قیام فرمایا۔ لیکن یہ قیام پہلے سے مختصر تھا۔ پھر ایک طویل رکوع فرمایا لیکن یہ پہلے رکوع کی نسبت مختصر تھا پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ مگر قیام اوّل سے کم پھر طویل رکوع کیا مگر یہ رکوع اوّل سے کم۔ پھر سر مبارک اٹھا کر دیر تک قیام فرمایا کہ پہلے قیام سے کم بعد ازاں رکوع کافی دیر تک فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اور آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا۔ بعد ازاں لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کے مرنے یا

يموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فصلوا وتصدقوا واذكروا الله عز وجل وقال يا أمة محمد إنه ليس أحد أغير من الله عز وجل أن يزني عبده أو أمته يا أمة محمد لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا۔

زندہ ہونے سے نہیں گہناتے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو صدقہ دو اور اللہ جل جلالہ کو یاد کرو اور فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! باندی اور غلام کے زنا کرنے سے اللہ جل شانہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں اور ارشاد فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر تمہیں اتنا علم ہو جتنا کہ مجھے علم ہے تو تم بہت تھوڑا ہنسو اور زیادہ رو ؤ۔

۱۵۰۱ عن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب حين انكسفت الشمس فقال أما بعد۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا اما بعد یعنی حمد و ثنا کے بعد

نوٹ: اس حدیث شریف میں اس بات کا ثبوت ہے کہ خطبہ کس طرح پڑھا جائے یعنی پہلے حمد و ثنا بیان فرمائی اور اس کے بعد خطبہ شروع کیا۔

الأمر بالدعاء في الكسوف

سورج گرہن میں دعا مانگنے کا حکم

۱۵۰۲ عن أبي بكرة قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام إلى المسجد يجر رداءه من العجلة فقام إليه الناس فصلى ركعتين كما يصلون فلما انجلت خطبنا فقال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله يخوف بهما عباده وإنهما لا ينكسفان لموت أحد فإذا رأيتم كسوف أحدهما فصلوا وادعوا حتى ينكشف ما بكم۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، اسی دوران سورج کو گرہن لگا۔ آپ جلدی کی وجہ سے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد کی طرف چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ہو لیے آپ نے دو رکعت پڑھیں جیسے لوگ پڑھتے ہیں جب سورج صاف ہو گیا تو آپ نے ہمیں خطبہ سنایا اور ارشاد فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ان میں گرہن کسی کی موت کے سبب نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو کہ ان میں سے کسی کو گرہن لگا ہے تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتیٰ کہ گرہن ہٹ جائے۔

الأمر بالاستغفار في الكسوف

سورج گرہن میں استغفار کا حکم

۱۵۰۳ عن أبي موسى قال خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى أن تكون الساعة فقام حتى أتى المسجد فقام يصلي بأطول قيام وركوع وسجود

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر قیامت کے خوف سے اٹھے آپ کھڑے

وَسُجُودٌ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاتِهِ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی، بہت لمبا قیام اور رکوع اور سجدے اتنے لمبے رکوع اور سجود کبھی نماز میں کرتے آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ پھر فرمایا یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ جل جلالہ بھیجتا ہے۔ اور یہ کسی شخص کے مرنے یا جینے کے سبب نہیں ہوتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے۔ جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اللہ کی یاد اور اس سے دعا و استغفار کرنے کے لیے لپکو۔

استسقاء کی کتاب

استسقاء کا مطلب پانی طلب کرنا اور بارش کے لیے دعا مانگنا ہے۔ جب بارش نہ برسے اور لوگوں پر تباہی آ رہی ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ وہ رعایا کے ساتھ شہر سے باہر دعا اور استغفار کرے۔

مَتٰى يَسْتَسْقِي الْإِمَامُ

امام نماز استسقاء پڑھنے کب جائے

١٥٠٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ پانی برسنے کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا۔ پھر ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مکان گر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اور جانور مر گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، نالوں اور درختوں پر مینہ برسا۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل اس طرح پھٹ گیا۔ جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات میں سے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ چند معجزات یہ ہیں۔
چاند کا ٹکڑا انگلی مبارک اٹھتے ہی شق ہو جاتا ہے۔ اشارہ پاکے ہی سورج الٹے پاؤں لوٹ آتا ہے پیغام

پہنچتے ہیں درخت جڑوں پر چلتے ہوئے حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ اور کبھی درخت ہی چل کر پانی پر تیرتے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر خدمت ہو کر نبوت و رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اپنی شکایات پیش کر کے اپنے دکھوں اور دردوں کا مداوا طلب کرتے ہیں۔ غرض کہ اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت عزت و عظمت کی ہر طرف شہرت ہے ان کے حکم کے سامنے ہر مخلوق کی گردن خم ہے ان کا سکہ حکومت زمین و آسمان میں رواں، ان کی بادشاہت دنیا اور آخرت اور میدان حشر میں جاری و ساری کل مالک اعظم اور وزیر اعظم انہی کی ذات بابرکات ہے۔ باقی سب آپ کے امتی اور تابع غلام اور نائب ہیں۔

خُرُوجُ الْإِمَامِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلْاِسْتِسْقَاءِ

١٥٠٨ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَهٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ۔

نماز استسقاء کے لیے امام کا نکلنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ... حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے مصلی کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنا رخ انور قبلہ کی طرف فرمایا، چادر کو الٹا اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ابو عبدالرحمن امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کی غلطی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھائی گئی وہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ تھے اور اس حدیث کے راوی عبداللہ بن زید ابن عاصم مازنی ہیں۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

١٥٠٩ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

امام کو کون سی مستحب حالت میں نکلنا چاہیے

سیدنا حضرت اسحاق بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے فلاں صاحب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کے لیے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کرتے ہوئے نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ انتہائی سادگی کی حالت میں عاجزی اور خاکساری کے ساتھ آرائش اور زیبائش کے بغیر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا۔ اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

١٥١٠ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ ..

الله صلى الله عليه وسلم استسقى وعليه خميصة سوداء.

مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوئے نماز استسقاء ادا فرمانے کے لیے تشریف لائے۔

باب جلوس الإمام على المنبر للاستسقاء

نماز استسقاء میں امام کا منبر پر بیٹھنا

١٥١١ عن إسحاق بن عبد الله بن كنانة قال سألت ابن عباس عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس على المنبر فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيدين.

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی، تضرع اور زاری سے نماز استسقاء کے لیے تشریف لاتے اور آپ نے زینت و آرائش نہیں فرمائی تھی۔ پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے لیکن تمہاری طرح آپ نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ آپ مسلسل دعا اور عاجزی فرماتے اور تکبیر فرماتے رہے۔ اور آپ نے نماز عیدین کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

تحويل الإمام ظهره إلى الناس عند الدعاء في الاستسقاء

جب امام نماز استسقاء میں دعا مانگے تو وہ لوگوں کی طرف اپنی پشت کرے

١٥١٢ عن عباد بن تميم أن عمه حدثه أنه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يستسقي فحول رداءه وحول للناس ظهره فدعا ثم صلى ركعتين فقرأ فجهر.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت فرماتے ہیں کہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے۔ آپ نے چادر الٹی اور اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر دی۔ دعا فرمائی اور پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

تقليب الإمام الرداء عند الاستسقاء

استسقاء کے وقت امام کا چادر الٹنا

١٥١٣ عن عباد بن تميم عن عمه أن النبي صلى الله عليه وسلم استسقى وصلى ركعتين وقلب رداءه.

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید بن عاصم) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا۔ ف اس طرح

کر دینا کہ اس کا بایاں حصہ داہنے پر کیا اور داہنا بائیں پر کیا جیسے ابو داؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسی طرح الٹ جائے گی قحط اور تنگی کے بعد بارش اور ارزانی ہوگی

مَتٰی يُحَوِّلُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ

۱۵۱۳ عَنْ ... سَمِعْتُ ... يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

امام اپنی چادر کب اُلٹے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ نے پانی کے لیے دُعا فرمائی اور جب قبلہ رخ ہوئے تو آپ نے چادر الٹی۔

رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ

۱۵۱۵ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

نمازِ استسقاء میں امام کا دُعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے سنا کہ آپ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ ہوتے چادر الٹتے اور دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے دیکھا۔

كَيْفَ يَرْفَعُ

۱۵۱۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

ہاتھ کس طرح اٹھائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ آپ اپنے دستِ مبارک یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

نوٹ: حضرت امام نووی اس حدیث شریف کی تاویل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک صرف نمازِ استسقاء میں اس قدر زیادہ بلند فرماتے تھے کیونکہ دوسری دعاؤں میں بھی ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے

۱۵۱۷ عَنْ آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو.

حضرت ابواللحم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کے مقام احجار الزیت میں دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے ہوئے تھے۔

۱۵۱۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول

انقطعت السبل وهلكت الأموال وأجدبت البلاد فادع الله أن يسقينا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه حذاء وجهه فقال اللهم اسقنا فوالله ما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر حتى أوسعنا مطرا وأمطرنا ذلك اليوم إلى الجمعة الأخرى فقام رجل لا أدري هو الذي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم استسق لنا أم لا فقال يا رسول الله انقطعت السبل وهلكت الأموال من كثرة الماء فادع الله أن يمسك عنا الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حوالينا ولا علينا ولكن على الجبال ومنابت الشجر قال والله ما هو إلا أن تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك تمزق السحاب حتى ما نرى منه شيئا.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ اللہ جل شانہٗ سے دعا فرمایئے کہ وہ پانی برسائے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھا کے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم آپ منبر سے نیچے نہ آئے تھے کہ پانی زور کا برسا اور پانی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک برستا رہا۔ اس دوران ایک اور شخص (جس کے متعلق مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ یہ وہی تھا جس نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ اللہ جل شانہٗ پانی برسائے یا کوئی اور شخص تھا) اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ راستے مسدود ہو گئے اور پانی کی شدت و کثرت سے جانور مر گئے تو دعا فرمایئے کہ اللہ جل شانہٗ پانی کو روک دے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمارے اردگرد درختوں، پہاڑوں پر مینہ برسا لیکن ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل پھٹ گیا حتیٰ کہ ہمیں دکھائی نہ دیا۔

ذكر الدعاء

نمازِ استسقاء کی دعا

۱۵۱۱ عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اسقنا.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمیں بارانِ رحمت سے سرفراز فرما۔

۱۵۱۲ عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقام إليه الناس فصاحوا فقالوا يا نبي الله قحطت المطر وهلكت البهائم فادع الله أن يسقينا قال اللهم اسقنا اللهم اسقنا قال وايم الله ما نرى في السماء قزعة من سحاب قال فأنشأت سحابة فانتشرت ثم

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران لوگ کھڑے ہو گئے اور چلانے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ! پانی ٹھہر گیا ہے اور جانور مر گئے ہیں۔ تو آپ پانی برسنے کے لیے اللہ سے دعا فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ ہمیں پانی سے سیراب فرما (دو مرتبہ فرمایا)۔ اللہ کی قسم اس وقت ہمیں آسمان

إِنَّهَا أُمْطِرَتْ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَانْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

۱۴۲۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأُمْطِرَتْ قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ

تھا اور کہیں بھی کوئی ٹکڑا ابر نظر نہ آتا تھا۔ اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور فوراً پھیل گیا۔ بعد ازاں پانی برسنے لگا۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے۔ نماز سے فارغ ہو کر پلٹے پھر دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا۔ جب دوسرے جمعۃ المبارک کو آپ منبر پر خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو لوگ بلند آواز سے پکار کرنے لگے۔ یا نبی اللہ گھر مکان گر گئے اور پانی کی شدت و کثرت سے راستے مسدود ہو گئے اللہ جل شانہ سے دعا فرمائیے کہ پانی رک جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا پھر آپ نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے ہر گرد برسے اور ہم پر نہ برسے۔ آپ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ بادل مدینہ منورہ سے پھٹ گیا تو بادل مدینہ منورہ کے ہر گرد برستا تھا۔ لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہ گرتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ اس پر بادل اس طرح تھا جیسے ٹوپی سر پر ہوتا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ کھڑے ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ دعا فرمائیے کہ اللہ جل شانہ ہم پر پانی برسائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اللہ ہم پر مینہ برسا اللہ ہم پر مینہ برسا انس کہتے ہیں خدا کی قسم ہمیں آسمان پر کہیں بادل کا ٹکڑا معلوم نہ ہوتا تھا اور ہمارے اور مدینہ منورہ کے قریبی پہاڑ سلع کے درمیان کوئی اوٹ حائل تھی یک لخت ڈھال کی طرح وہاں سے بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ اور آسمان کے درمیان میں آ کر پھیل گیا اور برسنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اس دن سے ہم نے ایک ہفتے تک سورج نہ دیکھا۔ دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے آیا۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ وہ سامنے آ کر

قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا.

کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور راستے مسدود ہو گئے تو اللہ عزوجل سے دعا فرمائیے کہ بارش تھم جائے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے۔ یا اللہ ٹیلوں اور نالوں اور نیچی جگہ پر برسے۔ آپ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ بادل پھٹ گیا اور ہم چلتے ہوئے دھوپ میں نکلے۔ شریک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ یہ وہی پہلا شخص تھا کہ آپ سے مخاطب فرمایا تھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

۱۵۲۱ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ يَسْتَسْقِي إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي الْحَدِيثِ وَقَرَأَ فِيهِمَا.

استسقاء میں دعا کے بعد نماز پڑھنا

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے جو کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے سنا۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے تشریف لے گئے تو آپ کی پشت مبارک لوگوں کی طرف تھی۔ اور آپ قبلہ رخ ہو کر دعا فرماتے تھے۔ آپ نے چادر الٹی اور پھر دو رکعتیں نماز ادا فرمائی (ابن ابی ذئب نے کہا کہ ایک حدیث کے مطابق ان دونوں میں قرأت کی)

كَمْ صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

۱۵۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

نماز استسقاء کی رکعتیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے تشریف لائے۔ تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کیا۔

كَيْفَ صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

۱۵۲۳ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کس طرح پڑھی جائے

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے فرمایا کہ مجھے امیروں میں سے ایک امیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں نماز استسقاء

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ

کے متعلق معلوم کریں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس شخص نے مجھ سے کیوں نہ دریافت کیا؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی انکساری اور جھکے ہوئے زیب و زینت کے بغیر تشریف لائے پھر آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح خطبہ ارشاد نہ فرمایا۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرات کرنا

١٥٢٥ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لائے آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ان میں بلند آواز سے قرات فرمائی۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

بارش برستے وقت کیا کہا جائے

١٥٢٦ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مُطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب بارش برستی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے اے اللہ اس سے بارش برسا، اور اسے سودمند بنا۔

كَرَاهِيَةُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

ستاروں کی گردش سے بارش برسنے کا غلط عقیدہ

١٥٢٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت نازل فرماتا ہوں تو اس کا انکار کرتے ہوئے ایک گروہ کہتا ہے، فلاں ستارے نے ایسا کیا یا فلاں ستارے سے ایسا ہوا۔

١٥٢٨ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلاَّ أَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ۔

١٥٢٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔

مَسْأَلَةُ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

١٥٣٠ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُحِطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةً فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

صبح ہوئی آپ نے ان کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ آج رات تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے! اللہ نے ارشاد فرمایا: جب میں اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہوں۔ تو بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے نکلنے کی وجہ سے مینہ برسا۔ پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور بارش برسنے پر میرا شکر ادا کیا۔ تو وہ میرا مسلمان ہے اور ستارے کا منکر اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کے نکلنے یا ڈوبنے کی وجہ سے ہم پر پانی برسا۔ وہ میرا منکر اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پانچ سال تک اپنے بندوں سے بارش کو روک دے پھر برسائے تو تب بھی ایک گروہ کافر رہے گا اور کہے گا کہ ہم پر پانی مجدح ستارے کی وجہ سے برسا۔

جب بہت زیادہ بارش ہو اور نقصان کا اندیشہ ہو تو اسے بند کرنے کے لیے امام دعا کرے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سال بارش نہ ہوئی تو بعض مسلمان جمعۃ المبارک کے دن حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی ٹھہر گیا ہے۔ اور زمین پر سبزہ باقی نہیں رہا اور قحط پڑنے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے جب کہ آسمان پر بادل کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب لمبا فرمایا۔ حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرما رہے تھے بعد ازاں جب ہم نماز جمعہ سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ

تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ۔

رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ إِمْسَاكِ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

١٥٢١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الصِّبْيَانُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهُمَا حَتَّى ثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ

جس نوجوان کا گھر نزدیک تھا اس کا اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا۔ ایک ہفتے تک مسلسل مینہ برستا رہا۔ جب دوسرا جمعہ تک آیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکان گر گئے اور سواروں کا چلنا ناممکن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے جلدی تنگ ہونے پر تبسم فرمایا۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے! اس وقت مدینہ منورہ سے بادل پھٹ گیا۔

جب مینہ برسنا ختم ہو تو امام اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مقدس میں لوگوں پر قحط پڑا۔ آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے اٹھ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے۔ اس وقت آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک نیچے نہیں فرمائے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل بلند ہوئے پھر آپ منبر پر سے اترنے نہ پائے تھے کہ بارش کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک پر گرنے لگا۔ پھر اس سارے دن بارش برستی رہی۔ اور دوسرے دن بھی جمعۃ المبارک تک۔ حتیٰ کہ وہی اعرابی یا ایک دوسرا اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ حَتَّى تَفَرَّجَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجَوْدِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم مکان پر پہنچے اور جانور ڈوب گئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے (کہ بارش تھم جائے) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے اور دست مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہمارے اوپر نہ برسے۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرف بادل کو اشارہ فرمایا وہ اس طرف سے پھٹ گیا حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گڑھے کی شکل ہو گیا۔ نالوں میں پانی بہنے لگا پھر جو شخص کسی طرف سے آیا اس نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں بارش خوب ہوئی ہے (خدا کا شکر ہے کہ کتاب استسقاء ختم ہوئی)

آخِرُ كِتَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَبِهِ الْتَّمَّ

كِتَابُ صَلَوٰةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

۱۵۲۱ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٌّ خَلْفَهُ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الَّتِي تَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً۔

حضرت ثعلبہ ابن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان بھی تھے حضرت سعید نے پوچھا کیا تم میں سے کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے پھر آپ نے بیان کیا تو کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف اس طرح ادا فرمائی کہ آپ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا بعد ازاں آپ نے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی جس نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپ نے دوسرے حصے کے ساتھ صف باندھی اور یہ حصہ اس سابقہ لشکر کی جگہ پر چلا گیا۔

۱۵۲۲ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم حضرت سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان کے علاقہ میں تھے۔ آپ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّلَمْ يَقْضُوْا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے حذیفہؓ نے فرمایا میں نے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کی اقتداء میں لوگوں نے دو صفوں میں نماز پڑھی۔ ایک صف دشمن کے سامنے رہی اور ایک صف ان کے پیچھے۔ پھر جو صف حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے تھی۔ اس کے ساتھ آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے۔ اور دشمن کے سامنے والے آئے تو ان کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی پھر کسی شخص نے نماز قضا نہیں پڑھی۔

۱۵۲۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلٰوةِ حُذَيْفَةَ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف کی نماز بیان فرمائی۔

۱۵۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس پر چار رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں صرف ایک رکعت۔

۱۵۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِيْ قَرَدٍ وَّصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّلَمْ يَقْضُوْا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد کے قریب ایک مقام ذی قرد پر نماز پڑھائی۔ اور لوگوں نے آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہی۔ اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی۔ بعد ازاں جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی۔ اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی بعد ازاں وہ صف اس کی جگہ چلی گئی اور دوسری صف آئی آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی کی قضا نہ فرمائی۔

۱۵۲۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اور لوگ بھی حضور پر نور صلی

أُنَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَأَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ وَحَرَسُوْا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی۔ سب نے بھی تکبیر کہی۔ بعد ازاں حضور نے رکوع فرمایا۔ اور بعض لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ اس کے بعد آپ دوسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے ہٹ کر اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے۔ دوسرے لوگ آگئے۔ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ اور تب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن وہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے تھے پھر سب نے ایک وقت سلام پھیرا۔

۱۲۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلَاةِ أَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ وَهُمْ جَمِيْعًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوْا فَجَمَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيْمِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نمازِ خوف کے صرف دو سجدے ہی تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے اماموں کے پیچھے پڑھتے ہیں مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اس طرح کہ پہلے ایک گروہ اور سب لوگ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوگئے پھر ایک گروہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے۔ اور سب لوگ آپ کے ساتھ اٹھے۔ آپ نے رکوع فرمایا۔ تو سب نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ فرمایا تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا جو پہلے کھڑے رہے۔ اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے۔ اب کھڑے ہوگئے۔ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو وہ بھی بیٹھے جنہوں نے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس کے بعد سب لوگ بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیر

۱۵۳۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّوا الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ایک صف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ اور ایک صف دشمن کے آمنے سامنے رہی آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی اور پھر وہ لوگ چلے گئے اب کی بار دشمن کے سامنے والے لوگ آ گئے۔ ان کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی پھر سب لوگ اٹھے اور ہر ایک نے ایک رکعت ادا کی۔

۱۵۴۰ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

حضرت صالح ابن خوات نے اس شخص سے روایت کیا ہے جس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے غزوہ میں نماز خوف پڑھی تھی اس طرح کہ سب سے پہلے ایک گروہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ نے ایک رکعت ان لوگوں کے ساتھ پڑھی جو آپ کے پیچھے تھے۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے۔ اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر نماز کو ختم کر گئے اور دشمن کے سامنے جا کر صف باندھی۔ اب دوسرا گروہ آیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ صف باندھی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے۔ اور ان لوگوں نے دوسری رکعت پڑھی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۵۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ گروہ آیا ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا اور ہر ایک گروہ اپنی اپنی رکعت پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

۱۵۴۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففناهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا فقامت طائفة منا معه وأقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه ركعة وسجد سجدتين ثم انصرفوا فكانوا مكان أولئك الذين لم يصلوا وجاءت تلك الطائفة التي لم تصل فركع بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام كل رجل من المسلمين فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين.

۱۵۴۳ عن عبد الله بن عمر يحدث أنه صلى صلاة الخوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كبر النبي صلى الله عليه وسلم فصفت خلفه طائفة منا وأقبلت طائفة على العدو فركع بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين ثم انصرفوا وأقبلوا على العدو فجاءت الطائفة الأخرى فصلوا مع النبي صلى الله عليه وسلم ففعل مثل ذلك ثم سلم ثم قام كل رجل من الطائفتين فصلى لنفسه ركعة وسجدتين.

۱۵۴۴ عن عبد الله بن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف قام فكبر فصلى خلفه طائفة منا وطائفة مواجهة العدو فركع بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد میں جہاد کیا۔ ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے۔ اور ان کے سامنے صفیں باندھیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو پہلے گروہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا ایک گروہ دشمن کے سامنے رہ گیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر یہ گروہ مقابلہ کی جگہ چلا گیا جن لوگوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا اس کے بعد ہر مسلمان نے اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم میں سے ایک گروہ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ نے پہلے اس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر یہ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا انہوں نے بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں گروہوں میں سے ہر شخص نے کھڑے ہو کر اپنے لیے ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ادا فرمائی۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی ہم میں سے ایک گروہ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور دوسری جماعت دشمن کے آگے سامنے رہی۔ تو سرور دو عالم صلی

رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَلَمْ يُسَلِّمُوا وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلَّى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْهُ۔

اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر یہ گروہ چلا گیا لیکن اس نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہو کر صف باندھی۔ دشمن کے سامنے کھڑا ہونے والا دوسرا گروہ آیا اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ فرمائے۔ بعد ازاں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا یوں کہ حضور کے دو رکوع اور چار سجدے مکمل ہو گئے۔ اس کے بعد دونوں گروہوں کے لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ امام نسائی کے سابق امام ابوبکر بن اسحق نے فرمایا یہ حدیث منقطع ہے۔ کیونکہ ابن شہاب زہری نے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فقط دو احادیث سماعت فرمائی اور یہ حدیث نہیں سنی!

۱۵۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی روز صلاۃ الخوف پڑھی تو ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر جو گروہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا! اس کے ساتھ آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ بعد ازاں وہ گروہ روانہ ہو گیا۔ اور دوسرا گروہ آیا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ پھر ایک گروہ نے باقی ماندہ رکعت ادا کی۔

۱۵۴۶ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ فَقَالَ مَتَى قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ

مروان بن حکم سے مروی ہے انہوں نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف ادا کی ہے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے کہا کب؟ فرمایا جس سال نجد کا جہاد ہوا تھا حضور سرور دین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا۔ ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں۔ آپ نے تکبیر

مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُونَ عَلَى

فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابلہ میں لگے تھے۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا۔ جو کہ آپ کے پیچھے کھڑا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ کے ہمراہ اس گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ گروہ بھی کھڑا ہوگیا جو آپ کے پیچھے تھا۔ بعد ازاں وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور دشمن کے سامنے والا گروہ آیا انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے کھڑے رہے اور رکوع اور سجدہ کر کے کھڑے ہوگئے۔ آپ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع فرمایا۔ اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی سجدہ فرمایا۔ پھر دشمن کے ساتھ والا گروہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے اور آپ کے ساتھ والے لوگ بھی بیٹھے تھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور دیگر سب لوگوں نے بھی سلام پھیرا پس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے درمیان تھے۔ مشرکین نے کہا کہ ان لوگوں کو اپنی اولاد اور بیویوں سے زیادہ پیاری ہے یہی نماز تو اگر سب لوگ تیار ہو۔ پھر ایک ہی دفعہ ان پر حملہ کر دو۔ تو سیدنا حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

عَدُوِّهِمْ وَقَدْ أَسْنَدُوا فَأَجَدُّوا هُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ فَيَقُومُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةٌ وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

تشریف لائے۔ اور کہا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ کر کے آپ نے ایک گروہ کے ہمراہ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے اپنے دفاع کیلئے ہتھیار سنبھالے کھڑا رہا۔ ایک رکعت پڑھنے کے بعد وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا۔ آپ نے ان کے ہمراہ ایک رکعت ادا فرمائی۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور ان لوگوں کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی ادا انہوں نے ایک ایک رکعت الگ ادا کی۔

١٥٣٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ حَتَّى قَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَقَامُوا مَقَامَ هَؤُلَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ نماز پڑھی جو پیچھے تھی۔ اور دو سجدے فرمائے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر ہو گئے یعنی ان لوگوں کی جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور دوسرے لوگ آ کر آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے ان کے ہمراہ ایک رکعت ادا فرمائی۔ دو سجدے فرمائے۔ پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو اور ان حضرات کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

١٥٣٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ نخل میں تھے۔ بعد ازاں نماز کھڑی ہوئی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں۔ جو لوگ پیچھے تھے۔ ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور دو سجدے فرمائے۔ بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے۔ اور ان لوگوں

مَقَامَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ۔

عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخَرُ فَقَامُوا فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْآخَرِينَ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

کی جگہ کھڑے ہوگئے جو دشمن کے سامنے تھے۔ اس طرح گروہ آیا اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت ادا اور دو سجدے فرمائے۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور آپ کے پیچھے والے اور دشمن کے سامنے والے لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صلوٰۃ الخوف میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے دو صفیں بنا کر۔ دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان میں تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ بعد ازاں آپ نے رکوع فرمایا ہم نے بھی رکوع کیا۔ پھر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کو جھکے تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے نزدیک کی صف میں لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ اور جب تک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نزدیک والی صف سجدے سے سر اٹھایا دوسری صف کھڑی رہی۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو دوسری صف نے اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ پھر جو صف حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھی وہ پیچھے ہو گئی اور پچھلی صف آگے آ گئی اور ان کی جگہ پہنچ گئے اور یہ لوگ ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا ہم نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا ہم نے بھی اٹھایا جب شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے لیے جھکے آپ کے نزدیک والے لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے نزدیک والے لوگوں نے سر مبارک اٹھایا تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ أُمَرَاؤُكُمْ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نخل کے درختوں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور سب لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ جب آپ نے رکوع فرمایا تو سب دوسرے لوگوں نے بھی رکوع فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور آپ کے ساتھ اس صف نے بھی سجدہ کیا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی۔ دوسرے حضرات حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے جب وہ سجدہ کر کے اٹھے تو دوسری والی نے سجدہ کیا جس جگہ کھڑے تھے۔ پھر وہ حضرات ان کی جگہ پہنچ گئے۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب نے سر اٹھایا۔ پھر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قریبی صف نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے۔ تو دوسروں نے اپنی جگہ پر سجدہ کیا بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جیسے تمہارے امیر ان دنوں کرتے ہیں۔

۱۵۵۲ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هَذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان میں دشمن کے آمنے سامنے تھے۔ اور مشرکین کے لیڈر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ مشرکین نے کہا اس کے بعد ان کی ایک نماز ہے جسے وہ اپنی مال اور اولاد سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ پھر حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی۔ تو آپ نے لوگوں کی دو صفیں اپنے پیچھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْآخَرُوْنَ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوْعِهِمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْآخَرُوْنَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةٌ يَحْرُسُوْنَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَاءِ وَأُولٰئِكَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَتَأَخَّرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا

کی پیچھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر جب سر اٹھایا تو آپ کے نزدیک والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے جب سجدے سے سر اٹھایا تو دوسرے لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ ان کی طرح کیا۔ یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کی تھا۔ پھر اگلی صف پیچھے چلی گئی۔ اور پچھلی صف آگے آگئی اور ہر شخص اپنی دوسری جگہ کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا۔ پھر جب سب نے سر رکوع سے اٹھایا تو قریبی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب وہ سجدے سے فارغ ہو گئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا۔ بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا۔

حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت خالد بن ولید مشرکوں کے سردار تھے۔ مشرکوں نے کہا کہ ہم نے ان مسلمانوں کی غفلت کا وقت (ظہر) پا لیا۔ تو ظہر و عصر کے درمیان نماز خوف کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے نماز عصر پڑھائی تو ہم دو گروہ بن گئے ایک دشمن کے مقابل اور ایک حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز میں۔ جب حضور علیہ السلام نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی یعنی دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والوں نے بھی اور حضور علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہونے والوں نے بھی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو پاس والوں نے سجدہ کیا۔ اور وہ سجدہ کر کے پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے چلے گئے! پھر انہوں نے سجدہ کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام اٹھے

ثُمَّ قَامَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ۔

۱۵۵۲ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا۔

۱۵۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۵۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

ہوئے اور پھر سلام پھیرا گیا سب کے ساتھ۔ (قریب والے بھی اور محافظ بھی) پھر پاس والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے اور پیچھے والوں نے آگے بڑھ کر سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو گئیں اور ایک دفعہ آپ نے بنی سلیم کی زمین پر نماز خوف پڑھی۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ صلوٰۃ الخوف میں دو رکعتیں ادا فرمائیں اور بعد ازاں سلام پھیر دیا پھر آپ نے دوسرے لوگوں کے ہمراہ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سلام پھیرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور دوسرے لوگوں نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔)

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور بعد ازاں سلام پھیرا پھر آپ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلوٰۃ الخوف میں امام قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو، مسلمانوں کی ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہو اور ایک گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہے۔ پہلے امام ایک رکعت پڑھے بعد ازاں امام ٹھہرا رہے اور دوسرے لوگ اکیلے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے چلے جائیں اور دشمن کی جگہ دوسرے گروہ کی جگہ کھڑے ہو جائیں۔ پھر دوسرا گروہ آئے اور ان کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے، تو امام کی دوسری رکعت ہو گی اور اس گروہ کی پہلی رکعت تو بعد میں وہ اپنے لیے ایک رکوع اور دو سجدے مزید کر لیں۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وُجُوهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الْآخَرِينَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے، اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی تو ایک گروہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں وہ روانہ ہو گیا۔ اور دوسرے گروہ کی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اور دوسری جماعت آئی۔ اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر سلام پھیر دیا۔

١٥٥١ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَالَّذِينَ جَاءُوا بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِهَؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی، جو آپ کے پیچھے تھا دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر جو جماعت آئی۔ اس کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چار اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

آخِرُ كِتَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ

یہ کتاب صلوٰۃ الخوف ختم ہوئی۔

كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کی کتاب

١٥٥٦ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اہل جاہلیت کے لوگوں کے سال میں دو دن ایسے مقرر تھے جن میں وہ کھیل تماشہ کیا کرتے تھے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے دو دن ایسے مقرر تھے جن میں تم لوگ کھیلتے تھے۔ اب اللہ جل شانہ نے تمہیں ان سے بہتر دو دن عنایت فرمائے ہیں۔ ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید الاضحیٰ کا دن۔

اَلْخُرُوْجُ اِلَی الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

۱۵۵۷ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ أَنَّ قَوْمًا رَأَوُا الْهِلَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْغَدِ۔

خُرُوْجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۱۵۵۸ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبَا فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبَا قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى۔

اِعْتِزَالُ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ

۱۵۵۹ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ أُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِأَبَا قَالَ أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ يَعْنِي الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ۔

نمازِ عید کے لیے دوسرے دن جانا

سیدنا حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چچاؤں سے سنا کہ بعض لوگوں نے عید کا چاند دیکھا۔ تو وہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت سورج کافی نکل آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑنے اور دوسرے دن نمازِ عید کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا۔

نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کی نمازِ عیدین کو روانگی

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل کرتیں۔ تو کہتیں کہ میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نوجوان، پردہ دار اور حیض والی عورتیں نماز کے لیے نکلیں، عیدگاہ میں حاضر ہوں۔ اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں لیکن حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

حائضہ عورتوں کا عیدگاہ میں نہ جانا

حضرت حفصہ سے مروی ہے۔ کہ میں ام عطیہ سے ملی اور ان سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ آپ کا ذکر کرتیں تو ارشاد فرماتیں۔ آپ پر میرے باپ قربان ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نوجوان اور پردہ دار عورتوں کو نکالو کہ وہ نیک کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں اور حائضہ عورتوں کو عید کی جگہ سے بچنا چاہیے

بَابُ الزِّينَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

١٥٦٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هَذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَإِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا وَأَصِبْ بِهَا حَاجَتَكَ۔

دونوں عیدوں میں زیب و زینت کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے بازار میں ایک سوتا ریشمی کپڑا فروخت ہوتے دیکھا۔ آپ نے اسے لے لیا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیجئے۔ اور عید الفطر و عید الاضحیٰ پر جب دوسرے علاقوں کے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں تو اس سے آرائش و زیبائش فرمایئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تو اس شخص کا لباس ہے جس کا دنیا و آخرت میں کوئی حصہ (اور فضیلت سے) محروم ہو۔ یہ کن کر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ چپ رہے جب تک اللہ کو منظور ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ریشمی کپڑے کا ایک جبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔ جسے آپ لے کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر آپ نے یہ جبہ مجھے ارسال فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیچ کر اپنے کام میں لاؤ

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

١٥٦٤ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ أَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُصَلَّى قَبْلَ الْإِمَامِ

عید کے دن امام سے پہلے نماز ادا کرنا

سیدنا حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا خلیفہ بنایا آپ عید کے دن نکلے فرمایا اے لوگو! امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے

تَرْكُ الْأَذَانِ لِلْعِيدَيْنِ

١٥٥٥- عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

عیدین میں اذان نہ کہنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید خطبے سے قبل اذان اور تکبیر کے بغیر پڑھی۔

الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ

١٥٥٦- عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

عید المبارک کے دن خطبہ پڑھنا

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد کے ایک ستون کے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا ہمیں سب سے پہلے آج نماز پڑھنی چاہیے اور اس کے بعد قربانی کرنی چاہیے۔ جو شخص ایسا کرے اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے گھر والوں کے لیے ذبح کیا۔ (حضرت) ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے ذبح کر لیکن تمہارے بعد کسی اور کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔

ارشاد بھیڑ بکری کے جذعہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر چھ ماہ یا اس سے سال اول ماہ شروع سال ہو۔ مسنہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے ایک سال کا ہو اور دوسرے سال میں اس کی عمر کا آغاز ہوا ہو۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

١٥٥٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

خطبے سے پہلے نماز عیدین پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا فرماتے تھے۔

صلوة العيدين الى العنزة

١٥٦٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

میدان میں ستر ے کے لئے برچھی گاڑ کر نماز عید ادا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں برچھی نکالتے آپ اسے میدان میں ستر ہ کے لئے گاڑتے اور اس کے سامنے نماز ادا فرماتے۔

عدد صلوة العيدين

١٥٦٩ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نماز عیدین کی رکعتیں

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں۔ اور عید الفطر کی دو۔ مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور نماز جمعہ کی دو رکعتیں اور یہ سب پوری رکعتیں ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق ان میں قصر نہیں ہے۔

باب القراءة في العيدين بقاف واقتربت

١٥٧٠ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ۔

عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا

سیدنا حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عید کے دن باہر تشریف لائے تو آپ نے حضرت ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کون سی سورت پڑھتے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا سورۂ ق اور سورۂ اقتربت الساعۃ وانشق القمر!

باب القراءة في العيدين بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية

١٥٧١ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَ

نماز عیدین میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدین اور جمعۃ المبارک میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوتا تو

رُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا۔

آپ دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے!

باب الخطبة في العيدين بعد الصلوة

دونوں عیدوں میں بعد از نماز خطبہ

١٥٧٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں موجود تھا۔ آپ نے پہلے نماز پڑھی اور بعد ازاں خطبہ پڑھا۔

١٥٧٣ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

التخيير بين الجلوس في الخطبة للعيدين

دونوں عیدوں میں خطبہ سننے کے لیے بیٹھنا

١٥٧٤ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيْدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيْمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا جس کا دل چاہے وہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے!

الزينة للخطبة

خطبہ کے لیے خوش پوشی

١٥٧٥ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

سیدنا حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبز رنگ کی دو چادریں لپیٹے ہوئے تھے۔

الخطبة على البعير

اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دینا

١٥٧٦ عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ۔

سیدنا حضرت ابو کاہل احمسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک حبشی اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا!

قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

١٥٢٧ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ۔

قیام الامام فی الخطبۃ

مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ

١٥٢٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ وَأَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضور سرور کائنات کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھ جاتے اور بعد ازاں پھر کھڑے ہو جاتے۔

خطبہ پڑھتے وقت کسی آدمی کا سہارا لینا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید کے دن میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا فرمائی جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو آپ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی، آپ نے لوگوں کو نصیحت فرمائی اور آخرت یاد دلائی اور انہیں اللہ کی اطاعت کی رغبت دلائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے حتیٰ کہ آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا۔ انہیں نصیحت اور وعظ فرمایا آخرت یاد دلائی اور اللہ جل شانہ کی حمد فرمائی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ جل شانہ کی اطاعت کی رغبت دلائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ دو کیوں کہ جنت کی بجائے تم جہنم کا ایندھن بنو گی! ان عورتوں میں سے ایک کالے گالوں والی عورت نے پوچھا یا رسول اللہ کس سبب سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیونکہ تم شکوہ اور گلہ زیادہ کرتی ہیں اور خاوند کی

بہ ـ

اِسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ فِی الْخُطْبَةِ

١٥٧٩ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِی الثَّانِیَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ یَّتَصَدَّقُ

تا شکری کرتی ہیں۔ عورتوں نے یہ سن کر اپنے چھلے بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیے اور انہیں صدقہ کر دیا

امام کا خطبہ میں لوگوں کی طرف منہ کرنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن عیدگاہ میں تشریف لے جا کر لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرماتے جب آپ دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اپنا رخ انور لوگوں کی طرف فرماتے اور سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کہیں کچھ جماعت روانہ فرمانا چاہتے تو آپ لوگوں سے بیان فرماتے ورنہ صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرماتے تین بار فرماتے صدقہ دیا کرو۔

اَلْاِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ

١٥٨٠ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

خطبے کے وقت کسی کو خاموش کرانا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور اس وقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تم نے ایک فضول بات کی۔

كَیْفَ الْخُطْبَةُ

١٥٨١ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَحْمَدُ اللّٰهَ وَیُثْنِیْ عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ

خطبہ کس طرح پڑھا جائے

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں ارشاد فرماتے تھے۔ ہم اللہ جل شانہ کی اس طرح حمد و تعریف کرتے ہیں جس طرح کہ وہ تعریف و حمد کے لائق ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے۔ جسے اللہ جل شانہ راہ ہدایت دکھلائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے گمراہ فرمائے اسے کوئی راہ ہدایت دینے والا نہیں اور

مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔

بے شک سب سے زیادہ سچی کتاب قرآن مجید ہے اور سب طریقوں سے افضل طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور بدترین بات بدعات سیئہ ہیں اور ہر نئی بات بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور قیامت اس طرح ان دو انگلیوں کی طرح قریب اور نزدیک ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے دونوں گال مبارک سرخ ہو جاتے اور آپ کی آواز مبارک بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا جیسے کوئی لشکر کا ڈرانے والا کہتا ہے۔ کہ تمہیں دشمن صبح کو یا شب گزرنے کے بعد یا شام کو آ پہنچے گا۔ جو شخص مال و جائیداد چھوڑ جائے تو وہ اس کے حقیقی وارثان کے لیے ہے۔ اور جو شخص اپنے پیچھے قرض چھوڑ کر جائے یا بچے چھوڑ جائے کہ جن کا کوئی سہارا نہ ہو تو ان کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے میں مسلمانوں کے قرض ادا کرنے کا کفیل ہوں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

بدعت حسنہ ایسے بہت سے اعمال ہیں جو قرون اولیٰ کے بعد حادث ہونے کے باوجود کار ثواب ہیں۔ اس لیے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده کتب له مثل اجر من عمل بها (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے۔ پس اس پر عمل کیا گیا تو اسے عمل کرنے والوں کی مثل ثواب حاصل ہوگا۔ امام نووی اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں یہ حکم اچھا طریقہ ایجاد کرنے کا ہے (خواہ ایجاد کیا گیا ہو یا اس سے قبل) شرع میں اس کی نظیر موجود تھی (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۴۱) اور ایسے بدعت حسنہ کہا جاتا ہے اور حدیث کل بدعة ضلالة عام مخصوص البعض ہے اور محققین کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (فتاوی عبدالحی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱)

چنانچہ مثال کے طور پر چند درج ذیل امور پیش ہیں۔

(۱) وفاء الوفاء جلد ۱ صفحہ ۳۶۹ میں علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا مسجد شریف کی محراب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں نہ تھی۔ بلکہ سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بنوایا۔ (فتاوی عبدالحی جلد ۱ صفحہ ۳۲ سطر ۱۴)

(۲) بوقت ملاقات مصافحہ سنت ہے۔ اور بوقت رخصت مصافحہ کا کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بوقت رخصت مصافحہ کرتے تھے۔ (فتاوی عبدالحی جلد ۱ صفحہ ۳۳ سطر ۲۳)

(۳) ایک شہر کی متعدد مساجد میں نماز جمعہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت نہیں۔ (ایضاً جلد ۱ صفحہ ۳۴ سطر ۱۷)

(۴) بنا مدارس کا مروجہ طریقہ بدعت ہے (الاعتصام جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

(۵) اہل سنت والجماعت مذہب حق کا امام ابوالحسن اشعری متوفی ۳۲۴ھ اور ابومنصور ماتریدی متوفی ۳۳۳ھ کے زمانہ میں ہوا۔ (ملاحظہ شرح عقائد صفحہ ۳ سطر ۵)

(۶) سیوطی نے الاوائل میں ذکر فرمایا کہ سب سے پہلے اذان کے لیے منبر کو سلطان نے بنوایا اور یہ اس سے قبل نہ تھا۔ (ردالمحتار شامی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳) چنانچہ موجودہ دور میں شعائر کی بدعت کو مدینا ایک شرعی تکلیف ہے اور اگر ان سے بعض مرتدوں سے بچنا ... بعض بدعت حرام قرار پاتے ہیں ... تنگی اور ... ہو جائے گا۔

الغرض بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ وہ نیا کام جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو جیسے مدرسہ کا قائم کرنا ... میں قرآن اور دینی کتب کا چھپنا اور بدعت سیئہ جو کسی سنت کے خلاف ہو یا سنت کو مٹانے والی ہو۔

حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

عوام کو خطبہ میں امام کا صدقہ کی ترغیب

۱۵۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلتے تو آپ دو رکعتیں ادا فرما کر خطبہ پڑھتے بعد ازاں صدقہ دینے کا حکم فرماتے۔ تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیا کرتیں۔ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرورت کا ہوتا یا پھر کوئی لشکر کہیں روانہ کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما دیتے یا واپس تشریف لے آتے۔

۱۵۸۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرے میں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا کہ اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو یہ سن کر حاضرین ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون سے لوگ موجود ہیں۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دو کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ بلاشبہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد، غلام اور مرد و عورت پر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو صدقہ فطر فرض فرمایا ہے۔

۱۵۶۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاةِ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن عید کی نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہماری طرح قربانی کرے، اس نے درست کیا اور جو شخص نماز سے قبل قربانی کرے تو وہ گوشت کی بکری ہے۔ جناب حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کی قسم میں نے قربانی نماز کے لیے جانے سے پہلے کر لی اس لیے کہ میں نے اسے کھانے پینے کا دن خیال کیا لہٰذا میں نے جلدی کی۔ میں نے خود اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلوایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ بکری تو گوشت کی ہوئی۔ جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس تو چھ ماہ کا ایک بکرا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وہ میری طرف سے قربانی کرنے کے لیے کافی ہو گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ اور تیرے بعد کسی دوسرے شخص کو کافی نہ ہو گا۔

اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ درمیانہ پڑھنا

۱۵۶۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی (یعنی نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی زیادہ مختصر ہوتا)

اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوْتُ فِيْهِ

دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھ کر خاموش رہنا

۱۵۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ جَلْسَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا بعد ازاں آپ بیٹھ گئے اور کوئی بات نہ فرمائی۔ پھر کھڑے ہو کر

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ

ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص تجھے یہ کہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو اسے جھٹلانا۔

الْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيهَا

١٠٨٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَاتُهُ قَصْدًا۔

دوسرے خطبے میں تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی کرنا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر آپ بیٹھتے بعد ازاں پھر کھڑے ہوتے۔ اور کلام اللہ کی کچھ آیات تلاوت فرماتے اللہ کو یاد کرتے۔ آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا۔ اور نماز بھی درمیانی۔

نُزُولُ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

١٠٨٨ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

خطبہ ختم ہونے سے قبل امام کا منبر سے اترنا

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران حضرت امام حسن و حسین علیہما السلام تشریف لائے اور وہ دو سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے سچ فرمایا کہ تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو اپنی قمیصوں میں گرتے پڑتے آتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ منبر سے نیچے اترا اور انہیں اٹھا لیا۔

سیدین جلیلین شہیدین عظیمین حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت امام ابو محمد حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ ائمہ اثنا عشریہ میں امام دوم ہیں۔ آپ کی کنیت ابو محمد لقب تقی و سید۔ حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور سبط اکبر ہیں۔ آپ کو ریحانۃ الرسول اور آخر الخلفاء بحق بھی کہتے ہیں۔ آپ کی ولادت مبارکہ ۱۵ رمضان

المبارک ۳ ہجری کی شب میں مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا اور بال منڈا کر حکم دیا کہ بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق کوئی شخص بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو اتنی مشابہت صورت حاصل نہ تھی جو سیدنا حضرت امام حسن کو حاصل تھی۔ آپ سے پہلے حسن کسی کا نام نہیں رکھا گیا بلکہ یہ حقیقتاً سب سے پہلے آپ کو حاصل ہوا۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین۔ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ حضرت امام حسن علم و وقار حشمت و جاہ و جود و کرم کے مجموعہ صفات تھے۔ جدھر جاتے ایک ہجوم ہوتا کہ آپ ایک مکمل حلیم و رحمت فرماتے تھے۔ آپ نے پا پیادہ کئی حج فرمائے۔ اور کئی سواریاں آپ کے ہمراہ ہوتی تھیں مگر آپ کی تواضع اور اخلاص و ادب کی شان یہ تھی کہ آپ پا پیادہ فرماتے۔ آپ کا کلام بہت شیریں تھا۔ اہل مجلس چاہتے تھے کہ آپ گفتگو ختم نہ فرمائیں۔

حضرت امام حسین

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبان ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین اور شبیر رکھا۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ریحانۃ الرسول ہے اور آپ کے برادر معظم کی طرح آپ بھی حضور اقدس کے نواسے اور نور نظر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے کمال محبت و الفت تھی۔ جنتی نوجوانوں کے سردار کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ جوانی میں انتقال کر گئے ان سب کے جنت میں حضرت امام حسن و حسین ان کے سردار ہیں۔ بعد ازاں کسی شخص کو خواہ وہ کبھی بوڑھا ہی کیوں نہ ہو جنت میں جوان ہی کر دیا جائے گا اور مراد شفقت بزرگانہ ہے بلکہ اصل مراد یہ ہے کہ ان کے جنگ سے رونق ہو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے اسی طرح انہیں بھی فرمایا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر شریف اگرچہ وقت وصال پچاس سال تھی مگر شجاعت جوانی ہوئی اور شفقت بچپن کے لحاظ سے آپ کو جوان فرمایا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انبیاء کرام اور خلفاء محمدیین کے سوا آپ دونوں تمام اہل جنت کے سردار ہیں۔ یہ ترجمہ مطابق جنت کے سردار کی حیثیت سے۔

موعظة الإمام النساء بعد الفراغ من الخطبة وحثهن على الصدقة

خطبہ پڑھ کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ دینے کی رغبت دلانا

۱۵۸۸ - عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال له رجل شهدت الخروج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته يعني من صغره أتى العلم الذي

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید پڑھنے گئے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ اور اگر میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مقام نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ

عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

جو مکان کہ آپ اس نشان کے قریب آ گئے جو حضرت کثیر بن الصلت کے گھر کے نزدیک ہے۔ آپ نے نماز پڑھی اور اس کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں وعظ اور نصیحت فرمائی۔ انہیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ عورتوں نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور گلے سے بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ یعنی اپنے زیور اتار اتار کر دینا شروع کیے

الصَّلَاةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا

نماز عید سے قبل یا بعد نماز نہ پڑھنا

۱۵۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز ادا نہ فرمائی

ذَبْحُ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ

امام عید کے دن کتنی قربانیاں دے

۱۵۹۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن جس میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو سیاہ اور سفید مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور انہیں ذبح فرمایا۔

۱۵۹۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی فرمایا کرتے تھے

اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا

نماز عید اور جمعۃ المبارک ایک ہی دن پڑھیں تو کیا کرنا چاہیے

۱۵۹۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ تلاوت

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ قَرَأَ بِهِمَا

فرماتے۔ اور جب جمعۃ المبارک اور عید ایک ہی دن پڑتے، تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑیں تو جمعہ پڑھنے میں اختیار

۱۵۹۴ عَنْ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کیا آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، عیدین کی نماز پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز سویرے ادا فرمائی بعد ازاں آپ نے جمعۃ المبارک کے متعلق فرمایا کہ جس شخص کا جی چاہے آئے جس کا جی چاہے نہ آئے۔

۱۵۹۵ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

سیدنا حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ پاک میں جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑ گئیں آپ نے تشریف لانے میں دیر فرمائی۔ جب دن چڑھ گیا تو خطبہ ارشاد فرمانے نکلے اور طویل خطبہ ارشاد فرمایا پھر نیچے اتر کر نماز پڑھی۔ اس دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا نہیں فرمائی۔ لوگوں نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ درست اور سنت کے مطابق ہے۔

ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے روز خوشی سے دف بجانا

۱۵۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لے گئے جہاں دو لڑکیاں دف (ایک قسم کا باجا) بجا رہی تھیں۔ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے ابوبکر! انہیں بجانے دو۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایک عید ہے جس میں وہ خوشی کرتے اور گاتے بجاتے ہیں۔

اللعب بين يدي الإمام يوم العيد

عید کے دن امام کی موجودگی میں کھیل کود

١٥٩٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حبشی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے دن کھیلتے ہوئے آئے آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں آپ کے کندھے پر سے ان کو دیکھ رہی تھی۔ بعد ازاں مسلسل دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود واپس چلی گئی۔

لیکن یہ ایسا تماشہ نہیں ہے بلکہ جہاد کی کرتب اور مجاہدین کی جنگی مشق وغیرہ کا مظاہرہ ہے جو مسجد میں درست ہے اور حدیث پاک میں مذکورہ کھیل سے مراد کھیل کی کثرت ہی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کمسن یا نابالغ تھیں اس لئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی ابن ام مکتوم کے سامنے حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ کو آنے سے منع فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ بہرحال پردہ ہر حال میں ضروری اور اہم ہے۔

اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك

عید کے دن مسجد میں کھیل کھیلنا اور ایسے عورتوں کا دیکھنا

١٥٩٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مجھے چادر سے چھپا لیا میں مسجد میں کھیلنے والے حبشیوں کو دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ تم ایک کم سن لڑکی کے جو کھیل کود کی بے حد شوقین ہو دیکھنے کا اندازہ کر لو۔

١٥٩٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بعض حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تم ان کو کھیلنے

الرخصة في الاستماع الى الغناء وضرب الدف يوم العيد

١٦٠٠ عن عائشة ان ابا بكر الصديق دخل عليها وعندها جاريتان تضربان بالدف وتغنيان ورسول الله صلى الله عليه وسلم مسجى بثوبه فقال مرة اخرى متسج بثوبه فكشف عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر انها ايام عيد وهن ايام منى ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة

آخر كتاب العيدين

كتاب قيام الليل وتطوع النهار

دیجئے، یہ عید کے دن ہیں، یعنی منیٰ ہیں،

عید سعید کے دن گانے بجانے کی اجازت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر دیکھا تو دو لڑکیاں دف بجا رہی ہیں اور گا رہی ہیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک کھولا اور ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں گانے بجانے دیجئے۔ کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور منیٰ کے دن تھے یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان ایام میں مدینہ منورہ میں تھے۔

"کتاب عیدین ختم شد"

رات اور دن کے نوافل کی کتاب

باب الحث على الصلوة في البيوت والفضل في ذلك

١٦٠١ عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا

١٦٠٢ عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ليالي حتى اجتمع اليه الناس ثم فقدوا صوته ليلة فظنوا انه نائم فجعل بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم

نفل نماز گھروں میں پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں حصیر کا ایک حجرہ بنایا۔ آپ نے اس میں کئی رات نماز نفل ادا فرمائی کہ مسجد میں کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے اور آپ کے پیچھے نماز میں شامل ہونے لگے۔ بعد ازاں ایک رات لوگوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی تو انہوں نے خیال فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں۔ بعض لوگوں،

حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

سے کہ تم پر فرض کیا جائے اب پھر تو یہ نوبت آ گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا ہے اس کے فرض ہونے کا اندیشہ ہوا کہ اگر یہ فرض ہو جاتا تو تم اس کو نہ کر سکتے تم سب اے لوگو! نماز نفل اپنے اپنے گھروں میں ادا کرو کیونکہ آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر والی نماز ہے سوائے فرض نماز کے کہ وہ مسجد میں افضل ہے۔

١٦٠٢- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوتِ

سیدنا حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پڑھی جب آپ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے کھڑے ہو کر نفل ادا فرمانا شروع کی تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ نمازیں گھروں میں ادا کیجئے

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کا قیام

١٦٠٣- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ ائْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَأَتَيْتُ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِي فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيمٍ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ

سیدنا حضرت سعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھ کو اس شخص سے متعلق نہ بتلا دوں جو ساری زمین والوں کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو زیادہ جانتا ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ ہیں۔ ان کے پاس جا کر ان سے دریافت کر اور وہ آپ کو جواب عنایت فرمائیں گے اگر یہاں پہنچنا۔ میں حضرت حکیم ابن افلح کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جانے کو کہا۔ انہوں نے فرمایا میں ان کے پاس نہ جاؤں گا میں نے ان کو منع کیا تھا کہ آپ ان دو گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور خاموش نہ رہیں۔ میں نے آپ کو ہمراہ چلنے کی قسم دی آپ میرے ساتھ

قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ الْقُرْآنُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَا لِي قِيَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَا لِي وِتْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ

آگئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تب آپ نے حضرت حکیم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے ہمراہ یہ کون ہیں؟ حکیم نے یہ جواب دیا سعد بن ہشام! آپ نے پوچھا کون ہشام؟ حکیم نے فرمایا۔ عامر کا بیٹا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اللہ عامر پر رحم فرمائے وہ بڑا اچھا آدمی تھا۔ سعد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک قرآن کے مطابق تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا۔ بعد ازاں مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو عبادت کرنا یاد آگیا۔ آخر میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی عبادت کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے سورۂ مزمل کی تلاوت نہیں کی؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے شروع سورت میں رات کو قیام فرض فرمایا تھا [illegible] حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایک سال تک کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ ان کے پاؤں متورم ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ مبارکہ کا اختتام بارہ ماہ تک روک رکھا۔ بعد ازاں آخر میں آیت تخفیف نازل ہوئی یعنی عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى: اس وقت رات کو قیام مستحب قرار پایا۔ اس سے قبل فرض تھا۔ بعد ازاں میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق مجھے یاد آیا۔ میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق ارشاد فرمایئے۔

لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي مُشَافَهَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَذَا وَقَعَ فِي الثَّانِي وَلَا أَدْرِي مِمَّنِ الْخَطَأُ فِي مَوْضِعِ وِتْرِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ نے فرمایا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک پیش کرتے تھے۔ پھر جب اللہ عزوجل کو منظور ہوتا تو اللہ آپ کو بیدار کرتا۔ آپ رات کو اٹھتے مسواک فرمانے کے بعد وضو فرماتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے ان کے درمیان بیٹھتے نہیں آخر میں ایک رکعت پڑھ کر بیٹھتے۔ بعد ازاں اللہ کا ذکر فرماتے دعا مانگتے اور سلام پھیرتے (اتنی آواز سے) جو ہم کو سنائی دیتا۔ سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے اور کل گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ اے میرے بیٹے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ وتر کی سات رکعتیں ادا فرماتے۔ اور دو رکعتیں سلام پھیرنے کے بعد ادا فرماتے کل نو رکعتیں ادا فرمانے لگے۔ اے میرے بیٹے جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نفل نماز پڑھتے تو آپ اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہتے اور جب رات کو آپ نیند بیماری یا تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے اور مجھے معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن مجید کبھی ایک رات میں پڑھا ہو یا کبھی ساری رات صبح تک عبادت فرمائی ہو یا رمضان کے علاوہ سارے ماہ کے روزے رکھے ہوں۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ میں یہ سن کر جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور انہیں حدیث شریف بیان کی۔ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا اگر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تو حاضر ہو کر آپ کے دہن مبارک سے یہ الفاظ سنتا۔ ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں کہ کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ کس شخص سے وتروں میں غلطی واقع ہوئی یعنی بہتر یہ ہے کہ وتروں کو دیکھ کر پڑھنا۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

١٦٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

١٦٠٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

١٦٠٧- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

١٦٠٨- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا

جو شخص رمضان المبارک میں ایمان و احتساب سے نماز پڑھے اس کا ثواب

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ماہ رمضان المبارک میں ایمان و احتساب سے عبادت کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان شریف میں ایمان و احتساب کے ساتھ نماز پڑھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی، آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں دوسری رات کو بھی نماز پڑھی اور عوام کافی تھے۔ جب تیسری اور چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے، صبح کو آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم نے کیا ہے میں نے اسے دیکھا اور میں محض اس لیے باہر نہ نکلا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ حالت رمضان المبارک میں ہوئی۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف کے روزے رکھے تو آپ راتوں کو تراویح کے لیے کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں یعنی تئیسویں رات کو آپ تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ اور بعد ازاں چوبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے، پچیسویں رات کو آپ آدھی رات تک کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ کی خدمت —

رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ.

آدھی رات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ باقی رات بھی اسی طرح ہمارے ہمراہ نماز ادا فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے لیے امام کے ہمراہ اس کے فارغ ہونے تک کھڑا رہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے ساری رات کا ثواب لکھے گا بعد ازاں آپ چھبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ حتی کہ جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے آپ نے اپنے خاندان والوں اور ازواج مطہرات کو جمع فرمایا اس دن ہمیں سحری کے وقت کے ختم ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

۱۶۰۹: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ السُّحُوْرَ.

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تیئسویں رات کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک کھڑے ہوئے بعد ازاں ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ ہمیں سحری کے ختم ہونے کا اندیشہ ہوا۔

فائدہ: یہ قیام لیلۃ القدر کے تلاش کرنے کے لیے تھا جو خیر من الف شہر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اس حدیث شریف سے رمضان مبارک کی آخری عشرے کی طاق راتوں میں نفل عبادت کے قیام کی خصوصی تاکید معلوم ہوتی ہے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

قیام اللیل کی ترغیب

۱۶۱۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيْلًا اَيِ ارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ اُخْرٰى فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا وَاِلَّا اَصْبَحَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو اس کے سر پر شیطان تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر ایک گرہ پر کہتا ہے کہ رات لمبی ہے سو اور تو سوتا رہ۔ بعد ازاں اگر وہ جاگ اٹھا اور شیطان کا کہنا نہ مانا اور اللہ کی یاد کی، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے جب وہ وضو کرتا ہے۔ تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور صبح کو خوش مزاج ہو کر

خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

١٦١١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ۔

١٦١٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْبَارِحَةَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ۔

١٦١٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

١٦١٤ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

رہتا ہے۔ ورنہ وہ سُستی اور سُست رہتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو رات سوئے حتیٰ کہ صبح ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا۔ (شیطان نے اس پر غفلت ڈال رکھی ہے جس کی وجہ سے بیدار نہیں ہوتا)

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص رات کو نماز سے پہلے سو گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کیا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ اس پر رحم فرمائے جو شخص رات کو جاگے پھر نماز پڑھے اور ساتھ اپنی بیوی کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ جل شانہٗ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ تسلیم نہ کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دیا۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت یاد فرمایا۔ اور پوچھا کہ آپ نے تہجد کی نماز نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانیں اللہ جل جلالہٗ کے قبضۂ قدرت میں ہیں، جب وہ چاہے گا اٹھا دے گا۔ یہ سن کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ جب میں نے یہ کہا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ کر تشریف لے جا رہے تھے اور ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرماتے۔ وکان الانسان

١٦١٥ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ اِلَيْنَا فَاَيْقَظَنَا فَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُكُ عَيْنِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے!

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو میرے اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لیے جگایا۔ بعد ازاں آپ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے اور آپ نے کافی دیر تک نماز ادا فرمائی لیکن ہماری آواز نہ سن سکے کہ ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو آپ دوبارہ تشریف لائے اور ہمیں جگایا اور ارشاد فرمایا کہ اٹھو اور تم دونوں نماز پڑھو۔ میں بیٹھ گیا اور آنکھیں ملتا ہوا کہنے لگا کہ اللہ کی قسم ہم اسی قدر نماز پڑھیں گے جس قدر ہماری قسمت میں لکھی ہے ہم آپ ہی پڑھیں گے اور ہماری جانیں اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ جس وقت چاہے گا ہم کو اٹھا دے گا۔ یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے اور آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اسی قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری قسمت میں لکھی ہے اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

علم تقدیر

قضا و قدر کے مسائل عقل کی گرفت میں نہیں آ سکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس مسئلہ میں گفتگو کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اتنا سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پتھر اور دوسرے جمادات کی طرح نہیں بنایا ہے جس میں حرکت پیدا ہی نہ کی ہو بلکہ اسے ایک ارادہ اور اختیار دیا ہے کہ وہ جو کام چاہے کرے اور جو چاہے ترک کرے۔ اس کے ساتھ اسے عقل بھی دی گئی ہے تاکہ وہ بھلے برے کی تمیز کر سکے۔ اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیے گئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے کر لیتا ہے۔ اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ انسان جو بھی کام کرتا ہے وہ اختیار سے کرتا ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا تقدیر کا پابند سمجھنا غلطی ہے۔ جو کوئی اپنے عمل کی نسبت تقدیر کی طرف نسبت کرے اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے سپرد کر دیا ہے بہت بڑی نادانی ہے۔ بلکہ ہمیشہ اپنا کام کرتے رہنا چاہیے جو جناب الٰہی تعالیٰ سے اور انسان سے ہو بلا تردد اسے خالص نیت سے کرنا چاہیے۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

١٦١٦ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

١٦١٧ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے ماہ کے بعد روزے رکھنے کے لیے افضل ترین محرم الحرام کا ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز تہجد سب سے زیادہ افضل ہے۔

سیدنا حضرت حمید ابن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرض کے بعد رات کی نماز افضل ترین ہے اور روزوں کے لیے رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت شعبہ بن حجاج نے اس حدیث شریف کو مرسل فرمایا۔

فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

١٦١٨ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهٗ۔

سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل شانہ تین شخصوں سے محبت فرماتا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا۔ اس قوم کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے اللہ کے واسطے سوال کیا اور رشتے ناطے کی وجہ سے سوال نہ کیا جو اس کے اور ان کے درمیان تھا پھر اس قوم نے اس سائل کو ناکامی سے رخصت کر دیا۔ اور چھپا کر اس شخص کو دے آیا جسے اللہ پاک اور اس شخص کے جو اسے دیا گیا ہے کوئی نہیں جانتا ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تھا۔ وہ ساری رات سفر کرتے رہے جب انہیں سب سے زیادہ اچھا نیند اور سونا معلوم ہوا تو وہ اتر پڑے اور سو رہے مگر وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہوا کھڑا رہا اور اس کے سامنے عاجزی و انکساری کرتا ہوا اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہوا یعنی نفل پڑھتا ہوا اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب اس کا مقابلہ دشمن سے ہوا تو لشکر والے پیٹھ پھیرے مگر وہ سینہ تانے کھڑا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوا یا غازی ہوا۔

وَقْتُ الْقِيَامِ

١٦١٩ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

رات کو نفل پڑھنے کا وقت

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کام زیادہ پسند ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ جو کام ہمیشہ ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ حضور رات کو کس وقت اٹھتے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ جب مرغ اذان دیتا ہے!

بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

١٦٢٠ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رات کو اٹھ کر سب سے پہلے کیا کرے؟

سیدنا حضرت عاصم ابن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز کس دعا سے شروع فرماتے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو آج تک کسی نے مجھ سے نہیں پوچھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر دس دفعہ الحمد للہ فرماتے۔ پھر دس دفعہ سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لا الٰہ الا اللہ فرماتے۔ بعد ازاں دس بار استغفار فرماتے اور دعا فرماتے اللّٰھم اغفر لی واھدنی وارزقنی یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے میری مغفرت فرما۔ مجھے ہدایت فرما اور مجھے تندرست رکھ۔ میں قیامت کے دن کی تنگی سے اللہ جل شانہٗ کی پناہ مانگتا ہوں!

١٦٢١ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ۔

سیدنا حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رات کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے نزدیک سوتا تھا جب میں سنتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو دیر تک ارشاد فرماتے۔ سُبحان اللہ رب العٰلمین

١٦٢٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رات

اللهم لك الحمد أنت نور السموات والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت قيام السموات والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت ملك السموات والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت حق ووعدك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والنبيون حق ومحمد حق لك أسلمت وعليك توكلت وبك آمنت ثم ذكر قتيبة كلمة معناها وبك خاصمت وإليك حاكمت اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أعلنت أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله۔

۱۶۲۲ عن عبد الله بن عباس أنه بات عند ميمونة أم المؤمنين وهي خالته فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت إلى جنبه

رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ یہ دعا فرماتے۔ اللھم لک الحمد اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے تو آسمان و زمین کا مالک ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے جنت سچ دوزخ سچ قیامت سچ سب نبی سچے محمد سچے ہیں۔ تیرے لیے میں نے سر تسلیم خم کر دیا۔ تجھ ہی پر بھروسا کیا۔ اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی سبب سے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلے کے لیے آیا۔ اے اللہ! میرے سب اگلے اور پچھلے اور ظاہر و چھپے گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ کے سوا کسی میں بھلائی کی اور طاقت نہیں ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرے تو آپ نے بیان فرمایا کہ میں بچھونے کے عرض میں لیٹا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس کی لمبائی میں لیٹے۔ جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے پہلے یا بعد کے کسی وقت میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور بیٹھ کر اپنے دست مبارک سے نیند کو دور کرنے لگے۔ جب نیند دور ہو چلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی۔

پھر آپ ایک لٹکی مشک کی طرف تشریف لے گئے۔ اور اس مشک سے پانی لے کر اچھی طرح وضو فرمایا پھر اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی کھڑے ہو کر ایسے ہی وضو

فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

کیا۔ پھر میں نزدیک آگیا آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر ملنے لگے۔ بعد ازاں آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر دو، پھر دو، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ بعد ازاں وتر ادا فرمائے اور لیٹ رہے۔ حتیٰ کہ مؤذن نماز فجر کے لیے بلانے کو آیا۔ اس وقت آپ نے ہلکی سی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

رات کو اٹھتے وقت کیا کرنا چاہیے

١٦٢٤ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو آپ مسواک سے منہ ملتے۔

١٦٢٥ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنا منہ ملتے۔

١٦٢٦ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رات کو سو کر صبح اٹھتے وقت مسواک کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

١٦٢٧ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَشُوصَ أَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ۔

سیدنا حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حکم فرمایا گیا کہ جب ہم رات کو سو کر اٹھیں تو اپنے منہ مسواک سے صاف کریں۔

بِأَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ

رات کی نماز کس دعا سے شروع کی جائے

١٦٢٨ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ

سیدنا حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کس دعا سے ابتداء فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا

اللیل افتتح صلاته قال اللهم رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اللهم اهدنی لما اختلف فیه من الحق انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

۱۶۲۶ عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم والله لارقبن رسول الله صلی الله علیه وسلم لصلوة حتی اری فعله فلما صلی صلوة العشاء وهی العتمة اضطجع هویا من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتی بلغ انک لا تخلف المیعاد ثم اهوی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی فراشه فاستل منه سواکا ثم افرغ فی قدح من اداوة عنده ماء فاستن ثم قام فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما صلی ثم استیقظ ففعل کما فعل اول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات قبل الفجر۔

آپ جب رات کو اٹھ کر نماز کی ابتداء فرماتے تو یہ کہتے اللھم رب جبرئیل تا آخر تک۔ یعنی اے مالک جبرائیل میکائیل اور اسرافیل زمین و آسمان کے پیدا فرمانے والے غائب اور حاضر کے جاننے والے تو اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے اللہ جس بات میں اختلاف ہے مجھے تو اس میں حق بتا دے بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر گامزن فرما دیتا ہے۔

سیدنا حضرت حمید ابن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ تو میں نے خیال کیا کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھوں گا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا فرما چکے۔ تو آپ کافی دیر تک سوتے رہے۔ بعد ازاں جاگ کر آسمان کے کناروں کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا۔ ربنا ما خلقت هذا باطلا۔ یعنی اے پروردگار تو نے انہیں فضول پیدا نہیں فرمایا یہاں تک کہ حضور انک لا تخلف المیعاد تک پہنچے۔ بعد ازاں آپ اپنے بچھونے کی طرف جھکے اور مسواک نکالی اور ڈول سے ایک پیالے میں پانی ڈالا۔ مسواک فرمائی۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ جتنی دیر حضور آرام فرما رہے تھے۔ اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ اتنی دیر سوئے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ نے جاگ کر ایسا ہی کیا۔ یعنی مسواک اور نماز۔ اور پہلے ہی کی طرح ارشاد فرمایا۔ آپ نے فجر سے قبل تین دفعہ ایسے ہی فرمایا۔

بَابُ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر

١٦٢٠ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم چاہتے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتا ہوئے دیکھنا چاہتے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو سوتے ہوئے دیکھتے۔

١٦٢١ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلَّى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذٰلِكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلٰوتُهُ تِلْكَ الْآخِرَةُ تَكُوْنُ إِلَى الصُّبْحِ۔

سیدنا حضرت یعلی ابن مملک رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر تسبیح پڑھتے پھر اس کے بعد جتنی دیر اللہ کو منظور ہوتا آپ نماز پڑھتے پھر سو رہتے پھر جاگ کر اتنا ادا فرماتے اور وہ اتنی دیر تک جتنی دیر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سویا تھا اور آخری نماز نمازِ فجر ہوتی۔

١٦٢٢ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلٰوتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلٰوتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

سیدنا حضرت یعلی ابن مملک رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اللہ پڑھنے اور نماز کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں، حضور جیسی نماز تم نہیں پڑھ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پھر اتنی دیر سو جاتے جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی پھر اتنی دیر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے ہوتے صبح تک یہی حال رہتا۔ پھر قراءت کی کیفیت بیان کی تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ تھی۔

تشریح: عبادات و عبرات کے ساتھ آرام اور راحت بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ بلکہ دینی معاملات اور رزق کے لیے جدوجہد میں اگر نیت نیک ہو تو وہ بھی عبادت شمار ہوتی ہے۔

ذِكْرُ صَلٰوةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز

١٦٢٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَعْنِي يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ کو تمام روزوں سے حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ زیادہ پسند ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔ اور اللہ کو سب نمازوں میں سے زیادہ پسند جناب داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ آپ آدھی رات تک آرام فرماتے۔ بعد ازاں تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ میں سو جاتے۔

ذِكْرُ صَلَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کا ذکر

١٦٢٤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے لال ٹیلے کے پاس پہنچا۔ آپ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

١٦٢٥ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جناب کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک حاضر ہوا۔ آپ کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ پہلی روایت کی نسبت یہ روایت صحیح ہے۔ اب آپ ذرا یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے چھٹے آسمان پر ملے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اول ملاقات قبر میں ہوئی ہو۔ بعد ازاں چھٹے آسمان پر۔ کثیب احمر بیت المقدس سے ایک منزل میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت کلیم اللہ کا مزار پُرانوار ہے۔

١٦٢٦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پُرانوار کے نزدیک سے گزرا اور آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔

١٦٢٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۳۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۳۹ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۴۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

بَابُ إِحْيَاءِ اللَّيْلِ

۱۶۴۱ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَاقَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَهُ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ

والسلام کے نزدیک ہو کر گئے۔ آپ اپنے مزار مبارک میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک سے گزرے آپ اپنے مزار پر انوار میں نماز ادا فرما رہے تھے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک صحابی رسول نے بیان فرمایا کہ جس رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج فرمائی تو آپ حضرت کلیم اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنے مزار میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے بعض صحابہ کرام کا ارشاد فرمانے سنا کہ جس رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے مزار پر انوار کے نزدیک سے گزرے اور وہ نماز ادا فرما رہے تھے۔

رات کو بیدار ہونے کا بیان

سیدنا حضرت خباب ابن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جنگ بدر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ آپ نے ساری رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب فجر کا وقت نزدیک آیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے جا کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے اس رات ایسی نماز ادا فرمائی جو اس سے قبل میں نے کبھی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں یہ محبت اور خشیت الٰہی کی نماز تھی۔ میں نے پروردگار سے میں نے اس میں تین باتیں مانگیں۔ دو تو مجھے عنایت فرما دی گئیں۔ اور

وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الْأُمَمَ قَبْلَنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا۔

ایک دعا میں نے اپنے پروردگار سے یہ طلب کیا کہ ہم کو ان عذابوں سے دوچار نہ کرے جن سے سابقہ امتیں دوچار ہو چکی ہیں تو یہ منظور اور مقبول فرما لیا گیا۔ بعد ازاں میں نے دعا مانگی کہ ہم پر دشمن مسلط نہ کر تو یہ مقبول اور منظور ہوا۔ بعد ازاں میں نے تیسری دفعہ یہ دعا مانگی کہ ہم میں پھوٹ نہ پڑے اور ہم گروہ در گروہ منقسم نہ ہوں تو قبول نہ ہوا۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں دشمن کے مسلمانوں پر مسلط نہ ہو سکنے سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقدس گروہ ہے یعنی جو آپ کے خیر القرون میں تھے یا مطلب یہ ہوگا کہ تمام مسلمانوں پر دشمن کبھی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا یا مفہوم یہ ہوگا کہ جب تک قیامت کی نشانیاں ظاہر نہ ہوں مسلمانوں پر دشمن تسلط حاصل نہ کر سکے گا۔

ـــه از علامت قیامت

موجودہ دور میں مسلمانوں کی پستی اور زوال کی وجہ اور بڑی وجہ ان کی بدعملی اور احکام خداوندی سے روگردانی ہے۔

ـــه جب میں کہتا ہوں یا اللہ میرا حال دیکھ حکم ہوتا ہے اپنا نامہ اعمال دیکھ

الِاخْتِلَافُ عَلَى عَائِشَةَ فِي إِحْيَاءِ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات میں اختلاف

١٦٤٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ أَحْيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آ پہنچا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو خود بھی عبادت فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، اور اپنا تہبند مضبوط باندھتے۔

١٦٤٣ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ لِي أَخًا وَصَدِيقًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ۔

سیدنا حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے بھائی اور دوست حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اے ابو عمرو! مجھے وہ بات بتلائیے جو آپ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات کی نماز کے متعلق بتایا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور سرور کونین ابتدائی رات میں آرام فرماتے اور آخری رات میں جاگ کر عبادت فرماتے

۱۶۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں قرآن مجید کی تلاوت فرمائی ہو یا ساری رات عبادت فرمائی ہو یا رمضان کے سوا پورا ماہ روزے رکھے ہوں۔

۱۶۲۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور وہاں ایک عورت بیٹھی تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ نے بتایا کہ یہ فلاں عورت ہے۔ پھر انہوں نے آپ سے عرض کیا کہ یہ ساری رات اور دن نماز پڑھتی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ایسا کیوں؟ تمہیں اتنا عمل کرنا چاہیے جتنی استطاعت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ جل شانہ (ثواب دینے سے نہیں تھکے گا) تم عمل کرنے سے اکتا جاؤ گے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ امر مقصود تھا جس میں دوام اور ہمیشگی ہوتی۔

لے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ یعنی بہترین کام وہ ہیں جو مسلسل کیے جائیں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی لیے انسان کو عبادات معاملات اور ہر چیز میں اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ تاکہ طبیعت بھی معتدل رہے۔ اور وہ اس پر ہمیشہ قائم بھی رہ سکے۔

۱۶۲۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے دو ستونوں سے بندھی ہوئی رسی ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ حاضرین نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نماز ادا فرماتی ہیں۔ اور جب آپ تھک جاتی ہیں تو بیٹھ کر آرام کرنے کی بجائے اس رسی سے لٹک جاتی ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے کھول دو اور جب تک دل لگے نماز ادا کرو۔ اور جب تھک جاؤ

ترجمہ باد (یعنی آرام کرنا)

نوٹ: عبادت اور ریاضت کے بعد آرام اور سکون ضروری ہے یہی اعتدال ہے ورنہ انسان کے بیمار ہو جانے کا خدشہ ہے۔ اور بعد ازاں بالکل عبادت نہ ہو سکے گی۔

۱۶۴۷ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے۔ مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آگیا۔ کسی نے عرض کیا۔ حضور! اللہ جل شانہ نے آپ کے سابقہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے۔ اس کے باوجود آپ اتنی زیادہ عبادت فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں اللہ جل شانہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے میرے سابقہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے۔ اور اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کرنے کے لیے میں اس قدر زیادہ عبادت کرتا ہوں!

۱۶۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَزْلَعَ يَعْنِي تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔

كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ

جب کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرے تو کس طرح؟ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راویوں کا اختلاف

۱۶۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم طویل رات تک نماز ادا فرماتے جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو آپ رکوع بھی بیٹھے بیٹھے فرماتے۔

۱۶۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

قَائِمًا وَّ قَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع فرماتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

١٦٥١ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرات کرتے جب ان کی قرات میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

١٦٥٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَاعِدًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور طاقت کم ہو گئی اس وقت آپ بیٹھ کر نماز نفل پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرات کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

١٦٥٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز نوافل میں بیٹھ کر قرات فرمایا کرتے جب آپ رکوع فرمانا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیات کی تلاوت

١٦٥٤ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَاكَ قُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

سیدنا حضرت سعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو میں نے عرض کیا سعد ابن ہشام ہوں آپ نے فرمایا اللہ آپ کے باپ پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان فرمائیں آپ نے بتایا کہ حضور ایسے ایسے کرتے تھے میں نے عرض کیا ہاں ایسا کیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بچھونے پر تشریف لے آتے اور سو جاتے۔ آدھی رات

بِاللَّيْلِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى
فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ
اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ
فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي
ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ
يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ
جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ
بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِي
وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَمْ يُغْفِ
حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ وَكَانَتْ تِلْكَ
صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى أَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَكَرَتْ
مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي
إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ
قَامَ إِلَى طَهُورِهِ وَإِلَى حَاجَتِهِ
فَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي
سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ
يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ
يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ
فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ
وَرُبَّمَا أَغْفَى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى
أَمْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَمَا
زَالَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سوتے پھر اپنی ضروری حاجات کے لیے اٹھتے اور طہارت فرماتے۔ پھر اس کے بعد وضو فرماتے۔ اور مسجد میں تشریف لاتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ میرے خیال کے مطابق حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعتوں میں قرأت رکوع اور سجدہ برابر فرماتے۔ پھر اس کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر پہلو پر لیٹ جانے کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو بلاتے۔ کبھی سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد۔ کبھی مجھے اس بات کا شبہ ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوئے یا نہیں یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے جگا دیتے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی

عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم مبارک گوشت سے بھر گیا پھر اس کے بعد حضرت عائشہ نے جو بات آپ کے جسم مبارک کے متعلق بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز لوگوں کے ساتھ ادا فرماتے۔ پھر اس کے بعد آپ اپنے بچھونے پر تشریف لے جاتے جب رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم طہارت اور ضروری حاجت کو تشریف لے جاتے۔ اس کے بعد وضو فرماتے اور مسجد میں تشریف لا کر چھ رکعتیں ادا فرماتے میرے خیال میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت رکوع اور سجدے سب ایک دوسرے کے مساوی اور برابر ہوتے۔ پھر اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت ادا فرماتے۔ پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے اور اس کے بعد آپ کروٹ پر ایک جانب آرام فرماتے۔ کبھی سو جانے سے قبل حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو جگاتے۔ اور کبھی سو جانے کے بعد کبھی مجھ کو شک گزرتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یا نہیں یہاں تک کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جگا دیتے۔ بہرحال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہمیشہ اسی طرح کی

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

نمازِ نفل بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَقُلَ مِنْ دَهْرِهِ وَهُوَ مَا يُرِيْ مَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيْرًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم حالت ضعف میں جب جسم بھاری ہو گیا تھا اور آپ کی وفات نزدیک آ گئی یہاں تک کہ فرض کے سوا اکثر آپ کی نماز بیٹھ کر ہوتی اور آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ کام تھا جو دوام اور ہمیشگی سے کیا جاتا اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوتا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال شریف تک اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے تھے مگر آپ فرض نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ أَدْوَمَهُ وَإِنْ قَلَّ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف نہ ہوا یہاں تک کہ آپ فرض نماز کے سوا اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ ہوتا خواہ تھوڑا ہی ہوتا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف نہ ہوا حتی کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی مگر آپ فرض نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ کام تھا جسے آپ ہمیشہ ادا فرماتے اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال شریف تک اکثر نمازوں کو بیٹھ کر ہی ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں جب طرح طرح کے بوجھ اٹھا کر لوگوں نے آپ کو ضعیف کر دیا تھا۔

النَّاسُ

١٦٦١ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے!)

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے نہیں دیکھا لیکن وصال شریف سے ایک سال قبل آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے۔ آپ ایک سورت کو اس قدر ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے کہ وہ طویل سے طویل ہو جاتی۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بیٹھ کر نماز پڑھنے والے پر فضیلت

١٦٦٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے دیکھا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف ثواب ملتا ہے اس کے باوجود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں!

نوٹ: انبیاء کرام کے مختلف درجات ہیں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ سب سے بڑا درجہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ ان اولوالعزم مرسلان عظام میں سب سے بڑھ کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں اور آپ کی امت تمام امتوں سے افضل۔ نیز تمام انبیاء کرام اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت اور عزت والے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ دوسروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئے۔ اس کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا کچھ حصہ نہیں۔ بلکہ دوسروں کو جو کچھ ملا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلے سے ملا۔ لہٰذا یہ امر محال ہے کہ کوئی شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو۔ اور جو شخص کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، وہ گمراہ ہے یا کافر۔

فَضْلُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر فضیلت

١٦٦٣ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَ مَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

سیدنا حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز نفل پڑھنے والے کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو سب سے بہتر ہے اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے۔ اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے۔

كَيْفَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

نفل نماز بیٹھ کر کیسے پڑھے

١٦٦٤ـ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے دیکھا۔

لہ حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ سوائے ابو داؤد کے میرے علم میں کسی دوسرے شخص نے اس حدیث شریف کو نقل کیا ہو سوائے ابو داؤد حفری کے اور وہ ثقہ ہے۔ لیکن میں اس حدیث شریف کو غلط سمجھتا ہوں شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری روایات میں ہمیشہ دو زانو بیٹھ کر پڑھنا منقول ہے۔ اور شاید حضور کا یہ عمل مقتدی کی بیان جواز کے لئے ایک دو بار ہوا۔

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

قرأت رات کو کیسے کی جائے

١٦٦٥ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَيَجْهَرُ أَوْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَ رُبَّمَا أَسَرَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرأت کیسے فرماتے تھے؟ بلند آواز سے یا آہستہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ دونوں طرح، کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ

فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

قراءت آہستہ کرنے کی فضیلت

١٦٦٣: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِي يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرے وہ علانیہ صدقہ دینے والے شخص کی طرح ہے اور جو شخص آہستہ پڑھے وہ خفیہ طور سے صدقہ دینے والے شخص کی طرح ہے۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں قیام، رکوع، سجود اور سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا سب مساوی (برابر) کرنا

١٦٦٤: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے خیال کیا کہ آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ آگے پڑھ گئے پھر میں نے سوچا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سو آیات پر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے پڑھ گئے۔ پھر میں نے سوچا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پوری ایک سورت ایک رکعت میں ختم فرمائیں گے۔ آپ آگے پڑھتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے سورۂ النساء شروع کی۔ اس کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں سورۂ آل عمران شروع کر کے اسے پڑھا اور آپ نے قراءت آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر فرمائی۔ جب اللہ جل شانہ کی پاکی کی کوئی آیت شریفہ آتی تو آپ تسبیح فرماتے جبکہ سوال کرنے والی آیت آتی تو سوال فرماتے اور جب پناہ کی آیت آتی تو آپ پناہ مانگتے۔ اس کے بعد آپ نے رکوع فرمایا۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فرمایا اور آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا۔ اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تھا۔ بعد ازاں سجدہ فرما کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فرمانے لگے تو آپ کا سجدہ رکوع کے برابر تھا۔

١٦٥٨ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلَّى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے رمضان المبارک میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ آپ نے رکوع فرمایا۔ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فرماتے رہے۔ اتنی دیر تک جتنی دیر تک کہ آپ کھڑے رہے تھے۔ بعد ازاں آپ بیٹھے۔ تو رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي ارشاد فرماتے رہے۔ قیام کے برابر سجدہ فرمایا۔ تو آپ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قیام کے برابر فرماتے رہے۔ اسی طرح آپ نے صرف چار رکعتیں صبح تک ادا فرمائیں حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے بلانے تشریف لائے۔

بَابُ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز کیسے پڑھنی چاہیے

١٦٥٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نوافل رات و دن کی دو دو رکعتیں ہیں۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے!

١٦٦٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو دو رکعتیں ہیں۔ جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو صرف ایک رکعت پڑھ لے۔ تاکہ سب نماز طاق ہو جائے۔

١٦٦١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک وتر بنا لے ایک رکعت کے ساتھ۔

١٦٦٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنا۔ آپ سے منبر پر رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ دو دو رکعتیں ہیں جب

فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

١٦٦٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٦٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٦٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٦٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٦٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ

١٦٦٨ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لینی چاہیئے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعتیں ہیں۔ ہاں اگر فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنا لے ایک رکعت کے ساتھ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنا لے ایک رکعت کے ساتھ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مسلمان شخص نے دریافت کیا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کی نماز کس طرح ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنا لے ایک رکعت کے ساتھ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنا لے ایک رکعت کے ساتھ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھنی چاہیئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تجھے فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنا لے ایک رکعت کے ساتھ۔

وتر پڑھنے کا حکم

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز ادا فرمائی

يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا اے قرآن والو! وتر پڑھو کیونکہ اللہ جل شانہ طاق واحد ہے اور طاق کو ہی محبوب رکھتا ہے

۱۶۷۹ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز وتر پانچ وقت کی نماز کی طرح فرض نہیں لیکن وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے قبل نماز وتر کی ترغیب

۱۶۸۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو وتر پڑھ کر سونا۔ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا تیسرے فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔

۱۶۸۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی۔ ایک تو اول رات میں وتر پڑھنا۔ دوسرے فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔ تیسرے ہر ماہ تین دن روزے رکھنا۔

بَابُ هَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِيْ لَيْلَةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے (یعنی دو بار پڑھنے سے)

۱۶۸۲ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ رض قَالَ زَارَنَا اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَاَمْسٰى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدٍ فَصَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ اَوْتِرْ بِهِمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔

سیدنا حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان المبارک میں ایک دن میرے والد طلق بن علی میرے پاس تشریف لائے تو آپ شام تک رہے اور ہم سب کو رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے بعد ازاں آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں اپنے دوستوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی جب ایک وتر رہ گیا۔ تو ایک دوسرے شخص کو آگے کھڑا کیا اور وتر پڑھانے کا حکم فرمایا کہا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ایک رات میں وتر دو بار نہیں پڑھے جاتے۔

وَقْتُ الْوِتْرِ

١٤٨٣ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رض عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

١٤٨٤ عَنْ مَسْرُوقٍ رض عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَأَوْسَطِهِ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ۔

١٤٨٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

١٤٨٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

١٤٨٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

وتر کا وقت

سیدنا حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو رہتے۔ جب سحری کا وقت ہو جاتا تو آپ اٹھتے وتر ادا فرماتے۔ بعد ازاں اپنے بچھونے پر تشریف لے آتے۔ اگر آپ چاہتے تو اپنی بیوی کے پاس تشریف لے جاتے۔ جب اذان کی آواز ہوتی تو آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے۔ اگر آپ کو غسل کی حاجت ہوتی تو آپ غسل فرماتے۔ ورنہ وضو فرما کر نماز کو تشریف لے جاتے۔

مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ابتدائی، آخری اور درمیانی حصوں میں وتر پڑھا ہے۔ اور آپ کا وتر سحر تک ختم ہوتا۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے۔ اسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں۔ کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی حکم فرمایا ہے۔

صبح کی نماز سے قبل وتر پڑھنے کا حکم

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے وتر کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وتر کو صبح سے پہلے پڑھو۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وتر نماز فجر سے پہلے پڑھو۔

الْوِتْرُ بَعْدَ الْأَذَانِ

١٦٨٨ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى۔

فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا

سیدنا حضرت ابراہیم بن محمد سے مروی ہے آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا آپ حضرت عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے۔ اسی دوران نماز کی تکبیر ہوئی اور لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے جب آپ تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ فجر کی اذان ہو جائے تو کیا وتر پڑھنے چاہئیں کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پڑھنا چاہئیں خواہ تکبیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف بیان فرمائی۔ کہ حضور فجر کی نماز سے پہلے سو گئے تھے۔ حتیٰ کہ سورج نکل آیا بعد ازاں آپ نے نماز پڑھی!

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

١٦٨٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

١٦٩٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُوتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

١٦٩١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔

سواری پر وتر پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر ادا فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اونٹ پر وتر پڑھتے اور بیان فرماتے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر کی نماز ادا فرماتے۔

بَابُ كَمِ الْوِتْرُ

١٦٩٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

١٦٩٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

نماز وتر کی رکعتیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وتر آخری رات میں ایک رکعت ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وتر آخر رات میں ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگل میں ایک بسنے والے نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اور آخر رات میں وتر ایک رکعت

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

وتر کی ایک رکعت کو کس طرح پڑھا جائے

۱۶۹۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرْ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تو ختم کرنے لگے تو ایک مزید پڑھ لے۔ وہ سب طاق اور وتر ہو جائیں گے۔

۱۶۹۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت۔

۱۶۹۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی شخص کو فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے تو وہ ایک رکعت سابق رکعتوں کو وتر کر دیگی

۱۶۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا خَشِيْتُمُ الصُّبْحَ فَأَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وتر کی ایک رکعت ادا کر لو۔

۱۶۹۹ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں ایک رکعت وتر کی ہوتی۔ بعد ازاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ لیٹتے۔

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ

وتر کی تین رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں

۱۷۰۰ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

مروی ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مبارک میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ حضور چار رکعتیں ادا فرماتے جن کی خوبی اور طوالت کے متعلق مت پوچھئے۔ پھر چار رکعتیں ادا فرماتے جن کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ مت پوچھیے۔ بعد ازاں آپ تین رکعتیں ادا فرماتے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہؓ

۱۷۰۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔ بلکہ آپ تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں راویوں کا اختلاف

۱۷۰۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ فِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے آپ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ تلاوت فرماتے دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے رکوع سے قبل قنوت پڑھتے جب آپ وتر پڑھ چکتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس پڑھتے اور آخر میں بلند آواز سے کہتے۔

آخِرِهِنَّ الْقُدُّوسِ۔

١٧٠٣ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔

١٧٠٤ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَيَقُولُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ تلاوت فرماتے، دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور آخر میں سلام پھیرتے اور سلام پھیرنے کے بعد سبحان الملک القدوس تین دفعہ ارشاد فرماتے۔

الِاخْتِلَافُ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث میں ابو اسحاق پر راویوں کا اختلاف

١٧٠٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَفَعَهُ زُهَيْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے۔ زہیر نے اسے مرفوعاً روایت کیا۔

١٧٠٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعتوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

حبیب بن ابی ثابت پر راویوں کا اختلاف

١٧٠٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے آپ نے مسواک فرمائی اس کے بعد دو رکعتیں نماز پڑھ کر

نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى سِتًّا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

١٧٠٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتَّى سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

١٧٠٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

١٧١٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٧١١ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ۔

سو رہے۔ پھر اٹھے آپ نے مسواک فرمائی اور وضو کیا۔ دو رکعتیں پڑھیں حتیٰ کہ آپ نے چھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد وتر کی تین رکعتیں پڑھیں اور پھر دو رکعتیں پڑھیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک وقت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا آپ نے اٹھ کر وضو فرمایا۔ مسواک فرمائی اور آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔ آخر تک (یعنی)
پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں آپ سو رہے حتیٰ کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کی آواز سنی پھر اٹھے اور وضو فرمایا مسواک کی اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے پھر اٹھے اور مسواک فرمائی اور وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے آپ نے مسواک فرمائی پھر حدیث شریف بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں نماز ادا فرماتے اور تین وتر اور دو رکعتیں فجر کی فرض سے پہلے۔ پھر حضرت عمرو ابن مرہ نے یحییٰ ابن الجزار کی مخالفت فرمائی اور اس حدیث شریف کو یحییٰ ابن الجزار سے روایت کیا انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی۔ اور آپ کو کمزوری واقع ہو گئی تو آپ سات رکعتیں ادا فرماتے۔ حضرت عمارہ ابن عمیر نے یحییٰ ابن جزار کی مخالفت کی۔ آپ نے اس حدیث شریف کو یحییٰ ابن جزار سے روایت کیا۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

۱۷۱۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا أَسَنَّ وَ ثَقُلَ صَلَّى سَبْعًا۔

۱۷۱۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا۔ تو آپ سات رکعتیں ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوْبَ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابو ایوب سے مروی حدیث کے بارے میں زہری کے راویوں کا اختلاف

۱۷۱۳ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۳۔ سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وتر واجب ہیں۔ اب جس کا جی چاہے۔ وہ پانچ رکعتیں پڑھے جس کا جی چاہے تین رکعتیں ادا کرے اور جس کا جی چاہے تو وہ ایک رکعت پڑھے۔

۱۷۱۴ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

۱۷۱۵ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ

۱۷۱۵۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وتر واجب ہیں۔ جس کا دل چاہے پانچ رکعت پڑھے جس کا دل چاہے تین پڑھے اور جس کا دل چاہے ایک رکعت

۱۷۱۶ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْمَأَ إِيْمَاءً۔

۱۷۱۶۔ سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا جس کا جی چاہے۔ وہ وتر کی سات رکعتیں پڑھے جس کا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے۔ اور جس کا جی چاہے۔ وہ وتر کی تین رکعتیں پڑھے جس کا جی چاہے وہ ایک رکعت پڑھے اور جس کا جی چاہے وہ اشارہ کرے

كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِيْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

وتر کی پانچ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں اور وتر کی حدیث پاک میں حکم پر راویوں کا اختلاف کا بیان

۱۷۱۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۱۷۱۷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

١٧١٨ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ۔

١٧١٩ عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ۔

١٧٢٠ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

١٧٢١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ۔

١٧٢٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ

مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے درمیان میں سلام نہ پھیرتے نہ ہی گفتگو فرماتے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات یا پانچ رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرتے۔

سیدنا حضرت مقسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وتر کی سات رکعتیں ہیں اور پانچ سے کم نہیں ہیں۔ حکم نے فرمایا میں نے یہ ابراہیم سے بیان کیا آپ نے پوچھا مقسم نے کس سے سنا؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ جب میں حج کو گیا تو میری ملاقات مقسم سے ہوئی اور میں نے ان سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک معتبر شخص سے سنا اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں ادا فرماتے اور صرف آخر میں ہی تشریف فرما ہوتے۔

وتر کی سات رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ فربہ ہو گئے۔ تو آپ سات رکعتیں ادا فرماتے تھے اور آپ ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے۔ آپ دو رکعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد پڑھتے۔ اے میرے بیٹے اس طرح یہ کل نو رکعتیں ہو گئیں۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھنا چاہتے تو چاہتے کہ اسے ہمیشہ پڑھیں!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے۔ اس میں اللہ جل شانہ کی تعریف فرماتے اس کا ذکر کرتے اور

ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

دعا فرماتے۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر آپ نویں رکعت پڑھتے۔ پھر تشریف فرما ہوتے اور اللہ جل شانہٗ کی تعریف فرماتے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے۔ اس طرح ہمیں سنائی دیتا۔ بعد ازاں آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہو گئے اور آپ کو ضعف آگیا۔ تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے۔ اور آپ وتر کی چھٹی رکعت کے بعد فرما ہوتے۔ بعد ازاں کھڑے ہو جاتے۔ اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر ساتویں رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے۔ بعد ازاں دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

وتر کی نو رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں!

۱۷۲۳ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ کو منظور ہوتا تو وہ آپ کو جگا دیتا۔ رات میں آپ مسواک اور وضو فرماتے اور نو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ بیچ آٹھویں رکعت پڑھ کر ہی بیٹھتے تھے۔ آپ اللہ کی تعریف فرماتے۔ درود شریف پڑھتے اور دعا فرماتے۔ اور سلام نہ پھیرتے۔ اس کے بعد آپ نویں رکعت ادا فرماتے۔ اور بیٹھ کر اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی تعریف و حمد فرماتے درود شریف پڑھتے دعا مانگتے اس کے بعد آپ اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنائی دیتا۔ اس کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۴ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے بتایا کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا

صلی اللہ علیہ وسلم قلت من قال عائشۃ فأتیناہا فسلمنا علیہا ودخلنا فسألناہا قلت أنبئینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ عز وجل ما شاء أن یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضأ ثم یصلی تسع رکعات لا یجلس فیہن إلا فی الثامنۃ فیحمد اللہ ویصلی علی نبیہ ویدعو ثم ینہض ولا یسلم ثم یصلی التاسعۃ فیجلس فیحمد اللہ ویصلی علی نبیہ ویدعو ثم یسلم تسلیمۃ یسمعنا ثم یصلی رکعتین وہو جالس فتلک إحدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما أسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأخذ اللحم أوتر بسبع ثم صلی رکعتین وہو جالس بعد ما سلم فتلک تسع أی بنی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلی صلاۃ أحب أن یداوم علیہا۔

تک ہمیں ان کی خدمت میں باریابی نہیں ہوئی۔ ہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں تمام روئے زمین کے انسانوں سے زیادہ جاننے والا بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کون؟ آپ نے بیان فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اس کے بعد ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام کیا اور اندر گئے ہم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ جب اللہ کو منظور ہوتا رات کو آپ کو رات کے وقت اٹھا دیتا آپ مسواک اور وضو فرماتے۔ بعد ازاں نو رکعت پڑھتے اور صرف آٹھویں رکعت کے بعد ہی تشریف فرما ہوتے۔ اس کے بعد اللہ عز و جل کی تعریف بیان کرتے اور درود پڑھتے اور دعا مانگتے۔ بعد ازاں آپ نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھ کر اللہ عز و جل کی تعریف فرماتے۔ اس کا پڑھتے اور دعا مانگتے۔ بعد ازاں آپ سلام پھیرتے اس طرح کہ ہمیں سنائی دیتا۔ بعد ازاں دو رکعت آپ بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اے بیٹے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ سات رکعت کی ادائیگی فرماتے پھر سلام کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ نو ہوئیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہتے۔

۱۷۲۵ عن عائشۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم یصلی رکعتین وہو جالس فلما ضعف أوتر بسبع رکعات ثم صلی رکعتین وہو جالس۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے پھر دو بیٹھ کر۔ جب آپ کمزور ہو گئے تو سات رکعت پڑھتے اور پھر دو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۶ عن عائشۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع ویرکع رکعتین وہو جالس۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت وتر ادا فرماتے اور دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۷ عن سعد بن ہشام أنہ قال

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن أم المؤمنين عائشة قالت لها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يصلي من الليل ثمان ركعات ويوتر بالتاسعة ويصلي ركعتين وهو جالس۔

کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں ادا فرماتے اور نویں رکعت سے انہیں طاق کرتے۔ اس کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

١٧١٨ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل تسع ركعات

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے۔

باب كيف الوتر بإحدى عشرة ركعة

وتر کی گیارہ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں

١٧١٩ عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة ويوتر منها بواحدة ثم يضطجع على شقه الأيمن۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سے ایک وتر کی ہوتی۔ بعد ازاں اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

باب الوتر بثلاث عشرة ركعة

وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھنا

١٧٢٠ عن أم سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة ركعة فلما كبر وضعف أوتر بسبع۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ ضعیف ہو گئے تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھتے۔

باب القراءة في الوتر

وتر میں کلام مجید کی کتنی آیات پڑھی جائیں

١٧٢١ عن أبي مجلز أن أبا موسى كان بين مكة والمدينة فصلى العشاء ركعتين ثم قام فصلى ركعة أوتر بها يقرأ فيها بمائة آية من النساء ثم قال ما ألوت أن أضع قدمي حيث وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم قدميه وأن أقرأ بما قرأ به رسول الله صلى الله عليه

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے۔ آپ نے عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ان کے بعد کھڑے ہو گئے اور وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورۃ النساء کی سو آیات پڑھیں۔ بعد ازاں فرمایا کہ میں نے اس امر میں کوتاہی نہیں کی کہ اپنے قدم اس مقام پر رکھوں جہاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک رکھے ہیں۔ اور وہ کچھ پڑھوں جو حضور

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

۱۴۲۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۱۴۲۳ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۱۴۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۱۴۲۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ

۱۴۲۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

۱۴۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ

پڑھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا ہے۔

وتر میں قراءت کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے جب آپ سلام پھیرتے تو تین دفعہ سبحن الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے اور سلام کے بعد تین دفعہ سبحن الملک القدوس فرماتے۔ اور تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے اور آپ سلام کے بعد ارشاد فرماتے سبحن الملک القدوس اور تیسری دفعہ سبحن الملک القدوس بلند آواز سے ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يُطَوِّلُ فِي الثَّالِثَةِ۔

سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔ اور جب آپ سلام پھیر کر فارغ ہو جاتے تو آپ تین دفعہ سبحان الملک القدوس فرماتے اور تیسری دفعہ بلند فرماتے۔

۱۷۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔

۱۷۳۱ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سیدنا حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس بھی پڑھتے۔

۱۷۳۲ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

حضرت ابن ابزیٰ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۳۳ اخبرنا یحییٰ بن موسیٰ حدثنا محمد بن ... عن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ عن ابیہ۔

۱۷۳۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے۔ جب آپ فارغ ہو جاتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

۱۷۳۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ۔

اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرماتے جب آپ فارغ ہوتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے اور تیسری دفعہ بلند آواز سے فرماتے۔

۱۴۲۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ تلاوت فرماتے۔

۱۴۲۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم کی تلاوت فرماتے

۱۴۲۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت کس نے کی؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے۔

بَابُ الدُّعَآءِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں دعا کا بیان

۱۴۲۸ عَنِ الْحَسَنِ رض عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

سیدنا حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے اور فرمایا انہیں وتر کے قنوت میں پڑھا کرو۔ اللھم اھدنی فیمن ھدیت آخر تک۔ یعنی اے اللہ مجھے ان لوگوں کی طرح ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت بخشی اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ تندرست رکھ جنہیں تو نے تندرست رکھا اور میری ان لوگوں کے ساتھ حفاظت فرما جن کی تو نے حفاظت فرمائی۔ اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے مجھے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے اس برائی سے بچا جو کچھ تو نے مقدر کیا ہے۔ تو حکم دیتا ہے تجھے کوئی حکم نہیں دے سکتا۔ جس کا تو دوست ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا تو بہت برکت

تعاليت۔

١٧٤٩ـ عن الحسن بن علي قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم هؤلاء الكلمات في الوتر قال قل۔

اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني الخ

والا اور بہت بلند ہے۔

سیدنا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سکھلائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو کہہ

اللهم اهدني فيمن هديت وبارك لي فيمن عافيت وتولني الخ

١٧٥٠ـ عن علي بن أبي طالب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں اللهم إني أعوذ الخ پڑھتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا طلب کرتا ہوں اور تیرے غصے سے تیری معافی کی پناہ کا طالب ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ ایسا ہے جیسے تو نے اپنی تعریف آپ فرمائی۔

ترك رفع اليدين في الدعاء في الوتر

وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ بلند نہ کرنا

١٧٥١ـ عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا في الاستسقاء قال شعبة فقلت لثابت أنت سمعته من أنس قال سبحان الله قلت سمعته قال سبحان الله۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور کسی بھی دعا کے سوا اپنے دست مبارک کو صرف دعائے استسقاء میں بلند فرماتے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت سے معلوم کیا کیا آپ نے یہ حدیث شریف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ میں نے پوچھا سنی ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ

نوٹ: آپ نے تعجب سے فرمایا یعنی حدیث پاک کہ سنی کیوں نہیں۔ اس حدیث شریف میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت نہیں۔ لیکن دیگر احادیث شریفہ سے ہاتھ کا اٹھانا اور دعاؤں میں بھی آیا ہے۔

باب قدر السجدة بعد الوتر

نماز وتر پڑھنے کے بعد سجدہ کرنے کی مقدار

١٧٥٢ـ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي إحدى عشرة ركعة فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر بالليل سوى ركعتي الفجر فيسجد قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک سوائے سنت فجر کے گیارہ رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اس قدر سجدہ فرماتے جتنی دیر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات قرآنی کی تلاوت کرے۔

اَلتَّسْبِيْحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ

١٧٤٣ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

١٧٤٤ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

١٧٤٥ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

١٧٤٦ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَرْفَعُ۔

١٧٤٧ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

١٧٤٨ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ...
كَانَ يُوْتِرُ ...

نمازِ وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد تلاوت فرماتے اور سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ بلند آواز سے سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین دفعہ بآواز بلند سبحان الملک القدوس کہتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد تلاوت فرماتے۔ جب آپ اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے اور تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرماتے جب آپ سلام پھیرتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔ تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے بعد ازاں اٹھتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرماتے اور ان سے فارغ ہو کر آپ سبحان الملک القدوس فرماتے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ بَیْنَ الْوِتْرِ وَبَیْنَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

١٧٥٩ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّیْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوْتِرُ فِیْهَا وَرَكْعَتَیْنِ جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَاِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

١٧٦٠ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

١٧٦١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

١٧٦٢ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

وَقْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

١٧٦٣ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

١٧٦٤ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ

وتر اور فجر کی دو سنتوں کے درمیان نفل پڑھنا جائز ہے

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق دریافت کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے تھے جن میں سے نو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھتے۔ ان نو میں وتر ادا فرماتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے جب آپ رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع و سجدہ فرماتے اور ایسا وتر کے بعد کرتے اور جب صبح کی اذان سنتے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں یعنی فجر کی سنتیں ادا فرماتے۔

نماز فجر کی سنتوں کی تاکید

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل کی چار رکعتوں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل اور بہتر ہیں۔

فجر کی دو سنتوں کا وقت

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پر جانے سے قبل ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا فرماتے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر کی روشنی ظاہر ہوتی۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ

مَعَنَى رَكْعَتَيْنِ۔

دو رکعتیں ادا فرماتے

اَلْاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ

نمازِ فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں طرف لیٹنا

١٧٦٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ موذن جب فجر کی پہلی اذان دے کر چپ ہو جاتا تو حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں فرض سے پہلے ادا فرماتے۔ لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر آپ دائیں پہلو پر لیٹتے

بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

رات کو عبادت شروع کر کے پھر ترک کر دینے والے کی مذمت

١٧٦٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ فلاں شخص کی طرح مت ہو جاؤ۔ وہ پہلے رات کو عبادت کرتا تھا اور بعد ازاں ترک کر دی۔

١٧٦٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح مت بنو جو رات کو پہلے عبادت کیا کرتا تھا اور پھر اس نے عبادت چھوڑ دی۔

بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کا وقت

١٧٦٨ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں ہلکی پھلکی ادا فرماتے تھے

١٧٦٩ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٧٠ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلٰوةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور نماز کے درمیان ہلکی رکعتیں پڑھتے

١٧٧١ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٧٢ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام فجر کی اذان و تکبیر کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

١٧٧٣ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صبح سے قبل دو رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے

١٧٧٤ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھ لیتے۔

١٧٧٥ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب موذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے

١٧٧٦ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ موذن جب اذان فجر دے کر خاموش ہو جاتا اور نماز پڑھنے کے لیے جاتا۔ اور جماعت کھڑی ہونے سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٧٧ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر شروع ہونے سے قبل دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٧٨ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر طلوع ہوتی تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٧٩ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب فجر طلوع ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو ہلکی رکعتیں ہی ادا فرماتے۔

١٧٨٠ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٨١ عن حفصة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين قبل الفجر وذلك بعدما يطلع الفجر

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر نمودار ہو جاتی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے قبل دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٨٢ عن حفصة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أضاء له الفجر صلى ركعتين۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

١٧٨٣ عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والإقامة من صلاة الفجر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فجر کے وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٨٤ عن أبي سلمة أنه سأل عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل قالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة يصلي ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين وهو جالس فإذا أراد أن يركع قام فركع ويصلي ركعتين بين الأذان والإقامة في صلاة الصبح۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے بعد ازاں وتر پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع فرمانے لگتے تو کھڑے ہو جاتے۔ اور اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرماتے یہ آپ کی نماز فجر ہے۔

١٧٨٥ عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي ركعتي الفجر إذا سمع الأذان ويخففهما۔

قال أبو عبد الرحمن هذا حديث منكر

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں اذان سن کر پڑھتے۔ اور ان میں تخفیف فرماتے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

١٧٨٦ عن السائب بن يزيد أن شريحا الحضرمي ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوسد القرآن۔

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شریح حضرمی کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رات بھر قرآن کی تلاوت کرتے اپنے سر کو تکیہ پر نہیں رکھتے! واللہ ورسولہ اعلم۔

یتوسد القرآن کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور سوتے نہیں تھے۔

باب من كان له صلاة بالليل فغلبه عليها النوم

ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات کو نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے۔

١٧٨٧ عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من امرئ تكون له

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلوٰةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلوٰتِهٖ وَ كَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ۔

ارشاد فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑھتا ہو اور پھر نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اللہ عزوجل بھلا ایسے نماز کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کی نیند اس کے لیے صدقہ ہو جائے گی۔

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ صَلوٰةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهٗ اَجْرَ صَلوٰتِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کو کوئی نماز ادا کرتا ہو پھر سو جانے کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکے تو اللہ عزوجل بھلا کر اس کے لیے صدقہ ہو جائیگا۔ اور اس کے لیے نماز کا ثواب لکھا جائیگا۔

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

قال ابو عبد الرحمٰن ابو جعفر الرازی لیس بالقوی فی الحدیث

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی ارشاد فرمایا۔ جیسے اوپر گزرا۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی سند میں ابو جعفر رازی حدیث شریف میں قوی نہیں۔

بَابُ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِى الْقِيَامَ فَنَامَ

ایک شخص اپنے بستر پر آیا اور وہ رات کو اٹھنے کی نیت رکھتا تھا لیکن سو جانے سے اٹھ نہ سکا!

[illegible] عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِىْ اَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ خَالَفَهُ سُفْيَانُ

سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیے آئے لیکن اس کی نیت رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی ہو۔ لیکن اس کی صبح تک سو جائے تو اسے نیت کا ثواب ملے گا! اور اس کا سونا اس کے پروردگار کے نزدیک اس کے لیے صدقہ ہوگا

[illegible] عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ مَوْقُوْفًا

امام نسائی فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے حبیب ابن ابی ثابت کی مخالفت کی۔ اور اسے حضرت ابو الدرداء سے روایت کیا۔ یہ آپ کا قول تھا۔ حضور کا ارشاد نہ تھا۔

بَابُ كَمْ يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ

١٠٩٢ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ ذٰلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

اگر کوئی شخص نیند یا علالت کی وجہ سے رات کو نماز نہ پڑھ سکے تو وہ دن کے وقت کتنی رکعتیں ادا کرے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند یا علالت کے باعث نماز ادا نہ فرما سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

بَابُ مَتَى يَقْضِي مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

١٠٩٣ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

١٠٩٤ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ قَالَ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

١٠٩٥ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ أَوْ كَأَنَّهُ أَدْرَكَهُ۔

١٠٩٦ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ

جو شخص رات کو اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکے، تو وہ دن کے وقت کیسے پڑھے!

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص رات کو اپنے وظائف پڑھے یا اس میں سے کچھ نہ پڑھ سکے اور سو جائے بعد ازاں فجر کی نماز سے ظہر تک پڑھ لے تو گویا اس کو رات کے پڑھنے کی طرح ثواب ملا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصے سے سو جائے۔ بعد ازاں اسے صبح کی نماز سے ظہر تک ادا کرے تو اسے رات کی طرح ثواب ملے گا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کے رات کے نوافل عبادات ادا نہ ہو سکیں بعد ازاں وہ انہیں سورج کے ڈھلنے سے ظہر کے وقت تک ادا کرے تو گویا اس نے عبادات کا وہ وقت پا لیا۔

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی رات کی عبادات قضا ہو جائیں

فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ أَوْ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ۔

بھلا اس کو اسے ظہر سے قبل ادا کرے تو اسے رات کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ

فرض نمازوں کے سوا دن رات میں بارہ رکعتیں ادا کرنے کا ثواب

١٧٩٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتوں کو پابندی سے ادا کرے وہ جنت میں جائے گا (وہ بارہ رکعتیں یہ ہیں) چار رکعتیں ظہر سے قبل دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے قبل ہیں۔

١٧٩٨ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پابندی سے بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنا دیتے ہیں چار رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

١٧٩٩ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص دن رات میں فرض نماز کے سوا بارہ رکعتیں ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

١٨٠٠ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذَلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى

سیدنا حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ جمعہ سے قبل بارہ رکعتیں ادا فرماتے ہیں اس کے متعلق آپ نے کیا سنا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عنبسہ بن ابی سفیان سے بیان فرماتے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو

المكتوبة بنى الله له عز وجل بيتا في الجنة.

شخص فرض کے سوا بارہ رکعات ادا کرے اور ان کی بارہ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۰۱ - عن أم حبيبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى في يوم ثنتي عشرة ركعة بنى الله عز وجل له بيتا في الجنة.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر تعمیر فرماتے ہیں۔

۱۸۰۲ - عن يعلى بن أمية قال لما قدمت الطائف دخلت على عنبسة بن أبي سفيان وهو بالموت فرأيت منه جزعا فقلت إنك على خير فقال أخبرتني أختي أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى ثنتي عشرة ركعة بالنهار أو بالليل بنى الله عز وجل بيتا في الجنة.

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں طائف گیا۔ تو حضرت عنبسہ بن ابی سفیان کو قریب مرگ پایا اور میں نے آپ کو بے قرار دیکھ کر عرض کیا کہ آپ تو نیک آدمی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری بہن ام حبیبہ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن یا رات کو بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر تعمیر فرماتے ہیں۔

۱۸۰۳ - عن أم حبيبة بنت أبي سفيان قالت من صلى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له بيتا في الجنة قبل الظهر أربعا وبعدها ركعتين وبعد المغرب ركعتين وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر.

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے چار ظہر سے قبل اور دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے قبل تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۰۴ - عن أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثنتي عشرة ركعة من صلاهن بنى الله له بيتا في الجنة أربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعد الظهر وركعتين قبل العصر وركعتين بعد المغرب وركعتين قبل صلاة الصبح.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ چار ظہر سے قبل اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۸۰۵ - عن أم حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له بيتا في الجنة أربعا قبل الظهر وثنتين بعدها وثنتين قبل العصر وثنتين بعد المغرب وثنتين قبل الصبح.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۸۰۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز فرض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کیا جائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو عصر سے پہلے دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۸۰۷- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فرائض کے سوا دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا۔

۱۸۰۸- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جس شخص نے رات دن بارہ رکعتیں فرائض کے علاوہ پڑھیں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنا دے گا۔

۱۸۰۹- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعات سوائے فرض کے پڑھیں اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائے گا۔

۱۸۱۰- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھے تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۱- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا۔

۱۸۱۲- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا۔

۱۸۱۳- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فرائض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص

رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

فرض کے سوا ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے۔ اس کے لیے اللہ جل شانہ جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۱۵ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ۔

سیدنا حضرت حسان ابن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عنبسہ کی وفات نزدیک آئی تو آپ بے قرار تھے۔ لوگوں نے آپ کو تسلی دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اور چار ظہر کے بعد، اللہ جل شانہ اس کے گوشت پوست کو حرام فرما دے گا جہنم سے۔ میں نے جب سے ان کو سنا ہے نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۶ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبِيبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسُّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کے حبیب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان شخص چار رکعتیں ظہر کے بعد پڑھے تو اگر اللہ نے چاہا جہنم کی آگ اس کے چہرے کو بھی نہ لگے گی۔

۱۸۱۷ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ جل شانہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔

۱۸۱۸ عن ام حبيبة قالت من ركع اربع ركعات قبل الظهر ... عن ام حبيبة عن النبي صلى الله عليه وسلم ... قبل الظهر واربعا بعدها حرمه الله على النار قال ابو عبد الرحمن مكحول لم يسمع من عنبسة شيئا۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

۱۸۱۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت محمد ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ کی موت کا وقت نزدیک آیا تو آپ بے چین ہو گئے آپ نے فرمایا۔ مجھ سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ظہر سے قبل چار رکعتوں اور بعد کی چار رکعتوں کی حفاظت کرے تو اللہ

عَلَى النَّارِ۔

١٨٢٠ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ

انتهى كتاب الصلاة

حق تعالیٰ اس پر جہنم حرام فرما دے گا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھے اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی

نماز کی کتاب ختم شد

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب الجنائز

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ

موت کی خواہش کا بیان

١٨٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو شاید اور زیادہ نیکی کرے۔ اور اگر برا ہے تو شاید بدی سے توبہ کرے۔ زندگی بہر حال اس کے لیے بہتر ہے۔

١٨٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعِيشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ تم میں سے اگر کوئی شخص صالح اور نیک ہے۔ تو شاید زندہ رہے اور نیک عمل اس کے لیے بہتر ہوں اور اگر گناہ گار ہے تو شاید توبہ کرے۔

١٨٢٣ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا اس مصیبت کی وجہ سے نہ کرے جو اسے دنیا میں پہنچی لیکن اسے دعا یوں کرنی چاہیے اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو۔ اور اس وقت اٹھا لے جب کہ میرے لیے مرنا افضل اور بہتر ہو۔

١٨٢٤ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو تکلیف پہنچے اس کی بنیاد پر نہ موت کی تمنا کرے اگر موت کی تمنا کرے تو اس طرح دعا کرے کہ

اے اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے تو مجھے

كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

تندرستی ہو اور جب مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

۱۸۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ

۱۸۲۶ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ سَبْعًا وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهٖ۔

موت کی دعا کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ موت کے لیے دعا نہ کرو اور نہ اس کی تمنا کرو اگر دعا کرنا ضروری ہی ہو تو یوں کہے۔ یا اللہ جب تک میرے لیے زندگی اچھی یا بہتر ہے مجھے تندرست رکھ اور جب میرے لیے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔

سیدنا حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے شکم مبارک میں سات داغ لگوائے۔ آپ فرمانے لگے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے ورنہ میں مرض کی شدت اور تکلیف کی وجہ سے موت کی دعا کرتا۔

كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۲۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ۔

موت کا ذکر بکثرت کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ موت کو بکثرت یاد کرو کیونکہ یہ لذتوں کو مٹانے والی ہے۔

نوٹ: اس کا مطلب یہ ہے کہ موت کی وجہ سے انسان برائیوں سے رکتا اور نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے نیز گناہوں سے تائب ہوتا ہے اور اس [illegible] کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ وقت بے جا رنج و غم کی عادت جاتی رہے گی [illegible] کا خوف ہے۔ مثلاً انسان کے لیے خوشی اور رنج دونوں ضروری ہیں [illegible] رنج و غم افلاس و تنگی [illegible] کی وجہ ہوتی ہے

ہجوم غم [illegible] دیتا ہے لطف خواب سے
سلانا بھی ہوتا ہے اسی اضطراب سے

۱۸۲۸ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

يَقُوْلُ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنا جب تم کسی بیمار شخص کے نزدیک آؤ جو قریب المرگ ہو تو اس کے لیے حضرت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی دعا کرو کیونکہ تمہاری دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب میرے خاوند ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہو اے اللہ ہم کو اور ابوسلمہ کو بخش دے۔ اور اس کے بعد مجھ کو اس سے بہتر عنایت فرما۔ تو اللہ نے اس کے بعد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دیا۔

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ

میت کو تلقین کرنا

۱۸۱۹ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مرنے والے کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ۔

نوٹ: یعنی اس کے قریب اس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگے۔

۱۸۲۰ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مرنے والے کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ۔

بَابُ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

مسلمان کی موت کی نشانی

۱۸۲۱ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے۔

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر مرنے کے وقت اس قدر شدت ہوتی ہے کہ اس کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔ اور دنیا میں اس کے گناہ مٹانے کے لیے یہ بھی ہوتا ہے یہ ذریعہ کہ وہ اللہ کے پاس گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو کر جائے گا۔

۱۸۲۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مسلمان کی موت کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے۔

شِدَّةُ الْمَوْتِ

موت کی سختی

۱۸۲۳ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی وذاقنتی ولا أکرہ شدۃ الموت لأحد أبدا بعد ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مروی ہے کہ رخصت ہوگئے تھے جب آپ میرے سینہ اور ٹھوڑی کے درمیان تھے۔ اب میں کسی شخص کے لیے موت کو برا نہیں سمجھتی جب سے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ موت کی سختی برائی کی دلیل نہیں بلکہ بہتر اجر اور باعث ترقی درجات و بخشش و مغفرت ہے۔

الموت یوم الاثنین

پیر کے دن موت کا آنا

۱۸۲۴ عن انس قال آخر نظرۃ نظرتہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر فاراد ابو بکر ان یرتد فاشار الیہم ان امکثوا والقی السجف وتوفی من آخر ذلک الیوم وذلک یوم الاثنین۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری بار حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جب آپ نے پردہ اٹھایا اور لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے کھڑے تھے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا۔ اور اسی دن کے آخری حصہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور یہ سوموار کا دن تھا۔

الموت بغیر مولدہ

وطن کے سوا کسی اور جگہ فوت ہونے کی فضیلت

۱۸۲۵ عن عبد اللہ بن عمرو قال مات رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی تھی وہیں اس کا انتقال ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ افسوس کہ اس کی موت کہیں اور ہوئی ہوتی لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا مسلمان جب اپنے اصلی وطن کے سوا کسی اور جگہ فوت ہوتا ہے۔ تو جنت میں اسے پیدائش کی جگہ سے لے کر اس کے پاؤں کے آخری نشانات پڑنے کی جگہ تک جگہ دی جاتی ہے

نوٹ: قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ قل سیروا فی الارض یعنی فرما دیجئے کہ زمین میں سفر کرو۔ اس حدیث شریف سے مسافرت اور غربت کی فضیلت معلوم ہوئی جب کہ کسی برے کام کے لیے نہ ہو۔ بلکہ جہاد اور رزق حلال وغیرہ کے کمانے کے لیے ہو۔

باب ما يلقى به المؤمن من الكرامة عند خروج نفسه

مرتے وقت مومن کی تکریم کا بیان

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا حضر المؤمن أتته ملائكة الرحمة بحريرة بيضاء فيقولون اخرجي راضية مرضيا عنك إلى روح الله وريحان ورب غير غضبان فتخرج كأطيب ريح المسك حتى أنه ليناوله بعضهم بعضا حتى يأتون به باب السماء فيقولون ما أطيب هذه الريح التي جاءتكم من الأرض فيأتون به أرواح المؤمنين فلهم أشد فرحا به من أحدكم بغائبه يقدم عليه فيسألونه ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فيقولون دعوه فإنه كان في غم الدنيا فإذا قال أما أتاكم قالوا ذهب به إلى أمه الهاوية وإن الكافر إذا احتضر أتته ملائكة العذاب بمسح فيقولون اخرجي ساخطة مسخوطا عليك إلى عذاب الله عز وجل فتخرج كأنتن ريح جيفة حتى يأتون به باب الأرض فيقولون ما أنتن هذه الريح حتى يأتون به أرواح الكفار.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان کی موت قریب ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے روح! تو راضی خوشی حالت میں اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے راضی ہے نکل۔ اور اللہ کی رحمت اور اس کے رزق سے اپنے پروردگار کی طرف چل جو ناراض نہیں ہے۔ پھر فرشتے اس روح کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور وہ روح عمدہ مشک کی طرح خوشبودار ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے فرشتے آسمان کے دروازے پر لے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ کیسی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے۔ پھر اس کو مسلمانوں کی روحوں کے پاس لاتے ہیں پس اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہیں جیسے تم میں سے کوئی اپنے گمشدہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اور سب اس سے سوالات کرتے ہیں کہ فلاں شخص کس حال میں ہے اور فلاں کس حال میں ہے پھر کہتے ہیں کہ ابھی اس کو چھوڑ دو کہ ابھی تو یہ دنیا کے غم میں تھا جب وہ کہتا ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں آیا تو کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں گیا۔ اور کافر جب مرنے کے قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکل تو اللہ کے عذاب کی طرف ناراض ہو کر اور اللہ جل جلالہ تجھ سے ناراض ہے۔ پھر وہ نکلتی ہے مردار کی طرح بدبودار جو سڑ گئی ہو۔ پھر اسے زمین کے دروازے پر لاتے ہیں اور فرشتے پوچھتے ہیں کہ کیا بدبو ہے یہاں تک کہ اسے کافروں کی روحوں میں لے جاتے ہیں۔

في من أحب لقاء الله

اللہ کی ملاقات چاہنے والا شخص

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ قَالَ شُرَيْحٌ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ.

ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ شریح فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ام المومنین! سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ اگر اسی طرح ہے تو ہم تمام ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ کہنے لگا حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ تعالیٰ اس کو چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ لیکن ہم میں سے موت کو ناپسند کرنے والا کوئی شخص بھی نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب نگاہ تنگ ہو جائے اور سینے میں سانس آ جائے اور مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرمائے گا اور جو شخص اللہ سے نہ ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے نہ ملنا چاہے گا اس لئے کہ نزع کے وقت میں مسلمان کو خوشی ہوتی ہے جب کہ کافر غمگین اور ملول ہوتا ہے۔

١٨٣٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ جب کوئی بندہ مجھ سے ملاقات چاہتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں بھی اسے نہیں ملنا چاہتا۔

۱۸۳۹ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند و برا جانے گا اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا جانے گا۔

۱۸۴۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہے گا۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند و برا جانے گا اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا جانے گا۔

۱۸۴۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند جانے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند جانے گا۔ عمرو نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ سے ملنا کیسا ہے؟ موت سے ملنا ہے تو ہم میں سے ہر شخص برا جانتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، یہ بات مرتے وقت ہے۔ جب مرتے وقت کسی شخص کو اللہ کی رحمت اور مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جب اسے اللہ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

تَقْبِيْلُ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینا

۱۸۴۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان

بوسہ دیا اور حضور کا وصال شریف ہو چکا تھا۔

۱۸۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ.

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان) بوسہ دیا۔ حالانکہ حضور کا وصال شریف ہو چکا تھا۔

۱۸۴۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنُحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مِتَّهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے مکان میں تشریف لائے حتیٰ کہ آپ اتر کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور کسی سے گفتگو نہیں فرمائی۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے اور اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھاری دار کپڑے میں لپیٹ دیا جا چکا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا چہرہ انور کھولا آپ پر جھک گئے۔ بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر عرض کیا میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ آپ کی وفات دوبارہ نہیں فرمائے گا جس موت کا ہونا مقدر تھا وہ ہو چکی۔

اولیاء اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی روحانی و جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اپنی قبروں میں اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان کی زندگی عام لوگوں کی طرح نہیں وہ سنتے ہیں دیکھتے ہیں جانتے ہیں اور کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں۔ اپنی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اور مشکلین کی مشکلات حل فرماتے ہیں اور عالم دنیا میں ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے امتی کی آواز اور زیارت کی صورت کے تصور سے مشغول ہوں تو بھی جس طرح چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ بطریق اولیٰ ہے۔ قرآن سے یوں ثابت کیا جا سکتا ہے۔

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات الخ

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں قتل کیے جانے والوں کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر زندہ ہیں اور ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الخ

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ گمان بھی نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ اشرف علی شاہ

سے انہیں مدینے منتقل کر کے جو کچھ ثابت فرمایا ہے وہ اس پر کافی اور شافی ہیں۔

قرآن پاک کی ان آیات مقدسہ کے بعد احادیث شریفہ میں حیات انبیاء کے متعلق بعض ارشادات حسب ذیل ہیں۔

٭ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ فی مسندہ امام بیہقی حیات الانبیاء)

(۱) حضرت یوسف بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ثابت بنانی کو حمید طویل سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیا تمہیں کوئی ایسی حدیث شریف پہنچی ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی قبر میں نماز پڑھتا ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں (البتہ ہم لوگوں کو) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تو وہی ہیں جو اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فرشتہ ہے۔ اور وہ میری قبر انور پر کھڑا ہے۔ کہ جو درود شریف پڑھنے والے شخص کا درود وہ فرشتہ مجھے پہنچا دیتا ہے۔

اس قسم کی بے شمار احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم وفات شریف کے بعد ایسا ہے۔ جیسے حیات مقدسہ میں تھا۔ نیز آپ درود شریف پڑھنے والوں کا نام ونسب درود شریف بھیجے میں سمجھتے ہیں۔ حضور نے شب معراج میں آپ کی جماعت انبیاء کرام علیہم السلام کی دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر انور میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ لہٰذا دوسروں کو زندگی بخشنے والا کبھی مردہ نہیں ہو سکتا۔

تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

١٨٤١ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالُوا هٰذِهِ بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ فَلَا تَبْكِي أَوْ فَلِمَ تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

میت کو ڈھانپ دینا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کو احد کے دن لائے اور (کافروں نے آپ کے) اعضاء کاٹ دیئے تھے۔ آپ کی میت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی۔ آپ پر ایک کپڑا اوڑھا ہوا تھا۔ میں نے اسے کھولنے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائے جانے کا حکم فرمایا۔ جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مت رو یا کیوں روتی ہے اس کے جنازہ کو اٹھائے جانے تک فرشتے اس پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہے۔

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

١٨٤٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

١٨٤٤ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ۔

١٨٤٥ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلَتْ عَمَّتُهُ تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ

میت پر رونا کیسا ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بچی جب مرنے لگی یعنی جان کنی کی حالت میں تھی تو آپ نے اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا بعد میں اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے۔ وہ آپ کی گود ہی میں وصال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ آنحضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام ایمن! آپ رو رہی ہیں اللہ کے رسول تمہارے پاس موجود ہیں۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود رو رہے ہیں۔ تو میں کیوں نہ روؤں آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تو نہیں رو رہا یہ تو رحمت ہے حضرت حق تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کے سینے سے روح نکلتی ہے اس کی جان پہلو سے نکلتی ہے پھر بھی وہ اللہ کی حمد و ثنا ہر حال میں شکر گزار رہتا ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں ہائے میرے والد آپ اللہ کے نزدیک ہو گئے ہائے میرے باپ! آپ کی وصال کی خبر ہم جبرئیل علیہ السلام کے پاس پہنچاتی ہوں ہائے میرے باپ آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس میں ہے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ تو میں ان کا چہرہ کھول کھول کر دیکھتا اور روتا تھا لوگ مجھے منع کرتے تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہ فرمایا۔ میری پھوپھی بھی رونے لگیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس پر مت روؤ کیونکہ فرشتے مسلسل اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں۔

بِأَجْرِهِمَا حَقٌّ وَعَشْرَةٌ.

النَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ

۱۸۴۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ.

اور آپ نے اس کو اٹھایا۔

چلا کر رونا منع ہے

سیدنا حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لائے تو دیکھا کہ ان پر بیماری غالب ہے۔ آپ نے انہیں بلند آواز سے پکارا انہوں نے جواب نہ دیا۔ آپ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ اے ابو ربیع اللہ کے سامنے ہم مغلوب ہو گئے ہیں یعنی کہ تم کو بچا نہ سکے اور [illegible] رونا شروع کر دیا۔ ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہیں کچھ نہ کہو لیکن جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی شخص نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا موت۔ تب ان کی بیٹی نے عرض کیا۔ مجھے توقع تھی کہ آپ شہید ہو جائیں گے کیونکہ آپ جہاد کا سامان تیار کر چکے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے انہیں ان کی نیت کے مطابق ثواب عنایت فرمایا۔ تمہارے خیال میں شہادت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی سات قسمیں ہیں۔ جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو وہ شہید ہے۔ جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے۔ جو شخص عمارت کے نیچے آ کر فوت ہو وہ شہید ہے۔ جو ذات الجنب کے مرض سے مرے وہ شہید ہے۔ جل کر مرنے والا شہید ہے۔ جو عورت بچہ جنتے وقت مرے وہ شہید ہے (یا پیدائش کے بعد مرے)۔

[illegible]- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صِئْرِ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَ الْأَبْعَدِ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت زید بن حارثہ اور جناب جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اور اس بات کا رنج و غم آپ کے چہرہ پر تھا میں آپ کو دروازہ کی دراڑ سے دیکھ رہی تھی اسی دوران ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا حضرت جعفر کی گھر والیاں رو رہی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے اور انہیں منع فرمائیے۔ وہ گیا اور اس نے منع کیا جب واپس وہ پھر آئے اور عرض کیا میں نے منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں آپ نے ارشاد فرمایا جائیے اور انہیں منع فرمائیے۔ آپ دوبارہ گئے اور آ کر عرض کیا۔ میں نے انہیں منع کیا اور وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے اور ان کے منہ پر مٹی ڈالیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ناک خاک آلود کرے اللہ کی قسم تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور اللہ تو ایسا کرنے والا بھی نہیں۔

ماتم گریہ و بکا اور رنج و غم قرآن و حدیث کی نظر میں

رنج و غم دل کے صدمہ سے پیدا ہوتا ہے اور گریہ و بکا اس کا نتیجہ ہے۔ رنج و غم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک دنیوی مال و اولاد کا غم دوسرا دینی و حقیقی کا غم۔ اس پہلی قسم کے متعلق حضرت شرف الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان شیخ منیری کا معروف کتاب [illegible] میں فرماتے ہیں۔

غم دین خور کہ غم غم دین است
ہمہ غمہا فروتر ازیں است
غم دنیا مخور کہ بیہودہ است
ہیچ کس در جہاں نیاسودہ است

پہلی قسم کا غم بھی اگرچہ اضطراری ہوتا ہے اس لیے شریعت نے اس پر مواخذہ نہیں فرمایا۔ مگر اس پر بھی صبر کا حکم دیا ہے۔ اور رونا دھونا سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیدنا حضرت ابراہیم جب نزع کے عالم میں تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردش خون ہونے لگی رحمت پیدا ہونے کے باعث حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آپ فرما رہے تھے۔ اے ابراہیم تیرے فراق سے ہم غمگین ہیں۔ آنکھیں رو رہی ہیں لیکن ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے خدا ناراض ہو

حضور اقدس کے سوا کسی اور کی زبان مبارک سے نہ نکلا ہو سیدنا امام حسین کا تذکرہ کر کے بھی کیا گریہ زاری اور نالہ و بکا سے بھی محروم رہے۔ ان لوگوں کا ماتم اگرچہ بہت زیادہ ہوتا ہے مگر حقیقت میں کہ اندر کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا ماتم اشد واویلا کرتا ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو سنی کہلاتے ہیں لیکن حضرت علی کے ماتم سے محروم رہا کرتے ہیں۔

١٨٥١ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردے کو اس کے گھر کے رونے والوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

١٨٥٢ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد ابن سیرین سے روایت ہے۔ کہ عمران بن حصین کے پاس اس بات کا ذکر ہوا کہ زندوں کے رونے سے مردوں کو عذاب ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ایک واقعہ سے مخصوص تھا جب کہ یہودی عورت کے جنازہ والے اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اس پر رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

١٨٥٣ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

(ترجمہ گزر چکا)

النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

مردے پر چلانا اور اس کے اوصاف بیان کرنا

١٨٥٤ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر رونا چلانا نہیں کیا گیا۔ مختصر روایت ذکر کی گئی۔

١٨٥٥ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَنُسْعِدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو آپ نے نوحہ نہ کرنے کا اقرار کرایا۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض عورتیں جاہلیت میں رونے پیٹنے میں ہمارے ساتھ شامل تھیں۔ کیا ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوں؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات اسلام میں ناممکن ہے۔

١٨٥٦ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مردے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ جب لوگ اسے روتے پیٹتے ہیں۔

۱۸۵۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ عَلَيْهِ هَا هُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ أَنْتَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے چیخنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایران کے علاقہ خراسان میں فوت ہو اور اس کے گھر والے یہاں نوحہ کریں تو اس کو ان کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا؟ عمران نے فرمایا کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور تو جھوٹ کہتا ہے۔

۱۸۵۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گزرے اور ارشاد فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر یہ آیت شریفہ پڑھی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

نوٹ: اس آیت شریفہ کا مطلب ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر مردے کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب کیوں؟ اس کی صورت یہی ہے کہ مرنے والا رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے، گویا یہ وعید کافروں کے لیے ہے جیسا حدیث نمبر ۱۸۶۲ میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۸۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ذکر کیا گیا کہ جناب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مردے کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں بولا تاہم آپ بھول گئے یا غلطی ہو گئی اصل بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کے رشتہ دار اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کے رشتہ دار تو اس پر رو رہے ہیں اور اسے عذاب ہو رہا ہے۔

[illegible] عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل ليزيد الكافر عذابا ببعض بكاء أهله عليه.

[illegible] عن ابن أبي مليكة قال هلكت أم أبان فحضرت مع الناس فجلست بين عبد الله بن عمر وابن عباس فبكين النساء فقال ابن عمر ألا تنهى هؤلاء عن البكاء فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الميت ليعذب ببعض بكاء أهله عليه فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض ذلك خرجت مع عمر حتى إذا كنا بالبيداء رأى ركبا تحت شجرة فقال انظر من الركب فذهبت فإذا صهيب وأهله فرجعت إليه فقلت يا أمير المؤمنين هذا صهيب وأهله فقال علي بصهيب فلما دخلنا المدينة أصيب عمر فجلس صهيب يبكي عنده يقول وا أخياه وا أخياه فقال عمر يا صهيب لا تبك فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الميت ليعذب ببعض بكاء أهله عليه فذكرت ذلك لعائشة فقالت أما والله ما تحدثون هذا الحديث عن كاذبين مكذبين ولكن السمع يخطئ وإن لكم في القرآن لما يشفيكم ألا تزر وازرة وزر أخرى ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله ليزيد الكافر عذابا ببكاء أهله عليه.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ عزوجل کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ تو میں دوسرے لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا اور عورتیں رو رہی تھیں جناب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ آپ لوگ ان کو رونے سے منع نہیں کرتے۔ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی ارشاد فرماتے تھے۔ میں ایک دفعہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو بعض سواروں کو ایک درخت کے نیچے دیکھا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ دیکھئے یہ سوار کون ہیں۔ میں نے جاکر دیکھا تو حضرت صہیب اور آپ کے اہل خانہ ہیں۔ میں نے واپس آکر اطلاع دی کہ وہ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور آپ کے گھر والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھ کر رونے لگے ہائے میرے دوست ہائے میرے بھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے میرے بھائی رو مت کیونکہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی

عَلَيْهِ ... عنہما نے فرمایا کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی۔ تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم! آپ یہ حدیث غلط بیان کریں اور جھٹلانے والوں سے روایت نہیں کرتے لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے۔ اور قرآن میں تمہاری تسلی اور تشفی کے لیے خداوند قدوس کا ارشاد پاک ہے: کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ لیکن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کافر کو اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دے گا

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

مُردے پر آنسو بہانے کی رخصت

١٨٦٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اور عورتیں اکٹھی ہو کر رونے لگیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منع کرنے اور ان سے انہیں منتشر کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ آنکھیں آنسو بہانے والی ہیں دل رنجیدہ اور موت کا وقت نزدیک ہے۔

نوٹ: اگر رونے کا بخار آنکھوں سے باہر نہ نکلے اور آہستہ آہستہ آنسو نہ بہائے جائیں تو ایک قسم کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا بغیر آواز رونے اور آنسو بہانے کی اجازت ہے۔

دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی طرح چلانا اور زور زور سے رونا ممنوع

١٨٦٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چہرہ پیٹنے والا گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے والا ہم میں سے نہیں۔

اَلسَّلْقُ

چلا کر رونا ممنوع

١٨٦٤ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ.

سیدنا حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ اور لوگ رونے لگے آپ نے فرمایا میں تمہیں اس طرح نصیحت کرتا ہوں جیسے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی۔ نصیحت میں حضور نے کہ طرح سر منڈانے کپڑے پھاڑنے اور چلا کر رونے والا ہم میں سے نہیں۔

ضرب الخدود

۱۸۶۵ عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية.

الحلق

۱۸۶۶ عن عبد الرحمن بن يزيد و ابي بردة قالا لما ثقل ابو موسى اقبلت امراته تصيح قالا فافاق فقال الم اخبرك اني بريء ممن برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم قالا وكان يحدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا بريء ممن حلق وخرق وسلق.

شق الجيوب

۱۸۶۷ عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية.

۱۸۶۸ عن ابي موسى انه اغمي عليه فبكت ام ولد له فلما افاق قال لها اما بلغك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالناها فقالت قال ليس منا من سلق وحلق وخرق.

۱۸۶۹ عن ابي موسى قال قال رسول الله

رخساروں کو پیٹنا

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گالوں کو پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح نعرہ سے چیخنے چلانے والا ہم میں سے نہیں۔

مصیبت میں سر منڈانا

حضرت عبدالرحمن بن یزید اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حالت سخت ہوئی تو آپ کی اہلیہ چلاتی ہوئی تشریف لائیں جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے نہیں بتایا تھا کہ میں اس شخص سے بری ہوں جس سے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بری تھے۔ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان سے حدیث شریف بیان کرتے تھے کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں سر منڈانے والے، گریبان پھاڑنے اور چیخ چیخ کر رونے والے شخص سے بری الذمہ ہوں۔

گریبان پھاڑنا منع ہے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گال پیٹنے والا گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح چلانے والا شخص ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بے ہوش ہو گئے تو آپ کی لونڈی رونے لگی۔ جب آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کیا تمہیں معلوم نہیں جو کچھ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا آپ نے بتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے چیخنے چلانے، سر منڈانے اور کپڑے پھاڑنے والا شخص ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ ۔

١٨٦٠ـ عَنِ الْقَرْثَعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَيُّ شَيْءٍ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ أَوْ سَلَقَ أَوْ خَرَقَ ۔

اَلْأَمْرُ بِالْاِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

١٨٦١ـ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللهِ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ۔

کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بال منڈانے، چیخنے چلانے اور کپڑے پھاڑنے والا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

سیدنا حضرت قرثع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سخت علیل ہوئے تو آپ کی زوجہ چیخ پڑیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نہیں جانتیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا۔ اس پر وہ کہنے لگیں ہاں جانتی ہوں۔ بعد ازاں خاموش ہو گئیں۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے بال منڈانے والے، اور رونے چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

آزمائش و مصیبت میں اجر مانگنا اور صبر کرنا

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے۔ لہٰذا آپ تشریف لائیے۔ آپ نے کہلا بھیجا انہیں سلام کہو کہ جو کچھ لیتا ہے سب اللہ کا مال ہے اور ہر چیز کے لیے اللہ کے ہاں وقت مقرر ہے۔ صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا چاہیے۔ آپ نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ تشریف لائیے اور آپ حضرت سعد بن عبادہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور بعض دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم کے ساتھ چلے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ بچہ پیش کیا گیا۔ اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی آنکھیں کیوں بھر آئیں؟ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں انسانوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

١٨٦٢ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبر حقیقی وہ اول صدمہ کی ابتداء میں صبر کرنا ہے اور دیر بیت کر تو سب کو صبر آ ہی جاتا ہے۔

١٨٦٣ عَنْ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ أَتُحِبُّهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَمَاتَ فَفَقَدَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعَى يَفْتَحُ لَكَ۔

سیدنا حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا تو اسے پسند کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ آپ سے بھی ایسی محبت رکھے جیسے میں اپنے فرزند سے محبت رکھتا ہوں۔ بعد ازاں اس لڑکے کی فوت ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا۔ آپ نے اس کے باپ سے دریافت فرمایا (تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تو جنت کے جس دروازے پر جائے گا اپنے اس بچے کو پائے گا اور وہ تیرے لیے دروازہ کھولنے بیٹھا ہوگا۔

ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

صبر کرنے والے اور اللہ رب العزت سے اس کا اجر و حساب چاہنے والے کا ثواب

١٨٦٤ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ يُعَزِّيهِ بِابْنٍ لَهُ هَلَكَ وَذَكَرَ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے بیٹے کی تعزیت میں ایک خط لکھا۔ اور اس خط میں آپ نے یہ لکھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کے لیے اور کسی ثواب سے راضی نہیں جتنے اس ثواب سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس کے چہیتے کو دنیا سے بلا لیتا ہے۔ اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور جنت کے سوا کسی چیز سے اجر پر راضی نہیں ہوتا۔

ثواب من احتسب ثلاثة من صلبه

١٨٧٥ عن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احتسب ثلاثة من صلبه دخل الجنة فقامت امراة فقالت او اثنان قال او اثنان قالت المراة يا ليتني قلت واحدا.

جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کا ثواب

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے نطفے سے فوت ہونے والے تین بچوں کے لیے ثواب طلب کرے گا وہ جنت میں جائے گا ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ حضور دو کے فوت ہونے پر؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو کے فوت ہونے پر بھی عورت نے کہا ہائے کاش! میں صرف ایک ہی کہتی

من يتوفى له ثلاثة

١٨٧٦ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوفى له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم.

١٨٧٧ عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يموت بينهما ثلاثة اولاد لم يبلغوا الحنث الا غفر الله لهما بفضل رحمته اياهم.

١٨٧٨ عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لاحد من المسلمين ثلاثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم.

١٨٧٩ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلمين يموت بينهما ثلاثة اولاد لم يبلغوا الحنث الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهم قال يقال لهم ادخلوا الجنة فيقولون حتى

جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مسلمان شخص جس کے تین بچے نوجوان ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل کرے گا۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے نوجوان ہونے سے قبل فوت ہو جائیں تو اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت و فضل سے ان کی مغفرت فرما دے گا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مسلمان کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں گے، اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ سوائے قسم پوری ہونے کے، اور وہ قسم یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا وان منکم الا واردھا (یعنی تم سب کو جہنم پر سے گزرنا ہوگا)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے بلوغت سے قبل فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل سے انہیں جنت میں لے جائے گا۔ بچے کہیں گے کہ جب تک ہمارے والدین نہ آجائیں ہم نہیں

يُدْخِلَ آبَاءَنَا قَبْلَنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ.

مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً

١٨٨٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ.

بَابُ النَّعْيِ

١٨٨١ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

١٨٨٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ.

١٨٨٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لَا تَظُنُّ أَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ أَتَيْتُ أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيِّتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمْ

جائے گا پھر انہیں کہا جائے گا کہ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جاؤ۔

جس کے تین بچے فوت ہو چکے ہوں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیمار بچے کو لے کر حاضر ہوئی۔ اور عرض کی کہ حضور مجھے اس کی وفات کا اندیشہ ہے۔ اور اس سے پہلے میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جہنم سے بچنے کو مضبوط آڑ بنا لی ہے۔

موت کی اطلاع دینا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کی خبر آنے سے پہلے ان کی موت کی اطلاع دی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نجاشی کی خبر دی جس دن فوت ہوا اور ارشاد فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، مروی ہے، کہ ایک دن ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے ایک عورت کو دیکھا ہمارے خیال میں آپ نے اسے نہ پہچانا۔ جب آپ راستہ کے درمیان پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے حتی کہ وہ عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے فاطمہ! آپ اپنے گھر سے باہر کیوں نکلیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں اس میت

الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكِ۔

کے اہل خانہ کے پاس گئی تھی۔ ان پر دعائے رحمت کی اور ان کی میت کی تعزیت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا آپ ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی پناہ اگر میں قبرستان تک چلی جاتی۔ حالانکہ جو کچھ آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تھا میں اسے سن چکی تھی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان چلی جاتی۔ تو تو جنت نہ دیکھ سکتی جب تک تمہارے باپ کے دادا نہ دیکھتے۔

اور مصنف نے اس حدیث شریف سے یہ نتیجہ نکالنے کی دلیل دی ہے۔ کہ عورتوں کا قبرستان میں جانا منع ہے۔

غَسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

۱۸۸۴ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے انتقال کیا۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں تین یا پانچ یا اس کے زیادہ مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری غسل میں تھوڑا سا کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا دو۔ اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہبند دے کر ارشاد فرمایا کہ یہ کفن کے نیچے جسم سے ملا کر لپیٹ دو۔

غَسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِي فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِي بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عَمَّرَتْ مَا عَمَّرَتْ۔

گرم پانی سے غسل دینا

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا۔ اور میں اس پر رونے لگی۔ تو میں نے غسل دینے والے شخص سے کہا کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل دے کر (اسے) مار نہ دینا پھر حضرت عکاشہ بن محصن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ام قیس کا قول آپ سے بیان کیا۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ام قیس کی عمر طویل ہو جائے گی اور ارشاد فرمایا ہم نہیں معلوم کہ کسی عورت کی عمر اتنی زیادہ ہوئی ہو جتنی حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کی عمر ہوئی (اور یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا دینے کی وجہ سے تھا)

غَسْلُ رَأْسِ الْمَيِّتِ

١٨٨٦ عَنْ حَفْصَةَ تَقُولُ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

میت کے سر کو دھونا

ام الہذیل حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان عورتوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر مبارک کو تین چوٹیوں پر تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کو کھول کر تین چوٹیاں کر دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں

غَسْلُ مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ

١٨٨٧ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

میت کی دائیں جانب سے شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل میں ارشاد فرمایا کہ پہلے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

غَسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا

١٨٨٨ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا۔

میت کو طاق بار غسل دینا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا آپ نے ہمیں بلوا بھیجا اور فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیجئے۔ اور انہیں تین یا پانچ یا سات دفعہ غسل دو اگر تم مناسب سمجھو اور آخر میں تھوڑا سا کافور ملا دو۔ جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ ہم نے فارغ ہو کر آپ کو عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہبند میری طرف پھینک کر ارشاد فرمایا یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو اور ان کے بال تین چوٹیاں کر کے ہم نے ان کی پیٹھ کی طرف ڈال دیں۔

غَسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

١٨٨٩ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ

پانچ دفعہ سے زائد بار میت کو غسل دینا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا آپ نے ہمیں بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ انہیں تین، پانچ یا

مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔
ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ۔

غُسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ

۱۸۹۰ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

۱۸۹۱ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ۔

۱۸۹۲ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

الْكَافُورُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۸۹۳ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى

اس سے زیادہ بار غسل دو اگر تمہیں ضرورت محسوس ہو۔ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں کافور یا کوئی اور چیز شامل کر دو جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ جب ہم غسل دے چکے تو ہم نے آپ کو عرض کی۔ آپ نے اپنا تہبند دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ تین یا پانچ یا سات یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دینے کا حکم ہے۔

سات دفعہ سے زیادہ مرتبہ میت کو غسل دینا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا وصال ہو گیا تو آپ نے ہمیں انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا کہ تین یا پانچ یا سات یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو۔ میں نے عرض کیا کیا طاق بار؟ تو ارشاد فرمایا۔ ہاں! اور آخری بار کافور یا اس قسم کی کوئی چیز شامل کر دو۔ جب غسل دے چکو تو مجھے مطلع کرو۔ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہبند دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ آپ کے بدن پر لپیٹ دو۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

میت کے غسل میں کافور ملانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور آخر میں کافور یا اسی قسم کی کوئی چیز شامل کرو جب غسل دے چکو تو مجھے مطلع کرو جب

إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ أَوْ قَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ أَوْ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

ہم غسل دے چکے تو ہم نے آپ کو عرض کی۔ آپ نے اپنا تہبند مبارک عنایت فرمایا۔ یہ انہیں اوڑھا دو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا سات دفعہ غسل دیجئے۔ ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں میں تین چوٹیاں کر دیں۔ ایک روایت کے مطابق ہم نے آپ کے سر کی تین چوٹیاں کر دیں۔

١٨٩٤ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ ضَفَرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

١٨٩٥ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

الْإِشْعَارُ

میت کے کفن کے اندر ازار رکھنا

١٨٩٦ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَقُولُ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ (أَيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ) عَلَى ذَلِكَ قَالَ وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ أَتُؤَزَّرُ بِهِ قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ الْفُفْنَهَا فِيهِ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام عطیہ ایک انصاری عورت جلدی کر آئیں اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے تشریف لائیں لیکن انہیں نہ دیکھ سکیں اس عورت نے ہمیں یہ حدیث شریف بیان کی کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں تھوڑا سا کافور یا اسی قسم کی کوئی چیز ملا دو جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو خبر کرو جب ہم فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کے بدن پر لپیٹ دو۔ اس سے زیادہ کچھ بیان نہیں فرمایا۔ اور فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی صاحبزادی تھیں! میں نے دریافت کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے۔ کیا ازار پہنانا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے یہ کپڑا لپیٹ دینا مراد ہے (آپ نے کفن کے اندر بطور تبرک کپڑا لپیٹ دیا۔)

١٨٩٧ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ اغْسِلْنَهَا بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَاجْعَلْنَ فِي آخِرِ ذَلِكَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے انتقال کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو اور بیری کے پتوں اور پانی سے دھو کر۔ اور آخر میں تھوڑا سا کافور یا اسی قسم کی کوئی چیز شامل کر کے جب

ثُمَّ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَآذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

آخر میں کافور ڈالنا اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے مطلع کر دو۔ ہم نے آپ کی خدمت میں اطلاع کی۔ آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو!

الْأَمْرُ بِتَحْسِينِ الْكَفَنِ

اچھا کفن دینے کا حکم!

۱۸۹۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو آپ نے ایک فوت شدہ صحابی کا ذکر فرمایا جو رات کو ناقص کفن میں دفن کیے گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ لوگ رات کے بجائے کم آئیں گے یا کفن کا عیب چھپانے کے لیے مگر جب ضرورت ہو۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے۔

یعنی صاف اور پاک سنت کے مطابق۔ اس میں اسراف اور فضول خرچی نہ کرے بلکہ جیسا کہ وہ زندگی میں پہنتا تھا۔ اسی کپڑے کا۔

أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ

کون سا کفن بہتر ہے!!

۱۸۹۹ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو انہی میں کفن دیا کرو۔

كَفَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا

۱۹۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ بِيضٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے ایک گاؤں سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

۱۹۰۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیے گئے جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ.

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے سوتی کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں کرتا اور عمامہ نہ تھا۔ بعد ازاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ دو کپڑے اور یمن کی ایک چادر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یمن کی ایک چادر آئی تھی لیکن لوگوں نے اسے واپس کر دیا تھا اسے آپ کے کفن میں نہ دیا۔

اَلْقَمِيصُ فِي الْكَفَنِ

کفن میں قمیص کا ہونا۔

١٩٠٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ حَتّٰى أُكَفِّنَهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ ابن ابی منافق کی وفات ہو گئی تو اس کا بیٹا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنی قمیص عنایت فرما دیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو اسی کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیے اور اس کے لیے بخشش طلب فرمائیے۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عنایت فرما دی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ جب تم غسل اور کفن سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا میں نماز پڑھوں گا۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے ان کے لیے بخشش مانگنے یا نہ مانگنے کا اختیار دیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس پر نماز پڑھی تب اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق یہ آیت شریفہ اتاری۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ یعنی ان میں سے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو آپ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور ان کی قبر پر کھڑے نہ ہوں۔ بعد ازاں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

١٩٠٣ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللهُ عليه وسلم قبرَ عبدِ الله بن أُبَيّ وقد وُضِعَ في حُفرته فوقف عليه فأمر به فأُخرِج له فوضعه على ركبتيه وألبسه قميصه ونفث عليه من ريقه والله أعلم.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور حکم فرمایا وہ نکالا گیا اور آپ نے اسے دو گھٹنوں پر بٹھلایا۔ پھر اس کو اپنی قمیص پہنائی اور اس کے اوپر اپنا لعاب مبارک ڈالا۔

نوٹ: عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایک کرتہ دیا تھا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر احسان کا بدلہ چکانے کے لیے اسے پہنا دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

١٩٠٥ عَنْ جابرٍ يقول كان العبّاس بالمدينة فطلبت الأنصار ثوبًا يكسونه فلم يجدوا قميصًا يصلح عليه إلّا قميص عبد الله بن أُبَيّ فكسوه إيّاه.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تھے۔ انصار نے آپ کو پہنانے کے لیے ایک کرتہ تلاش کیا مگر کوئی کرتہ پورا نہ آیا۔ عبداللہ بن ابی کا کرتہ صحیح اترا گیا اور وہی ان کو پہنا دیا۔

١٩٠٦ عَنْ خبّابٍ قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله فوجب أجرنا على الله فمنّا من مات لم يأكل من أجره شيئًا منهم مصعب بن عمير قُتِل يوم أُحُد فلم نجد شيئًا نكفّنه فيه إلّا نمرة كنّا إذا غطّينا بها رأسه خرجت رجلاه وإذا غطّينا بها رجليه خرج رأسه فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نغطّي بها رأسه ونجعل على رجليه إذخرًا ومنّا من أينعت له ثمرته فهو يهدبها.

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہجرت کی۔ تو ہمارا اجر تو اللہ پر ثابت ہو گیا۔ لیکن ہم میں سے ایک صاحب کی وفات ہو گئی لیکن اس نے اپنے اجر میں سے کچھ نہ کھایا بلکہ سب آخرت کے لیے اٹھا رکھا ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے اور آپ کے کفن کے لیے صرف ایک کملی کے سوا کچھ نہ تھا جب اسے ہم آپ کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں پر رکھتے تو سر باہر نکل آتا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آپ کا سر چھپانے اور پاؤں پر ایک قسم کی گھاس (اذخر) ڈالنے کا حکم فرمایا اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس کے پھل پکے ہیں۔ اور وہ ان کو چنتا ہے۔

كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

اگر کوئی محرم شخص فوت ہو جائے تو اسے کس طرح کفن دیا جائے؟

١٩٠٧ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قال قال رسول الله

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صلى الله عليه وسلم اغسلوا المحرم في ثوبيه
الذين أحرم فيهما واغسلوه بماء وسدر
وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا
تخمروا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة محرما.

کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت کو اس کے ان دو کپڑوں میں جن میں اس نے احرام باندھا تھا۔ میں کفن دو اور اسے پانی اور بیری سے غسل دو۔ دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے روز احرام کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

المسك

مشک کا بیان

۱۹۰۵ عن أبي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من خير طيبكم
المسك عن أبي سعيد مثله.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری بہترین خوشبو مشک ہے۔ دوسری حدیث شریف حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

الإذن بالجنازة

جنازے کا اعلان کرنا

۱۹۰۶ عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من أطيب طيبكم المسك

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین خوشبو تمہاری مشک ہے۔

۱۹۰۷ عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف أنه أخبره
أن مسكينة مرضت فأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بمرضها فكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعود المساكين ويسأل
عنهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا ماتت فآذنوني فأخرج بجنازتها ليلا
فكرهوا أن يوقظوا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخبر بالذي كان منها فقال ألم
آمركم أن تؤذنوني بها قالوا يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كرهنا أن نوقظك
ليلا فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى صف بالناس على قبرها
وكبر أربع تكبيرات.

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غریب عورت بیمار ہو گئی۔ تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کی اطلاع دی گئی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم غرباء کی بیمار پرسی فرمایا کرتے۔ الغرض ان کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت یہ فوت ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا وہ فوت ہو گئی اس کا جنازہ رات کو نکلا۔ لوگوں نے رات کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانا مناسب خیال نہ کیا اور اسے دفن کر دیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھے اس کی وفات سے مطلع کرنا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور (بے شک آپ نے) ہمیں حکم فرمایا تھا لیکن ہم نے آپ کو جگانا مناسب خیال نہ کیا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ اس کی قبر پر لوگوں کی صف بنائی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

اَلسُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ

۱۹۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِي السُّوءَ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلِي أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِي.

۱۹۱۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.

۱۹۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

۱۹۱۴ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

۱۹۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَوَالِيهِمْ يَسْتَقْبِلُونَ السَّرِيرَ وَيَمْشُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَيَقُولُونَ رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَكَانُوا يَدِبُّونَ دَبِيبًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِي يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ وَأَهْوَى

جنازے کو جلدی لے جانا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب نیک آدمی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھ کو آگے لے چلو اور جب برا شخص چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لیے جاتے ہو۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو۔ اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے ہائے افسوس تم مجھے کہاں لیے جاتے ہو۔ ہر شے اس کی آواز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سنے تو بے ہوش ہو جائے۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جنازہ کو جلدی لے جاؤ پھر اگر نیک ہے تو اس کو نیکی کی طرف لیے جاتے ہو اور جو نیک نہیں ہے تو برے کو جلدی اپنی گردنوں سے اتار دو۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن جوشن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے ساتھ تھا۔ اور زیاد تخت کے سامنے آگے آگے چل رہے تھے۔ تو حضرت عبدالرحمن کے عزیزوں اور رشتہ داروں میں سے چند لوگوں نے تخت کے آگے آگے اپنی ایڑیوں پر چلنا شروع کر دیا۔ اور فرمانے لگے کہ اللہ آپ کو برکت دے۔ آہستہ آہستہ چلو۔ تو وہ آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم مربد کے راستے میں تھے۔ تو ابوبکرہ اپنے خچر پر سوار

إليهم بالسوط وقال خلوا فوالذي أكرم وجه أبي القاسم صلى الله عليه وسلم لقد رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنا لنكاد نرمل بها رملاً فانبسط القوم۔

جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی تو ڈر کر ایک طرف ہو گئے۔ اور اپنے کوڑے سے اشارہ کرتے ہوئے بیٹھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو برکت دی! کاش تم نے دیکھا ہوتا کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت جلدی جنازے کو لے کر چلتے۔ یہ سن کر لوگ خوش ہو گئے۔

۱۹۱۶ عن أبي بكرة قال لقد رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنا لنكاد نرمل بها رملاً۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جنازے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جلدی لے کر چلتے تھے۔

۱۹۱۷ عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا مرت بكم جنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے سامنے سے جنازہ گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ۔ اور جنازہ کے ساتھ جانے والا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے نہ بیٹھے۔

۱۹۱۸ عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأى أحدكم الجنازة فإن لم يكن ماشياً معها فليقم حتى تخلفه أو توضع من قبل أن تخلفه۔

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جنازہ کو دیکھے اگر اس کے ساتھ نہ چل رہا ہو تو کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے آگے جانے سے پہلے۔

الأمر بالقيام للجنازة

جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

۱۹۱۹ عن عامر بن ربيعة العدوي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم أو توضع۔

سیدنا حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو حتی کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

۱۹۲۰ عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع۔

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۱ عن أبي هريرة وأبي سعيد قالا ما رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شهد جنازة قط فجلس حتى توضع۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف رکھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ جنازہ زمین پر رکھ دیا جاتا۔

۱۹۲۲ عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر عليه بجنازة

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بعض لوگ

فقام وقال عمرو إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مرت به جنازة فقام.

ایک جنازے کو گزرتے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں اس طرح ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۲۳ عن يزيد بن ثابت أنهم كانوا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فطلعت جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام من معه فلم يزالوا قياما حتى نفذت.

سیدنا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب تک وہ جنازہ نکل گیا آپ کھڑے رہے۔

القيام لجنازة المشركين

مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۱۹۲۴ عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد بن عبادة بالقادسية فمرت عليهما جنازة فقاما فقيل لهما إنها من أهل الأرض فقالا مرت على رسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة فقام فقيل له إنه يهودي فقال أليست نفسا.

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے۔ ان پر ایک جنازہ گزرا اور وہ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ بھی اسی زمین کے رہنے والے میں (یعنی ذمی) فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ اور آپ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور یہ جنازہ یہودی کی میت کا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ ایک نفس نہ تھی۔

۱۹۲۵ عن جابر بن عبد الله قال مرت بنا جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقمنا معه فقلنا يا رسول الله إنها جنازة يهودية فقال إن للموت فزعا فإذا رأيتم الجنازة فقوموا.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت ایک گھبراہٹ ہے۔ جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

الرخصة في ترك القيام

جنازے کے لیے کھڑے نہ ہونے کی رخصت

۱۹۲۶ عن أبي معمر قال كنا عند علي فمرت به جنازة فقاموا لها فقال علي ما هذا قالوا أمر أبي موسى فقال إنما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودية ولم يعد بعد ذلك.

سیدنا حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ نکلا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ کیا ہے [illegible] حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے

بیٹھ گئے۔ پس اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے۔

١٩٢٧ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ.

سیدنا حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک جنازہ نکلا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حسن نے کہا کیا حضور ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں پھر اس جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے۔

١٩٢٨ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ.

سیدنا حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک جنازہ نکلا حضرت حسن کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے حضرت حسن نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہاں کھڑے ہوتے تھے اور بعد ازاں بیٹھ گئے۔

١٩٢٩ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ؟ قَالَ لَهُ الَّذِيْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ.

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک بیٹھے رہے۔ کھڑے ہونے والے نے دوسرے صاحب سے فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں خدا کی قسم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ اور بیٹھے والے نے کہا کیا آپ کو علم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تھے۔

١٩٣٠ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے باپ حضرت محمد باقر سے سنا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ کہ اسی دوران ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضور سرور کائنات

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ فَقَامَ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی عورت کا جنازہ گزرا۔ آپ راستے میں تشریف فرما تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوارا نہ ہوا کہ یہودی کا جنازہ میرے اوپر سے جائے۔ لہٰذا آپ کھڑے ہو گئے۔

١٩٢١ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

١٩٢٢ دوسری روایت اس طرح ہے:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کا جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ چلا گیا

١٩٢٣ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہم فرشتوں (کی تعظیم) کے لیے کھڑے ہوئے۔

اِسْتِرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

مسلمان شخص کا موت سے آرام پانا

١٩٢٤ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوا مَا الْمُسْتَرِيحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

سیدنا حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ تو یا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ ارشادِ گرامی کی وضاحت فرما دیں تو آپ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو دنیا کی تکالیف اور مصائب سے چھٹکارا پاتا ہے۔ اور جب بدکار مر جاتا ہے تو اس سے انسان اور بستیاں درخت اور جانور آرام پاتے ہیں کیونکہ وہ انسانوں کو تنگ کیا کرتا اور بستیوں کو ویران کرتا اور درختوں کو کاٹتا اور جانوروں کو ناحق مارتا تھا۔

١٩٢٥ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے!

وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْ مَصَائِبِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

اس دوران ایک جنازہ نکلا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے گا یہ اس لیے کہ مسلمان جب فوت ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کی تکالیف مصیبتوں اور سختیوں سے آرام پاتا ہے۔ اور جب کوئی فاسق و فاجر شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو وہ اللہ کے بندوں شہروں درخت اور جانوروں کو آرام دے جاتا ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ

مردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ فَقَالَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے کہا کہ یہ بہت اچھا تھا۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جب ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر دوسرا نکلا لوگوں نے اس کی برائی کی تو بھی یہی فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس شخص کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو!

۱۹۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَوْلُكَ الْأُولَى وَالْأُخْرَى وَجَبَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا واجب ہو گئی۔ بعد ازاں دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پہلے کیا ارشاد فرمایا اور بعد والے کو کیا ارشاد فرمایا۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے آسمان میں اور تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۱۹۲۸ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِالْخَيْرِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا أَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ أَوْ ثَلَاثَةٌ قُلْنَا أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ۔

سیدنا حضرت ابو الاسود دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ بعد ازاں، دوسرا جنازہ گزرا۔ لوگوں نے تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا۔ اور لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہو گئی۔ اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح کہا جیسے حضور سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کے نیک ہونے کے متعلق چار بندے گواہی دیں۔ اللہ اس کو جنت میں بھیجے گا۔ ہم نے دریافت کیا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا تین ہی سہی۔ ہم نے دریافت کیا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا خواہ دو ہی ہوں۔

النَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكَى إِلَّا بِخَيْرٍ

مُردوں کا ذکر صرف نیکی ہی سے کرنا

۱۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوا هَلْكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مردہ شخص کا برائی کے ساتھ تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مُردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی سے۔

النَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

مُردوں کو برا کہنے کی ممانعت

۱۹۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا برا مت کہو مُردوں کو، وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔

۱۹۳۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرنے والے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ ایک اس کے پیچھے

فَيَرْجِعُ اثْنَانِ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ عَمَلُهُ۔

دو یعنی اس کا مال و دولت، اور تیسرے اعمال۔ پھر رشتہ دار اور مال و دولت واپس آجاتے ہیں۔ اور ایک یعنی اس کا عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔

١٩٤٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب کہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے۔ دوسرا جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلے۔ تیسرے جب کہ دعوت دے تو قبول کرے۔ چوتھا جب کہ ملے تو اسے سلام کرے۔ پانچواں جب چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔ اسے چھٹا حاضر و غائب ہر دو حالتوں میں اس کا خیر خواہ رہے۔

الْأَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازوں کے ہمراہ چلنے کا حکم

١٩٤٣ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں مریض کی عیادت کرنے کی، چھینک کا جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی امداد، سلام کو جاری کرنے، دعوت کو قبول کرنے، جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، میاثر، قسی، حریر اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

نوٹ: میاثر ہمعنی حریر اور دیباج یہ ریشمی کپڑے کی صورت اقسام ہیں۔ میاثر میثرہ کی جمع ہے۔ ایک قسم کا سرخ ریشمی کپڑا اور قسی ایک ریشمی کپڑا ہے جو مصر میں قس کی طرف منسوب ہے۔

فَضْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً

جنازے کے ساتھ جانے والے شخص کی فضیلت

١٩٤٤ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطٌ وَمَنْ مَشَى مَعَ الْجَنَازَةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا

حَتّٰى دُفِنَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے۔ اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور ایک قیراط احد پہاڑ کے مساوی ہوگا۔

١٩٢٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ فَاِنْ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہے۔ اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اگر دفن سے پہلے چلا آئے تو اس کا ثواب ایک قیراط کے برابر ہے۔

مَكَانُ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ سوار آدمی کی جگہ

١٩٢٦ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جہاں چاہے۔ اور چھوٹے بچے پر نماز پڑھی جائے گی۔

مَكَانُ الْمَاشِيْ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ پیدل آدمی کے چلنے کی جگہ

١٩٢٧ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

١٩٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے دیکھا۔

١٩٢٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَمْشُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

مردے پر نماز پڑھنے کا حکم

١٩٣٠ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ۔

ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا بھائی فوت ہو گیا ہے اٹھو اور اس پر نماز پڑھو۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں پر نماز پڑھنا

١٩٥١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِّنْ صِبْيَانِ الْاَنْصَارِ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرًا مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَغَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کا جنازہ لایا گیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ اس بچہ کے لیے مبارک ہو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ ہی گناہ کی عمر کو پہنچا۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ اس کے علاوہ بھی کچھ کہنا ہے۔ اللہ جل شانہ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔ لہٰذا دنیا میں آنے سے قبل اللہ جل شانہ نے مقرر فرما دیا ہے۔ کہ جنتی کون ہے یا دوزخی۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں ہیں۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْاَطْفَالِ

بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا

١٩٥٢ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل کی جہاں مرضی ہو چلے اور بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکین کی اولاد

١٩٥٣ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کا حال پوچھا گیا (کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی) تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ جو کچھ عمل کرنے والے تھے اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے۔

١٩٥٤ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام سے اولاد مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ جنتی

فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

پیدا کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جاننے والا ہے ان کے اعمال کے متعلق۔

١٩٥٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِينَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ جل شانہ نے انہیں پیدا فرمایا تو اسے معلوم تھا کہ وہ کیسے عمل کرنے والے تھے۔

١٩٥٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کون سے عمل کرنے والے تھے۔ اللہ جل شانہ کو اس بات کا اچھی طرح علم تھا

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ

شہداء کی نماز جنازہ

١٩٥٧ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دیہات کے رہنے والوں میں سے ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بعض صحابہ کرام کو وصیت فرمائی جب ایک غزوہ ہوا جس میں غنیمت کے مال ہاتھ آئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تقسیم فرمایا اور اس شخص کا حصہ بھی متعین فرمایا۔ آپ کے صحابہ کرام نے اس کا حصہ اس کے پاس پہنچایا اور وہ ان حضرات کے سواری کے جانور چرایا کرتا تھا۔ جب وہ اس کا حصہ دینے آئے تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ تیرا حصہ ہے۔ جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے نکالا ہے۔ اس نے یہ حصہ لے لیا اور اسے لے کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیرا حصہ نکالا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں مال و دولت جمع کرنے کی غرض سے آپ پر ایمان نہیں لایا تھا بلکہ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللهَ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذٰلِكَ۔

سے آپ کی پیروی کی تھی اس لئے کی ہے کہ میری اس جگہ تیر لگایا جائے بعد ازاں میں مر جاؤں اور جنت میں چلا جاؤں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم سچے دل سے اللہ کی تصدیق کرو گے تو اللہ بھی تجھے سچا کرے گا۔ بعد ازاں لوگ کچھ دیر کے لئے ٹھہرے رہے۔ اور اس کے بعد دشمن سے جہاد کے لئے اٹھے۔ پھر اس کو اٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے کہ اس جگہ تیر لگا تھا جہاں اس نے بتایا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے بتلایا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بیان کی جو صفات ارشاد فرمائی تھیں اس نے ان کی تصدیق کی تو شہادت پا کر خود بڑی عزت اور اللہ نے بھی سچا کیا۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جبّے کا کفن اسے مرحمت فرمایا پھر اسے آگے رکھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ کی نماز میں سے جتنا لوگ سن سکے وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہادت پائی میں اس بات پر گواہ ہوں۔

۱۹۵۸ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باہر تشریف لے گئے اور آپ نے شہدائے احد کی نماز جنازہ پڑھی جس طرح مرنے کی پڑھی جاتی ہے۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں قیامت کے روز سب سے پہلے جا کر جنت میں ملوں گا اور تم پر گواہ ہوں گا۔

تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ

۱۹۵۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے اور بعد ازاں ارشاد فرماتے ان دونوں میں سے قرآن کریم کو کون زیادہ جاننے والا ہے؟ جب لوگ ایک کی طرف اشارہ کرتے اور اسے قبر میں آگے قبلہ کی جانب کرتے بعد ازاں ارشاد فرماتے۔ میں ان لوگوں پر گواہ

اور ان آپ نے انہیں بغیر غسل دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ نہ آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا

نوٹ: دوسری روایات کے مطابق حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی!

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْجُومِ

زنا کی حد میں سنگسار ہونے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنا۔

۱۹۶۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم میں سے ایک شخص (ماعز اسلمی) حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے دوبارہ منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تو پاگل ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تیری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھروں سے مار دینے کا حکم فرمایا۔ جب اسے پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ بھاگنے لگا۔ لیکن لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور اسے پتھروں سے مارا حتی کہ فوت ہو گیا۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور اس کی نماز جنازہ آپ نے نہ پڑھی۔

الصَّلَاةُ عَلَى الْمَرْجُومِ

زنا کی حد میں سنگسار کیے جانے والے شخص کی نماز جنازہ

۱۹۶۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلَى فَدَفَعَهَا إِلَى وَلِيِّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور میں نے زنا کیا ہے۔ وہ حاملہ تھی۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے سرپرست کے سپرد کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس

فَوَضَعَتْ فَأُتِيَ بِهَا فَكَلَّمَهَا فَوَضَعَتْ فَجَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلَى سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کا بچہ ہو دیکھ بھال کرو اور جب بچہ جنے تو اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ جب اس نے بچہ جنا تو حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا۔ اس نے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیئے اور اسے کانٹوں سے جکڑ لیا (تاکہ دوران رجم کپڑے نہ کھلیں) حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر سے مروا ڈالا۔ اور بعد ازاں اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس نے زنا کیا ہے۔ اس کے باوجود آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر آدمیوں میں وہ توبہ تقسیم کی جائے۔ تو ان سب کو کافی ہو گی اور اس سے بہتر کون سی توبہ ہو گی کہ اس نے اپنی جان کو اللہ کے لیے دے ڈالا۔

الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ يَحِيفُ فِي وَصِيَّتِهِ۔

جو شخص وارثوں کے لیے کچھ نہ چھوڑتے ہوئے وصیت میں ظلم کرے اس کی نماز جنازہ پڑھنا

۱۹۶۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے موت ہوتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور ان غلاموں کے علاوہ مزید قابل تقسیم اور کوئی مال نہ تھا۔ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ غصے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ میں نے اس پر نماز نہ پڑھنے کا ارادہ کیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس کے غلاموں کو بلایا۔ اور ان کے تین حصے کیے۔ پھر قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد فرمایا۔ اور چار کو غلامی ہی میں رہنے دیا۔

نوٹ:۔ یعنی تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ کی اور باقی میں باطل رہا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ غَلَّ

۱۹۶۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ۔

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی نماز جنازہ

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کی خیبر میں وفات ہو گئی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو میں نہیں پڑھتا اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی۔ جب ہم نے اس کا سامان دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک ایسا نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔

اَلصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۹۶۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

قرض دار شخص کی نماز جنازہ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! ایک انصاری صحابی کا جنازہ حضور سرور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے آپ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو میں اس کی نماز جنازہ میں شامل نہ ہوں گا کیونکہ اس پر قرض ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ وہ قرض میرے ذمے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تو اسے ادا کرے گا؟ آپ نے عرض کیا جی ہاں۔ تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۹۶۵ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا اس کے ذمے کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ قرض ادا ہو سکے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ ایک انصاری حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیے۔ اس کا قرض میرے ذمے رہا۔ تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔

۱۹۶۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلي على رجل عليه دين فأتي بميت فسأل أعليه دين؟ قالوا نعم عليه ديناران قال صلوا على صاحبكم فقال أبو قتادة هما علي يا رسول الله فصلى عليه فلما فتح الله على رسوله قال أنا أولى بكل مؤمن من نفسه من ترك دينا فعلي ومن ترك مالا فلورثته.

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں اس پر دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور وہ دو دینار میں ادا کروں گا۔ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت سے نوازا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں ہر ایک مسلمان پر اس کی جان سے زیادہ حق دار ہوں۔ جو شخص قرض چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ وہ قرض میرے ذمے ہے۔ اور جو مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے!

١٩٦٧ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا توفي المؤمن وعليه دين فيسأل هل ترك لدينه من قضاء فإن قالوا نعم صلى عليه وإن قالوا لا قال صلوا على صاحبكم فلما فتح الله عز وجل على رسوله صلى الله عليه وسلم قال أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم فمن توفي وعليه دين فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جاتا اور اس پر قرض ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ کیا اپنے قرض کے متعلق یہ کچھ چھوڑ گیا ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے کہ ہاں چھوڑ گیا ہے۔ تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے۔ اگر لوگ بتاتے کہ نہیں تو آپ صحابہ کرام سے ارشاد فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیئے۔ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ جو شخص قرض دار ہو کر فوت ہو جائے تو وہ قرض میرے ذمے ہے۔ اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے۔

ترك الصلاة على من قتل نفسه

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

١٩٦٨ عن جابر بن سمرة أن رجلا قتل نفسه بمشاقص فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أما أنا فلا أصلي عليه.

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو تیر سے ہلاک کر دیا۔ آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

۱۹۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَیَّ شَیْءٌ خَالِدٌ یَقُوْلُ كَانَتْ حَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَجَأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا ہمیشہ اسی میں رہے گا اور جو شخص زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو دوزخ میں زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ اس کو پیتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو لوہے سے مار ڈالے راوی فرماتے ہیں کہ پہلے کے الفاظ یاد نہیں مگر یہ کہتے تھے کہ تو دوزخ کی آگ میں وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور وہ ایک طویل عرصہ تک جہنم میں رہے گا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ

منافقین کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۷۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلَ دُعِیَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّیْ عَلَی ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَیْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَیْهِ قَالَ اِنِّیْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ غُفِرَ لَهٗ لَزِدْتُ عَلَیْهَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَمْكُثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق مر گیا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے عرض کیا گیا۔ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور استادہ ہو گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جب کہ اس نے فلاں فلاں دن ایسی ایسی باتیں کہی تھیں اور فلاں فلاں دن ایسی ایسی کفر اور شرک کے متعلق اس کی باتیں گن کر بتائیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹ۔ جب میں نے بار بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے کا اختیار ہے۔ اور اگر میں جانوں کہ ستر بار سے زیادہ بخشش چاہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر بار سے زیادہ اس کی بخشش طلب کر لوں! بعد ازاں حضور نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور واپس تشریف لے آئے۔ ابھی کچھ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءۃ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں اور جب ان میں سے کوئی فوت ہو جایا کرے تو آپ اس کی نماز نہ پڑھیں۔ اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہوں کیونکہ

يُعْجِزُ اللهَ وَرَسُولَهُ أَحَدٌ

ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہے اور وہ حالت فسق ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ بعد ازاں نبی حضور علیہ السلام پر یہ آیت اس قدر بھاری ثابت ہوئی پریشان ہوا حالانکہ اللہ ورسول خوب جانتے تھے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا

١٩٦١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر نماز جنازہ پڑھی۔

١٩٦٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل ابن بیضاء پر عین مسجد کے اندر ہی نماز پڑھی۔

نوٹ: یہ احادیث غیر مشہور ہیں۔ اور مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی خواہ مردہ و نمازی مسجد کے اندر ہوں یا مردہ مسجد کے باہر اور نمازی مسجد کے اندر ہر صورت میں مکروہ ہے۔

الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

نماز جنازہ رات کے وقت پڑھنا

١٩٦٣ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِينَةٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ قَالَ فَانْطَلِقُوا فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ حَتَّى أَرَوْهُ قَبْرَهَا

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اطراف مدینہ کے گاؤں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو مفلس اور نادار تھی۔ حضور سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نماز جنازہ پڑھنے سے قبل اس کو دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہو گئی تو لوگ عشاء کے بعد اسے مدینہ منورہ لائے۔ حضور کو دیکھا تو آپ سو گئے تھے۔ صحابہ کرام نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اسے بقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی اور صحابہ کرام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے اس کا حال دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ اور ہم آپ

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوْا وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

اَلصُّفُوْفُ عَلَى الْجَنَازَةِ

١٩٧٤ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ۔

١٩٧٥ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

١٩٧٦ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِأَصْحَابِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

١٩٧٧ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ۔

١٩٧٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ يَوْمَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ مر رہے تھے، ہم نے آپ کو بتانا اچھا نہیں خیال کیا۔ یہ سن کر حضرت صحابہ کرام کے ساتھ گئے حتیٰ کہ بعض سے اس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

نمازِ جنازہ کی صفیں باندھنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا ہے۔ تم کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور جنازے کی طرح ہماری صفیں بندھوائیں۔ اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جب وہ مرا۔ چنانچہ آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے۔ ان کی صف بندی کی اور اس پر نماز پڑھی آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی موت کی خبر دی۔ صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی (نجاشی) فوت ہوگیا۔ کھڑے ہو اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ ہم نے اس کی نمازِ جنازہ کی دو صفیں باندھیں۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جس دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ

اللہ علیہ وسلم علی النجاشی۔

۱۹۷۹ عن عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا عليه كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت۔

الصلاة على الجنازة قائما

۱۹۸۰ عن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم كعب ماتت في نفاسها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلاة في وسطها۔

اجتماع جنازة صبي وامرأة

۱۹۸۱ عن عطاء بن أبي رباح عن عمار قال حضرت جنازة صبي وامرأة فقدم الصبي مما يلي القوم ووضعت المرأة وراءه فصلى عليهما وفي القوم أبو سعيد الخدري وابن عباس وأبو قتادة وأبو هريرة فسألتهم عن ذلك فقالوا السنة۔

اجتماع جنائز الرجال والنساء

۱۹۸۲ عن نافع يزعم أن ابن عمر صلى على تسع جنائز جميعا فجعل

پڑھی یعنی اللہ کی رحمت کی دعا مانگی۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے لہٰذا اس کی نماز جنازہ پڑھو ہم سب کھڑے ہو کر اس پر صفیں باندھیں جیسے میت پر صفیں باندھتے ہیں۔ اور اس پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں۔

جنازے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز پڑھی جن کی وفات حالت نفاس میں ہوئی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لیے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

لڑکے اور عورت کا ایک ہی جنازہ

سیدنا حضرت عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمار کے پاس ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ لایا گیا۔ تو آپ نے لڑکے کو لوگوں کے نزدیک رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابن عباس، حضرت ابو قتادہ اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی سنت ہے

عورتوں اور مردوں کے جنازے کو ایک ہی جگہ رکھنا

سیدنا حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں کی نماز ایک ہی دفعہ ادا فرمائی

الرجال يلون الإمام والنساء يلين
القبلة فصفهن صفا واحدا ووضعت
جنازة أم كلثوم بنت علي امرأة عمر
بن الخطاب وابن لها يقال له زيد وضعا
جميعا والإمام يومئذ سعيد بن العاص
وفي الناس ابن عمر وأبو هريرة وأبو
سعيد وأبو قتادة فوضع الغلام مما
يلي الإمام فقال رجل فأنكرت
ذلك فنظرت إلى ابن عباس وأبي
هريرة وأبي سعيد وأبي قتادة
فقلت ما هذا قالوا السنة.

۱۹۸۳ عن سمرة بن جندب أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلى على أم
كعب ماتت في نفاسها فقام في
وسطها.

عدد التكبير على الجنازة

۱۹۸۴ عن أبي هريرة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي
وخرج بهم فصف بهم وكبر أربع
تكبيرات.

۱۹۸۵ عن أبي أمامة بن سهل قال
مرضت امرأة من أهل العوالي وكان
النبي صلى الله عليه وسلم أحسن شيء
عيادة للمريض فقال إذا ماتت فآذنوني
فماتت ليلا فدفنوها ولم يعلموا النبي
صلى الله عليه وآله وسلم فلما
أصبح سأل عنها فقالوا كرهنا

آپؐ نے مردوں کو امام کے قریب کیا اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک اور ان سب کی ایک صف بنائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور ان کے ایک فرزند جن کو زید کہا جاتا تھا کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا۔ اور ان کی نماز جنازہ پڑھانے والے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے۔ اور لوگوں میں سے حضرت ابن عمر، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم تھے۔ اور بچہ امام کے نزدیک تر رکھا گیا۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھ کو یہ برا معلوم ہوا تو میں نے حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید، ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہی سنت ہے۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی جن کی رحلت حالت نفاس میں ہو گئی تھی۔ آپ ان کے جنازہ کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

جنازے پر کتنی تکبیریں کہی جائیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی اور لوگوں کے ساتھ مصلی کی طرف نکلے۔ پھر ان کی صف باندھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عوالی کے رہنے والوں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی سب سے زیادہ عیادت فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب اس کی وفات ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ رات کو وہ فوت ہو گئی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اس

أن نوقظك يا رسول الله فأتى قبرها فصلى عليها وكبر أربعا.

کے متعلق دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو ہمیں آپ کا جگانا اچھا معلوم نہ ہوا۔ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز ادا فرمائی۔ اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

١٩٨٢ عن ابن أبي ليلى أن زيد بن أرقم صلى على جنازة فكبر عليها خمسا وقال كبرها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

سیدنا حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو آپ نے اس پر پانچ تکبیریں ارشاد فرمائیں اور فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

باب الدعاء

جنازے کی دعا کا بیان

١٩٨٣ عن عوف بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة يقول اللهم اغفر له وارحمه واعف عنه وعافه وأكرم نزله ووسع مدخله واغسله بماء وثلج وبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس وأبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله وزوجا خيرا من زوجه وقه عذاب القبر وعذاب النار قال عوف فتمنيت أن لو كنت الميت لدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم لذلك الميت.

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا

اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اسے معاف فرما اور اسے سلامت رکھ اس کی مہمانی اچھی طرح فرما اس کی جگہ کشادہ فرما۔ اور اس کے گناہوں کو پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ اس کو گناہوں کی گندگی سے پاک کر دے اور اسے اس طرح پاک صاف فرما جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور اسے دنیا کے گھر کی نسبت اچھا گھر عطا فرما اور دنیا کے لوگوں سے بہتر لوگ اور دنیا کی بیوی کی نسبت اچھی بیوی عطا فرما اور اسے عذاب قبر اور دوزخ کی آگ سے محفوظ فرما۔ حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر میرے دل میں آرزو ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔

١٩٨٤ عن عوف بن مالك يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت فسمعت في دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وأبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله وزوجا خيرا من زوجه وأدخله الجنة ونجه من النار أو قال وأعذه من عذاب القبر.

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر پڑھتے ہوئے سنا اللھم اغفر لہ وارحمہ آخر تک۔

۱۹۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ فَقَالُوْا دَعَوْنَا لَهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

اصحاب رسول میں سے ایک صحابی سیدنا حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت عبید بن خالد سلمی کو ارشاد فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ ان دونوں میں سے ایک شخص شہید کر دیئے گئے اور دوسرے چند دن کے بعد وفات پا گئے ہم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کیا دعا کی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے لیے دعا کی یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما یا اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد کی نماز کہاں گئی اور اس کا عمل کہاں گیا (واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں کے) عمل میں تو اتنا فرق ہے جتنا کہ آسمان اور زمین میں فرق ہے لہٰذا وہ دونوں کے جنازہ درجات میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پھر یہ دونوں ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں!

۱۹۹۰ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا۔

سیدنا حضرت ابراہیم اشہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نماز جنازہ میں دعا کرتے یا اللہ بخش دے زندہ مردہ حاضر اور غائب مرد و عورت اور چھوٹے بڑے کو بخش دے۔

۱۹۹۱ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی حتیٰ کہ ہم نے سن لیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔

۱۹۹۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَأُ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی جب آپ فارغ ہو گئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے دریافت کیا کیا آپ سورت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ لازمی اور سنت ہے۔

۱۹۹۳ عَنْ اَبِي أُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْآخِرَةِ۔

۱۹۹۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الدِّمَشْقِيِّ الْفِهْرِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الدِّمَشْقِيِّ نَحْوَ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے بعد ازاں تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

دوسری حدیث میں بھی اسی طرح مروی ہے

فَضْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ

جس شخص پر سو آدمی نماز جنازہ پڑھیں

۱۹۹۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو منظور فرمائے گا۔

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مسلمان شخص بھی فوت ہو پھر اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت ادا کرے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں اس کی سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو منظور و مقبول فرمائے گا۔

۱۹۹۷ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوخَ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جِنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيطٍ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ

سیدنا حضرت حکم بن فروخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو الملیح نے ہمارے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی ہمیں خیال ہوا کہ آپ تکبیر ارشاد فرما چکے۔ بعد ازاں آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا صفوں کو قائم کرو اور تمہاری سفارش اچھی ہوگی۔ ابو الملیح نے فرمایا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلیط نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مردے پر ایک امت نماز پڑھے تو ان

النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ.

کی سفارش قبول کی جائے گی۔ حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا۔ میں نے ابو الملیح سے دریافت کیا امت میں کتنے آدمی شامل ہوتے ہیں آپ نے فرمایا چالیس آدمیوں کو امت کہا جاتا ہے)

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ

جنازے پر نماز پڑھنے والے کا ثواب

١٩٩٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اسے ایک قیراط کی مثل ثواب ہے اور جو شخص اس کے دفن ہونے تک انتظار کرے اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا عظیم دو پہاڑوں کے برابر ہیں۔

١٩٩٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جنازہ ہونے تک جنازے کے ہمراہ رہے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص دفن ہونے تک حاضر رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو قیراط دو عظیم پہاڑوں کے برابر ہیں۔

٢٠٠٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الْأَجْرِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے ثواب کے لیے اس کی نماز جنازہ پڑھے اور بعد ازاں اسے دفن کرے۔ تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص نماز پڑھ کر دفن ہونے سے پہلے واپس آ گئے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا۔

٢٠٠١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور بعد ازاں اس پر نماز پڑھے

الْأَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِنْهُمَا أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ۔

اور واپس آ جائے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز پڑھے، بعد ازاں بیٹھا رہے۔ یہاں تک کہ وہ دفن سے فارغ ہو تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور ہر ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے۔

الْجُلُوسُ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جانا کیسا ہے؟

٢٠٠٢ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی شخص کا جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو، اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ زمین پہ نہ رکھ دیا جائے۔

الْوُقُوفُ لِلْجَنَائِزِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

٢٠٠٣ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ عَلَى الْجَنَائِزِ حَتَّى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کو بیان فرمایا جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے، اس کے بعد آپ تشریف رکھنے لگے۔

٢٠٠٤ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ اور بیٹھے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

٢٠٠٥ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے جب ہم قبر پر پہنچے تو ابھی قبر تیار نہ ہوئی تھی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور ہم اس طرح چپ چاپ بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

مواراة الشهيد في دمه

۲۰۰۰ عن عبد الله بن ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقتلى أحد زملوهم بدمائهم فإنه ليس كلم يكلم في الله إلا يأتي يوم القيامة يدمى لونه لون الدم وريحه ريح المسك.

شہید کو اس کے خون اور زخموں سمیت دفن کرنا

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے آنحضرت نے احد کے شہداء کے بارے میں فرمایا لپیٹ دو ان کے خون سمیت (یعنی انہی کپڑوں میں بغیر غسل کے) اور دفن کر دو اس لیے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے مگر وہ قیامت کے روز آئے گا خون بہتا ہوا رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

أين يدفن الشهيد

۲۰۰۱ عن عبيد الله بن معية قال أصيب رجلان من المسلمين يوم الطائف فحملا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر أن يدفنا حيث أصيبا وكان ابن معية ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۰۰۲ عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بقتلى أحد أن يردوا إلى مصارعهم وكانوا قد نقلوا إلى المدينة.

۲۰۰۳ عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ادفنوا القتلى في مصارعهم.

شہید کہاں پر دفن کیا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طائف کی جنگ میں دو مسلمان شہید ہوئے۔ لوگ ان کی میتیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لائے آپ نے انہیں اسی جگہ دفن کرنے کا حکم صادر فرمایا جہاں وہ شہید کیے گئے تھے اس حدیث شریف کے راوی جناب عبداللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کو ان کے جائے شہادت پر واپس لے جانے کا حکم فرمایا۔ ان شہداء کو مدینہ منورہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید ہونے والوں کو ان کی جائے شہادت پر دفن کرو۔

باب مواراة المشرك

۲۰۰۴ عن علي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم إن عمك الشيخ الضال قد مات فمن يواريه قال اذهب فوار أباك ولا تحدثن حدثا حتى تأتيني فواريته ثم جئت فأمرني فاغتسلت ودعا لي وذكر دعاء لم أحفظه.

مشرک کو دفن کرنا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے گمراہ چچا حضرت ابوطالب وفات پا چکے اب انہیں کون دفن کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جا کر اپنے والد کو دفن کیجیے اور جب تک میرے پاس نہ آؤ کوئی نئی بات نہ کرنا۔ میں نے جا کر انہیں زمین میں چھپایا۔ بعد ازاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر

تھا۔ آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے غسل کیا۔ آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور ایک ایسی دعا فرمائی جو مجھے یاد نہیں۔

نوٹ: یہ حضرت ناجیہ کا قول ہے جو حدیث شریف سے علاوہ ہے۔

بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

لحد اور شق

۲۰۱۱ عَنْ سَعْدٍ قَالَ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے لیے بغلی قبر کھود دینا اور اینٹیں کھڑی کیجئے جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تھیں۔

۲۰۱۲ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کی وفات ہونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا میرے لیے لحد کھودو اور اس پر اینٹیں کھڑی کرو جیسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا تھا۔

۲۰۱۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لحد ہمارے لیے ہے اور شق غیروں کے لیے ہے۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ قبر کھودتے وقت اگر ممکن ہو تو سیدھی کھودنے کی بجائے بغلی صورت میں کھودنا چاہیے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ

گہری قبر کھودنا مستحب ہے

۲۰۱۴ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالُوا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا قَالَ فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ.

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے غزوۂ احد کے دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے لیے فرداً فرداً ہر انسان کے لیے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کھودو گہرائی کے ساتھ کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو یا تین تین اشخاص کو ایک قبر میں دفن کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قبلے کے نزدیک پہلے کس کو رکھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد ایک ہی قبر میں دفن کیے جانے والے تین افراد میں سے ایک تھے۔

نوٹ: گہری قبر کھودنے کا فائدہ یہ ہے کہ مردے کی حرمت باقی رہتی ہے اور زندہ اشخاص اس کی بدبو سے محفوظ رہیں۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

۲۰۱۵ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مَنْ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا
وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

قبر کو کھلا اور کشادہ رکھنا مستحب ہے

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس روز غزوہ احد ہوا تو کئی ایک مسلمان شہید ہو گئے اور زیادہ زخمی ہوئے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قبر کو کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو اور تین تین لاشوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور قرآن زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

وَضْعُ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

۲۰۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ
حَمْرَاءُ

قبر میں ایک کپڑا بچھانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں رکھے گئے تو آپ کے جسد اطہر کے نیچے ایک سرخ کملی بچھائی گئی

نوٹ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس چادر کو آپ کے نیچے اس لیے بچھا دیا تاکہ آپ جس چادر کو استعمال فرماتے تھے کوئی اور اس کو استعمال نہ کرے۔

السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ

۲۰۱۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ
سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا
حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ
يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ
تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ۔

جن اوقات میں مردوں کو دفن کرنا ممنوع ہے

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے یا مردے دفن کرنے سے منع فرماتے۔ ایک تو جس وقت سورج نکلتا یہاں تک کہ بلند ہو جاتا۔ اور دوسرا ٹھیک دوپہر کو حتی کہ سورج ڈھل جائے۔ اور ایک سورج ڈوبنے کے وقت۔

۲۰۱۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ
مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ
إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک فوت شدہ صحابی کا ذکر فرمایا اور جس رات کو ہی ایک گھٹیا کفن میں دفن کر دیا گیا تھا آپ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا مگر جب مجبوری ہو۔

دَفْنُ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

۲۰۱۹ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۰ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشُكِيَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۱ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

مَنْ يُقَدَّمُ

۲۰۲۲ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ۔

بہت سے افراد کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوۂ احد کا دن تھا تو لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھودو اور وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین افراد کو دفن کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو آگے کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن زیادہ جانتا ہو۔

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن لوگ سخت زخمی ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبریں کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین افراد کو دفن کرو اور قرآن مجید زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھودو اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین افراد کو ایک جگہ دفن کرو اور قرآن شریف زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

قبر میں کون سے اشخاص آگے رکھے جائیں

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ احد کے روز میرے والد شہید ہو گئے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور ان میں قرآن شریف زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔ اور ایک قبر میں دفن کیے جانے والے تین افراد میں سے میرے والد گرامی کی میت ایک تھی اور ان کو نسبتاً قرآن شریف زیادہ جاننے والے تھے لہٰذا آگے رکھے گئے۔

إخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه

دفن کرنے کے بعد مردے کو قبر سے نکالنا

۲۰۲۳ عن جابر يقول أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى عبد الله بن أبي بعد ما أدخل في حفرته فأمر به فأخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه وألبسه قميصه. والله أعلم.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اسے قبر میں دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا تو آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر بٹھا کر اپنا لعاب مبارک اس پر لگایا۔ اسے اپنی قمیص پہنائی۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس سے آپ کا مقصد کیا تھا (کیونکہ عبداللہ بن ابی منافق تھا)۔

۲۰۲۴ عن جابر يقول إن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بعبد الله بن أبي فأخرجه من قبره فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه وألبسه قميصه والله أعلم.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کے لیے حکم فرمایا۔ تو اسے قبر سے نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ نے اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب مبارک اس پر ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی اور اللہ خوب جانتا ہے۔

۲۰۲۵ عن جابر يقول إن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بعبد الله بن أبي فأخرجه من قبره فوضع رأسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه وألبسه قميصه. والله أعلم.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو قبر سے نکالنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔

إخراج الميت من القبر بعد أن يدفن فيه

دفن کرنے کے بعد مردے کو قبر سے نکالنا

۲۰۲۶ عن جابر قال دفن مع أبي رجل في القبر فلم يطب قلبي حتى أخرجته ودفنته على حدة.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ قبر میں ایک دوسرے شخص کو دفن کیا گیا۔ مجھے ناگوار محسوس ہوا حتیٰ کہ میں نے اسے نکال کر الگ دفن کیا۔

الصلاة على القبر

قبر پر نماز پڑھنا

۲۰۲۷ عن يزيد بن ثابت أنهم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فرأى قبرا جديدا فقال ما هذا؟

سیدنا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ قبر ملاحظہ کی

قَالُوْا هٰذِهٖ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِيْ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ ظُهْرًا وَاَنْتَ صَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُوْقِظَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوْتُ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلَاتِيْ لَهُ رَحْمَةٌ۔

فرمایا اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت اور فلاں کی لونڈی ہے آپ نے اسے پہچان لیا اور یہ دوپہر کو فوت ہو گئی تھی۔ حضور انور روزہ سے تھے اور آرام فرما تھے ہم نے آپ کو جگانا مناسب خیال نہ کیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی آپ نے چار دفعہ تکبیر ارشاد فرمائی بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو شخص میری زندگی میں فوت ہو تو مجھے مطلع کرنا کیونکہ میرا اس پر نماز جنازہ پڑھنا اس کے لیے رحمت ہے

۲۰۲۶ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفَّ اَصْحَابَهُ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

سیدنا حضرت شعبی سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سب قبروں سے الگ تھلگ ایک قبر پہ سے گزرے۔ آپ نے امامت کرائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔ سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے دریافت کیا کہ وہ کون صاحب تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۰۲۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے دفن ہونے کے بعد ایک عورت کی قبر پہ نماز جنازہ پڑھی!!

اَلرُّكُوْبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازے سے فارغ ہو کر سوار ہونا

۲۰۲۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ اُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوالدحداح کے جنازے کے ہمراہ نکلے جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کے لیے ایک گھوڑا لایا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوگئے اور ہم آپ کے ساتھ پیدل چلے!

اَلزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر زیادہ کرنا

۲۰۲۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ اَوْ یُزَادَ عَلَیْہِ اَوْ یُجَصَّصَ زَادَ سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی اَوْ یُکْتَبَ عَلَیْہِ۔

اور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے یا قبر پر زیادتی کرنے یا اس پر گچ سے بنانے یا چونا لگانے یا لکھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: قبر کو پختہ بنانا جائز ہے لیکن صورت اور پائینتی اندر سے کوئی حصہ پختہ نہ کیا جائے۔ قبر کے سرہانے نام کا کتبہ لگانا تاکہ دوست و احباب فاتحہ کے وقت قبر کو پہچان سکیں جائز ہے۔ علماء و اولیاء بزرگان دین کی قبروں پر قبہ بنانا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ یہ بزرگ کی قبر ہے، اسی طرح ان قبروں کے نزدیک عمارات بنانا تاکہ فاتحہ پڑھنے آئیں تو دھوپ بارش سے آرام سے یا قبر کے قریب مسجد بنانا تاکہ جو لوگ وہاں نماز ذکر تلاوت کریں اس کا ثواب میت کو پہنچے جائز ہے۔
علماء و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کیا جائے۔ اور اگر اندر کچی اور تمام اوپر سے پختہ بنا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اَلْبِنَاءُ عَلَی الْقَبْرِ

قبر پر عمارت بنانا

۲۰۲۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِیْصِ الْقُبُوْرِ اَوْ یُبْنٰی عَلَیْہَا اَوْ یَجْلِسَ عَلَیْہَا اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے اور ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

تَجْصِیْصُ الْقُبُوْرِ

قبروں پر چونا لگانا

۲۰۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے سے منع فرمایا۔

تَسْوِیَۃُ الْقَبْرِ اِذَا رُفِعَتْ

بلند قبر کو گرا کر برابر کرنا

۲۰۲۴ عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَنَا فَاَمَرَ فَضَالَۃُ بِقَبْرِہٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِہَا۔

سیدنا حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم روم میں حضرت فضالہ بن عبید کے ہمراہ تھے۔ وہاں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ حضرت فضالہ نے حکم فرمایا تو ان کی قبر برابر کی گئی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قبر برابر کیا جائے۔

نوٹ: بہتر اور افضل یہ ہے کہ قبر کو اونچا بنایا جائے تاکہ اس کا پتہ چل سکے (حدیث نمبر ۲۰۳۰) ہو سکے کہ یہ بزرگ کی قبر ہے اور نزدیک آکر پڑھنے والے وہاں آکر پہچان سکیں کہ یہ کس کی قبر ہے اور کس کا مزار ہے۔

۲۰۳۵ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا صُورَةً فِي بَيْتٍ إِلَّا طَمَسْتَهَا

سیدنا حضرت ابو الہیاج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی نے مجھ سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ کوئی بلند قبر نہ چھوڑیئے بلکہ اسے برابر کر دیجیے اور کسی گھر میں بھی کوئی تصویر دیکھو اسے مٹا ڈالو۔

زِيَارَةُ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنا

۲۰۳۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔ میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب جب تک تمہاری مرضی ہو رکھو اور میں نے تمہیں کھجوروں کی نبیذ کی ایک ہی برتن سے منع کیا تھا۔ پس سب طرح کے برتنوں کی کسی شکل میں بھگو جائے، اب تم جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ اور پیو لیکن نشہ والی نہ پیو۔

۲۰۳۷ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ إِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ أَنْ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الظُّرُوفِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ انْتَبِذُوا فِيمَا رَأَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک مجلس میں تھے جس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع فرمایا تھا اب کھاؤ، کھلاؤ اور جتنا مناسب سمجھو جمع کر رکھو اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ کدو کے برتن، روغنی برتن، لکڑی کے برتن اور سبز مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن ہر نشہ والی چیز سے بچو اور میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع فرمایا تھا اب جس کا دل چاہے زیارت کرے مگر زبان سے برا نہ کہے۔

نوٹ: زیارتِ قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک بار زیارت کرے۔ جمعہ، جمعرات، ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے۔ سب سے افضل روزِ جمعہ وقتِ صبح ہے اور اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت کے لیے سفر کر کے جانا جائز ہے۔

زِيَارَةُ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

٢٠٣٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ وَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَزُورَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔

مشرک کی قبر کی زیارت کرنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی مزار پر تشریف لے گئے تو خود بھی اشکبار ہوئے ساتھ والے لوگوں کو رُلا دینے لگے۔ اور ارشاد فرمایا کہ میں نے خدائے ملک سے والدہ کیلیے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہ ملی

پھر میں نے ان کی قبر پر جانے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ زیارت قبور موت کی یاد دلاتی ہے۔

النَّهْيُ عَنِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

٢٠٣٩ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى كَانَ آخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ۔

مشرکین کے لیے دعا کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سنا جب حضور کے چچا حضرت ابوطالب کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے چچا تم کہو لا الہ الا اللہ یہی کلمہ ہے جس کی وجہ سے میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں حضرت کی عرض کروں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین کو پسند نہیں کرتے تھے پھر ان لوگوں نے ان سے بات چیت کرتے رہے یہاں تک ابوطالب کے منہ سے آخری بات یہ نکلی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہارے لیے مغفرت کروں گا جب تک مجھے ممانعت نہ ہوگی اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ما کان للنبی والذین امنوا آخر تک۔ یعنی نبی اور ایمان لانے والوں کو مشرکوں کے لیے دعا مغفرت نہیں کرنی چاہیے۔ اور یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے:

٢٠٤٠ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں

لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ أَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ۔

سے ایک شخص کو اپنے مشرک ماں باپ کے لیے دُعا مانگتے سنا تو میں نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم ان کے لیے دُعا کرتا ہے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ جواب میں اس نے کہا کہ جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کے لیے دُعا کی تھی حالانکہ وہ مشرک تھا یعنی حضور سرور کائنات کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ سے عرض کیا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کے لیے جو مغفرت کی دعا کی تھی وہ ایک وعدے کی وجہ سے تھی۔

نوٹ: حضرت ابراہیم نے لاستغفرن لک کہہ کر ارشاد فرمایا تھا جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے۔

الْأَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

مسلمانوں کے لیے دعا مانگنے کا حکم

۱۸۴۲ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي وَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي

سیدنا حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں۔ ہم نے عرض کیا ہاں ضرور بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ایک دفعہ میری باری کی رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے۔ آپ عشاء پڑھنے کے بعد لوٹے اور اپنے جوتے اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیئے اور چادر کا کچھ حصہ بچھا دیا۔ جب تک آپ نے یہ خیال نہ کر لیا کہ میں سو گئی۔ بعد ازاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستگی سے جوتا پہنا اور اپنی چادر اٹھائی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔ اور چپکے سے باہر تشریف لے گئے۔ یہ سب حال دیکھ کر میں نے بھی اپنا کرتہ پہنا۔ اوڑھنی سر پر اوڑھی اور اپنا تہبند پہنا اور آپ کے پیچھے چل دی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تک تشریف لے گئے۔ وہاں تشریف لا کر دونوں ہاتھ تین دفعہ اٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر واپس آئے اور میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی جلدی چلے اور میں بھی جلدی جلدی چلی۔ آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑنے لگی۔ بعد ازاں آپ تیزی سے دوڑنے لگے میں نے بھی ویسے ہی دوڑنا شروع کر دیا اور

أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ

غرض کہ آپ سے پہلے گھر پہنچ گئی اور لیٹ گئی کہ اتنے میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ اے عائشہ! کیا بات ہے تمہاری سانس پھولی ہوئی ہے اور پیٹ اوپر کو اٹھا ہوا ہے میں نے عرض کیا کچھ نہیں ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو بتا دو ورنہ مجھ کو سب کچھ بتلا دے گا وہ اللہ جل شانہ کہ جو باریک بین اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر میں نے سب واقعہ آپ سے عرض کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا وہ آپ کا سایہ تھا جو میں نے اپنے سامنے دیکھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے میرے سینہ پر ایک گھونسا مارا جس سے مجھ کو صدمہ پہنچا۔ پھر ارشاد فرمایا کیا تم نے خیال کیا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ظلم فرمائے گا اور تمہاری حق تلفی کرے گا۔ میں نے عرض کیا کہ جس بات کو لوگ چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے جس وقت تم نے دیکھا اور وہ اندر نہیں آئے کیونکہ تم کپڑے اتار چکی تھیں انہوں نے مجھ کو آواز دی اور تم سے چھپایا میں نے ان کو جواب دیا اور میں نے بھی تم سے چھپایا اور میں سمجھا کہ تم سو گئی ہو اس لیے میں نے تم کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور مجھ کو اندیشہ ہوا کہ تم اکیلی گھبرا جاؤ گی پھر انہوں نے حکم فرمایا کہ بقیع جاؤ اور وہاں کے لوگوں کے لیے دعا کرنے کے متعلق فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح عرض کروں آپ نے ارشاد فرمایا کہو۔

اے گھر والے مومن اور مسلمانوں پر سلام ہو اور اللہ جل شانہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے اور اگر خدا کو منظور ہوا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۰۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور آپ نے کپڑے پہنے پھر باہر تشریف لے گئے۔ میں نے اپنی باندی بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم پیچھے پیچھے جاؤ۔ وہ گئی یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں پہنچے اور وہاں کچھ دیر تک جس قدر اللہ کو منظور تھا کھڑے رہے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو حضرت بریرہ آگے پہنچ گئیں۔

ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ۔

خود مجھ سے بیان فرمایا۔ میں نے کچھ نہیں کہا جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے دریافت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے بقیع والوں کی طرف دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا مُوَاكِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ کے ہاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آخری رات بقیع کی طرف تشریف لے جاتے۔ اور ارشاد فرماتے اے مسلمانوں کے گھر کے لوگو تم پر سلام ہو جس بات کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ کل تم کو ملنے والا ہے اور اگر خدا کو منظور ہوا تو ہم تم سے جلد ملنے والے ہیں۔ اے خدا بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما دے۔

جنت البقیع مدینہ منورہ کے نزدیک ایک قبرستان کا نام ہے اس میں پہلے غرقد نامی ایک کانٹے دار درخت تھا۔ اس لیے اسے بقیع الغرقد کہتے ہیں۔

۲۰۴۳ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان پر تشریف لے جاتے تو آپ ارشاد فرماتے اے مومنین اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام ہو اگر اللہ کو منظور ہے تو ہم تم سے جلدی ہی مل جائیں گے۔ تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔

۲۰۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب بادشاہ حبشہ نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی مغفرت اور بخشش کے لیے دعا کرو۔

۲۰۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی موت کی خبر اسی روز دی جب اس کا انتقال ہوا اور ارشاد فرمایا۔ اپنے بھائی کے لیے دعا کرو۔

التَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر چراغ جلانے کی برائی

۲۰۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کریں
اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مساجد بنائیں
اور وہاں چراغ جلائیں۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ

قبروں پر بیٹھنے کی برائی

٢٠٤٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھے حتیٰ کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو یہ قبروں پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

٢٠٤٩ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبروں پر مت بیٹھو۔

اِتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مسجد بنانا

٢٠٥٠ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والی قوم پر لعنت فرمائی۔

٢٠٥١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔

كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

قبرستان میں سبتی جوتے پہن کر چلنا مکروہ

نوٹ: سبتی بال والا چمڑہ جس کو دباغت کے بعد صاف کیا جائے اور اس کے بال دور کر کے جوتیاں بنائی جائیں یہ جوتیاں پہن کر قبرستان میں جانے سے اس لیے منع فرمایا کہ ان میں نجاست ہو یا قبروں کی بے حرمتی ہو یا اگر وہ اعلیٰ قسم مذہب و زینت والی جوتیاں ہوں تو ان سے تکبر و غرور کی بو آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔ عرب میں رواج تھا کہ دولتمند بال سمیت چمڑے کی جوتیاں پہنتے تھے۔

۲۰۵۲ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا

سیدنا حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے آپ مسلمانوں کی قبروں پر سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ بہت بڑی برائی سے بچ گئے اور آپ آگے تشریف لے گئے اس کے بعد آپ مشرکوں کی قبروں سے گزرے تو ارشاد فرمایا یہ لوگ بہت بڑی بھلائی سے محروم رہے اور اس کے بعد حضور آگے تشریف لے گئے۔ بس ناگہاں آپ نے دیکھا کہ ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہن کر چل رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے سبتی جوتیوں والے انہیں اتار

التَّسْهِيلُ فِي غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

سبتی جوتیوں کے سوا دوسری جوتیاں پہننا

۲۰۵۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کہ انسان قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست واپس جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قبرستان میں جوتیاں پہن کر جانا درست ہے

الْمَسْأَلَةُ فِي الْقَبْرِ

قبر میں سوال کا بیان

۲۰۵۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے بعد ازاں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں تو اس عظیم ہستی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا؟ جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنی جگہ کو جہنم میں دیکھ اللہ جل شانہ نے تجھے جنت میں اس سے بہتر ٹھکانا دیا ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر وہ دونوں اپنے ٹھکانے سامنے دیکھتا ہے

مَسْأَلَةُ الْكَافِرِ

٢٠٥٥ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ.

کافر سے سوال قبر کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب انسان کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے رفقاء واپس آجاتے ہیں۔ تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تیرا اس شخص کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ جو مسلمان ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھ اللہ جل شانہ نے تجھے اس کے بدلے میں جنت دی جہاں تیرا گھر ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر وہ ان دونوں مکانوں کو دیکھتا ہے لیکن کافر اور منافق کو جب کہا جاتا ہے کہ تیرا اس شخص کے متعلق کیا عقیدہ تھا تو وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں جیسے لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے اپنی عقل سے دریافت کیا اور نہ ہی قرآن کریم کو سمجھا۔ بعد ازاں اسے دونوں کانوں کے درمیان میں مارا جاتا ہے۔ وہ ایک زور سے چیخ مارتا ہے جس کو جن و انس کے علاوہ سب قریب والے سنتے ہیں۔

مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

٢٠٥٦ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى.

جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مر جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سلیمان بن صرد اور حضرت خالد بن عرفطہ کے ہمراہ بیٹھا تھا۔ لوگوں نے بیان کیا کہ فلاں صاحب پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے ان دونوں نے آرزو کی کہ کاش ہم اس کے جنازے میں شامل ہوتے بعد ازاں ایک نے دوسرے سے کہا کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے اسے قبر کا عذاب نہ ہوگا دوسرے نے کہا کہ ہاں وہ شہید ہے

اَلشَّهِيْدُ

۲۰۵۷ عَنْ ـــ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ إِلَّا الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهِ فِتْنَةً

شہید سے سوال قبر کا بیان

سیدنا حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے سنا کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہے کہ سب مسلمانوں کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے مگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا آپ نے ارشاد فرمایا ان کے سروں پر تلوار کی چمک ان کی آزمائش کو کافی ہے۔

۲۰۵۸ عَنْ ـــ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طاعون، پیٹ کے مارے، ڈوب کر مرنا اور زچگی میں مرنا اور پیچھے رہ جانا شہادت ہے۔ اس حدیث شریف کے راوی کہتے فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو عثمان نے یہ حدیث شریف کئی دفعہ بیان کی اور ایک دفعہ اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول فرمایا۔

ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ

۲۰۵۹ عَنْ ـــ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ

قبر کا دبانا اور ڈھیلا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا یہ وہ شخص ہیں جن کی وفات سے عرش ہل گیا آسمان کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے ان کے جنازے میں شامل ہوئے پھر بھی انہیں ایک دفعہ قبر میں دبایا گیا اور بعد ازاں ان کو عذاب ہٹا لیا۔

عَذَابُ الْقَبْرِ

۲۰۶۰ عَنْ ـــ الْبَرَاءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۰۶۱ عَنْ ـــ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ

عذاب قبر کا بیان

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت شریفہ یثبت اللہ الذین امنوا الخ عذاب قبر اور آخرت میں عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ عذاب قبر کے بارے میں

مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

یعنی مردے سے سوال ہوگا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور میرے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس آیت کریمہ کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ایمان والوں کو ٹھیک بات پر ثابت رکھے گا۔

ارشاد حدیث شریف سے ثابت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایمان والوں کو ٹھیک باتوں پر قائم رکھے گا۔ اور آخرت میں یعنی قبر میں سوال کا جواب دیں گے (مسلمان اور کافر، نیکوکار اور گناہگار اچھے برے کی حقیقت میں یہی فرق ہے)۔

کافر کی یہ پہچان کہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے — مشرک کی پہچان کہ اس کا ٹھکانا کہاں

۲۰۶۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا فَقَالُوْا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایک آواز سنی تو آپ نے سوال فرمایا کہ اس شخص کی وفات کب ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت کے زمانہ میں۔ یہ سن کر آپ نے اطمینان محسوس فرمایا (کیونکہ یہ شخص مسلمان نہیں) بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔

۲۰۶۳ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لے گئے آپ نے ایک آواز سن کر فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (یہ حدیث

شریف حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے۔ آپ کی شان میں ارشاد فرمایا وما هو على الغيب بضنين یعنی وہ غیب بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔ صاحب تفسیر معالم التنزیل نے آپ کے علم غیب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور کے پاس علم غیب آتا ہے یعنی آپ اس علم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں اور تمہیں خبر دیتے ہیں جیسے کاہن چھپاتے ہیں ویسے نہیں چھپاتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم نے علم لدنی عطا کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی شان یہ ہے ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ یعنی میرے علم کا بعض حصہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے۔ میں تمہیں کیا بتا سکتا ہوں جو کچھ تم کھاتے اور گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے بارے میں کیا کہنا جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔)

اَلتَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ — عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۲۰۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۶۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۳ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْفِتْنَۃَ الَّتِیْ یُفْتَنُ بِھَا الْمَرْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً حَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَنْ اَفْھَمَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَکَنَتْ ضَجَّتُھُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِیْبٍ مِّنِّیْ اَیْ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ قَالَ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ ھٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُھُمُ السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۰۶۵ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ وَھِیَ تَقُوْلُ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ یَھُوْدُ

کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ؛ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِلخ ---------- یا اللہ میں عذابِ قبر، جہنم کے عذاب، زندگی و موت کے امتحان اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عذابِ قبر سے پناہ طلب فرماتے!

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے قبر کے اس امتحان کا ذکر فرمایا۔ جو انسان کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسے بیان فرمایا تو مسلمان رونے لگے۔ چیخیں بلند ہوئیں جس سے میں حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہ سن سکی جب ان کی چیخ ختم ہوئی تو میں نے اپنے نزدیک بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا؟ اس نے بتایا! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر یہ وحی آئی ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی اور یہ آزمائش فتنۂ دجال کی آزمائش کے برابر ہوگی!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے اور یہ دعا یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے اللہ ہم جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنہ اور زندگی و موت کی ہر آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگی کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی! یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور ارشاد فرمایا کہ یہودیوں کی آزمائش ہوگی!

وَكَانَتْ عَائِشَةُ حَدَّثَتْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ... بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف وحی آئی ہے کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جائے گا حضرت عائشہ نے فرمایا پھر میں نے آپ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

۲۰۶۹ - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عذاب قبر و فتنہ دجال سے پناہ مانگتے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔

۲۰۷۰ - عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن ایک یہودی عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی چیز مانگی آپ نے اسے وہ چیز دی یہودی عورت نے کہا۔ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا حتی کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہودیوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے جسے جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهَا فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو یہودی بڑھیاں آئیں اور انہوں نے کہا اہل قبور کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے مجھے ان کی بات پر یقین نہیں آیا اور میں نے ان کو سچا کہنا پسند نہیں کیا بعد ازاں وہ دونوں وہاں سے رخصت ہو گئیں اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی یہودی بڑھیاں آئی تھیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا انہوں نے سچ کہا ہے بے شک قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے جسے سب جانور سنتے ہیں۔ بعد ازاں میں نے حضور اقدس صلے اللہ

وَضْعُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةِ سَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا.

پیشاب کرنے کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

قبر پر کھجور شاخ رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی باغ کے نزدیک سے گزرے تو وہاں دو ایسے افراد کی آواز سنی جن کو عذاب قبر ہو رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو۔

لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ قبروں پر پھولوں کا رکھنا سنت ہے۔

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ لَعَلَّهُمَا أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے اور ارشاد فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے پاک صاف نہیں رہتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر و تازہ شاخ لی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کیے بعد ازاں ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ خشک نہ ہوں۔

[illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہو تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخ میں سے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا۔

٢٠٧٥ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص فوت ہو جائے اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا۔

٢٠٧٦ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مر جاتا ہے اسے صبح و شام اپنا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت سے اور جہنمی کو دوزخ سے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔

أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ

مسلمانوں کی روحیں

٢٠٧٧ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کی روح جنت کے درختوں پر پرندہ رہتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدن کی طرف واپس لوٹائے گا۔

٢٠٧٨ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ أَخَذْنَا نَتَحَدَّثُ عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ قَالَ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا تِيكَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے آپ بدر والوں کا ذکر فرمانے لگے اور فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پہلے اہل بدر کو ان کے مرنے کی جگہیں دکھائیں اور فرمایا۔ کل یہ فلاں کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ اور یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اگر اللہ کو منظور ہوا تو کل۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مجھے اس ذات کی قسم جس نے حضور انور صلی اللہ

يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ سَرَّكُمْ أَنَّكُمْ ... وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ۔

علیہ وسلم کو چھ پھیر بعد وصال فرمایا۔ پھر ایک کھلا حکم دیتے ہوئے اسی جگہ بلایا۔ ان سب کو ایک کنوئیں میں ڈالا گیا اس کے بعد حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور بلند آواز سے بلایا۔ اے فلاں فلاں کے بیٹے۔ اے فلاں فلاں شخص کے بیٹے۔ تمہارے پروردگار نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا یا نہیں۔ اور مجھ سے تو میرے رب نے وعدہ یعنی فتح و نصرت کو پایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ آپ مردہ جسموں سے گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے سماع موتیٰ کی زبردست دلیل موجود ہے۔ جس پر کہ میت اپنے نزدیک آنے والوں کی جوتیوں کی آواز تک ان کو پہچانتا اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔

۲۰۷۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِي يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا أُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَتُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنوئیں پر سنا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر آواز دے رہے تھے اے ابوجہل بن ہشام، اے شیبہ بن ربیعہ، اے عتبہ بن ربیعہ، اے امیہ بن خلف کیا تم نے اپنے پروردگار کے وعدہ عذاب کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے سچا پایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مر کر گلے سڑے ہوئے والوں سے بات چیت فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ان سے میری بات چیت کو زیادہ نہیں سن سکتے۔ لیکن ان میں جواب دینے کی استطاعت نہیں۔

۲۰۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ الْآنَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر جا کر کھڑے ہوئے اور پوچھا کیا تم نے اللہ رب العزت کا وعدہ عذاب سچا پایا۔ جو اللہ نے تمہارے ساتھ کیا تھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں یہ اس وقت اسے سن رہے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا سیدنا

لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَ ... وَلَكِنْ ... حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْآيَةُ۔

حضرت ... رضی اللہ عنہما فرما گئے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ارشاد فرمایا تھا جو کچھ ... ایک بیج ... فرماتے ہیں! ... آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ... تَأْتِيَهُمُ الْعُقُوبَةُ الخ!

۲۰۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ وَفِي حَدِيثِ مُعَيْنٍ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے انسان کا جسم تعمیر ہوتا ہے اور اسی پر جوڑا جائے گا!

عجب الذنب کا مطلب ہے ریڑھ کی ہڈی کا ... حدیث پاک کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا سارا جسم گل سڑ جاتا ہے ... سوائے اس ہڈی کے ... اور قیامت میں جسم کی دوبارہ تعمیر کی ابتدا اسی ہڈی سے ہوگی ... باقی سارا جسم ... ہو جاتا ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب بمرادہ!

۲۰۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي وَشَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ إِنِّي لَا أُعِيدُهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَلَيْسَ آخِرُ الْخَلْقِ بِأَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا اور اس نے مجھے گالی دی حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جھٹلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں یعنی اللہ جل شانہ کی طرح دوبارہ پیدا نہیں کروں گا جیسے اللہ نے اسے پہلی مرتبہ پیدا فرمایا، اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی مرتبہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، کسی کا محتاج نہیں ہوں، نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا ہوں اور کوئی میرا ہمسر نہیں!

۲۰۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ایک شخص نے زیادتی کی تھی جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے ...

اَسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ اَذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیَّ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ فَفَعَلَ اَهْلُهٗ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

رشتہ داروں کو کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا اور پیس ڈالنا پھر میری کچھ راکھ ہوا میں اڑا دینا۔ اور کچھ دریا میں بہا دینا۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہوگا تو وہ مجھے ایسا عذاب کرے گا کہ ایسا کسی کو نہ کرے گا۔ لوگوں نے اس کے فوت ہونے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہر حصے والی ہر چیز پانی، زمین اور ہوا کو حکم فرمایا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے وہ حاضر کرو، حتیٰ کہ وہ شخص سالم ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت اللہ جل شانہ نے اس سے دریافت فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے عرض کیا تیرے ڈر سے۔ اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرما دی!!

۲۰۸۴ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ یُسِیْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ اذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنْ یَّقْدِرْ عَلَیَّ لَمْ یَغْفِرْ لِیْ قَالَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلٰٓئِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوْحَهٗ قَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ قَالَ یَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مِنْ مَّخَافَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص اپنے اعمال کو برا جانتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت ہوا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو۔ اس کے بعد آٹا کی طرح مجھے پیس ڈالو اور دریا میں بہا دو کیونکہ اگر اللہ جل شانہ مجھ پر قابو پا جائے گا تو پھر مجھ کو ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا۔ حسب وصیت بعد فوت ہونے کے لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ جل جلالہ نے فرشتوں کو حکم فرمایا جنہوں نے اس کی روح کو پکڑا اور بعد ازاں اللہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا اے اللہ! میں نے ایسا تیرے خوف اور ڈر کی وجہ سے کیا۔ خداوند قدوس نے اس کی مغفرت فرما دی۔

اَلْبَعْثُ

قیامت میں اٹھنے کا بیان

۲۰۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُّلَاقُو اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا کہ تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ ملو گے!!

۲۰۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے سیدنا حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ یعنی جیسے ہم نے پہلے پیدا فرمایا۔ ایسے ہی ہم دوبارہ پیدا فرمائیں گے۔

۲۰۸۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھیں گے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوال فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر شخص کو اپنا حال پیش ہوگا اور کوئی شخص کسی کی طرف نگاہ کر کے نہ دیکھے گا!

۲۰۸۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُّهِمَّهُمْ ذٰلِكَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں ننگے پاؤں ننگے بدن اٹھایا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خیال کہاں ہوگا! حشر کی مصیبت بہت کڑی اور شدید ہوگی۔

۲۰۸۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ تین طرح سے اٹھیں گے۔ ان میں سے بعض جنت کے شوق کی وارفتہ ہوں گے اور بعض دوزخ سے لرزتے ہوں گے۔ ان میں سے دو دو تین تین چار چار اور دس دس ایک ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ باقی لوگوں کو جہنم کی آگ گھیرے گی جہاں وہ دوپہر کے وقت ٹھہریں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی

أَمْسَوْا۔

صورت میں جگہ جگہ پڑے ہوں گے۔ آگ بھی ان کے ہمراہ ٹھہرے گی جہاں وہ صبح کریں گے۔ آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی وہ جس جگہ شام کریں آگ بھی اس جگہ شام کرے گی

نوٹ: یہ حشر کی منظر کشی ہے۔ ... جیسے انبیاء، شہداء، صالحین وغیرہ جنت کے شوقین ہوں گے جنہیں نار جہنم کا کوئی خوف نہ ہوگا اور دوزخ سے ڈرنے والے گنہگار مسلمان ہوں گے۔ اس کے برعکس آگ والے گھیرے جانے والے کافر ہوں گے۔

۲۰۹۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجٍ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفَوْجٍ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٍ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِي اللَّهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقَى حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا لوگ تین طرح سے اٹھیں گے: ایک گروہ سوار کا ہوگا جو کھاتے اور پہنے جائیں گے اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے اور آگ کی طرف لے جائیں گے تیسرا گروہ اپنے پاؤں پر چلتا ہوگا اور اللہ تعالیٰ سواریوں پر مصیبت نازل فرمائے گا سواری ختم ہو جائے گی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا اور وہ اسے اونٹ کے بدلے دے گا لیکن اسے اونٹ نہ ملے گا۔

نوٹ: حشر سے مراد حشر قیامت ہے۔ اور باغ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ یعنی سواری کی ایسی قلت ہوگی کہ اگر کوئی شخص اونٹ کے بدلے پورا باغ بھی دینا چاہے تو کوئی اونٹ نہ دے گا۔

ذِكْرُ أَوَّلِ مَنْ يُكْسَى

قیامت میں سب سے پہلے کس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے

۲۰۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا فَقَالَ وَكِيعٌ وَسُفْيَانُ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرمانے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو تم اللہ کے پاس ننگے بدن ننگے پاؤں اور بے ختنہ کیے جاؤ گے۔ بعد ازاں حضور نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی کما بدأنا أول خلق نعیدہ یعنی جیسے ہم نے پیدائش کے وقت شروع فرمایا۔ ایسے ہی ہم دوبارہ کریں گے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جناب

قَالَ وَهْبٌ فَيُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْآيَةَ فَيُقَالُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُدْبِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے۔ اور ان کو پکڑ کر بائیں طرف لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ میرے صحابہ کرام ہیں۔ ارشاد فرمایا جائے گا جو کچھ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا آپ اسے نہیں جانتے تو میں اس طرح کہوں گا جیسے نیک بخت بندے (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اللہ تعالیٰ کے سامنے فرمایا تھا جب تک میں ان میں موجود تھا تو میں ان پر گواہ تھا جب تو نے مجھے اٹھا لیا۔ تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اگر تو ان کی مغفرت اور بخشش فرما دے۔ تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ کہا جائے گا کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے جب آپ یہاں سے جدا اور الگ ہو گئے۔

فائدہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو یقینی طور پر مقام شفاعت حاصل ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مقام محمود وہ مقام ہے جس کو ہر شخص کے نزدیک قابل ستائش ہوگا اور تمام مخلوق آپ کو رشک کی نگاہ سے دیکھے گی۔ اور مقام محمود مقام قرب و شفاعت ہے کہ جب تمام جہان والے حیران و سرگرداں ہوں گے اور انبیاء اور رسل بھی بڑی گھبراہٹ و دہشت کی وجہ سے دم نہ مار سکیں گے اور اس مقام کے مالک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

فِي التَّعْزِيَةِ

تعزیت کرنا

۹۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى فُلَانًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ بُنَيُّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت معاویہ ابن قرہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو کئی اصحاب آپ کی خدمت میں بیٹھ جاتے ان میں سے ایک ایسا شخص تھا جس کا چھوٹا سا بچہ اس کی پیٹھ کی طرف آتا اور وہ اسے اپنے سامنے بٹھا لیا کرتا تھا۔ اس بچے کی وفات ہو گئی۔ اس شخص نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا اور صدمہ ہو گا چھوڑ دیا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسے نہ پایا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں پاتا؟ لوگوں نے عرض کیا حضور اس کا ننھا بچہ جسے آپ نے

ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْ لَا تَأْتِيَ غَدًا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَذَاكَ لَكَ۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ۔

بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے ملے اور ان سے ان کے بچے کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اسے تسلی دی اور ان کے رنج و غم پر تعزیت فرمائی۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! تجھے کون سی بات پسند ہے؟ یہ کہ تو اس سے عمر بھر فائدہ اٹھاتا یا یہ کہ تو قیامت کو جنت کے کسی دروازے پر جائے گا تو اپنے بچے کو وہاں پہلے ہی پائے گا۔ وہ تیرے لیے دروازہ کھولے گا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھے اس کی زندگی سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے یہی ہوگا۔

تعزیت کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کا فرشتہ حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بھیجے گئے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں ایک تھپڑ مارا اور ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ فرشتے نے اپنے پروردگار کے پاس جا کر عرض کی: اے اللہ! تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف ارسال فرمایا جو موت نہیں چاہتے۔ اللہ جل شانہ نے ان کی آنکھ پھر درست فرما دی۔ اور دوبارہ حکم فرمایا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور انہیں کہیں کہ وہ ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ ہاتھ میں سے جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے آپ کی عمر اتنی ہو گی یعنی ان کے شمار (کے برابر سال)۔ اس پر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اس کے بعد کیا ہو گا؟ ... پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام

نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر ابھی مرنا بہتر ہے۔ اور دعا فرمائی کہ
اے اللہ مجھے پاک سرزمین یعنی بیت المقدس کے نزدیک پتھر
کی مار کے برابر فرما دے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اگر میں اس جگہ ہوتا تو تم کو ان کی قبر سرخ ٹیلے
کے نیچے راستے میں ان کی قبر بتاتا۔

